بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے نہ ان پر خوف نہ ان کو غم (الاحقاف ۱۳)

باقیاتِ جہانِ امامِ ربانی

مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

جلد سوم

زیرِ سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد
مولانا جاوید اقبال مظہری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

خطاطی
محمد عالم مختار حق

امامِ ربانی فاؤنڈیشن کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف نہ ان کو غم۔ (احقاف: ۱۳)

باقیاتِ جہانِ امام ربانی

متعلقہ

مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

جلد سوم

زیرِ سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظرِ ثانی

محمد عالم مختار حق

امامِ ربانی فاؤنڈیشن کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

(جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام .... باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرتبین .... صاحب زادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
مولانا جاوید اقبال مظہری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
نظر ثانی .... محمد عالم مختار حق
جلد .... سوم
حروف ساز........... سید شعیب افتخار مسعودی، قاری محمد شریف کمبوہ
طابع .... جاوید اقبال مظہری
مطبع .... برکت پریس
طباعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء
اشاعت .... اول (بارہ سو)
ناشر .... امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی
ہدیہ ....

ناشر

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

فلیٹ نمبر اے۔۵، پلاٹ نمبر سی۔۷، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز ۷، خیابان شمشیر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی،

فون ۵۸۴۰۳۹۵_۰۱۲ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

ملنے کے پتے

☆☆

- ☆ ادارۂ مسعودیہ......۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی فون: ۶۶۱۴۷۴۷۔۰۲۱
- ☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز......ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔اے۔ جناح روڈ، کراچی
  فون: ۲۲۱۳۹۷۳۔۰۲۱
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز......اردو بازار، کراچی فون: ۲۶۳۰۴۱۱۔۰۲۱
- ☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل......پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی فون: ۴۹۲۶۱۱۰۔۰۲۱
- ☆ فرید بک اسٹال......۳۸۔اردو بازار، لاہور فون: ۷۲۲۴۸۹۹۔۰۴۲
- ☆ مکتبہ نبویہ......گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ مکتبہ جامعہ نقشبندیہ بستان العلوم......کذہالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان

- ☆ Khalifa Muhammad Sadique Raza, Roza Shareef, Sirhind, District Fategharh, Pin code-140406 (INDIA) Ph. 01763-30144.
- ☆ Dr. Mufti Muhammad Mukarram Ahmad, Nusratul Islam Educational Society, Masjid Fatehpuri, Delhi-6,(INDIA)
- ☆ Mr. Masood Ahmad Ashrafi, Chairman, Global Islamic Mission, 335, Walnut Street # 2, Yonkers, New York-10701(U.S.A)
- ☆ Mr. Munir Hussain Masoodi, 46-Holly Lane Smethwich, West Midlnds B67 7JD. (U.K)
- ☆ Hafiz Muhammad Qamaruddin Rizvi,Maktaba-i-Razvia 423-Matia Mahal, Jama Masjid Delhi-110006. (INDIA)

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

انتساب

آزاد کشمیر میں سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا

خواجہ محمد صادق صدیقی کے نام

○

☆...... جن کی زندگی یادِ الٰہی، دین حقہ کی سربلندی، خدمت خلق میں مصروف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے وقف ہے

☆...... جن کے انداز، مشائخ طریقت میں یکتا و یگانہ ہیں

☆...... وہ آنکھوں میں نہیں، دل میں سماتے ہیں...... ان کا انداز محبوبانہ ہے

☆...... وہ مہمان نواز ہیں، دل دار و دل ربا ہیں...... جس نے بیعت کی متبع سنت ہو گیا، سلف صالحین کی راہ پر چل دیا

☆...... وہ سراپا عمل ہیں، سادگی و خلوص کا پیکر ہیں، تین سو مساجد نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر کیں اور کرائیں، جو سب کی سب آباد ہیں، نماز باجماعت ہوتی ہے، اکثر میں حفظ و ناظرہ اور بعض میں درس نظامی کا اہتمام ہے

☆...... جن کی سرپرستی میں رمضان المبارک میں بارہ سو مقامات پر تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے اور حافظات و قاریات گھروں میں الگ قرآن کریم سناتی ہیں

☆...... جنہوں نے ملک و بیرون ملک سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مزارات پر قبے تعمیر کرائے تاکہ زائرین اطمینان سے حاضری دے سکیں......ازبکستان کے دور دراز علاقوں میں مزارات تعمیر کرائے

☆...... آپ کے فیض سے کوٹلی (آزاد کشمیر) مدینۃ المساجد بن گیا، جدھر دیکھو مسجدیں ہی مسجدیں، پہاڑوں پر، وادیوں میں، میدانوں میں......سڈول گنبد، خوبصورت مینارے دعوت نظارہ دے رہے ہیں

☆...... جن کی قیام گاہ مسجد الفردوس کے معمولات دیکھ دیکھ کر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆...... جن کے اعراس میں، نہ غُل شور، نہ ہجوم زناں، نہ دیگر خرافات......سکوت ہی سکوت، خاموشی ہی خاموشی، حال میں ماضی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆...... نام ونمود نام کو نہیں، خدمت ہی خدمت......اخلاص ہی اخلاص، عمل ہی عمل......

☆...... جن کے فرزندان گرامی اور نبیرگان عالی علم ودانش سے آراستہ، صاحب شریعت وطریقت......یہی ان کا امتیاز ہے، یہی ان کی پہچان ہے......

(مرتبین)

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم

☆

تیرے رستے سے ملا رستہ شہِ کونین کا
مرشدِ راہِ وفا تو ، رُشد تو، ارشاد تو
(غلام مصطفیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باقیات جہان امام ربانی

جلد سوم

☆☆

...... نعت شریف — امام احمد رضا محدث بریلوی ۱۱

...... مناقب — حافظ فتح محمد حقیر دہلوی، محشر حسن بلیاوی، حافظ لدھیانوی، خانزادہ کاظم خان شیدا ۱۳

...... ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۱۹

...... تأثرات — شیخ الحرم سید آفندی، قاضی احمد الدین احمد الرشد، ڈاکٹر آرتھر بیولر، پروفیسر محمد عارف اظہر ۲۳

باب اول

...... سرمایہ ملت کا نگہباں — لیفٹیننٹ کرنل سید الطاف محمود ہاشمی ۲۷

...... سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان وادب میں حضراتِ نقشبندیہ کی خدمات (انگریزی) — پروفیسر نجدت طوسون ۴۷

...... شیخ احمد سرہندی (انگریزی) — ویب سائٹ خلیفہ انسٹی ٹیوٹ ۵۷

- ...... احمد سرہندی (انگریزی) — وکی پیڈیا — ۲۳
- ...... حضرت شیخ خواجہ سیف الدین — مرتبین — ۳۷
- ...... مکتوبات خواجہ سیف الدین ابن خواجہ محمد معصوم — مرتبہ: مولانا محمد اعظم — مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں — ۱۷

باب دوم

- ...... گلشنِ وحدت (مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت ابن خواجہ محمد سعید) — مرتبہ: مولانا عبداللہ جان فاروقی — تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں — ۲۸۱
- ...... ملفوظات شریف حضرات موسیٰ زئی شریف — محبوب احمد بھٹی — ۴۵۹
- ...... نقشبندی اہم مخطوطات — پروفیسر محمد اقبال مجددی — ۴۷۵

باب سوم

- ...... روئداد امام ربانی کانفرنس، کراچی ۲۰۰۷ء — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۷۹
- ...... روئداد امام ربانی کانفرنس، لاہور ۲۰۰۷ء — صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی — ۴۸۵
- ...... روئداد مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی ۲۰۰۷ء — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۹۳

باب چہارم

- ...... جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ — محمد عبدالستار طاہر مسعودی — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۹۹

باب پنجم

کتباتِ مزاراتِ احاطۂ روضہ شریف سرہند ...... اعجاز احمد نقشبندی اشرفی ۶۴۱

ماخذ و مراجع ...... کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی ۶۵۵

مرقعات ۶۷۳

بہارِ تشکر ...... صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد ۶۸۹

سلام بحضور شیخ احمد سرہندی ...... خالد محمود خالدؔ نقشبندی ۶۹۵

مناجات ...... خواجہ محمد سعید نبیرۂ خواجہ محمد زمان
مترجم: حافظ سخی محمد مہران سکندری ۶۹۹

☆......☆......☆

الحسد یأکل الحسنات
کما تأکل النار الحطب

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نعتِ رسولِ مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

☆☆

جوبَنوں پر ہے ، بہارِ چمن آرائیِ دوست
خلد کا نام نہ لے ، بُلبُل شیدائیِ دوست

شوق روکے نہ رُکے ، پاؤں اُٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ ، تمنائیِ دوست!

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی ، دارائیِ دوست

طور پر کوئی ، کوئی چرخ پہ ، یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی ، بالائیِ دوست

رنجِ اعدا کا رضاؔ چارہ ہی کیا ہے جب اُنھیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائیِ دوست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

نعتِ رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

☆☆

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی ، چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خُدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے زیارتِ در کی ، صد آہ ! واپس آئے
نظر کے اشک پُچھے ، دل کا داغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے؟
تم اور آہ ! کہ اتنا دماغ لے کے چلے !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

منقبت

بدرگاہِ امام ربانی مجدد الف ثانی

از: حافظ فتح محمد حقیؔر دہلوی
(م۔ ۱۲۰۰؁ھ)

☆☆

ہوا ہوں جب سے دیوانہ مجدد الف ثانی کا   میں ہوں مشہور مستانہ مجدد الف ثانی کا
چلو اے تشنگانِ بادۂ وحدت پیو چل کر   رواں ہے فیض مے خانہ مجدد الف ثانی کا
وہ فاروقی نسب ہیں مشرب ان کا نقشبندی ہے   طریقہ ہے شریفانہ مجدد الف ثانی کا
وہ شمع دین احمد ہیں اور احمد ہے نام اُن کا   دل عالم ہے پروانہ مجدد الف ثانی کا
محبت جن کو اہل اللہ سے ہوگی وہی دل سے   سُنا کرتے ہیں افسانہ مجدد الف ثانی کا
سلاسل چار ہیں جو سب کے سب آپس میں یک دل ہیں   نہیں ہے کوئی بیگانہ مجدد الف ثانی کا
خودی سے دور ہے ہر دم رہا کرتا ہے وہ بے خود   پیا ہے جس نے پیمانہ مجدد الف ثانی کا
خدا اور مصطفیٰ کا اور وہ ہے اصحاب کا پیرو   بجالاوے جو فرمان مجدد الف ثانی کا

حقیؔر اہل قیامت کہیں گے دیکھ کر مجھ کو
وہ دیکھو آیا دیوانہ مجدد الف ثانی کا

(ماخذ: اسرار کبیری، میاں عبیداللہ، کپور آرٹ پریس لاہور ۱۳۳۷؁ھ)

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت مجدد سرہندی بیسویں صدی میں

محشر حسینی بلیاوی

☆☆

لے گئی جب مجھ کو اک دن میری شوریدہ سری
تھا کھڑا شیخ مجدد کے مزارِ پاک پر
اللہ اللہ اس زمیں کی پستی و افتادگی
ذرہ ذرہ ہنس رہا تھا رفعتِ افلاک پر
باہمہ اوج بلندی آسماں شرمندہ تھا
ناز تھا فرش زمیں کو ایک مشتِ خاک پر
میں نے آنکھیں بند کیں محسوس یوں ہونے لگا
جیسے مجھ کو لے اڑا ہو کوئی عرش پاک پر
سو رہا تھا وہ مجاہد زیرِ خاک آرام سے
جان دیدی جس نے آخر صاحبِ لولاک پر
اُس کی راہِ عشقِ مولیٰ میں سدا دیوانگی
خندہ زن رہتی تھی اکثر عالمِ ادراک پر
وہ برستا ہی رہا از ابتدا تا انتہا
برق بن کر کفر و بدعت کے خس و خاشاک پر
بے دھڑک انکار سجدہ! وہ بھی شاہِ ہند سے
آفریں ہے اُس کے عزم و جرأتِ بے باک پر
زندگی تھی وقف اس کی حق شعاری کے لیے
گلشنِ دینِ ھُدیٰ کی آبیاری کے لیے

(ماہنامہ ''تبیان'' دادوالی شریف ضلع گوجرانوالہ، ''مجدد الف ثانی نمبر'' مارچ اپریل ۱۹۵۴ء، ص ۶۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کاشف اسرار

حافظ لدھیانوی

☆☆

مدفون ہے سرہند میں وہ مردِ حق آگاہ
جو واقف حالات تھا جو کاشفِ اسرار
انوار الٰہی کا خزینہ تھا وہ سینہ
وہ ہند میں ترویج شریعت کا علم دار
قرآن کی تفسیر تھا ہر قول دلآویز
روشن تھا احادیث سے آئینہ افکار
اللہ نے دی یوں دیں کی بصیرت سے نوازا
ہر عقدۂ مشکل ہوا آساں دم گفتار
وہ اہلِ شریعت کے لیے باعث تقلید
وہ اہلِ طریقت کے لیے نور کا مینار
کی سنت سرکار کی گفتار سے تصدیق
کردار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار

ہر لحظہ رہا دین کی احیاء کا اسے دھیان
بدعاتِ زمانہ سے رہا ناخوش و بیزار
ہر جبر کے باوصف تھا توحید کا داعی
باطل کی ہر چال سے رہتا تھا خبر دار
تعلیم پیمبر کا مبلغ تھا بہر حال
دربارِ شہنشاہ میں کیا سجدے سے انکار
"گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئی گفتار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار"
عرفان الٰہی کی ملے اس کو بھی توفیق
حافظؔ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلب گار

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

منقبت

بحضور امام ربانی مجدد الف ثانی

خانزادہ کاظم خاں شیدا

(نبیرۂ مشہور پشتو شاعر خوش حال خان خٹک)

(پشتو مع ترجمہ)

☆☆

چہ سرہندئے پاک مولد دے   مجدد شیخ احمد دے
(سرہند پاک جن کا مقام پیدائش ہے)   (وہ مجدد شیخ احمد ہیں)

پہ تجدیدئے عالم ستائی   دا منصب ور باند شائی
(تجدید دین پر دنیا ان کی تعریفیں کرتی ہے)   (اور یہ مرتبہ اُن کو سجتا ہے)

پہ وجود ئے دین تازہ شو   دین تازہ یقین تازہ شو
(اُن کے دم سے دین تازہ ہو گیا)   (دین کیا تازہ ہوا یقین تازہ ہو گیا)

لوئے امام د اولیاء دے   ھم وارث د انبیاء دے
(اولیاء کے بڑے امام ہیں)   (اور وارث انبیاء بھی ہیں)

کہ اقطاب دی یا افراد دی   بہرہ مند پہ دا ارشاد دی
(اقطاب ہیں یا وہ یگانہ و یکتا ہیں)   (سب انہی کے ارشاد سے بہرہ مند ہیں)

هر یو حرف چه مقطع دے په اسرار وئے مطلع دے
(ہر حرف مقطع کی طرح حرف آخر ہے) (اور مطلع کی طرح کلام اسرار کا کاشف ہے)

په جذبه غرونه لرزاں کا په سلوک ئے خرامان کا
(حالت جذب میں پہاڑوں کو ہلا دیں) (اور حالت سلوک سے انھیں جلا دیں)

لو نگاه که ئے په خاک شی هغه دم به خاک افلاک شی
(اگر خاک پر اُن کی ذرا نظر پڑ جائے) (اُسی دم وہ خاک افلاک بن جائے)

په آسمان که ئے نظر شی درست آسمان به رخشان نمر شی
(اگر وہ آسمان کی طرف دیکھ لیں) (تو سارا آسمان خورشید منور ہو جائے)

کمالات د نبوت هم امامت او خلافت هم
(نبوت کے کمالات بھی) (امامت اور خلافت بھی)

هیڅ خفی نه جلی دی په نصیب د دی ولی دی
(ذرا بھی پوشیدہ نہیں ظاہر ہیں) (اور اس ولی کو حاصل ہیں)

په علیا ولایت خاص دے په کبریٰ ئے اختصاص دے
(قرابت اعلیٰ میں وہ خاص ہیں) (اور ولایت کبریٰ میں بھی انہیں اختصاص ہے)

نوٹ: خانزادہ کاظم خان شیدا ابن محمد افضل خان بن خوش حال خان خٹک ۱۱۳۵ھ میں اکوڑہ خٹک پشاور میں پیدا ہوئے، ان کا خاندان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا دست گرفتہ تھا۔ یہ خود بھی حضرت شیخ غلام معصوم بن شیخ محمد اسماعیل بن شیخ صبغت اللہ بن خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی کے مریدین میں سے تھا۔ اپنے بھائی اسد اللہ خان کے ظلم وستم کی وجہ سے وطن چھوڑ کر کشمیر چلے گئے وہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد سندھ اور وہاں سے ریاست رام پور میں جا کر آباد ہو گئے۔ ۱۲۰۰ھ کے قریب فوت ہو کر رام پور میں دفن ہوئے۔ آپ کا دیوان ۱۰۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو بہت عرصہ قبل پشاور سے شائع ہوا تھا۔ (مرتبین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

وہ جس کا شاہی بھی بھرتی تھی پانی
وہی تو تھے مجدد الف ثانی
(آصف جلالی)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کا مطالعہ کرتے جایئے اور ایک نئے جہان کی سیر کرتے جایئے جو اس جہان سے بالکل مختلف ہے...... ایسا جہان، جہاں علوم وفنون کی ایک نئی بہار نظر آتی ہے جس کے سامنے دنیاوی علوم وفنون کی بہار، خزاں رسیدہ معلوم ہوتی ہے...... ان علوم وفنون کا سمجھنے والا سابقین میں کمیاب تھا اور متاخرین میں تو بالکل نایاب ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے انہیں وہ بلندی عطا فرمائی کہ جس نے نام لیا وہ بھی بلند ہو گیا...... جہان علم وفن ہی نہیں ''مجدد الف ثانی'' ایک جہان علم وعمل کا نام ہے...... آپ سراپا عمل تھے اور سنت کے سچے پیرو تھے اور یہی عمل آپ کی پہچان ہے...... آپ نے زندگی بھر سنت پر عمل کیا اور اسی کی تلقین فرماتے رہے...... مکتوبات سے ماخوذ آپ کے یہ اقوال مشہور ومعروف ہیں کہ:

> ۱...... ''چند روزہ زندگی اگر حضور سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بسر ہو تو نجات ابدی کی امید ہے ورنہ کوئی بھی کیسا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو سب ہیچ ہے اور بے کار ہے''
>
> ۲...... دونوں جہانوں کی سعادت سید کونین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ افضلھا ومن التسلیمات اکملھا کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس''
>
> (جلد اول: مکتوب: ۱۶۳)

''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدوں میں ہمیں ایک عظیم انسان کے نقش قدم نظر آتے ہیں جس پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں...... ''جہان امام ربانی'' کی اشاعت کے بعد معرفت و پہچان کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا...... جس نے دیکھا حیرت و مسرت کا اظہار کیا، ان شاء اللہ ''باقیات جہان امام ربانی'' دیکھنے کے بعد اس خوشگوار مسرت میں اور اضافہ ہوگا......

ہر لفظ سے رازِ تحقیق ظاہر، عروج نظر ہے جہان مجدد
ہوے جس سے مسرور اہل طریقت، وہ تازہ خبر ہے جہان مجدد

''باقیات جہان امام ربانی'' کی تیسری جلد آپ کے پیش نظر ہے جس کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے جبکہ جلد اول اور دوم کے مشمولات کی تفصیل کچھ یوں ہے......

جلد اول میں حمد رب جلیل ونعت شریف اور مناقب کے بعد افتتاحیہ وابتدائیہ اور تأثرات پھر باب اول میں مجدد دوراں، امام ربانی کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر، مرشد کریم کے نام مکتوبات شریف میں نجی زندگی کی جھلکیاں، وجود و عدم وجود اور امکان (مکتوبات کی روشنی میں)...... باب دوم میں تفردات مجدد الف ثانی، جواہر مکتوبات مقدسہ، سرمایہ ملت کا نگہبان، مجدد الف ثانی کا نظام تبلیغ، نشان وحدتِ ملت اسلامی، اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد کی اولاد و احفاد...... باب سوم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی کے فلسفہ کا تنقیدی جائزہ (انگریزی) اور جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ...... باب چہارم میں حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ آلوسی، تصانیف رضا میں اذکار امام ربانی اور فتاوٰی رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی...... باب پنجم چودہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، وسط ایشیاء میں سلسلہء نقشبندیہ کا عروج، کردستان میں سلسلہء نقشبندیہ کے آخری تاجدار شیخ محمد معصوم، انگلستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، سلسلہء نقشبندیہ اور اقبال کے علاوہ حافظ سید وزیر علی شاہ نقشبندی، خواجہ سید محبوب عالم توکلی اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے تذکرے، مشائخ نقشبندیہ (بخارا، ازبکستان) اور مرقعات پر مشتمل ہے......

جلد دوم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تأثرات کے بعد باب اول میں ذکر مجدد اور علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات...... باب دوم میں عہد اکبری مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں، نفاذ شریعت

مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں اور فتنۂ دور اکبری و جہانگیری اور مجدد الف ثانی...... باب سوم میں خواجہ یعقوب چرخی (حالات وارشادات)، ملفوظات شریف خواجہ محمد عارف ریوگری اور صد سالہ و ہزار سالہ مجدد...... باب چہارم میں الجنات الثمانیہ (مبیضہ) اور باب پنجم جنات ثمانیہ (ترجمہ اردو) اور مرقعات پر مشتمل ہے......

پیش نظر جلد میں مقالات و مضامین کی اہمیت اپنی جگہ مگر مکتوبات خواجہ سیف الدین (ابن خواجہ محمد معصوم) اور مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت (ابن خواجہ محمد سعید) کی شمولیت اس جلد کی حیثیت نمایاں کرتی ہے......اس کے ساتھ ساتھ ''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدوں کے موضوعاتی اشاریہ کی افادیت سے بھی انکار ناممکن ہے جو کہ بنیادی ماٰخذ کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی مصنف و محقق کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنے گا......

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی نے ''جہان امام ربانی'' کا بارہ جلدوں پر مشتمل عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا (۲۰۰۵ء......۲۰۰۷ء، کراچی) شائع کر کے عالم اسلام کو ''جامِ مجدد'' سے خوب سیراب کیا...... الحمدللہ اب (۲۰۰۸ء) ''باقیات جہان امام ربانی'' کے نام سے مزید تین جلدیں شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل کرلیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر ممکن نہ تھا ہم اس کریم کی بارگاہ میں سربسجود ہیں......

ان شاءاللہ ''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدیں اور ''باقیات جہان امام ربانی'' کی تین جلدوں کو عنقریب ویب سائٹ پر ڈال دیا جائے گا جس کا ایڈریس یہ ہے:

www.almazhar.com

دوران تصحیح ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اغلاط نہ رہیں مگر پھر بھی بشری تقاضوں سے انکار ممکن نہیں لہٰذا دوران مطالعہ جو بھی غلطیاں نظر سے گزریں ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں تصحیح کر لی جائے......

حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت اور ان کے افکار و خدمات پر پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ترکی، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ، برطانیہ، مصر، سعودی عرب، آسٹریلیا اور امریکہ وغیرہ کی جامعات میں تحقیقی کام ہوا اور یہ سلسلہ عالمی سطح پر اب بھی جاری و ساری ہے...... تحقیقی دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کے حوالے سے جوں جوں آگے آگے بڑھتے ہیں نئے نئے افق سامنے آتے جاتے ہیں......

ثمر چمکے گا محشر تک یہ فاروقی نگینہ ہے
قسم اللہ کی یہ فیض سرکار مدینہ ہے
(صلی اللہ علیہ وسلم)......(ثمر جمشید پوری)

۱۷ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۷ جنوری ۲۰۰۸ء

احقر
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
(کراچی، پاکستان)

☆......☆......☆

الحسد یأکل الحسنات
کما تأکل النار الحطب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

تأثرات

☆☆

شیخ الحرم سید آفندی

☆☆

الشیخ الاجل الھمام الکامل فی الطریقۃ النقشبندیہ جل امام منبع العلوم والمعارف والاسرار واللطائف العارف باللہ تعالیٰ الشیخ احمد الفاروقی الحنفی النقشبندی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ واعلیٰ درجاتہ

مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء ، والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ۱۱۱)

قاضی احمد الدین احمد المرشدی

☆☆

شیخ الطریقۃ والحقیقۃ العلوم المرحوم المقدوس المبرار الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی

(مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء ، والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ص۱۰۶)

پروفیسر محمد عارف اظہر

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی غائر نظر سے حالات گردوپیش کا جائزہ لے کر اصلاح احوال کا کام شروع کیا اور ملک کی مذہبی اور معاشرتی حالت کو شریعت اسلامیہ کے سانچے میں ڈھالنے کے

لیے کوشاں ہوے۔ آپ نے مسلمانان پاک و ہند کو ایک ہزار سال کا بھولا ہوا درس یاد دلاتے ہوے ان کی توجہ از سر نو حقیقی اسلام کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے شاہان وقت کو پند و نصائح سے نوازا اور انھیں شریعت کے نفاذ کی تلقین فرمائی۔ اکبر و جہانگیر جیسے جلیل القدر شہنشاہوں کے سامنے نہایت پامردی اور جرأت سے کلمۂ حق بلند فرمایا۔ (نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر، جنوری ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۰۴)

پروفیسر آرتھر بیولر

وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ

☆☆

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طویل جدوجہد نے شیخ احمد سرہندی کی مثالی زندگی اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے عدیم النظیر اور بے مثال، فاضلانہ و محققانہ مقالات کا مجموعہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' گیارہ جلدوں کی صورت میں شائع کیا ہے۔ نفیس طباعت اور خوبصورت جلدیں جن میں سے چھ جلدوں پر اظہار خیال کیا جاتا ہے (کیوں کہ ہنوز یہی چھے جلدیں موصول ہوئی ہیں)۔

ان جلدوں میں سے ہر ایک جلد میں قاری کو سوانحی، ادبی، تقدیسی، تاریخی اور خطاطی کی وسعتیں نظر آئیں گی۔ فضلاء کے لیے چھے صفحات پر مشتمل شیخ احمد سرہندی کا سوانحی اور تاریخی خاکہ ہے، ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل ایک مقالہ ہے جس میں مکتوبات میں جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں ان کا تجزیہ کیا گیا ہے (ج۔۲) احمد سرہندی کی تصانیف پر مقالات ہیں (ج۔۳) سرہندی کے سلسلۂ نسب اور سلسلۂ طریقت پر مقالات ہیں۔ (ج۔۴) مکتوبات کی تشریحات ہیں (ج۔۵)، سندھ اور سرحد میں سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ پر مقالات ہیں (ج۔۶)

تمام جلدیں اردو میں لکھی گئی ہیں، چھٹی جلد میں دوسری زبانوں کے مقالات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے تاریخ میں کسی بھی صوفی پر کسی بھی زبان میں ایسا عظیم انسائیکلوپیڈیائی کام نہیں ہوا جس طرح ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' میں پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد اور ان کی جماعت کو اس جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ۱۲ مارچ ۲۰۰۷ء (ترجمہ انگریزی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم ...... باب اول

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نذرانۂ عقیدت

درشان حضرت مجدد الف ثانی

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد
(علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)

☆☆

آپ نقشبندیوں کے پیر ہیں
بے مثال ہیں بے نظیر ہیں
اکبر کے دین کو ملایا جو خاک میں
واللہ آپ ہی حُسین کی تصویر ہیں
ناشاؔد جیسے اہل دل آپ کے اسیر ہیں
آپ باوقار اور روشن ضمیر ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سرمایۂ ملت کا نگہبان

لیفٹننٹ کرنل سیّد الطاف محمود ہاشمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجبوبیہ (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی) موضع سیّدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین

☆☆

تاریخ اسلام میں دوسری اور تیسری صدی ہجری ایجاد و تدوینِ علوم کے اعتبار سے نویکلی صدیاں تھیں۔ ایک جانب تدوین حدیث جاری ہے تو دوسری طرف فقہ کی بنیاد رکھی جا رہی ہے، کہیں علم کلام ایجاد ہو رہا ہے تو کہیں علم تفسیر کے اصول وضع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام علوم ظاہر سے متعلق ہیں، جبکہ دین کبھی بھی مطلقاً ظاہرداری کا نام نہیں رہا، اس کا باطن سے گہرا تعلق ہے۔ نبوت (نبی نہیں)، جو کہ دین کی اساس ہے، بذات خود باطنی شے ہے۔ باطنی علوم میں سے "علم رُشد" انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے طالبان دیدار الٰہی کو عنایت فرمایا گیا۔ اسی علم کے حصول کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ محبوب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کو اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم رکھا جاتا؟ لہٰذا جہاں قرآن و حدیث فہمی کے لیے بہت سے علوم کی بنیاد رکھی جا رہی تھی وہاں عرفانِ الٰہی اور رسالت فہمی کے حصول کے لیے متعلقہ علوم کی بنیاد بھی فراہم کر دی گئی جنہیں بعد ازاں تصوف کے نام سے پکارا گیا۔ ان دو صدیوں میں جہاں بے شمار علوم کے لیے بنیاد فراہم ہوئی وہیں یہ صدیاں تصوف کے لیے بھی خشتِ اوّل ثابت ہوئیں۔ خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ (۲۱ تا ۱۱۰ھ) نے بصرہ میں اس نور کی شمع روشن کی تو بسطام میں ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۶۱ یا ۲۶۴ھ) نے ان کیفیات سے سالکین کے قلوب کو توحید کی تجلیات سے گرمایا۔ علم و عرفان کا مرکز، بغداد، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۹۸ھ) کے شرح صدر سے بقعۂ نور بن گیا۔

اس عرصہ میں دین کے باقی علوم کے ساتھ ساتھ علم تصوف کو بھی از حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ بقیہ علوم پر دسترس تو مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن تصوف عملاً کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور علم تصوف کی یہی خاصیت اسے باقی ماندہ علوم سے ممتاز کرتی ہے۔ کتابیں پڑھ کر کبھی کوئی صراف نہیں بنا، اس کے لیے کسی صراف سے عملی تربیت لینا ضروری ہے۔ تصوف ہر لحاظ سے ایک سائنس ہے۔ جیسے سائنس کو مطالعہ سے تجربہ گاہ تک لانے میں ہزاریے (milinium) صرف ہوئے ایسے ہی تصوف کے مشاہدات اور کیفیات کو سائنسی شکل دینے میں بھی کئی صدیاں صرف ہو گئیں، اگرچہ کیفیاتی تصوف تو دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ہی ظاہر و باہر ہو چکا تھا مگر تصوف کا نصاب مرتب کرتے ہوئے بڑوں بڑوں کے دل دہل گئے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۰ تا ۵۰۵ھ) نے تصوف سے حاصل شدہ انکشافات میں سے حقیقت وحی کا تذکرہ کیا ہے[۲] مگر یہاں تک پہنچنے کے لیے ضروری نصاب اور حقیقت وحی کی کیفیت کے بیان سے پہلو تہی کر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ علمِ تصوف کئی صدیوں تک سینہ بہ سینہ ہی سفر گزیں رہا یہاں تک کہ ملکِ اُزبکستان کے شہر بخارا کی نواحی غیر معروف بستی غُجدوان کے باسی حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ (م، ۶۱۷ھ) نے بالآخر یہ سکوت توڑا اور ہشت اصولی مختصر مگر جامع، سہل مگر پُر اثر نصاب ترتیب دیا۔[۳] یہ تعلیم ظاہر سے باطن میں سرایت کر کے انسان کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت غُجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ تو کھولا مگر اُن کے چھ پُشتوں بعد حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (۷۱۷ تا ۷۹۱ھ) تک کسی کو اس میں ترمیم و اضافہ کی ہمت نہ ہو سکی۔ غالباً اِس میدان میں بھی مقلدانہ روش نے ہی محققانہ روشنیوں کو مستور رکھا۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے تین اصولوں کا اضافہ کیا[۴] اور ایک بار پھر لمبے عرصہ کے لیے اُفق طریقت پر خاموشی چھا گئی، یہاں تک کہ اس سکوت میں ارتعاش پیدا کرنے کا کام ہندوستانیوں کے سپرد ہوا۔ مشرقی پنجاب کے گاؤں سرہند کے شیخ احمد نے کمرِ ہمت باندھی جنہیں شاید اسی کام کی بناء پر مجدد الف ثانی ایسا لقب عطا ہوا کہ اس میں اصل نام بھی چھپ کر رہ گیا۔ آپ نے سلوک میں لطائف، حقائق اور ماوریٰ مقامات کا ایسا نصاب متعارف کرایا جس سے میدان تصوف میں ایک حقیقی انقلاب برپا ہو گیا۔ اسے صوفیہ میں از حد پذیرائی ملی اور آج بھی یہ طریقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بنگلہ دیش، افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے مذہبی حلقوں میں بے حد مقبول ہے۔

لطائف کو آسانی سے یوں سمجھا جا سکتا ہے، انسانی اعضاء کو نام دیے جانے سے قبل ماہرینِ طب کو آپس میں گفت و شنید میں دشواری پیش آتی کیونکہ اعضاء تو موجود تھے مگر انہیں کسی نام سے پکارا نہ جاتا تھا۔ پہچان اور سہولت کی خاطر انسانی جسم کے اعضاء کے نام رکھ لیے گئے اور رہتی دنیا تک بوقت ضرورت نام سازی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان میں سے دل، دماغ، جگر، گردے، پھیپھڑے ایسے اعضاء ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عضو کام چھوڑ دے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی لیے انہیں اعضاءِ رئیسہ کہا جاتا ہے۔ روح بھی ایسے ہی بے شمار اعضاء پر مشتمل ہے۔ ان کی اسم گری اہم تو تھی لیکن اہم تر یہ بات تھی کہ نام دینے والا خود ان اعضاء سے واقف بھی ہو۔ اس نگری کے باسیوں کی زبان ویسے ہی گنگ تھی۔ اس کام کے لیے ہمت و توفیق کی مہر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر لگائی جا چکی تھی۔ آپ نے روح کے پانچ اعضاء کو ان کی بالیدگی اور نشو و نما کے لیے زندگی پایا، گویا ان روحانی اعضاءِ رئیسہ کو آپ نے صوفیہ کی آسانی اور پہچان کے لیے نام دے دیے۔[۵] روح ایک لطیف شے ہے لہٰذا اس کے اعضاء کو لطائف کہا گیا۔ اعضاءِ رئیسہ چونکہ زندگی کے ضامن ہیں اس لیے ان کی حفاظت کے لیے غذائیں، دوائیں اور معالجے باقی اعضاء کی نسبت زیادہ تکلف سے وضع کیے گئے۔ اسی طرح لطائفِ رئیسہ کی صحت اور نشو و نما کے لیے ذکر کی غذا، فکر کی دوا اور نور کا علاج تجویز کیا۔ اس دریافت نے عملاً دنیاءِ تصوف میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ منزل جسے پہلے عزلت گزینی اور ترکِ موالات کی بنا حاصل کرنا جوئے شیر لانا تصور کیا جاتا تھا اب گھر بیٹھے، معاش میں مصروف رہتے ہوئے ممکن ہو گیا۔ اس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ تصوف میں واحد شخصیت ہیں جنہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرتے ہوئے ظاہر و باطن کو ایک ساتھ نشانہ بنایا۔ ظاہر معاش میں مصروف ہے تو باطن معاد میں، ظاہر شریعت سے آراستہ ہو رہا ہے تو باطن نورِ خداوندی سے پیراستہ۔ قلب عملاً ذاکر ہو کر اس حدیث مبارک کا مظہر بن جاتا ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَ اسَةَ الْمُئو مِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْ رِ اللّٰه

ترجمہ: مومن کی فراست سے محتاط رہو کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نور سے
دیکھتا ہے۔ ٦

لطائف کے تذکرے کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے حقائق کے نازک ترین موضوع کو بھی چھیڑ ڈالا۔ یہ منکشف کیا کہ حقائق کی دو صورتیں ہیں، حقائقِ الٰہیہ اور حقائقِ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام)۔

حقائقِ الٰہیہ میں حقیقتِ صوم (روزہ)، حقیقتِ صلوٰۃ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ شامل ہیں جبکہ حقائقِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حقیقتِ ابراہیمی، حقیقتِ موسوی، حقیقتِ عیسوی، حقیقتِ محمدیہ (ﷺ) اور حقیقتِ احمدیہ (ﷺ) پر مشتمل ہیں۔ زیادہ تر صوفیہ کو حقائقِ الٰہیہ میں سے گزارا جاتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء اللہ توحیدی نعرے بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ حقیقتِ الٰہیہ کی تجلی کا ایک مظہر ''کشف المحجوب'' میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کا یہ قول ہے ''بیوی بچوں کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہ دو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں تو اللہ تعالےٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا تعلق؟'' سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں ''اس مسئلہ کا تعلق غیر اللہ سے قطع تعلق سے ہے۔'' حقیقتِ الٰہیہ کے ورود کا ایک مظہر ''ذکرِ خیر'' میں حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول یہ شعر ہے۔[7]

اللہ کولوں منگ دعائیں، سوئی دھاگے تائیں
اللہ منگیاں ہر دم دیندا، بندہ دیندا ناہیں

ترجمہ: سوئی دھاگے کی سی معمولی ضروریات کے لیے بھی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف رجوع کرو، کیونکہ یہ وہی ہے جو مانگنے پر عطا کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے جبکہ بندہ یہ کچھ نہیں کرتا۔

جن حضرات کو حقائقِ انبیاء، خصوصاً حقیقتِ احمدیہ (ﷺ)، کے انوار سے حصہ نصیب ہوا اُن کی روح سدا رسالت کے نعروں سے گونجتی نظر آتی ہے ذرا اس کا ایک انداز ملاحظہ ہو:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

یہ شعر[8] احمدی تجلی (ﷺ) کا ایک پرتو ہے۔ حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا اظہار بھی ملاحظہ ہو[9]:

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیِ احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
جو انبیاء ہیں، آگے تری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا، یا نبی! اقرار

ایسے صوفیہ کی تعداد نہایت قلیل ہے جنہیں دونوں حقائق سے حصہ دیا گیا اور جنہیں یہ حصہ دیا گیا ان کی کیفیات میں توازن اور ٹھہراؤ دکھائی دیتا ہے۔ خود حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ صوفیہ کی اسی جماعت میں ہوئے ہیں۔ ایک جانب وہ آسمان پر کھڑے عرش کے کنگروں کو ہاتھ ڈالتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف سنت کی ادائیگی کی خاطر تھوڑی دیر قیلولہ کرنے کو قیام اللیل اور صوم النہار کی عباداتِ سے اہم گردانتے ہیں۔[11]

لطائف اور حقائق کی سادہ سی تعلیم فلسفہ، دلائل، وعظ وغیرہ کی ثقیل گھمن گھیریوں سے یکسر پاک ہے۔ نم آنکھیں ہیں تو خمیدہ، زبان ہے تو خاموش۔ تسبیح ہے نہ مالا ہے، کچھ اس کا بھید نرالا ہے۔ اسے ہر مسلمان کبھی بھی شروع کر کے اس سے اپنی لگن، ظرف، سکھانے والے کے کمال اور اللہ تعالیٰ کے کرم کے موافق حصہ وصول کر سکتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کرنے والوں کی اپنی ایک مخصوص زبان ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ کی طرح علمِ فقہ، تفسیر و حدیث، علمِ کلام و فلسفہ وغیرہ کے اپنے اشارات و اصطلاحات ہیں۔ ایسے ہی ہر شعبہ سے متعلقہ افراد کی اپنی ایک درجہ بندی ہوتی ہے جس سے عموماً اس فیلڈ کے لوگ ہی شناسا ہوتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی درجہ بندی کا تذکرہ تو قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

> تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۘ مِنْهُم مَّنْ کَلَّمَ اللّٰهُ
> وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ
>
> ترجمہ: ہم نے ان رسولوں میں سے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت بخشی۔
> ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوا، کسی کو اُس نے دوسری
> حیثیتوں میں بلند درجوں پر فائز کیا۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۵۳)

ایسی ہی درجہ بندی فقہاء، محدثین، مفتیانِ شرعِ متین کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔ صوفیہ کے ہاں قربِ الٰہی اور رسول اللہ ﷺ کے انوار سے تزئین کی بنیاد پر پہچان کی خاطر درجہ بندی ہونا کچھ عجب نہیں۔ اس راہ کے سالکین کو دوسرے سالک کا درجہ معلوم کرنے کے لیے کسی سے پوچھنے کی احتیاج نہیں رہتی بلکہ اُس مقام، لطیفہ یا حقیقت کے انوار کا ورود دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ سالک کس درجہ پر فائز ہے۔ یہ انوار صرف روحانی ہی اثر نہیں رکھتے بلکہ طبعی طور پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ سائیں مغلی شاہ ناظرہ قرآنِ پاک پڑھے ہوئے تھے مگر دورانِ تراویح حافظ کی غلطیاں

درست کرنے لگے۔ شیخ (حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ) کے استفسار پر بتایا کہ نماز میں حسبِ معمول حقیقتِ قرآن کا فیض (نور) لیتے ہوئے قرآنِ پاک کی زیرِ تلاوت آیت کے ٹکڑے حافظ کی طرف جاتے اور اپنی طرف آتے دکھائی دیتے۔ جہاں حافظ کو متشابہ لگتا، سائیں مغلی شاہ اپنے سامنے سے گزرنے والے ٹکڑے سے دیکھ کر بتلا دیتے۔ شیخ نے سن کر آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا مبادا خدائی رازوں کی افشائی اُن کے لیے کوئی فتنہ بن جائے۔[۱۲] ایسے رازہائے درونِ خانہ معلوم ہونے کے باوجود ہونٹوں کو سیئے رکھنا کتنا بڑا امتحان ہے، یہ کوئی صوفی جان سکتا ہے یا مجروحِ عشق۔ یہ طبعی اثرات بالارادہ یا بلا ارادہ ظاہر ہو کر رہتے ہیں۔ اتنی بڑی دولت کو اس قدر آسان طریقہ سے ہر مسلمان کی پہنچ میں لا کھڑا کرنا یقیناً حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کارنامہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہی دولت ہے جسے آپ سے پہلے پُراسرار بنا کر رکھا گیا تھا، ہر شخص اِسے شجرِ ممنوعہ بنا کر پیش کرتا مگر آج یہ شجرِ طریقت ہر باہمت شخص کی دسترس میں ہے۔

ماضی قریب میں گزرنے والے بزرگوں میں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن پر اہلِ سنّت کے تقریباً تمام مسالک متفق ہیں اسی طرح طریقت کے تمام سلاسل بھی آپ پر متفق نظر آتے ہیں۔ آپ کا مشہور رسالہ ''الانتباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ'' ان سلاسلِ طریقت کے تذکرے سے مزین ہے جن سے منسلک رہ کر آپ نے کسبِ فیض کیا۔ اُن کی یہ تحریر مجددیہ طریق سے شروع ہوتی ہے، قادریہ سے تعلق کی تفصیل بیان کر کے پھر مجددیہ طریق کے تعارف پر آ پہنچتی ہے۔ بعد ازاں مشائخِ نقشبندیہ کے چند خطوط نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے نو سلاسل سے اپنی وابستگی کا ذکر کیا ہے جن میں سے تقریباً نصف ضخامت مجددی سلوک پر مبنی ہے۔ ولی اللہی طریقت تمام سلاسل کا مرکب ہے لیکن اس کے باوجود ان پر مجددی سلوک کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ وہ درحقیقت مجددی طریقت ہی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اَطِیۡعُوا اللّٰہ (اطاعتِ الٰہی) اور اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡل (اطاعتِ رسول ﷺ) میں ایسا قرآنی توازن دکھائی دیتا ہے کہ خال خال ہی کہیں نظر آئے گا۔ توحید کا ذکر یوں ملتا ہے ''انسان ماسویٰ اللہ کی توجہ سے خالی ہو جائے، اور جب تک دل ماسویٰ اللہ میں گرفتار ہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو، توحید والوں میں شامل ہونے کا حقدار نہیں کہلا سکتا۔''[۱۳] جب کبھی اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡل کا ذکر آیا تو اپنے ہی ترتیب شدہ سلوک کے متعلق یوں گویا ہوئے ''اِس (مجددی سلوک) کے تمام کمالات فقط

آپ ﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہیں۔ جسے یہ تابعداری نصیب ہوئی فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً (بے شک عظیم کامرانیوں نے اُس کے قدم چومے) اور ہنا تابعداری کے فَقَدْ ضَلَّ ضَلاً لاً بَعِیْدًا (بلاشبہ وہ گمراہ ہو کر دور جا پڑا)۔[۱۴]

آپ نے طریقت میں اظہارِ بیان کی ایک نئی طرح ڈالی جس کے مطابق چاہے کسی بھی قول و فعل میں اشکال نظر آئیں اور بھلے کسی انداز کے ہوں، بلا اشتثناءِ شخصیت و سلسلہ اُسے واضح کرنا ایک فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ اس بارے میں یہ لحاظ بھی گوارا نہ کیا کہ کہنے والا کس سلسلۂ طریقت سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کی نظر سے اپنے ہی سلسلے کے ایک بزرگ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول گزرا ''میں اَطِیْعُوا اللّٰہ میں اس قدر گرفتار ہوں کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْل سے بھی شرمندہ ہوں، اُولِی الْاَمْر کی اطاعت کی تو کوئی صورت ہی نہیں۔'' اس پر آپ نے آیت مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ[۱۵] کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مکتوب تحریر فرمایا جو اہلِ ذوق کے پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔[۱۶]

مجددی سلوکِ لطائف دو دھاری تلوار ہے۔ اس میں لطائف کے انوار کا منکشف ہونا بڑی سعادت ہے مگر بعض اوقات دورانِ مراقبہ ارتکازِ توجہ کے وقت منکشف ہونے والے نور پر اس وہم کے احتمال کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ نور حقیقی ہونے کی بجائے تصوراتی ہو اور سالک ترقی کرنے کی بجائے اِسی وہم میں گرفتار ہو کر رہ جائے کہ وہ خدائی انوار سے بہرہ بند ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا حل شیخِ کامل رہنمائی کے ذریعہ تو کرے گا ہی، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سالک کی وہمی کیفیت اُسے باغی بنا دے اور شیخ کی رہنمائی اسی بغاوت میں ہی بہ جائے۔ معاشرتی برائیوں کو روکنے کا اعلیٰ ترین درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا ہے، مگر یہ پُر اثر جنس مذہب کی مارکیٹ میں نہایت کم یاب ہے۔ ایسے ہی ان توہمات سے نکالنے کا اعلیٰ درجہ صوفیوں میں بھی خال خال ہی نظر آتا ہے۔ کئی نسلوں بعد ایک آدھ مردِ کامل ایسا پیدا ہوتا ہے جو اپنی آستینوں میں یدِ بیضا لیے پھرتا ہو۔ غالباً اسی خدشے کے پیشِ نظر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان لطائف کا تعلق چند روحانی بیماریوں سے بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً لطیفۂ روح کا تعلق غصہ سے ہے، جیسے جیسے لطیفہ روح منکشف ہوگا ساتھ ساتھ غصہ قابو میں آتا جائے گا۔ غصہ ختم کرنا مطلوب نہین بلکہ اس کا ضبط میں لانا مقصود ہے۔ کچھ مقامات و معاملات ایسے ہیں جہاں غصہ آنا عین منشاءِ الٰہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر جہاد کے موقع پر غصہ آنا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی مخلوق پر خواہ مخواہ غصہ انہیں دین سے متنفر کرنے کا باعث بن سکتا ہے اس لیے

غصہ قابو میں رہنا چاہیے یعنی صرف بوقتِ ضرورت ہی اس کا اظہار ہو۔ اگر سالک لطیفۂ روح کا نور تو محسوس کرے لیکن اس کا غصہ قابو میں نہ ہو تو کاملین اس کے انکشافِ نور کو وہم ہی قرار دیں گے، سالک بھلے اس انکشاف میں کتنا ہی پختہ اور راسخ کیوں نہ ہو۔ مجددی سلوک کا یہ پہلو اکثر صوفیوں کی نظر سے پوشیدہ ہے یا جان بوجھ کر چھپایا جاتا ہے کیوں کہ مشائخ کے لیے مریدوں کو انوار کی قوسِ قزح اور انکشافات کی الکھ نگری کے سحر میں مگن رکھنا ان بیماریوں کا علاج کرنے سے کہیں سہل ہے۔ انوار کے ذریعے ان امراض کا قلع قمع کرنا ہر کہ ومہ کے بس کا روگ نہیں لہٰذا صرف دنیائے انوار کے سحر انگیز حسن کی میٹھی قید سے باہر نہیں آنے دیا جاتا۔ لیکن وہ مشائخ جو انہیں انوار کی وساطت سے اِن بیماریوں کا علاج کرنے کا فن جانتے ہیں وہی حقیقتاً صوفی کہلانے کے حقدار ہیں۔ متاخرین میں اس کی خوبصورت ترین مثال میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہی صورتِ احوال باقی لطائف کے ساتھ بھی ہے۔ مبتدیوں کے لیے یہاں باقی ماندہ لطائف اور ان سے منسلک بیماریوں کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ لطیفہ قلب سے شہوت، لطیفہ روح سے غصہ، لطیفہِ سِرّ سے حرص ولالچ، لطیفہِ خفی سے حسد وبخل جبکہ لطیفہِ اخفیٰ سے تکبر وغرور منسلک ہیں۔

کامل مشائخ کبھی انوار کے ورود سے، کبھی مرید کے معاملات سے، اور بعض اوقات دونوں کے امتزاج سے لطائف کے منکشف ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اگر کوئی سالک خود کو ان لطائف کے انوار میں غرق دیکھے لیکن موقع میسر آنے پر شہوانی درندگی پر اتر آئے، بخیل اتنا ہو کہ مسکین ہمسایہ بھوکا سونے پر مجبور ہو، یتیم سائل کو دیکھ کر دھکے دینے پر اتر آئے، مبلّغ اور پیر ہو کر تکبر میں فرعون کو پیچھے چھوڑتا ہو، تو کون ہے جو اُسے کچھ بھی مقام دینے کے لیے تیار ہو؟ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ نے اپنے ایک خلیفہ کو کیا خوب خط لکھا ”تم پیر ہو چکے، اب انسان بننے کی کوشش کرو۔ پیری کے گھمنڈ میں انسانیت کے حصول سے غافل نہ ہو بیٹھو۔“[۱۷]

معرفتِ الٰہی کے حصول کی خاطر حقائقِ اشیاء تک رسائی اکثر صوفیہ کے نزدیک اس قدر مشکل تھی کہ وہ مقصودِ حقیقی کے علاوہ کسی دوسری جانب متوجہ نہیں ہو سکے۔ وہ کسی دوسری جدوجہد میں مصروف ہو کر معرفتِ الٰہی سے غافل ہو جانے کے خدشے میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس جہت سے بھی منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے حکومت کے غیر شرعی اور مشرکانہ احکامات کے خلاف لسانی، قلمی جہاد شروع کیا۔ اُن کا پالا ہندوستان کے مضبوط ترین مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اس کے بیٹے

نور الدین محمد جہانگیر سے پڑا، جس کے عوض انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ زندانِ گوالیار، نفسِ مطمئنہ کی آزادی کا پیغام ثابت ہوئی۔ اُن کے سینے کا نور یوں چمکا کہ بادشاہ کے غیر مسلم قیدی کلمۂ طیبہ کا ورد کرنے لگے اور کلمہ گو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زلفِ واللیل کے اسیر ہو گئے۔ ایک سال بعد ہی جہانگیر نے باعزت رہائی کے احکامات جاری کر دیے۔ بعض مؤرخوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بادشاہ نے سیاسی مجبوریوں کے علاوہ مجدد علیہ الرحمۃ کے آقا ﷺ کی خواب میں آمد اور حکم کے پیشِ نظر رہائی کے پروانے پر دستخط کیے۔[۱۸] حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اس معاملے میں قدرت کی جانب سے یہ اعزاز نصیب ہوا کہ وہ اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں دینِ اکبری منسوخ کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے اس ضمن میں پیش آنے والی دینی مصروفیات کے علاوہ سیاسی مصروفیات کو راہِ تصوف کی رکاوٹ سمجھنے کی بجائے انہیں بھی رفعتِ منازل کے لیے سیڑھی بنا لیا۔ انہوں نے اس سیڑھی کی گردن پر پاؤں رکھا اور عرشِ اعظم کے نوری پردوں کے پار جھانکنے لگے۔ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہو سکتا ہے؟ کیا ہمارے آج کے تمام علماء و مشائخ مل کر بھی یہ کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں؟ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی منزل قریب آئی تو چند وزارتوں کے عوض اپنے مطالبہ سے اس طرح دستبردار ہوئے کہ آج تک دوبارہ اس نعرہ اور تحریک کی جرأت پیدا نہ ہو سکی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے اتنے کثیر جہتی ہیں کہ ان کا احاطہ چند صفحات میں کرنا ناممکن ہے۔ شریعت کے احیاء کا معاملہ ہو یا دینِ اکبری کی تنسیخ کا، سلوک کے نصاب کا مسئلہ ہو یا طریقت کو شریعت کے تابع کرنے کا، وحدت الوجود کے پردے میں بعض لوگوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے مشرکانہ خطرات کا ادراک ہو یا مقامِ نبوت (ﷺ) پر رکیک حملوں کا، ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ تعالےٰ عنہم کی تعظیم کا تعین ہو یا صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تکریم کا، یہ شخص ہر محاذ پر چوکنا نظر آتا ہے۔ ہاتھ میں وہ تمام ہتھیار موجود ہیں جو اللہ تعالےٰ نے عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ انوارِ خداوندی کا وہ ہتھیار جو زیادہ تر صوفیہ نے آخرت کے لیے سنبھال رکھا تھا اسے بھی اللہ تعالےٰ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے لیے استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ کشمیر سے واپسی پر جہانگیر سانس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اطباء کے معالجوں سے ناامید ہو کر اعیانِ مملکت کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا (جو غالباً لشکر کے ہمراہ تھے)۔ آپ نے دعا کا وعدہ اس شرط کے ساتھ فرمایا کہ جہانگیر اب تعمیر مساجد کا اہتمام کرے گا (اکبر کے دور میں مساجد کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی)۔ جہانگیر نے کہا ''گفتن از شما، و کردن از ما۔'' [ترجمہ: کہنا

آپ کا، کرنا ہمارا۔ یعنی آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔] حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی، اسی رات بادشاہ کو مرض سے افاقہ ہوگیا۔ جب سرہند کے قریب پہنچے تو بادشاہ نے آپ سے کہا ''شیخ جیو (یعنی حضرت مجدد)! چونکہ آپ کی دعا سے ہمیں شفا نصیب ہوئی لہٰذا ہم آپ کے گھر کے کھانے سے ہی کھانے کا پرہیز توڑیں گے۔''[۱۹] سلبِ امراض کا فن کچھ تو ناپید ہوگیا، اور جو موجود ہے وہ زیادہ تر اپنی یا اپنی اولاد کی خاطر سہولتیں خریدنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فن کو کیسے استعمال فرمایا اور وہ بھی اللہ کے گھر کی تعمیر سے مشروط۔ اس واقعے میں ایک طرف آپ کا حقیقتِ عیسوی کے استعمال پر کمال نظر آتا ہے تو دوسری جانب اس خدائی نعمت کو معبودِ حقیقی کے راستے میں لٹا دینے میں یکتائی۔

انہوں نے ایسے تصوف کی داغ بیل ڈالی جو صوفی کو قم باذن اللہ کی باطنی طاقت کے ساتھ بازوئے حیدر بھی عطا کرتا ہے جن کے بغیر رسمِ شبیری کا تصور ممکن نہیں۔ انہوں نے طریقت و حقیقت کو صدیقی سوز اور خیبر شکنی کا حسین امتزاج بخشا۔ شیخِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج کی جھلک ان کے سلسلہ میں صدیوں بعد آنے والے متوسلین میں بھی نظر آتی ہے۔ ۱۷۹۹ء میں داغستان کے موضع گمری میں پیدا ہونے والے امام شامل اسی سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۸۳۰ء میں روسی افواج کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کیا اور ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۹ء تک بائیس برس کے لیے ایک طرف ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا تو دوسری جانب داغستان کے بائیس اضلاع میں شرعی حکومت قائم کی۔ یہ دور بعد میں ''عہدِ شریعت'' کے نام سے مشہور ہوا۔ ۲۵ اگست کو داغستان کا یہ ہردلعزیز رہنما اور روسی استعمار کے خلاف مسلح جدوجہد کا کامیاب قائد، ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگیا اور یوں تاریخ کا ایک خوبصورت باب اختتام کو پہنچا۔[۲۰]

طالبان نے ایک سپر پاور سے پنجہ آزمائی کے بعد اب دوسری سے برسرِپیکار ہوکر خود کو مجددی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کاش کوئی انہیں اس جرأتِ بے فراست سے روک سکتا۔ مجددی ہونے کے باوجود وہ آپ کی حیاتِ طیبہ کے اس رخ کا ادراک نہ کر سکے کہ انتہائی اثر ورسوخ اور کامیابیوں کے باوجود حکومت کے حصول کی خواہش حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر کبھی غلبہ نہ پا سکی۔ اسی لیے ان کی جدوجہد میں کہیں برسرِ اقتدار آنے کی موہوم سی آرزو بھی نظر نہیں آتی، بلکہ انہوں نے اُس وقت کی مہیا قیادت سے ہی دینِ اسلام کا کام بھرپور انداز سے لینے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلہ پر ثابت قدمی ان کے عہدۂ مجددیت کی طرف سنگِ میل ثابت ہوئی۔ مجھے امام شامل، طالبان اور اپنے مذہبی رہنماؤں میں یہی سب سے بڑا خلاء

دکھائی دیتا ہے کہ یہ لوگ بادشاہوں سے کام لینے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ ہر قیمت پر خود بادشاہ بننے کی آرزو ہمیشہ چٹکیاں لیتی نظر آتی ہے جبکہ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی فراست کی روح اسی خواہش پر غلبہ پانے میں تھی۔ بادشاہت کی یہی خواہش خدا اور رسول ﷺ سے دوری کا باعث بنتی ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فہم و فراست کا ہی نتیجہ تھا کہ مغلیہ خاندان کے بادشاہوں میں سے ایک کے ہاتھوں فقہ کی مشہور کتاب ''فتاویٰ عالمگیری'' مرتب ہوئی جو آج بھی فقہ حنفی میں مشعلِ راہ ہے۔ اس سے پہلے یہ کام بوریا نشین علماء و فقراء ہی کے ذمہ تھا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے کہ خدائی نور بادشاہوں کے سینوں سے بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہمہ گیر ولایت کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے مکاشفات میں جو کچھ دیکھا بلاکم و کاست بیان کر دیا۔ وہ بزرگان کا ذکر سلاسل سے نسبت کے لحاظ سے کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے وابستگی کے حوالے سے کرتے ہیں جس سے ان کی طریقت (وراثتی اور) روایتی تعصب سے پاک نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف سلاسل کے بزرگان کے مقامات سے آپ کو آگاہی بخشی تو ان کا ذکر اپنے شیخ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مکتوب میں یوں فرمایا:

> ''عرش پر اس قدر عروج واقع ہوا کہ مرکزِ زمین سے لے کر عرش یا اس سے کچھ کم تک اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے مقام تک ختم ہوا۔ اس مقام کے اوپر بلکہ اسی مقام میں تھوڑی سی بلندی میں چند مشائخ مثل شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور شیخ ابو سعید خراز علیہ الرحمۃ تھے اور باقی مشائخ میں بعض اس مقام کے نیچے مقام رکھتے تھے اور بعض مشائخ اسی مقام میں تھے لیکن ذرا نیچے مثل شیخ علاء الدین سمنانی اور شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہما کے اور اس مقام کے اوپر امامانِ اہل بیت اور ان کے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔''[۲۱]
>
> ''استطاعت مع الفعل کا مسئلہ منکشف ہو گیا ہے۔ فعل سے پہلے انسان کچھ قدرت نہیں رکھتا، فعل کے ساتھ ہی قدرت بخشی جاتی ہے۔ یہ استطاعت، اسباب (کے مہیا ہونے) اور اعضاء کی سلامتی پر منحصر

> ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے ثابت کیا ہے۔ اس مقام میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ (بہاء الدین) نقشبندی قدس سرہٗ کے قدم پر پاتا ہوں، آپ اسی مقام میں ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس مقام سے حصہ حاصل ہے۔ اِس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ عبدالخالق غُجدوانی قدس سرہٗ اور مشائخِ متقدمین میں سے حضرت خواجہ معروف کرخی، امام داوٗد طائی، خواجہ حسن بصری اور حضرت حبیب عُجمی قدس سرہم اسی مقام میں تھے۔ ”۲۲

یہ حقیقت قارئین کے پیشِ نظر رہے کہ ان میں سے زیادہ تر بزرگ سلسلۂ نقشبندیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

بڑے لوگوں کو اکثر متنازعہ بنا دیا جاتا ہے، اس دستبرد سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ بڑے لوگوں کی فراست اور بصیرت (Vision) لامحدود ہوتی ہے لہٰذا اس تک ذہنی وقلبی رسائی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی، اس لیے ان کے نظریات پر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ حسد کی بنیاد پر بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو متنازعہ بنانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، جن میں غیر اختیاری کوششیں بھی تھیں اور اختیاری بھی۔ اوّل الذکر کی وجہ ناقدین کی کوتاہ پروازی تھی جبکہ ثانی الذکر میں حاسدوں کے علاوہ ایسے بلند پرواز لوگ بھی شامل ہو گئے جنہیں پیشہ ور ناقد کہا جاتا ہے۔ ان ناقدین کا دائمی مشغلہ تخلیق میں سے تیکنیکی کیڑے نکالنا ہوتا ہے۔ ناقد کا کام تنقید ہے، تخلیق نہیں۔ آخر ناقدین کے ساتھ بھی پیٹ کا جہنم لگا ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں سے عاری ہونے کی وجہ سے پیٹ کی آگ کو صرف تنقید کر کے ہی بجھاتے ہیں۔ ادبی دنیا کے کئی ناقدین نے علامہ اقبال مرحوم کے کلام میں بہت سے تکنیکی غلطیاں دریافت کر کے دنیا کے سامنے پیش کر کے دکانیں چمکائیں اور روزی کمائی، مگر ان ناقدین میں سے ایک بھی نہ تو ایسی تخلیق پیش کر سکا اور نہ ہی ان غلطیوں کو دور کر کے درستی کرنے کے قابل ہوسکا۔ یہ حقیقت آج بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اگر اِن ناقدین کے بیان شدہ عیوبِ تنافر سے کلام اقبال پاک کر دیا جائے تو وہی کلام سڑاند دینا شروع کر دے۔ یہ تنقید

آج تک اقبال کی اقبالیت پہ ذرہ برابر اثر انداز نہیں ہو سکی۔ اقبال کی طرح اس سرہندی شاہباز کو بھی بادِ مخالف کی تندی نے نیچا دکھانے کی بجائے اس کی رفعتِ منازل مین بیش بہا اضافہ کر دیا۔ یہی عروج ان کے کمال، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت، دربارِ رسالت ﷺ میں منظوری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لوگ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ''اَسْہَدُ اَن'' پر معترض رہے لیکن اس کا کیا کریں کہ مولائے رب للعٰلمین جل جلالہٗ اور اس کے حبیب رحمۃ للعٰلمین ﷺ کے ہاں ''اَشْہَدُ اَنَّ'' کی جگہ ''اَسْہَدُ اَن'' قبول و منظور ہو چکی تھی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناقدین اور اہلِ زبان عربوں کی عرب دانی سے کیا علاقہ، انہیں تو درِ محبوب (ﷺ) سے قبولیت چاہیے تھی جو مل چکی۔ آج عالمِ اسلام میں ایک مسلمان بھی ایسا ہے جو بلالؓ کے تلفظ کو غلط کہنے کی جرات کر سکے؟

آپ کے ہاں متقدمین کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه[۲۳] کے متعلق صوفیہ کے مختلف فرامین ہیں۔ شیخِ جیلان جوانی میں شیخ حماد وباس کی صحبت میں رہا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ دونوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے) لہٰذا مؤرخینِ تصوف نے انہیں حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں شامل کیا ہے۔ اُنہوں نے بحالتِ صحو فرمایا تھا کہ

> ''اِس عجمی (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک قدم ایسا ہے کہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا اور وہ یہ بات کہنے پر مامور ہوگا (یعنی انہیں حکم دیا جائے گا کہ یوں کہیں قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه)۔ وہ جس وقت یہ بات کہے گا تو تمام اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔''[۲۴]

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:۔

> ''یہ کلمہ عُجب (تکبر) پر مبنی ہے۔ ایسے کلمات ابتدائے احوال میں غلبۂ سُکر کے باعث مشائخ سے ادا ہو جاتے ہیں۔''[۲۵]

ایک بزرگ کے خیال میں شیخِ جیلان رحمۃ اللہ علیہ یہ کچھ کہنے پر مامور تھے جبکہ دوسرے چوٹی کے بزرگ کے نزدیک، جن کے نام پر طریقت کا باقاعدہ ایک سلسلہ جاری ہوا، یہ حالتِ سُکر کے کلمات میں

سے ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ سُکر کے ادا شدہ کلمات مریدوں کے لیے سند کا درجہ نہیں رکھتے۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہر دو عبارات کو نقل کرنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں۔

> ''اِس کلام میں شیخ (عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ہر لحاظ سے سچے ہیں خواہ یہ کلام اُن سے سُکر کے باعث ادا ہوا ہو یا اِس کلام کے اظہار پر مامور ہوئے ہوں۔''[۲۶]

عجیب و غریب بات یہ ہے کہ ان ناقدین کی نظر میں معتوب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کیونکہ وہ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو صرف اُس وقت کے اولیاء اللہ تک محدود سمجھنے کے قصوروار ہیں حالانکہ اس قصور میں شیخ حماد دباس بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات بھی سمجھ سے بالا ہے کہ شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے درگزر کرنے میں کیا حکمت مضمر ہے جنہوں نے آپ کے اِس کلام کو نہ صرف کلمۂ عُجب کہہ ڈالا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اِسے صحوی کلام ماننے سے ہی انکاری ہیں؟

تصوف و طریقت کو ماورائے شریعت کوئی شے ثابت کرنے کے لیے جہاں غیروں نے تمام توانائیاں صرف کیں وہاں نام نہاد صوفیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جبکہ طریقت کی میراث جو خلافت سے منسلک تھی اور ہے، ملوکیت میں بدل دی گئی جس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ خرقہ ہائے سالوس کے پردے میں مہاجن، کعبے کے برہمن بنے بتوں کی طرح بکنے کے حریص نظر آتے ہیں۔ خلافت کی بجائے گدی نشینی کی روایت نے عقابوں کے لاتعداد نشیمنوں کو زاغوں کی آماجگاہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا[۲۷] جبکہ حقیقتاً تصوف اِس دعا کے حصول کی عملی کوشش ہے

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ ط اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ
بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ ط اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَآءِ كَمَا هِيَ[۲۸]

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! ہم پر حق کو عیاں کردے اور اس کی اتباع عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر باطل کو آشکار کردے اور اس سے اجتناب عطا فرما۔ اے ہمارے پالن ہار! ہم پر چیزوں کے حقائق کو ایسے ظاہر کردے، جیسی کہ وہ ہیں۔

علمِ تصوف دراصل اشیاء کے حقائق جاننے کا علم ہے۔ اس دنیا میں خوبصورت ترین اشیاء جن کے حقائق جاننے کی خواہش کسی مسلمان کو ہوسکتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کی ایسی مصنوعات ہیں جو ہمیں اس کی

معرفت عطا کرتی ہیں بمثل نماز، روزہ، حج، کعبہ وغیرہ، ایسے ہی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوتوں کے امتیازات کی حقیقتیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ اس کی حقیقت کیسے جان سکتا ہے؟ جن انسان کے دل میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت جاگزیں نہیں ہوئی وہ کیسے ان حقائق سے آگاہی کی توقع رکھ سکتا ہے؟ ان دونوں میں سے تو ایک بھی خواہش ایسی نہیں جو شریعتِ محمدیہ ﷺ سے متصادم ہو۔ اگر حقیقتِ صلوٰۃ جانے بنا نماز ادا کر لی جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ لاہور سے راولپنڈی سو کر سفر کرنے والا اور راستے میں آنے والے تمام مناظرِ قدرت اور حسین مقامات کا بغور جائزہ لے کر ان کے ذریعہ صانع کو جاننے پہچاننے کی کوشش کرنے والا، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ دونوں مسافروں کے راولپنڈی پہنچنے میں کوئی شبہ نہیں لیکن کیا کوئی ذی عقل ایسا ہے جو دونوں مسافروں کے سفر میں فرق کا ادراک نہ کر سکتا ہو؟

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو (حقائقِ اشیاء سے) بہرہ مند ہیں، اُن لوگوں کی مانند ہو سکتے ہیں جو حقائقِ اشیاء کا علم نہیں رکھتے؟ (القرآن، سورۃ الزمر، آیت نمبر ۹)

شاعری بغیر معنی جانے پڑھنے اور اُسی شعر کو معنی، تلمیحات، تشبیہات و استعارات کو جان کر مطالعہ کے امتیازات کو نہ سمجھنا کمال تجاہلِ عارفانہ ہے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے ان تصورات کی پوری شدت سے نفی کی ہے کہ تصوف کے لیے ایسے اعمال و افعال ضروری ہیں جن کا شریعتِ محمدی ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کی تعلیمات کا نچوڑ ہی یہی ہے کہ شریعت کو اپنا کر شرعی اعمال و افعال کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔ اس راہ میں چلتے ہوئے اگر حقائق وا ہوں تو ان کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

> ''آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاوّلین والآخرین ﷺ کی متابعت سے وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالےٰ کی محبوبیت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے اور آپ ہی کی متابعت سے تجلیِ ذات سے مشرف ہوتے ہیں۔''[۲۹]

> ''شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء متحقق نہ ہوں، شریعت متحقق نہیں ہوتی ......شریعت دنیا اور

آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی ایسا دقیقہ باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لیے شریعت کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرنے کی حاجت رہتی ہو۔ طریقت اور حقیقت، جن سے صوفیہ ممتاز ہیں، تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔ پس ان دونوں کی تکمیل سے صرف اور صرف شریعت کی تکمیل مقصود ہے۔''[۳۰]

علامہ اقبال مرحوم، مولنا روم کو اپنا پیرومرشد قرار دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:۔

پیرِ رومی پیرِ ما روشن ضمیر
کاروانِ عشق و مستی را امیر

ترجمہ: بابائے روم، میرا روشن ضمیر پیر ہے کیونکہ وہ عشق و مستی کے قافلہ کا سالار ہے۔

علامہ مرحوم کا یہ پیرِ روشن ضمیر اخلاص کے متعلق مندرجہ ذیل رائے رکھتا ہے۔

آں بنائے انبیاء بے حرص بود
زاں چناں پیوستہ رونق ہا فزود

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر ہونے والی عمارات کی رونق آج بھی بحال ہے کیونکہ اُن کی نیتِ تعمیر میں لالچ اور ہوس کی آمیزش نہ تھی

اے بسا مسجد برآوردہ کرام
لیک نبود مسجد اقصاش نام

ترجمہ: امراء و شرفاء نے بے بہا مساجد تعمیر کرائیں لیکن ان میں سے کسی کا نام مسجد اقصیٰ نہ پڑ سکا۔

کعبہ را کش ہر دمے عزّے فزود
آن ز اِخلاصاتِ ابراہیم بود

ترجمہ: کعبہ (ایسی عمارت ہے کہ) جس کی توقیر میں (ہر آن) اضافہ ہوتا ہے۔ اس (شرف و) عزت میں زیادتی کی وجہ (صرف) ابراہیم کا اخلاص ہے۔

فضلِ آں مسجد ز خاک و سنگ نیست
لیک در بناش حرص و جنگ نیست

ترجمہ: اس مسجد کی فضیلت (اعلیٰ و معیاری سیمنٹ،) مٹی اور (قیمتی، ٹھنڈے مرمر کی) سِلوں کی مرہونِ منت نہیں، بلکہ اس کی وجہ معمار کے سینہ میں حرص و ہوا اور انتقام کی آگ کا نہ ہونا ہے۔

یہی وہ امتیازات ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو عنایت فرمائے اور اس کا شہرہ چار دانگِ عالم میں مجدد الفِ ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے یکتا نام سے ہوا۔ تمام سلاسل آپ کی تعلیمات سے جگمگا رہے ہیں البتہ وہ خود نقشبندیہ طریق سے از حد متاثر تھے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جس ادا سے اس غیر مرئی جہان سے روشناس کرایا اس کے آگے عصرِ رواں کے تمام حسن ماند پڑ گئے ہوں۔

دنیائے اسلام کا یہ تابندہ ستارہ جو ۹۷۱ھ میں شیخ عبدالاحد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں طلوع ہوا اور آسمانِ تصوف پر ۲۷ برس ضوافشانی سے شبِ اماوس کو شمسِ بے بادل بنائے رکھا، ہزاروں لاکھوں ستارے جس کی ضیاء سے آج بھی دنیا کے ہر ملک اور علاقے میں جگمگا رہے ہیں اور لوگوں کو ہدایت کی خیرات بانٹتے پھرتے ہیں، ۲۸/ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو عالمِ فانی سے رخصت ہوتے ہوتے سرہند کی خاک کو مطلعِ انوار بنا گیا۔ اس صاحبِ اسرار کے جسم کے لمس نے اس کی لحد کی خاک کے ذروں کو رشکِ صد اختر بنا دیا۔ اس کے نفسِ گرم کی گرمیِ احرار نے جہانگیر کے سامنے گردن خم نہ کرنے دی۔ ہند میں سرمایۂ ملت کے اس نگہبان کی آخری آرامگاہ آج بھی ہندوستانی پنجاب میں سرہند کے شہر میں مرجعِ خلائق ہے۔ علامہ اقبال نے سرہند شریف میں دورانِ حاضری اُس مزار پر ہمہ وقت ہونے والی انوار کی بارش کا مشاہدہ کیا تو اس کی منظر کشی کچھ یوں کی:۔

حاضر ہوا میں شیخِ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

حوالہ جات

۱......قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (ترجمہ: موسٰی (علیہ السلام) نے اُس بندے (خضر علیہ السلام) سے کہا" کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی وہ علمِ رُشد سکھا دیں جو آپ کو عطا کیا گیا ہے (سورہ الکھف، آیت نمبر ٦٦)

۲......المنقذ من الضلال از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عبد الرسول ارشد

۳......ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، نگہداشت، یادداشت (تفصیل کے لیے "خیر الخیر" از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے جو خانقاہِ محبوبیہ سیدا شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین سے مل سکتی ہے۔)

۴......وقوفِ زمانی، وقوفِ عددی، وقوفِ قلبی (تفصیل کے لیے "خیر الخیر" از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے۔)

۵......یہ عالمِ امر کے لطائف کا بیان ہے، عالمِ خلق کے لطائف کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۲۶۰ دفترِ اوّل اور "خیر الخیر" از خواجہ محبوب عالم۔

۶......سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن۔ ایک اور مقام پر یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہ کی جگہ یَنْظُرُ بِنُوْرِ الْقَلْب [یعنی دل کے نور سے دیکھتا ہے] استعمال ہوا ہے جیسا کہ "ذکرِ خیر" میں خواجہ محبوب عالم نے نقل کیا ہے۔

۷......ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم

۸......حدائقِ بخشش از مولنا احمد رضا خان بریلوی

۹......قصیدہ بہاریہ از محمد قاسم نانوتوی بحوالہ فضائلِ درود شریف از محمد زکریا

۱۰......مکتوب نمبر ۲ دفتر اوّل

ولے چوں شہ مرا برداشت از خاک
سزد گر بگورانم سر ز افلاک

ترجمہ: جب شاہ نے مجھے خاک سے اٹھا لیا ہے تو میرا حق
بنتا ہے کہ اپنے سر کو افلاک تک لے جاؤں۔

۱۱......مکتوب نمبر ۱۱۴ دفتر اوّل (بزرگی، سنّت کی تابعداری سے وابستہ اور شریعت کی زیادہ سے زیادہ بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً سنّت کی نیّت کے بنا قیلولہ کرنے سے سنّت کی پیروی میں دو پہر کو تھوڑی دیر سو رہنا کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔)

۱۲......ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ

۱۳......مکتوب نمبر ۱۱۱، دفتر اوّل

۱۴......مکتوب نمبر ۲۵د،فتر اوّل

۱۵......ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی (سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۰)

۱۶......مکتوب نمبر ۱۵۲ دفتر اوّل حصہ سوم۔

۱۷......انقلاب الحقیقت از حضرت محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸......تاریخِ دعوت و عزیمت جلد ۴، از سید ابوالحسن علی ندوی

۱۹......حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مجددیت و قیومیت از پروفیسر محمد حسین آسی۔ مصنف نے یہ واقعہ خواجہ بدرالدین سرہندی کی کتاب ''مجمع الاولیاء'' کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ''مجمع الاولیاء'' حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (۱۰۳۴ھ) کے نو برس بعد ۱۰۴۳ھ میں لکھی گئی۔

۲۰......اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱

۲۱......مکتوب نمبر ۱، دفتر اوّل

۲۲......مکتوب نمبر ۸، دفتر اوّل

۲۳......ترجمہ: میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

۲۴......نفحات الانس از مولنا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی

۲۵......عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی، تیسواں باب

۲۶......مکتوب نمبر ۲۹۳، دفتر اوّل

۲۷......علامہ اقبال مرحوم کی نظم "باغی مرید" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۲۸......سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب (ترجمہ از ایف۔ ڈی۔ گوہر) کے باب "احکامِ سماع" میں اسے حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

۲۹......مکتوب نمبر ۲۴۹، دفتر اوّل

۳۰......مکتوب نمبر ۳۶، دفتر اوّل

(نوٹ: مکتوباتِ امام ربانی کے ترجمہ از مولنا قاضی عالم دین نقشبندی سے استفادہ کیا گیا)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان وادب میں حضراتِ نقشبندیہ کی خدمات

بابا نعمت اللہ نخشچیوانی اور شرح گلشن راز

پروفیسر نجدت طوسون
(استانبول، ترکی)

☆☆

نوٹ: پروفیسر نجدت طوسون (شعبہء الٰہیات، مرمرا یونیورسٹی استانبول، ترکی) نے اپنے تحقیقی مقالے (انگریزی) کا خلاصہ ۲۷ر دسمبر ۲۰۰۷ء کو بذریعہ ای۔ میل ارسال فرمایا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ہم اس کو من وعن شامل کر رہے ہیں۔

(مرتبین)

THE CONTRIBUTION OF THE OTTOMAN NAQSHBANDIS TO THE PERSIAN LANGUAGE AND LITERATURE. THE CASE OF BABA NI'MATULAH NAKHJIVANI AND HIS SHARH-I GULSHAN-I RAZ

Assoc.Prof. Necdet TOSUN
Marmara University-Faculty of Theology (Ilahiyat)
Istanbul

ABSTRACT

In Ottoman period many Sufis, especially Naqshbandis and Mawlavis have authored books in Persian. In this essay, these works were divided into four groups as "Persian Dictionaries, Persian Grammar Books, Original Written Persian Books and Persian Commentaries" and some examples were given. In addition, further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz* was given. Persian works written by Ottoman Sufis are mostly on Sufism. These Sufis, by writing Persian works, made both important contribution to Persian literature and constructed a bridge between Turkish and Persian cultures.

Key Words: Ottoman, Sufis, Persian, literature, culture, Baba Ni'matullah Nakhjivânî, Sharh-i Gulshan-i Râz.

Introduction:

During the Ottoman period many Sufis wrote some of their books in Persian in addition to the many commentaries on Persian works. In that way, they both made contribution to Persian literature and helped the dissemination of the learning of Persian in Ottoman lands, and established a bridge between the Ottoman and Persian cultures. They acted as the ambassadors of culture between the two nations. Among Sufis, Naqshbandis and Mawlawis had a particular interest in Persian language.

Mawlawis understandably learnt Persian in order to understand Rûmî's great work *Mathnawî* as well as his other works. Similarly Naqshbandis learnt Persian in order to appreciate the great works of Attâr, Rûmi, Jâmi and the great Naqshbandi works of Central Asia and India such as *Fasl al-khitâb*, *Rashahât-i 'ayn al-hayât* and *Maktûbât-i Imâm-i Rabbânî*. Most of the Persian works were written by the Sufis who emigrated from India and Central Asia, since they spoke Persian as their native language. In this essay, I will only examine those works which are written by the Naqshbandis. In addition, I will give further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz*.

1. Persian Works of Some Ottoman Sufis:

The works of the Sufis in Ottoman Period can be divided as "original written books" and "commentaries on the Persian works". We also have "dictionaries" from Persian to Turkish and "Persian grammar books" written by Sufis, hence we have four kinds of works. We will not include the translation made into Turkish from Persian as well as the Turkish commentaries on Persian works due to their large quantity.

1.1. **Dictionaries**: We can give two examples of dictionaries from Persian to Turkish by Ottoman Naqshbandi Sufis.

1.1.1. *Lughat-i Fârsî* or *Lughat-i Ni'matullah*, by Shaykh Ni'matullah b. Ahmad of Sofia (d. 969/1562)[1]. He was born in Sofia and moved Istanbul. He became a Naqshbandi disciple in Istanbul. His sufi chain is as follows: Bahâuddin Nakshband, Alâuddin Attâr, Ya'qûb Charkhi, Ubaydullah Ahrâr, Abdullah Ilâhi Simâvî, Amir Ahmad Bukhârî, Mahmûd Chalabi, Abdullatîf Efendi and Shaykh Ni'matullah of Sofia.

Lughat-i Fârsî is divided into three chapters: verbs, particles, and nouns. The author benefited from the earlier works and also added his personal insight to the dictionary. Unfortunately the work is unpublished and it has many copies in Istanbul libraries[2].

1.1.2. *Navâdir al-amthâl*, by Mirak Muhammad Naqshbandi Tâshkendi (d. after 1022/1613). This is a dictionary of idioms from Persian to Turkish[3]. Although we do not have much information about the author, it is known that he was born in Tashkent and immigrated to the Ottoman lands in the beginning of 17th century. He wrote *Navâdir al-amthâl* in order to explain the Persian idioms in the year 1020 A.H. (1611 A.D.).

1.2. **Persian Grammar Books**: The following two works are good examples of grammar books written by the Ottoman Sufis.

1.2.1. *Qavâ'id-i Fârsiyye*, by Muhammad Murâd b. Abdulhalim Naqshbandi (d. 1264/1848). The author is from the Mujaddidiyya branch of Naqshbandiyya order and he acted as the shaykh of the Murâd Mollâ Sufi lodge in Istanbul's Fatih-Çarşamba district[4]. This work was quite popular and it was printed 32 times between 1835 and 1911[5].

1.2.2. *Qavâ'id-i Fârsî*, by Ali Bahjat Qonavî (d. 1238/1822). He was born in 1140 (1727) in Konya and died in 1238 (1822) in Istanbul. He had affiliation with both Mawlavi and Naqshbandi Mujaddidi orders. He acted as the master of Selimiye Tekkesi (sufi lodge) in Uskudar, Istanbul[6]. His work *Qavâid-i Fârsî* has not been published yet[7].

---

[1] For his life see. Ismail Baghdâdî, ***Hadiyyat al-Ârifîn***, Istanbul 1951-1955, vol. II, p. 497; E. Bertels, "Ni'mat Allah b. Ahmad", ***The Encyclopaedia of Islam***, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[2] *Lughat-i Fârsî*'s manuscripts can be found in: (Istanbul) Sulaymaniya Library, Haji Mahmud, no. 5484 (194 folios); Beyazit Devlet Library, Veliyyuddin, no. 3814 (242 folios); Millet Library, Ali Emiri Lugat, no. 105 (289 folios); Marmara University Ilahiyat Faculty Library, Öğüt, no. 1188, (197 folios); same library, Genel, no. 24 (249 folios).

[3] Tâshkendi, ***Navâdir al-amthâl***, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[4] See for his life: Bursalı Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, Istanbul 1333/1915, vol. I, p. 133; Huseyn Vassâf, ***Safina-i Avliyâ***, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306, vol. II, p. 236-237; Hür Mahmut Yücer, ***Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)***, Istanbul 2003, p. 279-282.

[5] ***Qavâid-i Fârsiyye***'s printed form can be found in Suleymaniye Library, İbrahim Efendi, no. 597.

[6] For his life and works see: Huseyin Vassâf, ***Safina-i Avliyâ***, vol. II, p. 100-108; Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, vol. I, p. 47; Nihat Azamat, "Ali Behçet Efendi", ***Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1989, vol. II, p. 382. Naqshbandi silsila of Ali Bahjat Efendi: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandi, Arabzâda Ilmî Mehmed Efendi, Najjârzâda Mustafa Rizâ, Mehmed Âgâh, Muhammad Amîn Karkukî, Ali Bahjat Qonevî.

[7] Qonavî, ***Qavâid-i Fârsî***, Suleymaniye Library, Tâhir Ağa Tekkesi, no. 710, (61 ff.)

1.3. **Perian Works Authored by the Ottoman Sufis**: The following works are good examples to the original works authored by the Ottoman Sufis.

1.3.1. *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). Abdullah Ilâhî was born in Simav town of Kütayha, he studied in Istanbul and later moved Samarqand. Over there he became the disciple of Ubaydullah Ahrar. Having attained his spiritual perfection and permission to teach the path after his training in Buhara and Samarqand he returned to his original hometown Simav. After some time he moved Istanbul to continue to give guidance in Sufi matters but later he moved Greece and settled in Yiannitsa, where he died in 896 A.H. He wrote his works both in Turkish and Persian[8]. In *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, one of his Persian books, he deals with the subject of following the permitted (rukhsah) or decisive ('azimah), malâmat, tawhid (unity), khavâtir and murâqaba (contemplation). The work has been not published[9].

1.3.2. *Dîvâncha*, by Amîr Ahmad Bukhârî (d. 922/1516). Ahmad Bukhârî is the disciple of Abdullah Ilahi who is just mentioned above. He also became his spiritual successor later. He emigrated from Mâvarâunnahr (Transoxiana) to Anatolia (Turkey) and established his Sufi lodge in the Fatih district of Istanbul under his own name as Amir Bukhârî Tekkesi. His Persian poetry book named as *Dîvâncha* is yet unpublished. It contains 2 qasidahs, 54 ghazals, 1 rubâ'î, 1 verse (bayt) and a Turkish ghazal[10].

1.3.3. *Hujjat al-abrâr*, by Ahmad b. Mahmûd Hazînî (d. after 1002/1593). The author has both Naqshbandi and Yasawi affiliation. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubaydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Islâm Jûybârî, Khâja Sa'd, Mollâ Amîn, Ahmad b. Mahmûd Hazînî[11]. Hazînî who has moved from Central Asia to Ottoman lands wrote works both in Persian and Turkish. His work which is written in Istanbul in the year 996 (1588) named as *Hujjat al-abrâr* deals with the Naqshbandi and Yasawi manners of conduct in the Sufi path. A copy of the book can be found in Paris National Library[12].

1.3.4. *Mukhtasar al-valâya*, by Abû Abdullah Muhammad Samarqandi (d. 1116/1704). The author has his silsilah from the Mujaddidi branch of Naqshbandi order. His silsilah is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandî. He immigrated to the Ottoman lands from Central Asia and settled in Uskudar in Istanbul, where he continued his spiritual services until his death[13]. His work *Mukhtasar al-valâya* contains the subjects of tavajjuh (concentration), murâqaba (contemplation), râbita (spiritual bond between the shaykh and disciple), vahdat-i vujûd (unity of being) and sayr u sulûk (spiritual travel). The work is still unpublished[14]. However, its Ottoman translation was published in the Ottoman period.[15].

---

[8] For his life and works, cf. Lâmi'î Chalabi, *Nafahât al-uns Tercumesi*, Istanbul 1289/1872, p. 461-464; Majdi Mehmed, *Hadâiq al-Shaqâik*, Istanbul 1269/1853, p. 262-263; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Muellifleri*, vol. I, p. 91; Baghdâdî, *Hadiyyat al-ârifîn*, vol. I, p. 470; Necdet Tosun, *Bahâeddin Nakşbend. Hayatı, Görüşleri, Tarikatı*, Istanbul 2002, p. 270-274.

[9] Simâvî, *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[10] Bukhârî, *Dîvâncha*, Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 586, ff. 7b-22a.

[11] Hazînî, *Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425, ff. 28b-29a.

[12] Hazînî, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b; Francis Richard, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989, vol. I, p. 274.

[13] Arabzâda Ilmî Mehmed Efendi, *Mîzân al-tarîk*, as manuscript in my personal library, f. 2b; Huseyin Vassâf, *Safina-i Avliyâ*, vol. II, p. 48.

1.3.5. *Risâla-i Haqqiyya*, by Abdullah Nidâî Kâshgharî (d. 1174/1760). The author was born in Eastern Turkistan, he has taken his Naqshbandi training from Mavlânâ Azhar Kâshgharî, and his Qalandari training from Mollâ Amân Balkhî. When he moved Istanbul, he first served in Qalandarkhâna Tekkesi then in Murtazâ Efendi Tekkesi and he also died here. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubeydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî Samarqandî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Amîn Dahbidî, Khâja Hâshim Dahbidî, Khâja Yûsuf, Hidâyatullah Âfâq Khâja, Mavlânâ Azhar Kâshgharî, Abdullah Nidâî Kâshgharî[16]. His work contains moral and sufi manners. *Risâla-i Haqqiyya* was published by Dr. Güller Nuhoğlu including the Persian text as well as the Turkish translation[17].

1.3.6. *Tûfân-ı Ma'rifat*, by Khoja Nash'at Efendi (d. 1222/1807). His full name is Suleyman Nash'at and he was born in Edirne but spent his youth in Istanbul. He had both Mawlavi and Naqshbandi training. His Naqshbandi master is Shaykh Muhammad Amin Karkuki. He taught Persian in Istanbul and gave lessons on *Mathnawi* of Rûmi. He wrote *Tûfân-i Ma'rifat* and argued that it is superior and better than Mîrzâ Bîdil's (d. 1720) *Tûr-i Ma'rifat*. The work is written both in poetry and prose and contains the subjects of morality, divine love and unity of being (vahdat-i vujûd). *Tûfân-i Ma'rifat* was not published yet. There are almost ten copies of the work in Istanbul libraries.[18].

1.3.7. *Kunûz al-ârifîn*, by Abdulqâdir Balkhî (d. 1923). The author was born in 1255 A.H. (1839) in Qundûz near Balkh. He traveled to Anatolia with his father Shaykh Sulayman, and stayed in Konya for a while, then settled in Istanbul. He became shaykh of Murâd Bukhârî Tekkesi (lodge) in Eyup after the death of his father. He had ijaza (permission) from Mujaddidiyya branch of Nakshbandiyya and Malâmiyye orders. His pedigree of masters from Naqshbandiyya is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Sayfuddin Sirhindî, Nûr Muhammad Badâûnî, Mazhar Jân-i Jânân, Abdullah Dihlavî, Mavlavi Sâhib, Sayyid Muhammad Mîrzâ, Sayyid Sulayman Balkhî, Abdulqâdir Balkhî[19]. He has ten books all of whom are written in verse (rhyme). His work *Kunûz al-ârifîn* written in 1905 contains 5453 verses, and explains the sufi states (hâl) and stages (maqâm). I have a manuscript of this work in my private library.

1.4. **Persian Commentaries**: The following works can be cited as examples of Persian commentaries on Persian works.

---

[14] Samarqandî, ***Mukhtasar al-valâya***, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 1702; Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 962, ff. 11b-92a; Istanbul University Library, FY, no. 69 (54 folios).

[15] Samarqandî, ***Tarjuma-i Mukhtasar al-valâya*** (tr. Najjârzâda Mustafa Rizâ), Istanbul 1273.

[16] See for his life: Hamid Algar, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", ***Naqshbandis in Western and Central Asia*** (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[17] Güller Nuhoğlu, ***Abdullah Nidâî-yi Kâşgarî ve Hakkıyye Risâlesi***, Istanbul, Simurg Yayınları 2004.

[18] For the author see: Khoja Nash'at, ***Divân*** (compiled by Pertev Efendi), Istanbul University Library, TY, no. 42, ff. 1b-6a; Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, vol. II, p. 461; Ali Güzelyüz, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", ***İlmî Araştırmalar***, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175. *Tûfân-ı Ma'rifet*'s manuscripts can be found in: Suleymaniye Library, Haji Mahmud, no. 3654; Süleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 2836/1; Istanbul Univertity Library, FY, no. 844.

[19] For his life and works see: Husayn Vassâf, ***Safîna-i Avliyâ***, vol. II, pp. 226-230; Nihat Azamat, "Abdülkâdir Belhî", ***TDV İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

1.4.1. *Manâzil al-qulûb*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). This work, written in 889/1284, is the commentary of Rûzbihân Baqlî Shîrâzî's (d. 606/1209) *Risâla al-Quds*. It has been published by M. Taqî Dânishpijûh, inside the book entitled *Rûzbihânnâma* (Shiraz 1347/1968, pp. 387-421).

1.4.2. *Shaqâiq al-haqâiq*, by Ahmet Ilâhi (d. 9th/15th century). It is said that he comes from Bukhara originally and descends from Sadruddin Qonavi's progeny. He traveled to many countries and studied under several shaykhs, affiliated to Khalvatiyye, Malâmatiyya, Kubraviyya, and Naqshbandiyya orders, then he came to Anatolia during the reign of Fâtih Sultân Mehmed and began preaching in Edremit. He also preached in Ayasofya Mosque in Istanbul for a while and on the order of Fâtih he commented on Sadruddin Qonavi's *Miftâh al-Ghayb*. Later he settled in Bursa and continued preaching sufism in a lodge entitled Yoğurlu Baba Tekkesi. It is said that he died during the reign of Fâtih and was buried in the graveyard of his lodge at Bursa. The exact date of his death is unknown. His *Shaqâiq al-Haqâiq* is a Persian commentary on Mahmûd Shabustari's mystical work named *Gulshan-i Râz*. It is in manuscript and not printed yet[20].

1.4.3. *Sharh-i Mathnawi*, by Muslihuddin Mustafa Surûri of Gelibolu (d. 969/1562)[21]. He was the murid (deciple) of Naqshbandi shaykh Mahmûd Chalabi who was the khalifa (successor) of Amîr Ahmad Bukharî. He began writing this six volume Persian commentary on *Mathnawi* of Rûmî in 957 A.H. and completed it seven years later in 964. It is a complete commentary of *Mathnawi*. It is in manuscript form and not printed yet[22].

Sharh-i Gulshan-i Râz, by Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) can be counted among the most important samples of "Persian Commentaries" by Ottoman Sufis.

2. Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) and *Sharh-i Gulshan-i Râz*

2.1. Life and Works of Nakhjivânî:

Baba Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî who was born in Nakhjivân. He studied in Tabriz and got sufi education. He was a member of Naqshbandiyya order. A later anonymous *Silsila* (sufi chain) mentions him among the murids of Ubeydullah Ahrar; but this record is unreliable for the reason that it is not supported by other sources[23]. At that time there were two Naqshbandi saykhs in Tabriz, namely Sun'ullah Kûzakunânî and his khalifa Darvish Akhî Khusravshâhî; and it is probable that Nakhjivânî got his sufi education from this line. As a matter of fact, a newly discovered handwritten *Silsilanâma*, mentions a person named Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî among the murids of Khusravshâhî; and most likely that he is Ni'matullah Nakhjivânî. According to this source his pedigree of masters goes back to Bahâuddin Naqshband as: Bahâuddin Naqshband, Alâuddin Attâr, Nizâmuddin Khâmûsh,

---

[20] Istanbul, Topkapi Sarayi Muzesi Library, Revan Köşkü, no. 474, (180 folios).

[21] Baghdâdî, *Hadiyyat al-Ârifîn*, vol. II, p. 434; Mehmed Tâhir, *Osmanli Muellifleri*, vol. II, pp. 225-226; Sa'id Nafîsî, *Târîkh-i Nazm u Nathr dar Îrân va dar Zabân-i Fârsi*, Tehran 1363./1984, vol. I, pp. 392-393; Edith G. Ambros, "Surûrî", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

[22] Some manuscripts of *Sharh-i Mathnawi*: Istanbul, Beyazit Devlet Library, Beyazit, no. 3579 and no. 3769; Suleymaniye Library, Nafiz Pasha, no. 557-561 (volumes: 1-2-3-5-6); Suleymaniye Library, Serez, no. 1462 (only volume: 4).

[23] Anonimous, *Silsila al-turuq fî al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680, f. 60b.

Sa'duddin Kâshghari. Alâuddin Âbîzi. Sun'ullah Kûzakunâni. Darvish Akhî Khusravshâhi. Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî[24].

We know that Nakhjivânî visited Khalvati Shaykh Dede Omar Rûshanî at his death bed in Tabriz in 892 (1487).[25] In Ramadân 902 (1497). Nakhjivâni completed his commentary on the Qur'an. which he had begun writing in Tabriz. In Sha'bân 904 (1499) he left Tabriz and immigrated to Anatolia. and he settled down in 905 (1499-1500) in Akshehir, a city near Konya. For a long time he was engaged in activities of teaching and guidence. He died in 920 (1514)[26]. He is known as Ulwân Akshehri[27]. His tomb is at the Köyceghiz district of Akshehir city in Konya region. Although there is no information in sources whether he guided murids. he must have educated some murids given the fact that he established a zâwiya (lodge of dervishes). According to the foundation contract (vaqfiya). "Awqâf-i Zâwiya-i Baba Ni'matullah Nakhjivânî" which was written in 992 (1584) during the reign of Sultan Murâd III., Nakhjivâni's son Mavlânâ Hâji 'Ali Chalabi is authorized to appoint the trustees (mutavallî) and the shaykh of the zâwiya. and the restoration and renovation of the zâwiya shall be carried out on his order and approval. Today there is no trace of this zâwiya[28].

Some of the works of Nakhjivânî are: 1- *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyya*: It is a commentary (tafsir) on the Qur'an in Arabic. and supposedly he wrote this commentary without consulting any other previously written commentary on the Qur'an[29]. It has been published in two volumes (Istanbul. 1325/1907). 2- ***Sharh-i Gulshan-i Râz***: It is an exposition (sharh) in Persian on Shabustari's *Gulshan-i Râz*. 3- ***Risâla***: Although its name is not registered, it is an Arabic work treating the topic of being (vujûd) from the perspective of the theory of unity of being (vahdat-i vujûd). Mehmed Tâhir of Bursa calls it ***Risâla al-wujûd***[30]. Apart from these, Nakhjiwânî is also credited with the authorship of ***Hidâyat al-ikhwân***, ***Hâshiya alâ Fusûs al-hikam*** and ***Hâshiya alâ Tafsîr al-Baydâwî***[31]. Because of carelessness. most of the works registered under the name Baba Ni'matullah Nakhjivânî in library catalogues of Turkey belong. in fact, to the Shâh Ni'matullah Walî Kirmânî (d. 834/1431), founder of the Ni'matullâhiyya order. The following may be concise information about the *Sharh-i Gulshan-i Râz*:

2.2. ***Sharh-i Gulshan-i Râz***:

---

[24] Shaykhim b. Mavlânâ Baba-i Shirvânî, ***Silsilanâme***, manuscript in my private collection, ff. 24a-24b.

[25] Majdî Mehmed. ***op. cit.***, s. 282.

[26] Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî, ***al-Fawâtih al-ilâhiyye wa al-mafâtih al-ghaybiyye***. Istanbul 1325/1907. quoting from the addition by the publisher at the end of the second volume with the title "tarjuma-i hâl-i mufessir" (unnumbered 2 pages). Some sources registers the date of his death as 902 A.H. See, Muhammad Ali Tarbiyat, ***Dânishmandân-i Âzarbâyjân***, Tehran 1314/1935, p. 61; Mehmed Tâhir, ***op. cit.***,vol. I, p. 40.

[27] Nafîsî, ***op. cit.***, vol. I, p. 282.

[28] Ibrahim Hakki Konyalı, ***Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir***. Konya 1945, p. 476.

[29] Majdî, ***op. cit.***, p. 360; Khoja Sa'duddin, ***Tâj al-tavârikh***, Istanbul 1279-1280, vol. II, p. 593-4.

[30] Nuruosmaniye Library, no. 2386, f. 1a-78a. Mehmed Tâhir, ***op. cit.***, vol. I, p. 41.

[31] Majdî, ***op. cit.***, p. 360; Baghdâdî, ***Hadiyyat al-ârifîn***, vol. II, p. 497; Mehmed Tâhir, ***op. cit.***, vol. I, p. 41; Nafîsî, ***op. cit.***, vol. I, p. 282.

This work's manuscript copies are evailable in Istanbul[32], Tehran[33] and Berlin[34]. This work was completed in Jumâd al-Ukhrâ 906 (1500). Since Nakhjiwânî was settled down in Akshehir in 905, he must have composed this work therein. Except for a few quotations from Farîduddin Attâr, he hardly mentions any work or person. He examines the issue of being (vujûd) in this work. The following are quotations from the work to give an idea about his study: "According to the people of love. God has a specific manifestation (zuhûr) at every level of being"[35]. "After the spirit woke up of its sleep of carelessness and forgetfulness, following its natural (fitrî) inclination. it began thinking about its true fatherland and its true origin"[36]. "It is the level of absolute unity (Ahadiyyat), which is also called 'Amâ-yi Mahd and Sawâd-i A'zam, where all divine names and attributes are folded up and disappeared, becomes manifest in the letter "mîm" of the word "Ahmad," which completes the circle of being"[37].

Conclusion:

To sum up, Sufis of Anatolia, who wrote their works in Persian. have made important contribution to Persian language and literature. They constructed a bridge between Turkish and Persian cultures. It is the Sufi literature where these two cultures mostly came together. Today Sufism still has the function of bringing these two neighbour cultures closer, as it had in the past.

BIBLIOGRAPHY

[1] Algar, Hamid, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", ***Naqshbandis in Western and Central Asia*** (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[2] Ambros, Edith G., "Surûrî", ***The Encyclopaedia of Islam*** (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

[3] Anonimous, ***Silsila al-turuq fî al-tasavvuf***, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680.

[4] Arabzâda, Ilmî Mehmed Efendi, ***Mîzân al-tarîk***, manuscript in my personal collection (unnumbered).

[5] Azamat, Nihat, "Abdülkâdir Belhî", ***TDV İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

[6] Azamat, Nihat, "Ali Behçet Efendi", ***Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1989, vol. II, p. 382.

[7] Baghdâdî, Ismail, ***Hadiyyat al-ârifîn***, Istanbul 1951-1955.

[8] Bertels, E., "Ni'mat Allah b. Ahmad", ***The Encyclopaedia of Islam***, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[9] Bukhârî, Amîr Ahmad, ***Dîvâncha***, Millet Library, Ali Emiri Fârsi, no. 586, ff. 7b-22a.

[10] Chalabi, Lâmi'î, ***Nafahât al-uns Tercumesi***, Istanbul 1289/1872.

[11] Eilers, Wilhelm - Wilbelm Heinz, ***Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften***, Wiesbaden 1968.

---

[32] Suleymaniye Library, Lala Ismail, no. 168, ff. 2a-246b; Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[33] Tehran University Central Library, no. 4077. bk. Ahmad Munzavî, ***Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khattî-yi Fârsî***, Tehran 1349/1970, vol. II, p. 1250-1251.

[34] Staatsbibliothek Preussischer Kulturbesitz in Berlin, MS Orient. Oct. 2308. Bk. Wilhelm Eilers- Wilhelm Heinz, ***Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften***, Wiesbaden 1968, p. 97.

[35] Nakhjivânî, ***Sharh-i Gulshan-i Râz***, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 3b.

[36] Nakhjivânî, ibid, ff. 4a.

[37] Nakhjivânî, ibid, ff. 12a.

[12] Güzelyüz, Ali, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İlmî Araştırmalar*, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175.

[13] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425.

[14] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b.

[15] Konyalı, Ibrahim Hakkı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1945.

[16] Majdî, Mehmed, *Hadâiq al-Shaqâik*, Istanbul 1269/1853.

[17] Mehmed Tâhir, Bursalı, *Osmanlı Muellifleri*, Istanbul 1333/1915.

[18] Munzavî, Ahmad, *Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khattî-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970.

[19] Nafisi, Sa'îd, *Târîkh-i Nazm u Nathr dar Îrân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363/1984.

[20] Nakhjivânî, Baba Ni'matullah, *Sharh-i Gulshan-i Râz*, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[21] Nakhjivânî, Ni'matullah b. Mahmûd, *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyye*, Istanbul 1325/1907.

[22] Richard, Francis, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989.

[23] Sa'duddin, Khoja, *Tâj al-tavârîkh*, Istanbul 1279-1280.

[24] Shirvânî, Shaykhim b. Mavlânâ Baba, *Silsilanâma*, manuscript in my private collection (unnumbered).

[25] Simâvî, Abdullah Ilâhî, *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[26] Tarbiyat, Muhammad Ali, *Dânishmandân-i Âzarbâyjân*, Tehran 1314/1935.

[27] Tâshkendî, Mîrak Muhammad Naqshbandî, *Navâdir al-amthâl*, Süleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[28] Tosun, Necdet, *Bahâeddin Nakşbend: Hayatı, Görüşleri, Tarikatı*, Istanbul 2002.

[29] Vassâf, Huseyn, *Safîna-i Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306.

[30] Yücer, Hür Mahmut, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Sheikh Ahmad Sirhindi (AH 971/1564-1624 CE)

☆☆

An eminent Indian Muslim sufi, known also as Mujadid 'alf thani "renewer of the second millennium [of the Islamic era]", The first of the great reformers, Sheikh Ahmad Sarhindi al-Farooqi an-Naqshbandi, was born in Sarhind on June 26, 1564. He belonged to a devout Muslim family that claimed his paternal line traced his descent from the caliph 'Umar Radiallahu 'anhu (the second caliph of Islam). His father Sheikh Abdul Ahad was a well-known sufi of his times. Sheikh Ahmad received his basic education at home. His initial instructions in the Holy Quran, Hadith and theology were rendered in Sarhind and Sialkot. Later, he devoted most of his time to the study of Hadith, Tafseer and philosophy. He worked for some time in Lahore as well. But the greater part of his life was spent in Sarhind, where he was to become the champion of Islamic values. It was not until he was 36 years old that he went to Delhi and joined the Naqshbandiya Silsilah under the discipleship of Khawaja Baqi Billah.

He was a prolific writer on Islamic mysticism and theology. His celebrated collection of letters, addressed to his fellow sufis as well as to a few officials of the state, was repeatedly hailed as a landmark in the development of Muslim religious thought in India.

Sirhindi's religious activities were conducted within the Naqshbandi order of the sufis, which was introduced into the subcontinent by Sirhindi's spiritual mentor, Muhammad al-Baqi Billah. Sirhindi became a prominent personality in the order, brought about an expansion of its influence in India and elsewhere, and attracted numerous disciples, whom he instructed in the

Naqshbandi mystical doctrine. He devoted a great deal of attention to the spiritual progress of the believer toward perfection.

His works reflect an unrelenting effort to integrate the basic concepts of Islam into a comprehensive sufi outlook. True to the classical sufi tradition, he endeavored to analyze Islamic concepts in a two-fold fashion in order to discover in each of them the inner and secret (batin) aspect in addition to the outward (zahir) one. In other words, all things have form (surah) and essence (haqiqah), and the highest achievement lies in understanding the inner, essential aspect of commandments and articles of faith.

During this period the Muslims in India had become so deficient in the knowledge of true Islam that they had more belief in Karamat or miracles of the saints than Islamic teachings. The Ulema and theologians of the time had ceased to refer to the Quran and Hadith in their commentaries, and considered jurisprudence the only religious knowledge. Akbar, the Mughal king had started a series of experiments with Islam, propagating his own religion Din-i-Ilahi, an amalgamation of Hindu and Muslim beliefs.

In these circumstances, Sheikh Ahmad set upon himself the task of purifying the Muslim society. His aim was to rid Islam of the accretions of Hindu Pantheism. He was highly critical of the philosophy of Wahdat-ul Wujud, against which he gave his philosophy of Wahdat-ush-Shuhud. In refuting the Naqshbandiyah order's extreme monistic position of wahdat al-wujud (the concept of divine existential unity of God and the world, and hence man), he instead advanced the notion of wahdat ash-shuhud (the concept of unity of vision). According to this doctrine, any experience of unity between God and the world he has created is purely subjective and occurs only in the mind of the believer; it has no objective counterpart in the real world.

He entered into correspondence with Muslim scholars and clerics and laid stress on following the true contours of Islam. To him, mysticism without Shariah was misleading. He stressed the importance of Namaz and fasting. Through preaching, discussions and his maktubat addressed to important nobles and leaders of religious thought, he spread his message amongst the elite in particular. As he and his followers also worked in the imperial camp and army, he was soon noticed by Jehangir. Jehangir, unlike his father, was a more orthodox Muslim. But he still insisted on full prostration by all his subjects. Sheikh Ahmad refused to prostrate before him, as result of which he was imprisoned at Gwalior Fort for two years until the Emperor realized his mistake. Jehangir then not only released Sheikh Ahmad, but also recalled him to Agra. Jehangir thereafter retracted all un-Islamic laws implemented by Akbar.

The most original contribution of Sirhindi to mystical thought seems to be his description of the spiritual transformation that occurred at the end of the first millennium of the Islamic era, following intricate changes in the structure of the mystical "realities" the spiritual condition of the Muslim community improved in a substantial manner. Prophetic perfections, which had been fading away since the death of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم), regained their splendor. The person in possession of these perfections was the mujaddid, the renewer or revivalist of the second millennium. It is likely that Sirhindi considered himself to be fulfilling this religiously crucial role; his disciples certainly saw him in this light.

One of the most famous written works of him is Maktubat ("Letters"), a compilation of his letters written in Persian to his friends in India and the region north of the Amu Darya (river). Through these letters Shaykh Ahmad's major contribution to Islamic thought can be traced.

Most scholars of medieval Muslim India maintain that Sirhindi performed a crucial role in the history of Indian Islam. Indian Muslims have always faced a dilemma concerning the attitude that they should adopt toward Hindu civilization, and two streams of thought developed among them: some held that Indian Muslims should take into account the sensibilities of the Hindus and seek a common ground for the two civilizations, while others maintained that the Muslim minority, in constant danger of assimilation into the

Sheikh Ahmad's greatest contribution was undoubtedly the task of countering unorthodox Sufism and mystic beliefs. He organized the Naqshbandiya order to reform the society and spread the Shariah among the people. He wrote many books, Sheikh Ahmad continued preaching Islam till the end of his days. He urged people to adhere to the accepted and clearly laid down path of Islam. He passed away in 1624.

نوٹ: یہ مقالہ اسلامک ورلڈ ڈاٹ نیٹ کی خلیفہ انسٹی ٹیوٹ ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

واستغفروا الله إن الله غفور رحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

Ahmad Sirhindi
From Wikipedia, the free encyclopedia

☆☆

Shaykh Ahmad al-Farooqi Sirhindi was an Islamic scholar and prominent member of the Naqshbandi Sufi order. He is regarded as having rejuvenated Islam, due to which he is commonly called "Mujadid AlfThañi", meaning "reviver of the second millennium', referring to the Islamic tradition of Mujaddid. Numerous Naqshbandi suborders .such the Mujaddidi .the Khalidi and the Haqqani sub-orders . trace their spiritual lineage through Shaykh Sirhindi, referring to themselves as "Naqshbandi-Mujaddidi". He was born on the day of'Ashura, the 10th of Muharram in the year 971 H., in the village of Sirhind near the city of Lahore in present-day India. Sirhindi's shrine is located in Sirhind, India and is referred to as "Rauza Sharif "

Contents

☆ 1 Early Education
☆ 2 Sirhindi's World view
☆ 3 Works
☆ 4 References
☆ 5 External links

Early Education

He received his knowledge and education through his father and through many shaikhs in his time. He made progress in three tariqas: Suhrawardiyya, Qadiriyya, and Chistiyya. He was given permission to train followers in all three tariqas at the age of 17 years. He was busy in spreading the teachings of these tariqas and in guiding his followers, yet he felt that something was missing in himself and he was continuously searching for it. He felt an interest in the Naqshbandi Sufi Order, because he could see by means of the secrets of the other three tariqats that it was the best and highest. His spiritual progress eventually brought him to the presence of the Ghawth and Qutb of his time, ash-Shaikh Muhammad alBaqi, who had been sent from Samarqand to India by the order of his shaikh, Muhammad al-Amkanaki. He took the Naqshbandi Order from the shaikh and stayed with him for two months and some days, until Sayyidina Muhammad al-Baqi opened to his heart the secret of this tariqat and gave him authorization to train his murids in the Order.

Sirhindi's World view

Sirhindi's worldview focused on the idea that ontologically, the prophethood is far greater than closeness with God. He believed that Sufi ideas which centered around spiritual growth beyond the material world, while exhibiting key concepts, fell short of encompassing Islam as a whole. Sirhindi, still accepting and using these ideas of walayat, or closeness with God, focused on a much more human understanding and reality by focusing on following the sunnah of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم) and his companions. His influence went so far as implementing jurisprudence in the Islamic world by emphasizing the Shariah and fiqh, integrating both into Indian Muslim government and society. This was accomplished through his 536 letters collectively entitled Collected Letters or Maktubat, to the Mughal rulers conveying his ideas.

Works

His works are his letters written to many of his contemporaries known as Maktubaat.

> "Moving to Allah is a vertical movement from the lower stations to the higher stations; until the movement surpasses time and space and all the states dissolve into what is called the Necessary Knowledge (eilm ul-wajib) of Allah. This is also called Annihilation (fana').
>
> "Moving in Allah is the stage in which the seeker moves from

the station of Names and Attributes to a state which neither word nor sign can describe. This is the State of Existence in Allah called Baqa.

"Moving from Allah is the stage in which the seeker returns from the heavenly world to the world of cause and effect, descending from the highest station of knowledge to the lowest. Here he forgets Allah by Allah, and he knows Allah with Allah, and he returns from Allah to Allah. This is called the State of the Farthest and the Nearest.

"Moving in things is a movement within creation. This involves knowing intimately all elements and states in this world after having vanished in Annihilation. Here the seeker can achieve the State of Guidance, which is the state of the prophets and the people following the footsteps of the Prophet. It brings the Divine Knowledge into the world of creation in order to establish Guidance.

- Maktubat Ahmad Sirhindi

References

- o Shari'at and Ulama in Ahmad Sirhindi's Collected Letters by Arthur F. Buehler
- o NFIE Research

نوٹ: یہ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر کے منتخبات مکتوبات امام ربانی اور ” نقشبندی فاؤنڈیشن فار اسلامک ایجوکیشن (امریکہ) کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القارعة ما القارعة

وما أدراك ما القارعة يوم يكون الناس كالفراش المبثوث

وتكون الجبال كالعهن المنفوش

صدق اللہ العظیم

کتبہ: خورشید عالم گوہر قلم برائے
حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین

☆☆

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقٰی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت و توجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت و صحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ معلّٰی، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:۔

> ا۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہٗ ربہٗ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر در وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، 'قلت خطرات'، 'قبول کلمہ حق'، 'رفع بعض منکرات' اور 'ظہور لوازم طلب'، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار کھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)
>
> ۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت 'لطیفہ اخفٰی' اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

> کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔ لطیفۂ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصا)
>
> ۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔
>
> (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۴۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت واحترام سے شہر میں لا کر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویّوں، گائنوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرُود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دَکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویّوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقٰی رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ''محتسب امت'' کہتے تھے آپ کا دبدبہ اسقدر تھا کہ امراء وسلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے اردگرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان وشوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارا تکبّر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبّر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہوکر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آکر مرید ہوگیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوکر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی بہن بھی تھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہوکر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہوجاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہوگئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵؁ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف ـــــ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے اردگرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھے لڑکیاں ہیں:۔

صاحب زادگان:

۱......شیخ محمد اعظم
۲......شیخ محمد شعیب
۳......شیخ محمد حسین
۴......شیخ محمد عیسیٰ
۵......شیخ محمد موسیٰ
۶......شیخ کلمۃ اللہ
۷......شیخ محمد عثمان
۸......شیخ عبد الرحمٰن

حواشی

۱......خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۴۵۔۳۵۱

۲......پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷۔۳۸۸

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۳۴ھ) کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ ۔ ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد اعظم علیہ الرحمہ ۔ (مکتوب ۱۷۶ ۔ ۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگ زیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ محمد باقر لاہوری کے نام مکتوبات ۱۴۲ ۔ ۱۴۸ میں بھی ہیں۔ اورنگ زیبؒ کے نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۲-۲۳-۲۶-۳۵-۳۹-۵۶-۵۷-۵۹-۶۰-۶۴-۷۲-۷۴-۵-۷۹-۸۰-۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵) ہیں جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی حقیقی بڑی بہن (جو دارا شکوہ سے چھوٹی تھی) روشن رائے بیگم کے انتقال پر تعزیت بھی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی ہے ورنہ عام تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے) اس کے نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۴-۳۴-۴۶-۶۲-۷۶-۷۷) ہیں۔ اور آخری مکتوب تو بیگم کے نئی حویلی میں منتقل ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگ زیب کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م ۱۱۲۳ھ) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م ربیع الاول ۱۱۱۹ھ) کے نام بھی ایک مکتوب ۹۹ ہے۔ سلطان عبدالرحمن ابن نذر محمد خان (بلخ) کے نام ۱۵ مکتوبات (۲۹ سے ۳۳ تک

پھر ۲۷-۳۸ اور ۱۴ سے ۱۵ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ بی بی عرب خانم کے نام ۴۷-۷۳-۷۹-۱۵۵ مکتوبات ہیں جن میں سے مکتوب ۷۹ میں ان کو "والدۂ مہربان" خطاب کیا ہے۔

محتشم خان کے نام مکتوبات ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ (کسی فتح کا ذکر ہے) ۱۸۴ ہیں۔ یہ خطاب میر ابراہیم (پسر شیخ میر خوافی) کا تھا جو اُسے سالِ سیزدہم (عالمگیری) میں حج کے بعد ملا تھا۔ دو ہزاری پانصدی کا منصب بھی ملا تھا۔ بعد میں وہ سارنگپور، میوات، اکبرآباد، اور الٰہ آباد میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب سے علیحدہ بھی کر دیا گیا لیکن بیالیسویں سالِ جلوس میں پھر دو ہزاری منصب ملا۔ سالِ وفات معلوم نہیں۔ اس کے بیٹے میر محمد خان کو بھی محتشم خان کا خطاب ملا تھا (مآثر الامراء)

مکرم خان کے نام ۱۷-۱۹-۲۱۰ مکتوبات ہیں۔ اس کا نام مراد کام تھا جو میرزا مراد "التفات خان" (پسر میرزا رستم قندھاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خان وہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خان خاناں کی پوتی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی عہد میں دہ ہزاری منصب ملا اور لکھنؤ پھر بیسواڑہ کی فوجداری ملی اور ستائیسویں سالِ جلوس میں مکرم خان کا خطاب ملا اور عہدِ عالمگیر کے دسویں سال میرزا مکرم خان کا خطاب دیا گیا۔ ۱۰۸۶ھ میں فوت ہوا۔ شعر بھی کہتا تھا (مآثر الامراء) بختاور خان کے نام مکتوب ۶۶ ہے۔ یہ بھی کوئی عہدہ دار امرا ہوں گے۔ ان کے علاوہ ممتاز علماء میں سے شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۲۸ تک اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ "کحل الجواہر" کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲ میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریف سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ پھر مکتوب ۱۸۷ میں حافظ صاحب مرحوم کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۴۲ میں "شرح احوالِ بادشاہِ دین پناہ" شہزادہ محمد اعظم ہے اور ۱۴۸ میں "شرح احوالِ بادشاہِ دین پناہ" ہے۔ حافظ محمد محسن دہلوی (م ۱۱۴۷ھ) جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے اخلاف میں تھے۔ اور دہلی میں انہی کے قریب دفن ہیں۔ وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے نام مکتوبات ۱۷۰-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

ملا پایندہ محمد تقی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ ان کی مرصع تصنیف — "مجمع البحرین" کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۵ ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رح کے دیگر خلفاء میں سے خواجہ عبید اللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۴ ہیں اور حاجی محمد یوسف کولابی کے نام مکتوبات ۱۴۹ سے ۱۵۳ تک۔ خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۶ سے ۱۰۷ تک، پھر ۱۱۱ سے ۱۱۹ تک اور ۱۶۸ تک۔ ۱۹۰ بھی ہیں۔ انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت ہے۔ صوفی سعد اللہ کابلی کے نام ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴ ہیں اور ۸۳ میں "ذکرِ دخولِ بادشاہ دیں پناہ درین طریقہ" ہے۔ میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان اکبرآبادی جو حج کو گئے اور واپسی پر حدودِ یمن میں سنہ ۱۰۲۱ھ میں فوت ہوئے۔ (مآثر الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۴۔ ۱۵۔ ۲۶۔ ۲۸۔ ۳۶ ہیں۔ شریفِ مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد بن سلیمان مکی (۴۹)۔ مخدوم زادہ محمد حسین (۳۰، ۴۶، ۱۷۵، ۱۷۶) میر عبد اللہ (۱۸)۔ شیخ عطاء اللہ سورتی (۱۳)۔ حاجی اسد اللہ وزیرآبادی (۵۱)۔ ملا محمد جان (۵۲)۔ ملا محمد امین حافظ آبادی (۸۱-۱۸۸)۔ ملا محمد محسن سیالکوٹی (۸۵)۔ شیخ محمد تھانیسری (۸۸)۔ بایزید سہارنپوری (۹۰ تا ۹۵)۔ نور محمد بنگالی (۱۰۹-۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹-۱۶۰)۔ اخوند ملا شاہ مراد کے نام ۱۶۶ (دربیان آنکہ ملاقات سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است) اور ۱۶۳ ہیں۔ سندھ کے مخدوم محمد آدم تتھی (م سنہ ۱۰۶۶ھ) کے نام ۱۶۴ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳ ہے۔ گویا مذکورۂ بالا ملکی اور بیرونی سلاطین، امرا، رؤسا اور علما سبھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کے لکھنے والا ورع و تقویٰ، علم و فضل، خلوص و کمال میں کس قدر بلند مرتبہ ہوگا!

۵۳ حافظ عبدالرؤف تتھی کے نام ۱۶۸ ہے۔ ملا نجم الدین سلطان پوری کے نام ۱۲۵ اور ....

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حشمت علی خاں صاحب مدظلہٗ (محلہ تھانہ پاکر رام پور) کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے ضعفِ بصارت کے باوجود مکتوباتِ شریفہ کے اس نادر نسخے کی نقل خود اپنے دستِ مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا ابوالفتح صغیرالدین صاحب کا بھی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسبِ معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزاھما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر ــــ غلام مصطفٰے خان۔

بسم الله الرحمن الرحیم

ستایش بی‌انتها نثار بارگاه کبریائی نقشبند نقوش موجودات و نیایش بی‌احصا نیاز درگاه عز و علا نقش پیوند باغ کائنات که دین متین را به سیف احمدی از اذیت اغیار معصوم ساخته بحرز باقی عزت بخشید و نیر اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع و لامع گردانید و او را علیه السلام بخطاب مستطاب وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ممتاز و امتش را به امر واجب الاذعان يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سرفراز نمود اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ و احقر خدام ملت اقوم فقیر حقیر محمد اعظم را با فراز مکاتیب قدسی اسالیب که از سرچشمهٔ بیان الهام ترجمان جناب اقطاب مآب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب ارشاد نژاد فیض نهاد فضل بنیاد داده ادرج حصول امنیت و مراد نقطهٔ دائرهٔ هدایت و سداد مرکز محیط ولایت و رشاد، هادی مصلح صلاح مبدأ و معاد، متکای اصحاب اعتماد ارباب استناد غفران پناه رضوان دستگاه مروّج طریقه یقین شیخ سیف الدین قدس سره و اقتبض بره اتباع یافته بود مستعد فرمود فَحَمْدًا لِلّٰهِ ثُمَّ حَمْدًا لِلّٰهِ.

زهی این نامه‌های رشد فرجام
که هر آغاز او پیداست انجام
معارف آنچنان در وی هجوم است
که گوئی آسمانی پر نجوم است

دو تابندہ الواے الٰہ است   کہ ہندے مقتبس خورشید ماہ است
طریقِ احمدی از وے منوّر   مشامِ طالبان از وے معطّر
لباسِ رہنمائی در برِ اُو   رجوعِ پارسائی بر درِ اُو
نمی گویم کہ مدحِ اُو نمودم   ز مدحش اعتبارِ خود فزودم
امامے کو بود معصوم از عیب   کتابٌ مستطابٌ فیہِ لاریب
حقایق از صفا مینش شگفتہ   رموزش از مخالفِ او نہفتہ
ز سیفش دینِ احمد راست نصرت   ورا اِنَّا فتحنا ہست مدحت
حقایق اندرو گردیدہ مستور   برنگِ اسمِ اعظم ہست مستور
بود تا گرم بازارِ ہدایت   بدوران تا رسد فیضِ عنایت

الٰہی باد ہادی طالبان را ،

حیاتِ تازہ مر روح و روان را

السیاسة فی ضوء کلماتِ مفتی العالم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

مکتوب اول۔ در دید قصور اعمال و حصول بهره از نسبت ملاحت و یافتن اتحاد جیدی به آن و ما دامے خود را تعین حبّی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرار لازم الاستتار و یافتن فیوض و برکات از آن مرتبۂ مقدسه بے حیلولت و مبشر شدن به ارتفاع واسطه و برخے از احوال یاران خویش به پیر بزرگوار خود نوشته‌اند۔

عرضداشت کمترین درویشان محمد سیف الدین به عرض احوال پراگنده جرأت نموده گستاخی می نماید و به امید عفو از حد خود تجاوز کرده دراز نفسی می کند۔ قبله گاها چندانکه خواست و می خواهد که از دائرۂ مباحات قدم بیرون نه نهد صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکاب مشتبه و مکروه و محرم نقد وقت است که چه بیان نماید عمل به عزیمت خود در حق او عنقاے مغرب است و از ایشان اَولیٰ و احوط بغایت بعید افتاده۔ اما للّٰه سبحانه الحمد که باوجود این همه خرابی و تباه کاری در محبت متعلقان آن درگاه قدم راسخ دارد و در اعتقاد فدویت به آن عتبۂ علیه ممتاز است۔ متاعے ازین بهتر در بساط خود نه دارد و نظر به همین اندوخته بعضے سوانح سابقه و لاحقه معروض می دارد ـــه

تو مرا دل ده و دلیری بین   روبهی خویش خوان و شیری بین

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذرہ پروری بہ الحاقِ حقیقت الحقایق و بہ حصولِ بہرہ از نسبت ملاحت این دور از کار را مستعد ساختہ بودند و این ضعیف نیز آنچہ ازین دولتِ عظمیٰ درک می کرد بہ عرضِ آن مصدر می گذشت۔ بعض احیان آن قدر این نسبت علیہ زیربار می کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز تخیل می گردید و ثقلے در بدنِ خود احساس می نمود و الحال نیز در کارِ اسرارِ آن حقیقت عجوبہ منش غواصی می نماید و چندانکہ دُور در دُور می رود گویا ہیچ نرفتہ است۔ بہ انواعِ مختلفہ ظہوری فرماید و ہر بار فنا و بقا جدید متوہم می شود

نہ جنبش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایان بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

لہوا مسکن خود را تعین حبی معلوم می کند و خود را محاطِ این تعین کہ فوقِ او تعینے نیست می یابد و عجائب و غرائب چیزہا از راہ ہمین تعین در خود می فہمد و مثل ابرِ نیسان انوار و برکات می ریزند و اسرارِ لازم الاستتار بلدے در میان می آرند۔ در بعضے اوقات چنان متخیل گشتہ است کہ مروارید و زیورہا را بر وے نثار می کنند۔ و آن قدر مشعوف این نسبت است کہ نسبتہائے دیگر گویا مستور شدہ اند و ایضاً این درویش را آن عالی حضرت بارہا بہ ارتفاع واسطہ و اخذِ فیوض و برکات از مرتبۂ مقدسہ بے حیلولت بشر ساختہ اند و جہ علامت کمالِ اتحاد با حقیقت او صلی اللہ علیہ وسلم ہمین رفع واسطہ است۔ و این قسم اتحاد نصیبۂ اقل قلیل است۔ چنانچہ از مکتوبات قدسی آیات ظاہر می گردد۔ امّا بہرہ از اصالت در حقِ این قسم شخصے لازم است یا نیست امیدوار است کہ بجواب سرافراز گردد و قبلۂ عارفان سلامت صلاح آثار فسیح ظہور اللہ کہ از اربابِ کشف و شہود است از ابتدائے شغل تا این زمان عجائب و غرائب چیزہا نقل می کند از عروجِ افلاک سبعہ و ظہورِ انوارِ عرش و صحبت خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا بارہا ظاہر می ساخت و الحال عروجِ عناصرِ اربعہ را

درک می کند۔ و صوفی عبدالغفور که حقِ خدمت بجا می آرد محبتے خاص دارد که از راهِ آن در اکثر مقامات امیدوار است که معیت داشته باشد آثارِ وجودِ موهوب در وے متوهم می گردد و صلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یارانِ فقیر است و به شرفِ صحبت آن حضرت مشرف گشته در غلباتِ وحدت وجود بود چنانچه می گفت که هر ذره از ذراتِ وجودِ من ندائے اَنَاالحق می زند۔ فقیر خواست که او را ازین حال برآرد و لمحه در خلوت با وے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاهر ساخت که تمام ورقِ من گردانیدند للهِ سبحانه الحمد که از آن مضیق مخلصی یافته به شاهراه افتاد۔ و از یارانِ جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری بیش از دیگران ترقیاتِ عالی نموده از لحوقِ صفات به اصل بے تکلف می گوید و خود را و تمام عالم را گم ساخته به شهود خاص مستند است و معنیِ بقا نیز درک می کند۔

چون بادشاه و اهلِ عسکر درین شهر نشستند بعضے گوشه نشینان و طالبان شکسته دلان که به مراحل از اهلِ عسکر بهتر اند اخلاص بهم رسانیده اند خصوص حافظ عبدالجلیل لنگ که یکے از شیوخ این حدود است و جماعه از اغنیا با وے سر نیاز دارند و لطفت خان وغیره به ارادت خواست و نیاز مندی تمام دارند و به فقیر عجب حسنِ ظن پیدا کرده چند بار صحبت سکونت داشته از راهِ دُور به اخلاص و طلب تمام می آید۔ و چندے دیگر به شغل اند که هر کدام به اذکار و مراقبات سرگرم اند۔ فضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی به اخلاص محبت تمام به فقیر همراه می کند امیدوار است که به شرفِ صحبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوارِ عفو است۔ حضرت سلامت چون ایامِ رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیده امیدوار است که توجهاتِ عالیه سیراب گردد و بعنایات و بشارات مخصوص سربلند شود۔ و بابا صوفی پائیده و صوفی سعد الله و ملا درسکی که در محبتِ حضرت فدا است ملا عبدالخالق

وحاجی محمد شریف التماس توجهات خاص دارد۔ حضرت سلامت وقت رخصت خواجه محمد سالم خلعتے متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند و به بشارات عالیه مبشر سازند که در محبت حضرت فانی است۔ حامل عریضه نور محمد متوطن سرہند است امیدوار مہربانی است۔ والسلام

مکتوب دویم۔ در ظاهر شدن اشتیاق از مزارات متبرکه و ظهور نمودن امام ربانی و حضرت میان جیو کلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاهر شدن حضرت خواجه نیرنگ به کمال رفعت و مائل یافتن نسبت خود را به نزول و معلوم نمودن راه وصول خود را در نهایت علو و تزئین و مخصوص بودن این مسلک بمراد آن۔ و شمه از احوال سلاطین وقت نیز به سرور بزرگوار خود نوشته اند۔

عرضداشت بندهٔ مہجور محمد سیف الدین به خادمان عتبهٔ علیهٔ عاکفان سدهٔ سنیه می رساند که در اثنائے راه به مزارات متبرکه رسیده شد و آثار اشفاق و مہربانیها از عزیزان در حق خود مشاهده نمود۔ و خصوصا در موضعے که عارف ربانی حضرت میان جیو کلان وصال نموده اند آن حضرت به شان رفیع ظهور فرموده در اکثر منزل عنایات داشتند و هر چند بایں شهر معظم نزدیک می شد خلعتهائے فاخره در بر خود می یافت۔ روز عرس به زیارت حضرت خواجه نیرنگ خواجه باقی بالله استسعاد دریافت۔ بجاه و جلال عظیم مانند بادشاهان ظهور نمودند۔ و به نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت این فقیر به نزول مائل تر است و گاه گاه عروج هم واقع می شود۔ در هنگام عروج به طالبان نشستن خالی از صعوبت نیست۔ درین روزها عروج خاص واقع شد۔ در راه وصول خود را در نهایت علو شان و تزئین عالی دریافت و معلوم شد که این قسم مسلک مخصوص به مرادی است که به سیر مرادی راه رفته باشد و مریدان را ازین جا قدمگاہے نیست۔ و حسن و نضارت آن را به کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر که از جمله اسرار لازم الاستتار است در خود یافته تعلق به حضور دارد و یضیق الصدر و لا ینطلق اللسان

نقدِ وقت است لله سبحانه الحمد که بادشاه دین پناه را در خدمت حضرت اخلاص بنوع دیگر است۔ از ذکر لطائف و ذکر سلطانی گذشته به ذکر نفی و اثبات مقید است و ظاهر می سازد که بعضے اوقات خطره مطلقاً نمی آید و گاہے که می آید استقرار نمی گرد۔ ازین راه خیلے محفوظ است و می گوید که پیش ازین من از ہجوم خواطر دل تنگ بودم۔ و شکر این نعمت بجا می آرد۔ و مزیت این طریقِ عالی را بر طرقِ دیگر می گوید و به رخصت کردن فقیر راضی نمی شود بالجمله امید وار توجہِ غائبانه حضرت است۔ امید که شفقت نموده نگاہے بجانب او نمایند و اگر امرے معلوم شود در عنایت نامهٔ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کرکمت که در تحاشی نسبت را مقرر نموده اند که در انجا سرائے عالی بنا نمایند۔ سابقاً حسب الحکم به عبد العزیز در اخراج فاحشات و ارتفاع رود آکادیسی کفار رفته است ظاهر العمل در آمده باشد۔ در امور دینی آنچه گفته می شود بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعه که به فوزِ غلامی آن حضرت در آمده اند بعرض اخلاص مصدع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا دبیر او و سعادت آثار میرزا جمال الله پسر سعید خان و فضائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیرہم که در حلقهٔ غلامی استعداد یافته اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میر ابراہیم مرحوم که الحال به دخول طریقهٔ علیه استعداد یافته عرض اخلاص می رسانند و یاران اینجائی خواجه محمد زاہد و میان رفیع الدین و اخوند ملا درسکی و صوفی سعد الله و محمد حسین و ملا قاسم و شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد الغفور عرض اخلاص می نمایند و از اخلاص جان فشانیها و مہربانیہا میر محمد ابراہیم به کدام زبان ظاهر سازد و در در آمدن قلعه و در بازارہاے در حضور انبار۔ جنس خود در جلو می گردد۔ قبله گاہا دوزانه به سبب ہجوم یاران نوشتن میسر نیامد لہذا بعد از نماز عشا تحریر نمود اگر خطاے رفته باشد معذور خواهند داشت

والسلام!

مکتوب سوم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و دریوزہ توجہ غائبانہ در حق خویش و در دید قصور اعمال و شمہ از احوالِ بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

مرا کشید وطنابم بہ گردن اندازید
کشان کشان چو سگانم بہ پیش یار برید

عاصی مہجور محمد سیف الدین کہ از برکاتِ حضور محروم است و درین دار التفرقہ بہ ابناء الدنیا محشور۔ التماس عنایتِ خاص در خود دریوزہ می نماید ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

اشتیاقِ قدمبوسی را چہ شرح دہد چندانکہ باین مرد مقدماتِ رخصت آوردہ شد رضامند نمی شود و جذبِ کششِ حضرت در کار است کہ ازین گرداب ضلالت بر آرد ع

ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہموارہ از مکر الٰہی جل شانہ ہراسان است کہ مبادا خرابیِ این کس را درین اجتماع نہ خواستہ باشند۔ واے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید ؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من
پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند

فضائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایقِ اینجائی بہ تفصیل مشارٌ الیہ اطلاع دارد۔ مجملاً آنکہ این مردِ بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در دماغ معادم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین روزہا صحبتہاے طولانی واقع نمی شود و بعضے مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصانِ خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائیِ سلاطین رفع مظالم است و در سفارش بعض احبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقتِ رخصت بادشاهِ دین پناه گفته شد که مقصود و علتِ غائی از آشنائیِ شما ارتفاعِ مظالم است و الا فالعیاذ بالله من ذالک چنانچه حاکمِ پرگنه وارد ک عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوے بسیار عزل کنانیده شد۔ و تفصیل بعضے مقدمات در کتابت مبارک قند نوشته از انجا واضح خواهد شد۔ حضرت سلامت ملا شاه حسین امیدوار عنایات خاص است و کذالک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف بلخی السیر خود سگ گرگین آن آستانه است یقین که مورد اشفاق و مهربانیها خواهد شد۔ والسلام

مکتوب پنجم۔ به صوفی پائنده در بیان تعینات ثلثه و بیان آنکه وصولِ تنش با تعینِ حبی است و همین تعین تعینِ اول است و مرکزِ این تعین ناشی از مقامِ محبوبیت است و تفصیل آن ناشی از و ما یناسب ذلک۔ خذ

باسمه سبحانه۔ نحمده و نصلی۔ جناب ارشاد پناهی صوفی پائنده محمد معلوم نمایند که بشارت تعینِ حبی در حضورِ حضرت الشان در حق شما منقح شده بود۔ الحال امید است که ترقیات بے اندازه فوقِ آن تعین نموده باشند لیکن بدانند و آگاه باشند که حصولِ قدمی فوقِ این تعین ممکن نیست اگر هست وصولِ نظری است و بیانش آن است که فوقِ تعینِ علمی جملے نزد شیخ ابنِ عربی و متابعانِ او سیرِ سلوک اصلا نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوقِ آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرموده اند تا آنکه تعینِ وجودی ظاهر شود و مرتبه که فوقِ آن مرتبه است لاتعین متحقق شد و تا چند گاه تعینِ اول همین وجودی قرار یافت چنانچه نزد شیخ ابنِ عربی تعینِ اول تعین علمی جملی است و مرتبه که فوقِ او است آن را مرتبهٔ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخرِ حیات حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه فوقِ تعینِ وجودی حبی منکشف شد و سیر و سلوک تا اینجا منتهی شد و فوقِ آن قدم و سیر و سلوک را گنجایش نماند۔ اما الحمد لله سبحانه که نظر را از انجا منع نه فرموده اند

ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے

این نوع معارف از حیطۂ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فہم آن عاجز و قاصراند۔ و این تعین حبی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آن تعین اشرف اجزا است ناشی از مقام محبوبیت است و حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از ینجا ظہور یافتہ و تفصیل آن تعین ناشی از مقام خلت و حقیقت ابراہیمی است علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحب دولت باشد کہ جامع مقامین محبوبیت و خلت گردد و نعمت در حق او تمام شود زیادہ برین تا کجا اطناب نماید۔ امید است کہ درین سیر ما وراء النہر عالمے از وجود شریف منور گردد۔ والسلام۔

مکتوب ششم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً عزیمت است و تجمل در لباس بہ نیت حسنہ محمود است و ترک آن بہ قصد شہرت مذموم۔ و بیان آنکہ قبول ہدیہ از سلاطین و غیرہم جائز است و ایراد آثار کثیرہ درین باب....

از نازکیہاے و احتیاطات امام ہمام چہ نوا نمودہ آید۔ ہر چند این معانی بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اَمَّا هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ۔ لیکن بہ مقتضاے حدیث اِنَّ اللّٰهَ كَمَا يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى بِالْعَزِيْمَةِ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتٰى بِالرُّخْصَةِ عمل بہ رخصت ہم احیاناً عزیمت است كَمَا هُوَ مُخْتَارُ جَمٍّ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُمْ فِيْ غَايَةِ الْوَرَعِ و حسن ظن ہمہ واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایا از سلاطین و غیرہ معنی است کما فی الاحادیث بعض روایات و غیرہا کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعۂ خاص بدر آید فی مطالب المومنین وَلِبَاسُ الشُّهْرَةِ فِي الرَّثَاثَةِ وَالْخُشُوْنَةِ مَكْرُوْهٌ كَذَا فِيْ شِرْعَةِ الْاِسْلَامِ وَسِيلِ الرُّسْعَنِيْ عَنْ

الزِّيْنَةِ وَالتَّجَمُّلِ فِي الدُّنْيَا۔ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَاتَ
يَوْمٍ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ قِيْمَتُهٗ اَلْفُ دِرْهَمٍ وَرُبَّمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ
قِيْمَتُهٗ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ۔ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ يَوْمًا وَّعَلَيْهِ
رِدَاءُ خَزٍّ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَآ اَنْعَمَ عَلٰى عَبْدٍ اَحَبَّ اَنْ يَّرٰى
اٰثَارَ نِعْمَتِهٖ عَلَيْهِ۔ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ كَانَ يَرْتَدِيْ بِرِدَاءٍ قِيْمَتُهٗ اَرْبَعُمِائَةِ دِيْنَارٍ
وَاَبَاحَ اللّٰهُ تَعَالَى الزِّيْنَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبَاتُ مِنَ الرِّزْقِ۔ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ يَقُوْلُ
لِتَلَامِذَتِهٖ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلٰى اَوْطَانِكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ النَّفِيْسَةِ وَاِيَّاكُمْ
وَالثِّيَابَ الْخَسِيْسَةَ فَاِنَّهٗ مَعَ زَهَادَتِهٖ وَوَرَعِهٖ وَكَانَ يُوْصِيْهِمْ بِذٰلِكَ
كَذَا فِي الذَّخِيْرَةِ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ يُجَوِّدُ قَلَنْسُوَتَهٗ وَلَيْلُ مَانَةٍ وَنَفْقِيْهِ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَلْبَسُ الثِّيَابَ النَّفِيْسَةَ فِيْ رَوْضَةِ الْاَحْبَابِ فَرْوَة
بن عمر خزامی که از قبل پادشاه روم بر دریائے عمان عامل بود از ارض بلقاء شترے
سفید که اورا فضه می گفتند واسپے ودراز گوشے وجامه چند نرم وقبائے سندس وطلا
به آں حضرت علیه الصلوٰة والسلام برسم ہدیه ارسال نمود وحضرت فرستادهٔ اورا قبول
فرمود۔ در کتاب مطالب المؤمنین فتوی بر قبول کردن ہدیه از سلاطین جائز داده ہست
ودلیل بر اثبات مدعائے خود آورده که فِيْ قَبُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْهَدِيَّةَ مِنْ بَعْضِ الْمُشْرِكِيْنَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قُلْنَا كَذَا فِي الْمُحِيْطِ وَمَنْ رَقَّ ثَوْبُهٗ
رَقَّ دِيْنُهٗ وبماده ستر عورت ہست کذا سمع من الثقات۔ ومراد شوق وتکلف حضور
درینجا در حق جماعة ہست که بدوام حضور بے تکلف نرسیده اند۔ وَاَمَّا الْمُنْتَهِيْ فَمُعَامَلَتُهٗ

وراء الوراء كما صرح به الإمام في موضع آخر و آنچه امام در احتیاط ششم فرموده که
از دل خود فتوی پرسد نه از مفتیان، اگر مسئلهٔ اهل دل صحیح است در ارتکاب
رخص ولقد احتج من جوز أخذ مال السلاطين إذا كان فيها حلال وحرام
مما لم يتحقق أن عين المأخوذ حرام بما روي عن جماعة من الصحابة أنهم أدركوا
أيام الأئمة الظلمة وأخذوا الأموال منهم أبو هريرة وأبو سعيد الخدري وزيد
بن ثابت وأبو أيوب وجرير بن عبد الله وجابر وأنس رضي الله عنهم عن مروان
ويزيد وعن عبد الملك وأخذ ابن عمر وابن عباس من الحجاج وأخذ كثير من
التابعين عنهم كالشعبي وإبراهيم والحسن وابن أبي ليلى وأخذ الشافعي من
هارون الرشيد ألف دينار في دفعة وأخذ مالك من الخلفاء أموالا جمة
وقال أبو هريرة إذا أعطينا قبلنا وإذا منعنا لم نسأل وعن سعيد بن المسيب
عن أبي هريرة كان إذا أعطاه معاوية رضي الله عنه سكت وإن منعه وقع
فيه وروى نافع عن ابن عمر أن المختار كان يبعث إليه المال فيقبله ثم يقول
لا أسأل أحدا ولا أرد ما رزقني الله ناقة فقبلها وكان يقال لها ناقة
المختار وعن نافع أنه بعث ابن معمر إلى ابن عمر ستين ألفا فقسمها على الناس
ثم جاءه سائل فاستقرض من بعض من أعطاه وأعطى السائل ولما قدم
الحسن ابن علي على المعاوية رضي الله تعالى عنهم فقال لأجيزنك بجائزة
لم أجز بها أحدا من العرب ولا أجيز أحدا بعدك من العرب فقال فأعطاه
أربعمائة ألف فأخذها وعن حبيب ابن ثابت لقد رأيت جائزة المختار
لابن عمر وابن عباس فيقبلانهما فقيل ما هي فقال مال وكسوة وعن الزبير

ابن عدی انه قال قال سلمان اذا كان لك صديق عامل او تاجر يقارف الربوا
اي يباشره فدعاك الى طعام او نحوه او اعطاك شيئا فاقبل فان المهنا لك
وعليه الوزر فان ثبت هذا من المربي فالظالم في معناه وعن جعفر عن
ابيه ان الحسن والحسين كانا يقبلان جوائز معاوية وقال حكيم ابن جبير
وقد جعل عاشوا من اسفل الفرات فارسل الى العشيري اطعمونا مما عندكم
فارسلوا بطعام فاكل واكلنا معه وقال العلاء بن زهير الازدي اتى ابراهيم
اطعمونا مما عندكم الي وهو عامل على حلوان فاجازه فقبل وقال
ابراهيم لا باس بجائزة العمال لان للعمال مؤنة ورزقا ويدخل بيت المال
الخبيث والطيب فما اعطاك فهو من طيب ماله فقد اخذ هؤلاء كلهم
جوائز السلاطين الظلمة هذا ملخص كلام الامام في الاحياء۔ بالجملہ اطوار مشائخ
مختلف است وكلهم على الهدى۔

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در تحریض بر محاسن ذکر وبیان آن کہ سرعت تاثیر مخصوص این طریقہ است ومشائخ وقت بعد از ریاضتہاے شاقہ بذکر قلبی می رسند۔ وبیان آنکہ طریق توجہ وجذبہ وتشریع ذکر قلبی در ابتدا ہمہ از تصرفات حضرت ایشان است وترجیح این طریق۔ وبیان فناے نفس وفناے جذبہ وبیان آنکہ زوال صفات بشری منوط با دل است ؎

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو
یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند

چندے از طالبان حق کہ در یک دگر فانی شدہ بنشینند مثمر برکات عظیمہ است۔ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت خویش این دولت را بشما نصیب گردانید واین ہم

عجب تر آنکہ این قدر صحبت شما را اثر پیدا شدہ کہ دیگرے ہم منتفع تواند شد۔ چنانچہ از نوشتۂ دیروز بہ وضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ، مشائخ این وقت کہ خود را بہ شیخی کشیدہ اند سالہا جان می کنند و چلہا می نشینند و ذکر جہری می کنند کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریابند میسر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از صحبت ایشان حاصل شود۔ مشائخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معصومیہ انتساب دارند ہمین حال دارند از سلاسل دیگر کہ قادریہ وچشتیہ باشد چہ گوید این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا از تصرفات حضرت ایشان ما ست در اولیائے سابق این نوع کمتر بود و درین آوان خود مطلق رفتہ است و غیر از اسم و رسم چیزے دیگر نماندہ۔ شیخ اوحد الدین کرمانی کہ از مشائخ کبار بود بعد از شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید ؎

اوحدی شصت سال سختی دید
تا شبے روے نیک بختی دید
سال و مہ چون ملک بسر گشتم
تا فلک ولد دیدہ در گشتم
بر سر پاے چلہ داشتہ ام
نہ کہ انا بہر رمہ داشتہ ام
از برون در میان بازارم
وز درون خلوتست با یارم

بہ این بیت آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنائے قلب و فنائے جذبہ و فنائے نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا است چہ ذکر در رنگ الف و با ہست کہ اطفال را تعلیم می نماید ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقۂ بزرگان ارتباط ندارد و تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتہا

یکان یکان را حرکت قلب می شود و ہمین قسم مشائخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کردہ بعد از سالہا بہ ذکر قلب برسند طریقِ توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہذا بزرگان ما طالبے را کہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می فرمایند چہ در اواخر ہمہ را بازگشت بہ این اسم مبارک ہست۔ اما بعد از ریاضت شاقہ کسے را کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بکمالِ تصرف عنایت فرمودہ ہست می تواند کہ طرفۃ العین القاء ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوش تر گفت ؎

یک لحظہ عنایتِ تو اے بندہ نواز   بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریقِ احمدی ہست کہ جامع جمیع سلاسل ہست و خلاصہ جمیع طرقہا فی الحقیقت نسبت این طریقِ عالی ہیچ طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند ہست۔ کمالِ عنایتِ خداوندی عز شانہٗ کہ درین طریق داخل ساخت و شوقِ سلوک این راہ عنایت فرمود فطُوبیٰ لکُمْ وَبُشْرٰی۔ استفسارے از فنائے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ ذاتِ ممکن عدم ہست۔ و آنچہ از صفاتِ کمال از وجود و سائر صفات از سمع و بصر و قدرت و حیوۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و مستفاد از مرتبۂ وجوب ہست و پرتوے ہست از آن مرتبۂ مقدسہ مثلاً علم ممکن پرتوے ہست از علم الٰہی و ظلے ہست از ظلال آن علم۔ و علیٰ ہٰذا القیاس صفاتِ دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتے و باین نمود بے بود خود را صاحب صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفاتِ خاصۂ واجب الوجود می نماید و در امانت خیانت می کند ؎

وصافیِ خود بزعم حاسد تاکے   ترویج چنین متاع کاسد تاکے
تو معدومی خیال از ہستی تو   باشد فاسد خیال فاسد تاکے

و چون بکمالِ فضل می خواهند که بنده را به قربِ خویش بنوازند این معرفت او را عطا می فرمایند تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نماید ذاتِ خود را عدمِ صرف جمادِ بے حس و حرکت می بیند و آنچه در وے تعبیه کرده اند بذوق می یابد که عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی می فرمایند ؎

چون بدانستی تو خود را از نخست — سوئے آنحضرت نسب کردی درست
وانکه دانستی که ظلِ کیستی — فارغی گر مُردی و گر زیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حوالهٔ اصل کنند در فنائے جذبه هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفاتِ بشری او هنوز بر جا است بسبب غلبهٔ جذب از نظر مستور می شوند بخلاف فنائے حقیقی که بالا ذکر یافت۔ صفات از بیخ و بن کنده می شوند و اثرے از وجودِ بشری نمی ماند لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ که فنائے قلب و فنائے جذبه را خود خوب درک نموده نوشته اند۔ امید که این مراقبه هم بوجهِ احسن در ذهن قرار گیرد۔ فقیر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایتِ کرمِ اوست تعالیٰ که غائبانه کسبِ این کمالات نموده اند و معامله بجائے رسیده است که دیگران را از صحبتِ شما بهره برسد۔ در حقِ سلاطین این قسم هنوز حکمِ عنقائے مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسلِ بادشاهان خصوص در طائفهٔ نساء با این عنایات سرفراز شده باشد۔ هر گاه در فقرا این قسم امور نادر باشد از سلاطین چه گفته آید۔ این همه از کششِ جذبِ محبت است که نصیب وقتِ شما است۔ والسلام۔

مکتوب هشتم۔ نیز به بیگم مذکوره در بیان فنائے نفس بطریقِ اجمال۔

هر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش — باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

هر ظل را به اصلِ خود شاه راهے است و هیچ خارے و خسکے درمیان شان حائل نیست

اگر خار و خسک است اعراض او از اصل و اقبالِ او بجود است. اَنْتَ الْعَمَامَةُ عَلَی الْمِسْکِ ع

با مار سیه نشین و با خود منشین

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسمِ الٰہی است جل شانہ' که مربیِ سالک است چه مقرر این طائفهٔ علیه است که فردے را از افراد عالم اسمے است از اسماے الٰہی جل شانہ' که تربیتِ ظاهر و باطنِ او از ان اسم است و هر چه در آدمی نمودار است از وجود و صفات همه مستفاد از ان اسم است و فناے نفس عبارت از لحوقِ صفاتِ ممکن است به اصلِ او که آن اسم باشد. و چون این دید عاسیتے غالب می آید سالک وجود و صفاتِ خود را پرتوِ آن اسم می یابد و چون بکمال می رسد جمیع صفاتِ خود را به اصلش می نماید و خود را بعدمِ صرف متحقق می شمرد. این زمان نه از عارف نامے می ماند و نه نشانے چه ذاتِ او عدم بود و آنچه او را داده بودند بطریقِ امانت بوده چون امانت به اهلِ آن رجوع کرد آنچه ذاتی او بود بحال ماند این است بیانِ طریقِ فناے نفس به طریقِ اجمال هر چند دیروز همین قسم معارف نوشته شده لیکن براے وضوح باز نوشته آمد نیک ملاحظه نمایند. و اگر در جاے شبهه ماند باز استفسار نمایند. چه توان کرد عمده این کار دیار صحبت است غائبانه فهمیدن این قسم امور بغایت مشکل است اما لِلّٰہِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ که غیبتِ شما زیاده از صحبتهاے دیگران است. آنچه بشما درین مدتِ قلیل غائبانه داده اند به طالبانِ حضور بعد از مدتہاے شود. این همه ثمرهٔ خدمت گاری و خاکساری است که به فقراے باب اللہ از شما به وقوع می آید. امید وار باشند. والسلام:

مکتوب نہم - نیز به بیگم مرحومه در جواب مکتوبِ او که او اتحاد صفاتِ خود با صفاتِ حق نوشته بود و بیانِ فرق درمیان یافتن حسناتِ خود را عین صفاتِ حق و یافتن آنها پرتوِ صفاتِ او سبحانه'۔

نوشته بودند که صفات خود را صفات حق می یابم این مقام معتبر است بوحدت وجود۔ و بس مقام عالی است۔ لیکن درینجا دو دقیقه ایست یکے آنکه سالک وجود و صفات، خود را عین وجود حق سبحانهٗ می یابد و دیگر آن که وجود و صفات خود را پرتو وجود و صفات، حق می یابد نه عین آن و تفرقه درین دو دارد دقیق است نیک ملاحظه نموده بنویسند و آنچه از احوال چندے که داخل طریق شده اند نوشته بودند که ذکر دل آنها جاری است باید که الحال لطیفهٔ روح را نشان دهند و چون این لطیفه را خوب بفهمند مقام لطیفهٔ اخفی را تعین نمایند و یکے از آنها چند مواقع روشن که دیده بود بغایت عالی است احوال شما است که در آنها منعکس گشته است نیک بحال آنها مقید باشند۔ والسلام۔

مکتوب دہم۔ نیز به بیگم مغفوره در بیان آنکه اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و بیان آنکه به تکرار کلمهٔ طیبه نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر خالص و کمالات این طریقهٔ علیه به طریق اجمال۔

لَهُ الحَمْدُ۔ اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و هر چه می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ باید که نیک بحالِ خود تفکر نمایند و به تکرار کلمهٔ طیبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جمیع مقاصد و مرادات نفی نموده اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعالِ خود را به اصلِ آن حواله کرده متخلق به اخلاقِ الٰہی عز شانه، گردند و چون این هر دو کمال که مشائخ دیگر کمال گفته به انجام برسد شروع سیرِ ولایتِ کبریٰ که ولایتِ انبیاء است علیهم الصلوٰة والتسلیمات می شود۔ و این ولایتِ کبریٰ در اصحابِ پیغمبر صلی الله علیه وسلم شائع بود

بعد از زمانِ اصحاب رُو به استتار آورده و درین هزار سال بر اولیاے امت مختفی مانده تا آنکه نوبت به حضرتِ الیشانِ ما رسید حضرت حق سبحانہٗ در این معما را بر آن حضرت کشود۔ و چون این ولایت به انجام می رسد ولایتِ دیگر که آن را ولایتِ علیا خوانند ظاهر می شود و این ولایت تعلق بملائکه کرام علیٰ نبینا و علیهم الصلوٰة و التسلیمات دارد۔ و از گذشتِ این ولایت کمالاتِ نبوت و رسالت جلوه گرمی شوند و از گذشتِ آن معامله دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است که حق سبحانہٗ از جمیع این کمالاتِ شما را بهره ور گرداند۔ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است
بانگ دو کردم اگر در ده کس است

و جماعه را که داخلِ طریق ساخته اند بحالِ شان متقید باشند و ذکرِ لطائف ثلثه و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکاسل نه ورزند ؎

این دم که تراست باده در جوش
از خشک لبان مکن فراموش

و کسانِ دیگر هم که شوقِ طریق داشته باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقۂ ذکر و مشغولی را سرگرم دارند۔ والسلام

مکتوب یازدهم۔ نیز به بیگم مذکوره در تعبیر واقعه عالی که نوشته بود و ذکر برکاتِ اعتکاف و رسیدن خطے از آن به وے۔

لہُ الحمد۔ نوشته بودند که در عین مراقبه روشنائی سه مرتبه از جانبِ دست راست در نظر آمد که گویا شمع روشن شده و همان وقت بخاطر قرار شد که این نور پرتوے از صفاتِ الٰهی است عز شانہٗ، و گرم شد چنانچه در حمام کسی گرم شود شکرِ قادرِ بے همتا بجا آوردم۔ مطالعۂ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند

که این نور عبارت از ظهور اسم الٰهی باشد که مربی سالک است و فنا و بقا عبارت از لحوق به آن اسم است لِلّٰه سبحانه الحمد که موافق یافتِ این فقیر لشما نیز معلوم ساختند شب اوّل اعتکاف که بجمیع همراه نشسته انوار و برکات بسیار ظاهر شده بود۔ و خاطر این حقیر بجانب شما توجه خاص داشته و معلوم می شد که حظ وافر ازین برکات نصیب شما هم شده چنانچه فقیر نوشته بود که در عنایات این اعتکاف لشما شریک آید و تا حال هم هرگاه واردے روے می دهد شما بخاطر می خلید و آرزو می شود که لشما هم بهره برسد خصوص امشب آن قدر دعا و توجه در حق شما نموده شده است که چه نویسد۔ امید است که بمرور ایام آثار آن ظهور نمایند۔ والسلام۔

مکتوب دوازدهم۔ نیز به بیگم مذکوره در بیان آنکه حظ وافر از ولایت علیا منوط به کمالِ استقامت است و همین استقامت علامت محبتِ احوال است و فقدانِ آن نشانے استدراج و بیان آنکه مشاهدهٔ احوال مریدان باید که عُجب نه اندازد بلکه موجب انفعال و خجالت باشد۔

آنچه از تصفیه عناصر اربعه نوشته بودند به وضوح انجامید و سبب مسرت گردید۔ بدانند که این مقام مخصوص بملائکهٔ عظام است علیهم الصلوٰة والتسلیمات و مسمیٰ است به ولایتِ علیا۔ و درین مقام ذات عز شانهٗ در پرده صفات متجلی می گردد و چون ملائکهٔ عظام به کمالِ عصمت موصوف اند و از جمیع گناهان محفوظ سالک را باید که به کمالِ استقامت متصف شود تا از برکاتِ این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔ علامت صحتِ احوال همین استقامت بر شریعت است هر که در استقامت بیش در معرفت بیش۔ این سر رشته را نیک نگاه داشته زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

عالم عالم بدبینند و در استقامت قدمِ راسخ عطا نہ فرمایند خرابیِ خود را دران باید دانست و استدراج باید انگاشت و اگر استقامتِ تام بر اوضاع شریعت عنایت فرمایند و از احوال و مواجید ہیچ ظاہر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آرے احوال و مواجید چون بہ استقامت جمع شود نورٌ علیٰ نور است و آنچہ از احوالِ جماعہ کہ داخلِ طریق شدہ اند ادراک نمودن بعضے فنائے نفس را و بعضے دیگر فنائے قلب را و برخے سلطان ذکر را و طائفہ ذکر نفی و اثبات و ذکر لطائف ہمہ معلوم گردید و موجب ازدیادِ شکر گردید لیکن باید کہ منظورِ نظر احوالِ خود باشد و حرکات و سکناتِ خود منظور بود۔ مبادا مشاہدۂ احوال مریدان در عجب اندازد کہ سمِ قاتل است و ترقیاتِ مریدان باید کہ سببِ انفعال و خجلت باشد و خود را لائقِ این معنی نداند ہمیشہ خود را در جرگہ مبتدیان دانستہ طلبِ زیادتی بایدے

ہنوز ایوانِ استغنا بلند است   مرا فکرِ رسیدن ناپسند است

والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب سیزدہم۔ بہ شیخ عطاء اللہ سورتی در بیانِ طریق بر سبیل اجمال۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ برادرِ گرامی حقائق آگاہ شیخ عطاء اللہ معلوم نمایند کہ ابتدائے معاملہ این بزرگواران از قلب است و از گذشتِ آن بروح بعد ازان بہ لطیفۂ سر بعد ازان بہ لطیفۂ خفی و پس ازان کار و بار بہ لطیفۂ اخفی است و ہر یک ازین لطائف زیرِ قدمِ نبی است از انبیاء اولوالعزم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات قلب زیرِ قدمِ حضرت آدم است علیہ السلام و روح زیرِ قدمِ حضرت ابراہیم و حضرت نوح علیہما السلام و لطیفۂ سر زیرِ قدمِ حضرت موسیٰ است علیہ السلام۔

ولطیفهٔ خفی زیرِ قدمِ حضرتِ عیسیٰ است علیه السلام ولطیفهٔ اخفیٰ زیرِ قدمِ حضرت خاتم الانبیاء است علیه وعلیٰ آله افضل الصلوٰة و هر یکے ازین لطائف فنائے وبقائے است فنائے قلب بحصول تجلی افعال است وبقائے او به آن و معنی لطیفهٔ روح تجلیاتِ صفات است و معنی لطیفهٔ سر شیون واعتبارات و معنی لطیفهٔ خفی صفاتِ سلبیه تنزیهیه و فنائے لطیفهٔ اخفیٰ تجلیِ ذات عز شانه به حصول انجامد۔ این است منتهائے عروج لطائف خمسه عالمِ امر بعد ازان معامله به عالمِ خلق است که نفس ناطقه و عناصرِ اربعه باشد و سیرِ این لطائفِ خمسه عالمِ خلق به ولایتِ علیا و کمالاتِ نبوت مطابق است واز گذشتِ آن حقیقتِ کعبه ربانی جلوه می فرماید و بعد ازان سالک به حقیقتِ قرآن مجید واصل می شود۔ پس ازان قرب حقیقتِ صلوٰة است و کمالاتے که فوق حقیقتِ صلوٰة است علیحده است و معامله که به حقیقت الحقائق و اسرارِ محبوبیت متعلق است خود از بیان خارج است و درین مقام به بعضے احاد شرعی از متشابهات و مقطعات قرآنی ارزانی می فرمایند۔ اسرار و دقائق این مقام به استتار و بطن الیق است۔ ع قلم اینجا رسید و سر به شکست۔

بیانِ طریق علی سبیل الایجاز این است که حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه به آن مخصوص اند۔ و تسلیکِ طلاب به آن راه نموده اند۔ والسلام۔

مکتوب چهاردهم۔ به سیادت و نقابت پناه میر محمد ابراهیم در جواب مکتوبِ او که از ملاحت و نزول بے کیف و عنایت جناب سرورِ کائنات علیه افضل الصلوٰت و اکمل التحیات و شوقِ زیارت بیت الله نوشته بود۔

إِنِّيٓ أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ۔ صحیفهٔ شریفه که مشتمل بر احوالات بلند و

معاماتِ ارجمند بودہ رسیدہ خوش وقت ساخت ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از یافتنِ زیور و مروارید در برِ خود و معلوم نمودن طاقتے زربفت کہ گرداگرد مروارید باشند بر سرِ خود و احساس کردن حنا در دست و پاے و غیر آن مندرج ساختہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ امید است کہ این ہمہ عنایات ناشی از مقامات ملاحت گشتہ باشند وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ تشخیص این قسم امور کما حقہٗ تعلق بہ حضور دارد لہٰذا این احقر را آرزوے تمام است کہ یک چندگاہ صحبتِ طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امرِ شما تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوندد خوش گفت ؎

آسودہ شب باید و خوش مہتابی
تا با تو حکایت کنم از ہر بابی

ونیز نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانہ ارذل الناس درآید و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رو دہد ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہِ عظمت و جلال باشد کہ بلاکیف است تفصیل این معاملہ نیز بمشافہہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدانِ عبارت تنگ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ۔ نقدِ وقت۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ این قسم نزول بلاکیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرا باین دولت بنوازند۔ ع باکریمان کارہا دشوار نیست۔

ومعاملہ فوقِ تعینِ حبی اگر خوب منقح شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصوصیت غائبانہ متوجہ است و الصاق و اتصال خاص سابق نبودہ درین روزہا باطن خود را

بباطنِ شما می یابد و بہمیں سبب توجہاتِ غائبانہ بے خواست درحقِ شما نمودہ می آید ایضاً اندراج نمودہ بودند کہ الطاف و عنایات جنابِ مبارک سرورِ عالم و عالمیان علیہ من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا خیلے درباب این عاصی مفہوم می شود و بعضے اوقات اعضاے خود را اعضاے جنابِ مبارک علیہ السلام می یابند اوّل دلیل است بر اتحاد بحقیقۃ الحقائق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرت ایشان چہ عجب شما یکے از مقبولانِ خاصِ آن حضرت اید و آنچہ از اظہارِ شوق کعبۃ اللہ ملہم شدن بآنکہ شاید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعۂ آن ذوقین ساخت امید است کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چہ فی الحقیقت حقیقتِ کعبۂ ربانی فوقِ تعین حبی تعلق دارد بلکہ مقاماتِ صفات و افعال نیز فوقِ این تعین است تا آنکہ بہ حقیقتِ قرآن مجید وصولِ نظری بہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم را اینجا گنجائش نیست وصولِ نظری او ست ع بس۔ بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ والسلام

مکتوب پانزدہم۔ نیز بہ میر مذکور در جوابِ مکتوبِ او کہ از مقاماتِ عالی و ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنبِ نسبتِ حضرات نوشتہ بود۔

آنچہ از مزجِ ملاحت با صباحت و معاملہ کن مکن (ع؎) وغیر آن اندراج نمودہ بودند مطالعۂ آن سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان است و نوافل و مباحاتِ دیگران درحقِ این قسم عارف داخلِ فرائض می گردد و معیتے و محبتے کہ نصیبِ وقتِ شما است دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبی و بشری ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار — مبادا خالیت شکر زمنقار

نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزلِ من آمدہ باعث شدند کہ بر سرِ مزار

؎ نہیں پڑھا جا سکا۔

به فاتحه خواندن بیا. من نظر به غیرت تو نموده اقدام نه نمودم تا آنکه آثارِ غیرت خواجه مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند که مرا التصرف بکنند و بارِ خود بر من انداخته و خیلے زور نمودن چندان که کردند من نرفتم و از همین جا فاتحه خواندم. مخدوما، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطرِ ایشان عزیز بوده چه می شد اگر لمحهٔ رفته فاتحهٔ ایشان می خواندند. لیکن همتے و غیرتے که در نهادِ شما کاین است این قسم امور مستبعد نیست. حق پیر پرستی همین است که از شما به ظهور آمده. و نیز نوشته بودند که چون به بلدهٔ تهانیسر رسیدم حضرت میر ابجیو و سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی ظاهر شدند حضرت میر ابجیو سکوت و مراقبه داشتند و شیخ بسطامی حرفهاے شکر آمیز می فرمودند من متوجه نسبتِ این عزیزان گشتم و حقیقت نسبتهاے ایشان را دریافتم کاش نسبتهاے این بزرگواران نسبت به حضرتِ ما حکم قطره داشتے نسبت به دریاے محیط. لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْد که به شمّه از کمالاتِ پیرانِ خود آگاه شدید. والسلام.

مکتوب شانزدهم. نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او که از ظاهر شدن اثر توجه غائبانه نوشته بود و بیان آنکه ظهورِ همچنین اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر ناحق شناسی بعضے یاران و اظهارِ تاسف بر فقدانِ طالب صادق درین زمان وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ.

نحمدهٗ و نصلی و نسلم از مشتاق مهجور بآن یارِ وفادار سلامِ سلامت انجام برسد از اثرِ توجهِ غائبانه که منشاے آن بزعمِ این فقیر نسبت ملاحت بوده نگاشته بودند که بحدے غلبه کرده که در تمام حویلی انوارِ آن منتشر شد و صریح دانست که درین وقت توجهے بحالِ من نموده باشند لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْد که غائبانه اثرِ این قسم عنایت خاص مدرک شده. این همه مترتب بر معیتے و خصوصیتے است که نسبت شما کائن است

این نوع معیت دقیقه را از دقائق فرد نمی گذارد که نصیب محب صادق نه گردد خصوص محبتے و ندوسیتے که نصیب وقت شما است سبب غبطهٔ خواص و عوام است والحق هکذا چه این قسم لوازم صدق طلب که از شمایه ظهور انجامیده اگر از دیگران عشر عشیر آن به وقوع آید غنیمت باید دانست۔ هرگاه نظر به احوال و اطوار شما می افتد شکر نموده می آید که درین وقت طالب صادق هم بهم برسد که قدر این دولت را شناسد والا اکثرے با وجود آنکه به کمالات عالی رسیده اند اندک بے التفاتی ظاهری را که به اسباب دنیوی تعلق دارد به آن کمالات و بشارات عدیل نمی دانند۔ این قسم حق عظیم به چیز حقیر لایعنی بر ضایع می سازند خصوص ازان هنگام که این عاصی را آشنائی بادشاه درمیان آمده و به این بلا مبتلا شده۔ طالب صادق که از حب جاه و ریاست خود خالی باشد کمتر بدست می افتد کو طالبے که دیوانه وار از جمیع تعلقات وارسته محض لله فی الله صحبت دارد و هیچ اعتراضے را بسبب اغراض فاسدهٔ خود در حرکات و سکنات راه نه دهد و ننگ و ناموس خود را یک سو داشته خود را فرش راه سازد۔ و جمعے به تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر مجالس قانع و خورسند اند و طائفه را منتهاے مقاصد معرفت سلطان وقت است والحال اِنَّ هٰذِهِ الْمَعْرِفَةُ لَيْسَ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِقْدَارُ مِثْلَ الْبَعُوْضَةِ الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد الله سبحانه که باوجود آن بعضے طالبان صادق بهم رسیده اند ولَوْ عَلٰی سَبِیْلِ النُّدْرَةِ که محل موجب اطمینان خاطر می نماید۔ ع بلا بودے اگر این هم نه بودے۔

عمر بگذشت و حدیث درد ما آخر نه شد   شب به آخر شد کنون کوته کنم افسانه را۔ والسلام

مکتوب ہفدہم۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب او کہ محتوی بر بلند ہمتی و اسولہ سوال چند بودہ۔ و بیان آنکہ بے اشارۂ محبوبیت حصولِ ایمان بغیب دشوار است و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرۂ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است چنانکہ مقامِ اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ است و بیان آنکہ حصولِ ایمان بغیب منوط بہ عدم ملاحظہ اسما و صفات و شیون و اعتبارات است۔ و ما یناسب ذٰلک۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم اکتفا بر آنچہ در شہود و مشاہدہ در آید سبب امید واریہائے کثیرہ گردید۔ اِنَّ اللہ سُبْحَانَہٗ یُحِبُّ مَعَالِی الْہِمَمِ۔ علو ہمت و سمو فطرتِ جبلی شما است و علو استعداد و بلند پروازی ذاتی و اصلی۔ شما نوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضے حالاتِ اصل روی دہند۔ اگر در قید کتابت آرم کاغذہا سیاہ شوند اما مناسبِ حالِ خود ہمی دانم در تستر حلاوت دیگر است ہم چنین است۔ لیکن اخفا و تستر از نامحرمان زیبا است بخیر خواہان حقیقی و دوستان صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ دارد۔ بلکہ در طریقت لازم و ناگزیر۔ و عادت مستمرۂ مشایخ کرام و راہ گفتگوے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ می شود۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ کمالِ بشریت در مقامِ عبدیت است تا آنکہ تصفیہ عنصر خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرۂ کامل فرا گیرد الامر کذا خوش گفت ؎

خاک شو خاک تا بروید گل　　کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل

و نیز نوشتہ بودند کہ بہ یقینِ جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از ایمان شہادت است۔ چرا کہ ہر چہ مشہود می شود بے شائبۂ شبہ و مثال نخواہد بود الخ مطالعۂ آن خیلے ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را باین دولت مشرف

می سازند بلکه تا نشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ تجمیع مراتب نفی را درگذاشتن و تمام دائره نفی را قطع نمودن مخصوص به حضرت ابراهیم است علی نبینا و علیه الصلوٰة والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ نص قاطع درباب آن حضرت صادر گشته و جمعے که در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراهیمی دارند نیز به تبعیت و وراثت علیٰ قدر الاستعداد بهره ازین مقام بدست می آرند۔ بالجمله رأس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمٰن است علیٰ نبینا و علیه الصلوٰة والتسلیمات و مقام اثبات خاصه حضرت حبیب الله است صلی الله علیه وسلم و خال خالے را ازین امت به طفیل او علیه الصلوٰة والسلام می نوازند وَهُمُ الْاَقَلُّوْنَ و تا تمام نفی پس پشت نه دهند خود را قرار مقام اثبات حاصل نه شود۔ و نیز باید دانست که ایمان غیب علیٰ وجه الاتم وقتے متحقق شود که هیچ اسم و صفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشته ایمان به غیب هویت حاصل نماید۔ بسیار باشد که بعضے صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات عز شانه جدا نیابد۔ و گرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فهمد عزیزانه تا این زمان در بند ایمان شهود نیست خیلے مدت بسر باید که به امتیاز چونی باین فرق ممند گردد وَلَا يَبْقٰى فِيْ بَصِيْرَتِهٖ صِفَةٌ وَلَا اِسْمٌ وَلَا رَسْمٌ وَلَا اِعْتِبَارٌ خوش گفت ؎

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست　　درون دیده اگر نیم موست بسیار است

استغفر الله مثل من دور از کارے را به امثال این نوع سخنان چه کار آن قدر در لجه عصیان فرو رفته است که چه شرح دهد ارتکاب مشتبهات و محرمات نقد وقت است و عزائم امور از دست رفته آرزومند است که قدم از دائره مباح و رخصت بیرون ننهد آن هم میسر نه لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ والسلام۔

مکتوب ہشدہم۔ بہ مرزا محمد میرک در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ اعلاے مراتب کمال و تکمیل برسند۔ صحیفۂ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ ہمین این احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ می بینم کہ درختے است بشان و خیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ و شخصے می گوید کہ ہر جا خواہی این پلنگ ترا می برد و این درخت ہمراہ است۔ و می بینم کہ قصد رفتن جاے کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایہ کنان است و حال آنکہ در اثناے راہ پست و بلندی ہم درمیان آمدہ است و تا آب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعبیر این را امید دارم متوجہ شدہ بنویسید۔ مخدوما! واقعہ بسیار عالی است مطالعۂ آن خیلے محظوظ ساخت می نماید کہ ایمائی بہ آن معاملہ باشد آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات نوشتہ اند کہ مطمئنہ بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات ولایت کبری است از مقام خود عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقا می نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدا می کند و استیلا بر ممالکِ قرب می فرماید۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات عروجِ ولایت کبری است بر آیندہ و این تخت را نظر باطن مبطون نفوذ می کند و بہ غیب الغیب مراتب می نماید۔ بلکہ کسے کہ بہ ارفع امکنہ صعود فرماید بصر او تا بابعدِ ابعاد نفوذ خواہد کرد الی آخرہ۔ سریر عبارت از این تخت باشد و درخت سایہ دار گویا کنایت از باطن حضرت محبوب سبحانی حضرت الشان است اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ چون شما از مقبولان آن حضرت اید ہمیشہ سایۂ آن حضرت بر شما است و امید است کہ جہد ترقیات باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد و این واقعہ مشعر برکات صوری و معنوی باشد۔

پادشاہے کہ از عنایتِ خویش　　ہر دو عالم بیک گدا بخشد

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. والسلام

مکتوب نوزدہم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ بہ آخرین تحقیقات حضرت ایشان فوق تعینات ثلثہ قرار یافتہ و حقیقۃ الحقائق کنایت از تعین حبی گشتہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و جز آن بما وراء این تعین مقرر شدہ و اظہار فقدان طالب صادق درین آوان۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم ؎

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام　　تا زین دو کدام خوب تر کرد خرام
خورشید جہان تابِ تو از جانب شرق　　یا ماہِ جہان گردِ من از جانب شام

خبرِ قدوم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحتِ فراوان رسانید لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰى ذٰلِكَ چون قدم رنجہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان زیر بارِ انتظار اند و آرزوے استماع اخبار بیت اللہ و روضۂ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارند۔ حقیقتِ کعبہ حسنا بہ اندازۂ آخرین تحقیقات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فوقِ تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ و حقیقت الحقائق کنایت از تعین حبی گشتہ و منتہاے وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و حقیقتِ کعبہ و مراتبِ صفاتِ ثمانیہ و حقیقتِ قرآن مجید و غیر ذلک بما وراء این تعین مقرر گشتہ سیر این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادرِ گرامی ازین ہر دو سیر سیر گشتہ بجہتِ تنویرِ این بقعۂ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔ نزول بہ اندازۂ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسد دعوت صاحب آن

اتم خواهد بود و به نزولِ اتم مشرق خواهد گردید ع

این کار دولت است کنون تا کرا دهند

امور دیگر متعلق به شفاه و حضور دارد زود تر برسند که معاملهٔ صحبت درین اوقات به نوعِ دیگر است به گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ محرمے مثل شما کو که برمز و اشارهٔ حرفے ازان بے نشان با وے توان درمیان آورد و بر بعضے اسرار خاصه اطلاع توان داد و کو طالبے مانند شما که خان و مان و عز و جاه خود را برباد داده باشند تا ساعتے با وے درد دل توان گفت۔ طالبے که خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عنقائے مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص هم خالی نمی یابند بعضے طالبانِ صادق بهم رسیده اند وَهُمُ الْاَقَلُّوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب بستم۔ به بادشاه دین پناه در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن و در دیدن قصور اعمال و متهم داشتن نیات وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ کمترین دعا گویان بعد از عرض سلام و تحیه معروضِ مقدس معلی می گرداند که ورودِ فرمانِ عالی شان سبب سربلندی و موجب مزید اطمینان خاطر و مقهوری اعدائے دین و رفع ظنونِ فاسده گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِیَدِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ فِی الْحَدِیْثِ مَنْ اَدْخَلَ عَلٰی مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وَمَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَدًا۔

اگر ہزار غم ست از جہانیان بر دل   ہمین بس ست کہ او غمگسار ما باشد

وَنِعْمَ مَا قِیْلَ ؎

لَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیٰوۃُ مَرِیْرَۃٌ   وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ
وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ   وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابٌ

فِی الْحَدِیْثِ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ حضرت سلامت این حقیر خود را از اہل دین و دیانت بمراحل البعد می داند۔ لیکن آن حضرت بہ مقتضاے حسن ظن کہ دارند مہربانیہا فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند۔ ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موے   یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

والا اگر حقیقت کساد و شرارت نہانی او ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد۔ و از صحبت و آشنائی او گریزان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است شمہ از حقیقت بہتان اعداء اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمد للہ کہ بر خاطر اشرف مبرہن گردید نَحْمَدُ اللّٰہِ لیکن از ذکر عداوت دشمن درونی اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ۔ در حق او علد گشتہ غافل و فارغ بال است و از عیوب کمینہ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ باصلاح مردم پرداختہ کریمہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ نقد وقت است حاصل روزگار او خودکامی و ہوس رانی است و بزم روزگار او خودشناسی و ظاہر آرائی است۔ و طاعت او طاعت ہوا است و عبادت او سمعہ و ریاست۔ کلام او بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے وسوسہ شیطانی نہ۔ استغنائے او طمع آمیز است

وازدواے اوکبر انگیز۔ بالجملہ طالب دنیا ہست و تارک عقبیٰ۔ این ہم قالی نہ حالی۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ ہموارہ بہ مزید دعاے فتح و نصرت و مقہوری اعداء دین کہ شیوۂ قدیمی این خیرخواہ ہست رطب اللسان ہست يَنْصُرُكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا۔ والسلام

مکتوب بست و یکم۔ نیز بہ جناب سعادت نشان مکرم خان در بیان ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروة الوثقیٰ در حق الیشان و دیدن واقعہ عالی دین یاب۔

بِاسمہٖ سبحانہ وَالَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ۔ فِي الْأَثَرِ هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظُلِمَ عَلَيْهِ وَبُغِيَ عَلَيْهِ وَكُذِبَ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ۔ قَالَ يَنْتَصِرُ مُحَمَّدٌ بِالسَّيْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت و مہربانی مرسل بودہ در عین انتظار و نگرانی پرتو وصول افگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید و انواع خوش وقتی حاصل روزگار دوستان ہواخواہان گشت و اشتیاق ملاقات گرامی را مضاعف گردانید؎

شکر خدا کہ یارِ سفر کردہ می رسد
اے کاش ہرچہ زودتر از در درآمدے

لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ بغلبہ و تسلط تمام برآمدن میسر شد وَهٰذَا مِنْ أَعْجَبِ الْعَجَائِبِ و چرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروة الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل حال آن مشفق ہست كَمَا ظَهَرَ لَنَا قَبْلَ وُصُوْلِ هٰذَا الْخَبَرِ بہ ایام یسیرة إِنَّهُ قَدْ مَرَّ شَيْءٌ خَرَجَ مِنَ السَّرْهِنْدِ يَوْمَ اسْتِقْبَالِكُمْ و بعد از رسیدن این صحیفہ کریمہ در حلقۂ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند و انوار استقامت سنت سنیہ بر جبہہ تابان و لائح ہست و حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس

و حضرت والدهٔ مرحومه در مسکن فقیر حاضر شده اند و فقیر در خدمت حضرت ایشان برای ضیافت آن جناب مقید است. گویا شادی در خانه برپا گردیده. از مشاهدهٔ این واقعه رامیده: از دعاهاے عظیمه در حق آن برادر بهم رسیده و اشتیاق را حدے و نهایتے نماند والسلام.

مکتوب بست و دوم ــ به بادشاه دین پناه در بیان آنکه مطلوب در آن جناب دین خالص و قلب سالم است تحریض بر تخلیهٔ سر از ماسوی و تخلیص قلب از اعداے او سبحانهٗ وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ.

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا. اما بعد احقر فقرا بعد از عرض سلام و تحیه معروض می دارد که اخوی شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثنا رطب اللسان رسید و فرمان والاشان با حکایت پر موعظت که از روے کرم و عنایت نامزد این درویش و خاکیش شده بود مصحوب مشارٌ الیه شرف ورود نموده موجب ازدیاد دعاے ظهر الغیب گردید. حقایق بلند و معانی ارجمند آن لذت و ذوق فراوان بخشید. ع

شکر نعمتهاے تو چندانکه نعمتهاے تو

الحق که دران حضرت جل و علا دین خالص می طلبند و دل سالم از تعلق ماسوی می خواهند. کریمه اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ. و کریمه اِذْ جَاۤءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ. دو گواه عدل اندرین مدعی و دو شاهد صدق اندرین معنی. دلے که مسکن ماسوی است در بارگاه کبریا خوار و بے نواست. و تهی از انوار او تعالیٰ. ع در خانه دو مهمان نه گنجد. ؎

آمد سحر آن دلبر خونین جگران　　گفتار تو بر خاطر من بار گران
شرمت بادا که من بسویت نگران　　با شَم تو نهی چشم به سوے دگران

فکر تخلیهٔ سر از اهم مهام است که مهمان عزیز خانه خالی می خواهد اَنَا عِنْدَ مُنْكَسِرَةِ الْقُلُوْبِ

لِأَجْلِي. در عالم حقیقت انکسار دل سبب سلامت اوست برعکس عالم مجاز هر چند شکسته تر بود از نمایافت مرادات و از گنجایش ماسوی سالم تر و قابل تر بود برای ظهور انوار کبریا. و دلی که گرفتار غیر است از وی چه توقع خیر است و روحی که مائل به کهتر است نفس امّاره از وی بهتر است. آنجا همه سلامتی قلب می طلبند و خلاصی روح می جویند و ما گرفتاران در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیم. هیهات هیهات ؎

عمر بگذشت و حدیث درد ما آخر نشد
شب به آخر شد کنون کوته کنم افسانه را

والسلام.

مکتوب بیست و سوم[۲۳]

نیز به بادشاه دین پناه در ذکر بعضی فوائد که از مکتوبات قدسی آیات انتخاب نموده اند.

امّا بعد. احقر دعاگویان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیه معروض مقدس معلی می گرداند که بعضی فوائد از مکتوبات جدّ بزرگوار قدس سرّهٗ انتخاب نموده به حضور لامع النور ارسال داشت امید که تمام به مطالعه خاص در آیند. منها. ما را بنص کار است نه فص فتوحات مدنیه از فتوحات مکیه مستغنی ساخت. منها. و این حال تا مدت مدید کشید و از شهور به سنین انجامید. ناگاه عنایت بی غایت حضرت الله جلّ سلطانهٗ از دریچهٔ غیب در عرصهٔ ظهور آمد. و پردهٔ روپوش بی چونی و بی چگونگی را برانداخت. علوم سابق که مبنی از اتحاد وحدت وجود بودند رو به زوال آوردند. و احاطه و سریان و قرب و معیت ذاتیه که در آن مقام منکشف شده بود مستتر گشته و به یقین معلوم گشت که صانع را جلّ شانهٗ با عالمُ از این نسبتهای مذکوره هیچ ثابت نیست احاطهٔ او تعالی علمی است چنانچه مقرر اهل حق است. شَکَرَ اللهُ تعالیٰ سَعْیَهُمْ منها

از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگِ ابرِ نیسان ریختند و کارے کہ باید کہ بعنایت اللہ سبحانہٗ کردند و الحال آرزوے نماندہ است۔ الّا آنکہ احیاءِ سنتے از سننِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نمودہ آید احوال و مواجید مر اربابِ ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبتِ خواجہا بزرگوار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم معمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ۔ بہ متابعتِ سننِ ظاہریہ متحلّی و مزین دارند ع

کار این است غیر این ہمہ ہیچ

منہا۔ بعد از انطے منازلِ سلوک و قطعِ مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص است کہ مربوط بہ فناءِ آلہہ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزاے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است۔ علم و عمل و اخلاص پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص است حقیقتِ کار این است۔ اما فہمِ ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بہ حقیقتِ طریقت و حقیقت چہ وا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند و نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔ ہَدَاہُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الطَّرِیْقِ۔ منہا۔ جمعے را ازین طائفہ کہ بہ حقیقتِ نماز آگاہ نہ ساختند و بہ کمالاتِ مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجاتِ امراضِ خود را از امورِ دیگر جستند و حصولِ مراداتِ خود را بہ اشیاءِ دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروہے از مہیا نماز را دور از کار دانستہ مبتلاے آن را بر غیر و غیریت داشتند لاجرم تسکین خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجد جستند و مطلوبِ خود را در پردہ ہاے نغمہ

مطالعہ نمودند و رقص و رقاصی میدان خود گرفتند باآنکہ شنیدہ باشند مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً ۔ اگر شمہ از حقیقت کمالات صوتیہ بر ایشان منکشف شدے ہرگز دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد وجد و تواجد نہ کردندے۔ منہا حضرت خواجہ احرار قدس اللہ سرہُ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کنم ہیچ شیخے در عالم نہ ماند۔ اما مرا کار دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائید ملت ہست لاجرم بصحبت سلاطین می رفتند و بتوسل ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ کَلَامُہُ الشَّرِیْف۔ بجاو واثق ست کہ موجب انبساط خاطر مقدس گردد و بہ ملال نہ انجامد۔ والسلام

مکتوب بست و چہارم۔ بہ مرحومہ و مغفورہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ولایت کبریٰ تا تبع تابعین پرتو افگندہ بعدہٗ رد بہ استتار آوردہ و از اولیا حضرت ایشان ما بہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکر معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و بیان آنکہ حصول کمالات مذکورہ در صحبت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بمجرد ایمان آوردن بودہ بعدہٗ مختفی گشتہ و معارف فنا و بقا و توحید وجودی شایع شدہ تا آنکہ نوبت بحضرت ایشان رسیدہ و کمالات مذکورہ از سر نو جلوہ گر گردیدہ۔ وَ مَا مِنَّا سَبَبُ ذٰلِکَ۔

بِاسمہٖ سُبْحَانَہٗ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا۔ مکتوب شریف کہ مشتمل بر احوال شما و مریدان شما بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ از حصول ولایت کبریٰ و یافتن ذات و صفات او سبحانہٗ نزدیک تر از ذات و صفات خود نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید۔ شکر این دولت عظمیٰ بجا آرند لَئِنْ

شکرتم لأزیدنکم۔ این ولایت عظیم الشان ولایت انبیاء علیهم الصلوات و التسلیمات است۔ حضرت ایشان مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه به اظهار آن مخصوص گشته اند۔ و درین هزار سال هیچ یکی از اولیاء الله تکلم نه نموده در زمانِ صحابه شیوع داشت۔ و در تبع تابعین هم پرتو افگنده بود و بعد از آن رو به استتار آورده و ولایت صغری که عبارت از فنا و بقا باشد ظهور تمام داشت تا آنکه نوبت به حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیده و این معمه را بران حضرت کشودند و حال آنکه این ولایت شروع کار آن حضرت است۔ چه بعد از تمامی این ولایت علیا است که ولایت ملائکهٔ عظام است علی نبینا و علیهم الصلوة و التسلیمات و از گذشتِ آن کمالات نبوت و رسالت است و بعد از ان کار و بار به حقیقتِ کعبهٔ ربانی می افتد و فوقِ آن حقیقتِ قرآن مجید و بلند تر از ان حقیقتِ صلوٰة است و بعد از ان حقیقة الحقایق که عبارت حقیقتِ محمدی ست جلوه گری شود۔ و اسرار مقطعات و متشابهات قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت درمیان می آرند این است بیان طریقه که حضرت حق سبحانه و تعالی حضرت ایشان ما را به آن طریق ممتاز ساخته است از ابتدا تا نهایت بنیادش نسبتِ نقشبندیه است۔ برین بنیاد کوشکها و عمارتها ساختند۔ تخم از بخارا و سمرقند آورده در زمینِ هند که مایه اش از خاک یثرب و بطحی است کشتند و به آبِ فضل سالها آن را سیراب داشتند و به تربیتِ احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار به کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید دانست که سلوکِ این طریقِ عالی مربوط است به رابطهٔ محبت که شیخ مقتدا که به سیر محبوبی به این راه رفته باشد و به قوتِ انجذاب به این کمال منصبغ گشته نظر او

شافیِ امراضِ قلبیہ ہست و توجہِ او دافعِ عللِ معنویہ۔ صاحبِ این کمالات امامِ وقت ہست و خلیفۂ روزگار اقطاب و بدلا بہ ظلالِ مقاماتِ او خورسند اند و اوتاد و نجبا از بحارِ کمالاتِ او بہ قطرہ قانع۔ نورِ ہدایت و ارشادِ او در رنگِ نورِ آفتابِ بے جوار ہست او بر ہمہ کس فائض ہست۔ فلیفت کہ بخواہد۔ و این کمالات کہ بہ تفصیل ذکر یافتند در صحبتِ خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت بہ مجردِ ایمان آوردن بہ اصحابِ آن حضرت علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرفِ صحبتِ او علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرف می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمانِ آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام این کمالات مختفی شدند و کمالاتِ فنا و بقا و معارفِ توحیدِ وجود و غیر آن کہ حاصلِ ولایتِ صغریٰ ہست شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہٗ ہمچنین عارفے کاملے را برانگیخت و از پرتوِ آن کمالات جلوہ گر شدند۔ جماعۃ کہ بہ شرفِ صحبت حضرت مجدد الف ثانی و حضرت ایشان مشرف شدند ازین کمالات حظِ وافر گرفتند حق سبحانہٗ این فقیر را دران جماعۃ محشور دارد و در کفش گاہِ محبانِ آن حضرت داخل گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاقِ عصمت مآب خانم جیو و بی بی حافظہ بخوانند تا از کمالاتِ پیرانِ خود آگاہ گردند و جمیع اہلِ طریقہ را بشنوانند کہ سبب مزید اعتقاد گردد۔ و احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب امیدواریہا گردید جمعے را کہ ذکرِ لطائف شدہ ہست طریقِ ذکرِ سلطانی را نشان دہند و جمعے کہ ذکرِ سلطان و نفی اثبات گرفتہ اند طریقِ فنائے قلب را نشان دہند بالجملہ بہ احوالِ طالبان خوب مقید باشند خصوصاً ہمشیرہ دینی خیر النسا خیلے رشیدہ و مستعد می نماید۔ آنچہ از احوال و وقائع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

این قسم طالبان مغتنم اند۔ وہمشیرہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد سجال او معتقد باشند و از احوال خود و جماعۃ کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب بست و پنجم ۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ انفتاح معاملہ مقطعات قرآنی اول در حق آن حضرتؒ بودہ وکذٰلک شروع بشارات حقائق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ و بیان ترقیات اصحاب خولیش و ذکر شمہ الطاف و عنایاتِ حضرت ایشان کہ در حق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ و تعداد منن الٰہی عز شانہٗ۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ اَمَّا بعد فَقَدْ وَصَلَ مِنْ جَنَابِکُمْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ۔ کِتَابٌ یُعْرَفُ فِیْ وُجُوْہِ عِبَارَاتِہٖ نَضْرَاتِ النَّعِیْمِ. آنچہ از سوانح جدیدہ و یافتن خلعت دربر خود و مشاہدہ نمودن بعضے عنایاتِ عالی اندراج یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقتِ قرآن مجید گشتہ و خلعت سابق کہ در حضور بہ آن مہتد شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ و الآن جمع بین الحقیقتین شدہ و راہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعین حبی ہست وسعی پیدا کردہ و ہر حرفے از حروفِ قرآنی خصوص حروف مقطعات و متشابہات موصل آن کعبہ مقصود ہست و شاہ راہے ہست میان محب و محبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یکے از حروف مقطعات مشابہت دارید و راہ وصولِ خود می یابید۔ این حقیر خود در زمانِ حیاتِ حضرت ایشان مناسبتِ خود را بہ حرفِ الف یافتہ بود و حظ وافر گرفتہ بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اظہار این نعمت عظمیٰ می نماید کہ اول انفتاح

این معاملهٔ عظیمه در حق این عاصی بوده۔ بعد ازان به بعضے یارانِ این حقیر بحکم وَ الْاَرْضُ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ نصیبے رسیده۔ بعد ازان چون بشارات انتشار یافتند بعضے یاران به خدمتِ حضرتِ ایشان معروض داشتند که چون این معاملهٔ فخیمه به اصحاب فلانے درمیان آمده ما هم امیدواریم تا آنکه بعد از توجهاتِ کثیره به بعضے فرموده اند و علیٰ هٰذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدّد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه به توسل این دوراز کار به ظهور آمده و شروع بشارات از یارانِ فقیر شده و به فضل الله سبحانهٗ در امور عظام که تشخیص کرده به خدمت حضرتِ ایشان عرض می کردم غالب آن بود که درجهٔ پذیرائی می یافت چنانچه بشارتِ حقیقتِ صلوٰة اول از یارانِ فقیر شروع شده۔ و کذالک حقیقتِ کعبهٔ معظمه و حقیقتِ قرآن مجید و معاملهٔ التفصیل و به بعضے از منسوبانِ این درویش اسرارِ ملاحت و کمالاتِ خلت نیز فرموده بودند۔ و سفر اول که فقیر بموجب طلب سلطانِ وقت به شاهجهان آباد رفته بود معامله بعضے یاران را فوقِ تعین حبی به تخمین و ظن خود می یافت۔ چون شرفِ حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و معامله ترقی آن را از ذاتِ موهوب و نصیب یافتن ازان که سالها سربسته بود اول به این فقیر درمیان آمده و باوجود این عصیان و گرفتاری هاے که معاملهٔ ارشاد روز افزون است۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع باقی است اثر فرمودهٔ آن حضرت است که به فقیر فرموده بودند که مناسبتِ بارشاد داری بارها به فقیر می فرمودند که غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَعَ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ کَمَا اَخْبَرَنَا قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَقْدَسْ۔ و گاهے می فرمودند که جمیع

که از تو توجهی گیرند به ما احتیاج نه دارند و بالجمله عنایات و الطاف که این عاصی روسیاه از آن حضرت در خود و یارانِ خود مشاهده نموده اثر منتهاے عظیمه او سبحانهٗ است۔ لهٰذا شمّهٔ ازان بمعرضِ بیان آورده شد مقصود ازان تعدادِ منّتهاے الٰهی است عزّ شانهٗ نه تفضیلِ خود بر دیگران بس

ولے چون شه مرا برداشت از خاک   سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم که ابرِ نوبهاری   کند از لطف بر من قطره باری
اگر بر روید از تن صد زبانم   چو سوسن شکرِ لطفش کے توانم

والسلام۔

مکتوب بست و ششم

۔ به بادشاهِ دین پناه در فضائلِ تعزیت و تحریص بر اکرامِ سلاطین و بیانِ آنکه به هر ظل را به اصلِ خود شاه راه است و ذکرِ فضائلِ اشتغال به حق و ذکرِ او سبحانهٗ۔

نحمدهٗ و نصلّی و نسلّم۔ اما بعد۔ کمترین دعاگویان پس از عرضِ سلام معروضِ باریافتگانِ محفلِ مقدسِ معلّیٰ می گرداند۔ ورود مرحمت آمود فرمانِ والاشان و تشریف خلعات که به تقریب عزا بر مصیبت از روے عنایت شرف صدور یافته بود باعثِ امتیازی فقرا بی نوا گردید و موجبِ مزید دعاء دولتِ دوسرا و معموری مخاذیلِ اعدا گشت۔ اَخرَجَ التِرمِذیُّ من حدیثِ ابنِ مسعودٍ رَضِیَ اللهُ عنهُ من عَزّیٰ مُصَابًا فَلَهٗ مِثلُ اَجرِهٖ۔ وَاَخرَجَ ابنُ ماجَهَ مِنْ حَدِیثِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ مَا مِن مُؤمِنٍ یعزّی اَخَاهُ بِمُصِیبَتِهٖ اِلّا کَسَاهُ اللهُ تعالیٰ من حلل اُلکرَامَةِ یَومَ القِیٰمَةِ کَذَا فی تَنزِیهِ الشَّرِیعَةِ

وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى
اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَرْحًا وَسُرُوْرًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ خَلْقًا يَدْفَعُ
بِهٖ مِنْهُ الْاٰفَاتِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيْبًا
فَاِذَا مَرَّ بِهٖ هَوْلٌ اَفْزَعَهٗ قَالَ لَهٗ لَا تَخَفْ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَيَقُوْلُ اَنَا
الْفَرْحُ وَالسُّرُوْرُ الَّذِيْ اَدْخَلْتَهٗ عَلٰى اَخِيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا. كَذَا فِيْ
غَايَةِ الْعُمَّالِ۔ ہمی داند کہ شکر عموم نعمتِ امنیت کہ شامل کافہ برایاست ادا نمایند
باسپاس خصوص عنایت کہ دربارۂ غربا ست بہ تقدیم رسانند مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ
النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي
الْاَرْضِ فَمَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ و از انجا کہ ظل را
بہ اصل شاہ راہ است امید کہ باطن حق مواطن بدوام حضور و نگرانی ملتذ بودہ
بہ مقتضائے تعشق کہ ظل را بہ اصل کائن است فنا و بقا دران حریم متعال حاصل
نمودہ رفع حجب فرمودہ باشند فی غَايَةِ الْعُمَّالِ لِلشَّيْخِ الرَّضِيِّ الْمُتَّقِيْ يَقُوْلُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْاِشْتِغَالُ بِيْ جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَ
لَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ۔ فَاِذَا جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ عَشِقَنِيْ وَ
عَشِقْتُهٗ فَاِذَا عَشِقَنِيْ وَعَشِقْتُهٗ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔
شمول عنایت دربار فضائل مآب اخوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش وقتی
دعاگو گردید امیدوار است کہ مورد مزید الطاف والا شود کہ بکمالات ظاہر و
باطن محلی است۔ فی الحدیث اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ وَوَقِّرُوْهُمْ وَاَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ
وَجَالِسُوْهُمْ۔ اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد محسن کہ بہ تقریب تعزیت رسیدہ اند

عرض سلام می نمایند۔ والسلام

مکتوب بست و ہفتم۔ اَرْسَلَ اِلٰی وَاحِدٍ مِنْ اَھْلِ الْحَرَمَیْنِ حِیْنَ تَوَجَّہَ اِلَی الْہِنْدِ بِرُؤْیَۃِ سَیِّدِ الْاَنَامِ فِی الْمَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاِعْطَائِہٖ خِلْعَۃَ الْخَاصَّۃِ لِسُلْطَانِ الْوَقْتِ وَاَمْرِہٖ بِاِلْبَاسِہَا اِیَّاہُ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ وَبَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ اِلَیْنَا مِنْ جَنَابِکُمُ الْعَالِیْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ یُعْرَفُ فِیْ وُجُوْہِ عِبَارَاتِہٖ نَضْوَاتُ النَّعِیْمِ فَتَشَرَّفْنَا وَفَرِحْنَا بِوُصُوْلِہٖ غَایَۃَ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَحَدَثَتْ لَنَا مَزِیْدُ شَوْقٍ اِلٰی لِقَائِکُمُ الْکَرِیْمِ وَکَیْفَ لَا فَاِنَّکُمْ تَوَجَّہْتُمْ مِنَ الدِّیَارِ النُّوْرَانِیَّۃِ وَالتَّنْوِیْرِ ھٰذِہِ الْبُقْعَۃِ الظُّلْمَانِیَّۃِ وَقَدْ تَشَرَّفَتْ وَتَنَوَّرَتْ جَمِیْعُ الْہِنْدِ بِقُدُوْمِکُمُ الْمُبَارَکِ لَعَلَّ اللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ بِمَنِّہٖ وَکَمَالِ کَرَمِہٖ وَمَا کَتَبْتُمْ مِنْ رُؤْیَۃِ سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاِعْطَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلْعَۃَ الْخَاصَّۃِ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَاَمْرِکُمْ بِاِلْبَاسِہٖ اِیَّاہُ فَہُوَ اَمْرٌ غَرِیْبٌ وَبِشَارَۃٌ خَاصَّۃٌ مَا ظَہَرَ اِلَی الْاٰنِ وَاللَّائِقُ بِحَضْرَتِ السُّلْطَانِ اَنْ یُکَافِیَ وَیُجَازِیَ فِیْ مُکَافَاتِ ھٰذَا الْاِحْسَانِ بِجَائِزَۃٍ لَمْ یُعْطِ اَحَدٌ قَبْلَکُمْ بَلْ یُنْفِقُ مَا فِیْ یَدَیْہِ شُکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَحَمُّلُ بِالْعِبَاءِ کَمَا فَعَلَہُ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَلٰکِنَّ السُّلْطَانَ مَا عَرَفَ حَقِیْقَتَکُمْ وَمَا اطَّلَعَ عَلٰی فَضَائِلِکُمْ وَکَمَالَاتِکُمْ وَنَحْنُ کَتَبْنَا الْمَکَاتِیْبَ بِبَعْضِ مُحِبِّیْنَا مِنْ اَعْوَانِ السُّلْطَانِ وَعَرَّفْنَا فَضْلَکُمْ وَکَمَالَاتِکُمْ وَالْغَالِبُ اَنْ یَقْدِرَ الْمَعْرِفَۃَ بِعِظَمِ تَکْبِیْرِہَا وَیُعَامِلَ مَعَکُمْ بِمَا ھُوَ حَرِیٌّ

بِمَا لَکُمْ۔ ثُمَّ اِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْجَامِعَ بَیْنَ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخُ مُحَمَّدُ بَاقِرٍ لَهٗ مَعْرِفَۃٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَهُوَ مُقِیْمٌ فِیْ جَهَانْ آبَادَ فَلَابُدَّ لَکُمْ اَنْ تَجْتَمِعُوْا بِهٖ وَقَدْ کَتَبْنَا لَهٗ اَیْضًا کِتَابًا مُشْتَمِلًا بِبَعْضِ فَضَائِلِکُمْ وَاَنْتُمْ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَمَرْضَاتِهٖ وَلَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِکُمْ۔ والسلام۔

مکتوب بست و ہشتم۔ بہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیصِ نسبت مشارٌ الیہ فرمودہ اند و جواب آنچہ از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی نوشتہ بود و بیان بر کثرتِ عروج و قلتِ نزول و ذکرِ اسباب آن و جوابِ سوالِ او کہ گاہے تشبث بہ اسباب نزول نمودہ و عروج رُو دادہ و بیان آنکہ منشائے ہواجسِ اہلِ کمال طبائع و عناصر ست کہ در ابقاءِ آن حکم و مصالح است و راہِ ترقی مفتوح۔ وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہا وعدۂ توجہ غائبانہ در حق شما رفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیصِ نسبت شما نمودہ شد و خیلے بطول انجامید در بدوِ نظر معاملہ کہ فوقِ تعین حبی است قریب الحصول معلوم شد بعد از دقتِ نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبۂ مقدسہ نیز لائح گردید۔ وَالغیب عند اللّٰہ سبحانہٗ فقیر را بر متخیلاتِ خود اعتماد نیست مکشوفات و معلوماتِ خود را داخلِ اوہامات و خیالات می داند۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالاتِ بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ سببِ لذاتِ معنویہ گردید۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

از غلبۂ حیرت و ظہور نسبتِ بے کیفی کہ نوشتہ بودند نیک مبارک است اعرفہم باللّٰہ

اَشَدُّہم تحیراً فیہ۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رو می دہد و نزول کم وجہش آن است کہ چون معاملہ عارف بصرف ذات فرشانہ' می افتد نزول بے علاقہ متعذر و متعسر می گردد و بہ ہمین اشارت است کہ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث برنگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہا بدو نماید چنانچہ منقول است کہ آن حضرت را مدتے نزول در نقطہ عدم صرف کہ مقابل وجود صرف است واقع نمی شد تا آنکہ روزے در مسلی نہ جہانگیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جوار آن نزول متوقع بحصول انجامید۔ و بعضے اوقات، درین ہنگام کثرت مباشرت نساء جمیلہ و تناول نمودن طعام لذیذ علاقہ نزول می گردد و سبب جامعیت تام در مقام تکمیل و ارشاد می شود و معاملہ بجاے می رسد کہ تا زمانے کہ تشبث بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل و ارشاد تعطیل تمام رُو می دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ است خال خالے را بگرد این دولت شریک سازند۔ و آنچہ نوشتہ بودند بعضے اوقات تشبث بہ اسباب نزول کردہ است و عروج رو دادہ آیا درین چہ سر خواہد بود و سرش کمال مناسبت است بہ بزرگان خود خطوبیٰ لکم و بشریٰ۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را کمین کند کہ باعث عزت شود۔ ہمان زمان ندا در دادند الہاماً کہ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وساوس شیطانی بودہ است استغفار بسیار کردم تا بعدے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دُود از سینہ بدر رفت۔

الحمدلله که زود بر موقع خطا متنبه ساختند و منشاء این قسم هواجس و وساوس اهل کمال را طبایع و عناصر است که در ابقاے آن حکم و مصالح است و راه ترقی مفتوح کما ورد فی الحدیث۔ اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔ همین ظلمت است که خواص را به عوام مشتبه می سازد و خاک در چشم محجوبان می اندازد خوش گفت۔ ؎

کار پاکان را قیاس از خود مگیر گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر والسلام

مکتوب بست و نهم۔ به سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اهل الله و تحریص بر صحبت۔

بسم الله الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰهی عزشانه شامل حال باد صحیفه شریفه که مصحوب قاصد ارسال داشته بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید دو کوزه شیرینی که بجهت ختم حضرات خواجها قدس الله اسرارهم فرستاده بودند وقت افطار با جمعے از اهل دل بر دو ختم نموده شد امید است که مقبول افتد۔ مخدوما درین رمضان المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشته این قدر قوت نداشتند طرفه اجتماع اهل الله و یاران طریق بر پا شده که پیشتر این قسم نه شده باشد قریب به پانصد کس رسیده اند۔ پسران شیخ نیز به کمال فدویت و خاکساری تا رمضان اینجا اقامت دارند و بعضے خدمات شایسته از آنها به وقوع می آیند۔ اگر درین طور وقت رخصت گرفته می رسیدند عین وقت است که معامله کمال و تکمیل به مرتبه تمامی رسیده۔ خوش گفت۔ ؎

گر شنود قصهٔ این بوستان مکه شود طائف و هندوستان والسلام

مکتوب سی ام۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان اجتماع اہل طلب و ذکر میرزادہا.

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ترقیات ظاہری و باطنی نصیب وقت باد. صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد رسول داشتہ بودند رسیدہ. سبب مسرت گردید للہ سبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران است حضرت ایشان درین رمضان دو ختم شنواندند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و ششصد کس جمع شدہ بودند پسر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و پسر مینانگی ہم یک ختم کرد. عجب جوانان موفق اند خدمات حضور از کفش بر داشتن و دولے بر داشتن و غیر ذلک بر خود گرفتہ بودند. بالجملہ خیلے خدمت فقرا نمودند در اعتکاف عشرۂ آخر شریک بودند۔ بجانب شما ہم خاطر خیلے نگران است و خواہان ترقی دارین شما است اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بار انتظار تخفیف می دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ۔

عنایت نامہاے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیرزادہا سالماً غانماً از سر تا قدم مملو احسانہا و انعامہاے آن سلطان الفقرا داخل وطن مالوف شدند۔ زمانی آن قدر ہر واحد از فقیرزادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات و الطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالی دنیا و آخرت شما را معمور کناد. دیگر طلب یکے از یاران صاحب علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب یکے را از میان یاران انتخاب نمودہ شدہ است. لیکن ہندوستانی ست ملا شاہ محمد نام دارد و متوطن بلدہ تتہ خیلے صاحب حال است و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشاره فرمایند مشارٌ الیه روانه نموده آید اغلب آنکه پسند خاطر مبارک آید که بسیار به تواضع و شکستگی موصوف است۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم۔ نیز بموی الیه در فضیلت تواضع و شکستگی۔

حامداً و مصلیاً۔ امابعد ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

عنایت نامہ رسید بسبب اطمینان خاطر پریشان گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اعزاز و اکرام فقیر زادہا کہ روز داخل شدن شہر از آن معدن جود و کرم بہ وقوع آمدہ تفصیل معلوم شد مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ امید است کہ این ہمہ فروتنی و شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن بہ سبب این ہمہ تکلیف و زیر خرچ آمدن آن جناب خاطر مستحیی است جَزَاكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنَّا وَعَنْ اَوْلَادِنَا وَعَنْ اَصْحَابِنَا خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ درین سفر از سر نو یک تعلق بہ شما پیدا شدہ و امیدوار ہاے کثیرہ بر آن متفرع گردیدہ۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ آن جناب را بخیریت داشتہ افزونی طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید۔ والسلام۔

مکتوب سی و سوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تعزیت۔

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَعْدُوْدَةٍ وَيَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى اِنَّمَا

يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ استماع این خبر وحشت اثر سبب محزونی و گرانی خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بیچارگی است غیر از رضا به قضا چاره نه۔ به آیت ترجیع خورسند باشند۔ حضرت حق سبحانه و تعالیٰ در عمر شما افزونی کرامت فرموده ازدیادے درازاے توفیق طاعات عطا فرماید۔ محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و جزع و فزع ننمایند۔ و بصبر و شکیبائی متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب سی و چهارم۔ به مقبول فقرا روشن راے بیگم در بیان آنکه وسعت سینه دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منتهاے ولایت کبریٰ است و خواب واقعه عالی که نوشته بود و بیان آنکه یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست۔

اَلْحَمْدُ لِمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ـــ

وُسعت سینه که در ولایت کبریٰ معلوم شود دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر منتهاے این ولایت است۔ و فوقِ این ولایت ملائکه عظام است و آنچه از ظاهر شدن فرشتها و حوران در مراقبه نوشته بودند احتمال دارد که نظرے بمقام فرشتها افتاده باشد۔ فقیر درین باب خیلے معتقد است۔ امیدوار است که بیشتری از آن ولایت به شما عطا فرمایند آنچه باز بینند آگاه سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی هیچ ضرور نیست در وقتِ تحقق بقا بالله بعضے را ظاهر میشود و به بعضے نمی شود و معامله شما الحال فوقِ فنا و بقا است۔ والسلام

مکتوب سی و پنجم۔ به سلطانِ وقت در تعزیت مغفوره روشن راے بیگم۔ و ذکر شمهٔ توفیق آن مرحومه و بشارتِ مغفرت در حق آن مبرده۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
اللهِ سُبْحَانَهٗ وَبَرَكَاتُهٗ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ بِأَجَلٍ مُسَمًّى
فَلْتَصْبِرُوْا وَلْتَحْتَسِبُوْا أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللهُ لَكُمُ الْأَجْرَ وَأَلْهَمَكُمُ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا
وَإِيَّاكُمُ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تُمَتِّعُ بِهَا إِلٰى أَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَ
يَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطٰى وَالصَّبْرَ إِذَا
ابْتَلٰى فَإِنَّ فِي اللهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللهِ
فَثِقُوْا وَإِيَّاهُ فَارْجُوْا فَإِنَّ الْمَحْرُوْمَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ کمترین دعاگویان و
خیرخواہان بعرض والا می رساند که از استماع این واقعۂ ہائلہ آن قدر باین عاصی
و دیگر فقرائے این طریقہ علیہ غم و اندوہ رو آوردہ کہ چگونہ معروض دارد رَضِیْنَا
مَا بِقَضَاءِ اللهِ تَعَالٰی یقین کہ آن حضرت بہ آیۂ ترجیع خرسند خواہند بود۔ آن مرحومہ
محترمہ درین اواخر عمر عجب توفیق یافتند و در حق مساکین و محتاجان خیلے شفقت
داشتند جزاہا اللہ سبحانہٗ خیر الجزاء و آنچہ شیوۂ خیرخواہی حقیقی است این حقیر با جمعے
از درویشان سرگرم ہست بہ دعا و استغفار ممد و معاون۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ
الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ
كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ
مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ
الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ ماے مستور الحال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را در یقظہ دید

کہ می فرمایند کہ چون بیگم مرحومہ خدمتِ فقرا بسیار نمودہ بود ازین سبب التفات را بخشیدند۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ والسلام۔

مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکرِ واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچہ از احوالِ خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلٰثہ بہ ولایتِ علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک بکمالاتِ نبوت مخصوص است۔

نحمدہٗ و نصلی۔ صحیفہ شریفہ جنابِ سیادت پناہی در عینِ انتظار رسیدہ کمالِ بہجت و مسرت بخشیدہ۔ واقعۂ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام در حقِ تو می فرمایند کہ از محبانِ خاصِ ماست و جمیع امور دینی و دنیوی بوے تفویض کہ آنچہ او خواہد بکند بہ وضوع انجامید و سربلندی حاصل گشت این عاصی قابلِ ہیچ چیز نیست۔ لیکن ع

دادِ حق را قابلیت شرط نیست

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بالجملہ ع برین مژدہ گر جان فشانم رواست

و آنچہ احوالِ خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثلِ دُود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثلِ ابرہا شدہ بہ جانبِ آسمان می رود۔ روزے در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد ازان می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ باز می رود و باز می بینم کہ خاک شدہ ام و در من ہیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ در آمد و سببِ

مسرت گردید۔ احوال مسطور صریح است در تصفیۂ عناصر۔ و برآمدن غبار مثل دود اول دلیل بر آن بدانند کہ تصفیۂ عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و تصفیۂ عنصر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم ازین قسم امور عالی بیان می نمود۔ الحال امید است کہ رو بقوت آوردہ باشند امیدوار بوند و بہ استقامت زندگی زندگانی نمایند فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْکَرَامَةِ۔ و آنچہ از ملاقات نمودن بندگان حضرت و مہربانی و اعزاز نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید آنچہ حضرت میرجیو در روضۂ متبرکہ در حق این عاصی فرمودہ اند موافق حسن ظن شما است و الّا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ و السلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در بیان آنکہ جمعیت ماہِ رمضان سبب جمعیت تمام سال است و تحریص بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلتِ نفقہ بر فقراء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَ الْمِنَّةُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہذا شفقت و مہربانیہائے شما بحالِ فقراء فَنَحْمَدُ اللّٰهَ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ قدوم ماہِ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان سبب طراوت تمام سال است فَطُوْبٰی لِمَنْ مَضٰی عَلَیْهِ هٰذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَکُ وَ رَضِیَ عَنْهُ۔ شکر این نعمتِ عظمیٰ بجا آرند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ دیگر الحمد للہ کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظرِ خاص شدند و صحبتِ ایشان پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ با ایشان می داشتہ باشند گنجایش دارد خوش گفت ؎

آسمان سجده کند بهر زمینے که درو   یک دو کس یک دو نفس بهر خدا بنشینند

شیخ مشارٌ الیه هم از شمولِ عنایات و مهربانیها که شامل حال ایشان است خیلے نگاشته بود۔ خانهٔ ایشان آباد تلطف و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا که از تکلفِ وجود و هستی گذشته اند باعثِ ترقیاتِ دارین است و موجب نجاتِ اُخروی۔ امید که بیش از بیش بحال شیخ موصی الیه مشفق و مهربان باشند وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَّدَیْکُمْ۔ فقیرزادها محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلام می رسانند والسلام

مکتوب سی و هشتم ۔ نیز به مشارٌ الیه در جوابِ مکتوب او۔

حضرت حق سبحانهٗ و تعالےٰ به الطاف و عنایاتِ خویش ممتاز گردانیده به استقامتِ ظاهر و باطن موصوف داراد۔ صحیفهٔ شریفهٔ آنجناب قاصد رسانید و عریضه که در خدمتِ حضرت ایشان مرسول داشته بودند بنظر مبارک در آمد مکتوب عالی مشتمل بر معارفِ عالیه بنام شما مرقوم نموده اند بلکه داخل مکتوبات نیز ساختند مطالعه خواهند ساخت و بکنهٔ آن خواهند رسید و کیفیتے که بعد از مطالعهٔ آن رُو دهد اطلاع خواهند داد و وسعت را در قلب ملاحظه نمایند امید که دریچه از غیب در باطنِ شما کشاده گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نهم ۔ به پادشاهِ دین پناه در شرح احوال ایشان و بیان آنکه بنای این طریقهٔ علیه بر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتهی۔

باسمهٖ سبحانه ۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔ سلام و تحیه ازین محب اُخروی در معرضِ قبول آرند۔ لله سبحانه الحمد که استیلائے نسبت و حضور او تعالیٰ بر نهجے غلبه نموده است

که در اماکنِ غفلت و هنگامِ اختلاط بیشتر جلوه می فرماید وَهٰذَا مِنْ اَعْظَمِ عِنَايَاتِهٖ تَعَالٰی۔ در نفحات الانس در احوال حضرت خواجه نقشبند قدس سرہٗ می آرد که شخصے از ایشان پرسید که در طریقهٔ شما ذکر و صوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس گفت بنای طریقه بر چیست۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاهر با خلق و بباطن با حق ؎

از درون شو آشنا و از برون بیگانه وش
این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جهان

آنچه حق سبحانهٗ و تعالیٰ می فرماید رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشاره به این مقام است تَمَّ كَلَامُهُ الشَّرِيْفُ۔ عزیزے فرموده ؎

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود
باده گر خام بود پخته کند شیشهٔ ما

اما باید دانست که فرق است میانِ حضورِ مبتدی و حضورِ منتهی۔ نسبتِ مبتدی ضعیف است۔ آن قدر قوت نه دارد که باوجود مشاغلِ شتیٰ بر حالِ خود باشد۔ اما حضوری که منتهی را عنایت شده است قوت تمام دارد و در مواضعِ غفلت متزاید می گردد۔ و این حضور را حضور خود بخود می گویند۔ یعنی حضرتِ حق سبحانهٗ خود را خود حاضر است چه این حضور بعد از فنا و لحوق صفات به اصلِ او را مرحمت شده است بخلاف مبتدی که ظلماتِ نفسِ او هنوز باقی است آن قدر قوت نه دارد که تحملِ ظلماتِ دیگر نماید فَظَهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَ حُضُوْرِ الْمُبْتَدِيْ وَحُضُوْرِ الْمُنْتَهِيْ وَالْفَارِقُ اَلْفَنَاءُ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شکرِ این نعمتِ عظمیٰ بجا بیارند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب چهلم۔ در بیان ظاهر شدن اسرار لازم الاستتار و معلوم نمودن توجه جمیع عالم بجانب خویش۔

باسمه سبحانهٗ۔ فضائل و کمالات دستگاها درین روزها طرفه معامله عجیبه گذشت

واسرارِ لازم الاستتار درمیان آوردند۔ ومعلوم می شد که توجه جمیع عالم از محیطِ عرش تا مرکزِ فرش به جانبِ احقر است۔ ودران وقت شما را باخود اتحادِ خاص می یافت ولائح شد که شما در بجای آن اسرار غواصی نموده وانوار وبرکات را که در وقتِ عروج مشرف شده بودند همراه خود آورده نزول نمودند وبه نظرِ ظنِ غالب خود آن اسرار به مقام ملاحت نمی یافت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ شکر این عطیهٔ عظمیٰ بجا آرند که غایبانه موردِ این همه عنایات گشته اند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ۔ والسلام

مکتوب چهل ویکم۔ به سلطان عبدالرحمٰن در نصیحت وبیان آنکه فنای قلب نتیجهٔ تجلیِ افعال است وکمالِ فنا منوط به تجلی ذات وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

حامداً ومصلیاً۔ حق سبحانهٗ وتعالیٰ باخود دارد واز اندیشهٔ غیرِ خود رهائی کرامت فرماید ع اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ؎

هرچه جز عشقِ خدای احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

او تعالیٰ از کمالِ کرمِ خویش به کسبِ مرضیاتِ خود سرگرم دارد۔ دنیای دون خصیصت قدیم هیچ کس را از دُور ونزدیک بر یک حال نگذاشته عاقبت از دوستان وخویشان بریده قطعِ دنیای بی مدار باید کرد۔ عاقل آن است که عمرِ چندروزهٔ خود را صرفِ طاعتِ حق کرده متوجه دارِ خلود باشد ؎

گوی توفیق وسعادت درمیان افگنده اند　　کس به میدان درنمی آید سواران را چه شد

همت بران گمارند که در جمیع امور چه در خوردن وچه خفتن وچه گفتن از حدودِ شرعیه تجاوز واقع نشود ودر لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباسِ حریر بر رجال حرام است سعی تمام مبذول دارند که به این محظورِ شرعی مرتکب نگردند که ابتلای عام است

وبذکر چندان مداومت نمایند که ماسوائے مذکور از ساحت سینه رخت بربندد. بنوعے که اگر به تکلف یاد کنند بیاد نیاید۔ این حالت تعبیر به فنائے قلب است ونتیجه تجلی افعال. بعد ازان اگر فضل الٰہی عزشانهٗ مدد نماید شروعے در تجلیات صفات خواهد افتاد ونفس را فی الجمله فنائے واطمینانے حاصل خواهد شد کمالِ فنا وابسته تجلی ذات است درین موطن به فنائے اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست درینه آید امید وار باشند فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. بشارتے است عظمیٰ. صحیفه شریفه که مشعر بر کمال اختصاص ومحبت بوده رسید مسرت بے اندازه گردید امید که تا هنگام ملاقات راه مراسلات را مفتوح دارند که سبب توجهات غائبانه است. والسلام

مکتوب چہل و دوم۔ نیز به مشارٌ الیه در تحریص بر صحبت فقراء واستقامت.

باسمه سبحانهٗ. نامهٔ نامی که نامزدِ این احقر شده بود به ورودِ آن مفتخر ومباهی گردید۔ وچیزهاے که از راه شفقت ومهربانی فرستاده بودید رسید بغایت خوش شدیم

اے وقتِ تو خوش که وقتِ ما خوش کردی

این همه تصدیع کشیدید خانهٔ شما آباد۔ آنچه از ضبطِ اوقات وتقید به ذکر ومراقبه و صحبت سکوت داشتن با میر انجیو مرقوم بود فرحت بر فرحت افزود زَادَکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِسْتِقَامَةً وَّتَرَقِّیَاتِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ صحبت وتوجه خدمت میر انجیو مغتنم شمرده بیش از بیش سرگرم باشند وآنچه از واردات رُو دهد نویسان باشند که سبب توجهات غائبانه است دیگر خاطر همواره خواهانِ استقامت ظاهر وباطن ایشان است فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْکَرَامَةِ. والسلام.

مکتوب چہل وسوم۔ نیز به مشارٌ الیه در بیانِ علو ارشاد وتکمیل حضرت ایشان

و ذکر برخے از ترقیات اصحاب خویش و تحریص بر تواضع و ما یناسب ذلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آن محب الفقراء را بہ ترقیاتِ صوری و معنوی سربلند داشتہ بہ عافیت و استقامت موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترینِ درویشانِ سلسلۂ احمدیہ معصومیہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت و عریضہ کہ در خدمتِ حضرت ایشان ارسال داشتہ بودند بہ نظرِ مبارک در آمد۔ چون آن حضرت چند روز ضعیف بستر اند قوت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جہت قاصد را دو سہ روز نگاہ داشتہ چند کلمہ بہ دستخطِ خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملۂ تکمیل و ارشاد کہ درین روزہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوص یارانے کہ توسل این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند امتیازِ خاص دارند پیران شیخ میر بکمال خاکساری خود را فرشِ خانقاہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین می بودند در اندک مدت ترقیاتِ عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بجہت حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و یکسر کمالاتِ دستگاہ میان شیخ پیر دران شہر مغتنم اند گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت احسن است۔ عزم دیگر بملاحدہ و زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کمال زیبائی است۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہارم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبتِ حضرت ایشان و نازبرداری فقراء باب اللہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واہب العطیات عز شانہ بہ ترقیاتِ ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده بہ معیت فقراء منکسر القلوب موصوف داراد بالنَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ وَآلِہِ الْاَمْجَادِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔ اشفاق پناہا اشتیاق ملاقات سامی را چہ شرح دہد کہ از حد افزون است در صحیفۂ شریفہ کہ مصحوب جلوہ دار مرسل بود نگاشتہ بودند کہ در شہر رمضان المبارک رخصتے حاصل نمودہ متوجہ این حدود خواہند شد۔ و معلوم شریف ایشان باد کہ چون ایشان بہ دخول طریقۂ علیہ مستعد گشتہ اند و مدار این طریقہ بر صحبت است اگر صحبت حضور پر نور میسر گردد خود نورٌ علیٰ نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعۃ اہل کمال کہ اصحاب حضرت ایشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیت باطن گردد و بعضے فقراء ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف داشتہ مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنہا باشند و ناز برداری فقرا را سعادت دانند؎

ہر کہ عاشق شد اگر چہ نازنین عالم است
نازکی کے راست آید بار می باید کشید

می باید کہ منزل شریف از جمیع یاران طریق خاہ مشخص باشد و جماعۃ از صوفیہ کہ مراقبہ و حضور بسر می بردہ باشند کہ سبب ترقیات صوری و معنوی است۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم

۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تحریص بہ تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت متحلی داشتہ باطن را از حقیقت آن منور گردانیده بہ ترقیات صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز داراد بمنہٖ و کمالہٖ کہ ہمہ از دعاے ظہر الغیب غافل ندانند بعضے اوقات بے خواست دعا و توجہ خاص در حق شما نمودہ می آید امید واریم کہ آثار آن بزودی ظہور فرمایند

و باید که از کیفیاتِ ظاهر و باطن اطلاع می داده باشند که سبب مزید ارتباطِ معنوی است پاره از تبرکات حضرت ایشان مرحوم که اَعَزُّ مِنْ کِبْرِیْتِ اَحْمَرْ است مصحوب حاجی عوض برائے شما فرستاده شد این قسم تبرکات بغایت دشوار است و اندک بحصۂ فقیر رسیده بود نظر بر کمالِ اتحاد و اخلاص شما نموده قلیلے ازان فرستاده شد و آنچه از تقید به ذکرِ قلبی و تلاوتِ قرآن و مراقبه و نماز و ذکر لسانی نگاشته بودند مسرت بر مسرت افزود و بهمین دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ والسلام۔

مکتوب چهل و ششم ۔ به روشن رائے بیگم مرحومه در بیان آنکه معتبر در فنا آن است که در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکه قائلان وحدتِ وجود تفرقه درمیان ظل و اصل نمی کنند و آنچه از حضرت خواجه عبدالخالق منقول است که اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرتِ ایشانِ ما است وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حامداً و مصلیاً۔ نوشته بودند که در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات را از خود جدا می بیند و پرتو صفاتِ حق می یابد۔ بغایت اصیل است چه معتبر در فنا همان است که در تیقظ و بیداری خود را معدوم بیند و همچنین است در سائر احوال بعضے مردم به خواب و خیال آرمیده اند و از حقیقتِ معامله غافل اند ؎

چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم نه شبم نه شب پرستم که حدیثِ خواب گویم

صفاتِ خود را پرتو صفاتِ حق یافتن علامتِ تجلی صفات است و فنا لطیفه روح از ظهورِ صفاتِ الٰهی عز شانهٗ حاصل میشود بسیار خوب فهمیده۔ این مراقبه را نوشته اند و از لطافتِ استعدادِ شما خبر می دهند جمعے که صفاتِ خود را عین صفاتِ حق می یابند

دیہ وحدت وجود قائل اند تفرقہ میان ظل واصل نمی توانند کرد وظل را عین اصل می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ محی الدین عربی است ومنصور حلاج وبایزید بسطامی درین مقام گذشتہ اند۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرت ایشان است الحق ہمین طور است چہ نزد آن حضرت افراد عالم مظہر اسماء وصفات اند۔ وظلال آن مرتبۂ مقدسہ این دید بغایت عالی است واز مقام وحدت وجود بلند است چہ محبوسان مقام وحدت از کمالات کہ فوق این مقام اند محروم اند ولے اگر بہ شیخ کامل نہ رسند وبند این مقام باشند حضرت ایشان ما قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس طالبانے را کہ کشف توحید وجودی می شد بتصرف ازان مقام در می گذرانیدند وآنچہ در کتاب رشحات از خواجہ عبدالخالق نقل می کنند کہ اگر یکے از فرزندان من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرت ایشان ما است للہ سبحانہ الحمد شما را ہم مدت قلیل درین مقام داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہائے شما کہ سابق نوشتہ بودند کہ من صفات خود را عین صفات حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از کوچہ تنگ توحید بر آمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار در ہمین مقام رفتہ اند درین راہ غیب الغیب بے تصرف پیر کامل راہ رفتن بغایت دشوار است۔ مقام شیخی سخت مقامے است عالی وکار ہر بے سروبرگے نیست ؎

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

وآنچہ از احوال جماعۃ کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب خوشوقتی ہا گردید۔ ودیگر آنچہ نوشتہ بودند کہ بعضے از آنہا در مراقبہ چیزہا مشاہدہ

می نمایند بغایت عالی ست خصوص احوال حافظہ فاطمہ کہ در مشغولی خود دائمی بیند ظاہر پرتوے از فنا بہ طریقِ انعکاس از باطنِ شما بوے رسیدہ۔ و بحالِ او بیشتر مقید باشند۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و بیان شمہ از مصائب کہ بر سلف گذشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ نمی داند کہ چہ نویسد و چگونہ شرح دہد کہ از استماعِ خبرِ وحشت اثر واقعۂ ہائلہ خان مغفرت نشان محبوب القلوب تغمدہ اللہ سبحانہ بغفرانہ چہ قسم الم و اندوہ بہ این دلِ افگار رسیدہ و چہ نوع درد و غم رُو نمودہ بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیدہ حالے کہ بہ جمیع اہلِ خانہ طاری شد کہ تابِ بیان نہ دارد۔ و اگر بعضے موانع از مرضِ ورمِ اندرون و مثلِ آن نمی بود فقیر خود بجہتِ تعزیت در انجا می رسید این ماتم تنہا بہ شما نیست ما ہم شریکِ این ماتم ایم۔ لیکن چہ توان کرد کہ ہیچکس را ازین شاہ راہ گریز نیست ہرگاہ انبیاء و اولیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات در دنیا ہمیشہ نہ باشند بدیگران چہ رسد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ نص قاطع است مارا و شمارا ہم ہمین راہ در پیش است جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُہَا الرَّادِفَۃُ۔ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ

آہ زین منزلے کہ در پیش است
کہ گذرگاہ شاہ و درویش است

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمانِ عبد اللہ بن زبیر سہ روز طاعون واقع شد

و دران طاعون هشتاد و سه پسر از حضرت انسؓ که خادم حضرت پیغمبر ما بود علیه و علیٰ آله الصلوٰت والتسلیمات و آن سرور در حق او دعاے برکت فرموده فوت کردند و چهل پسر از حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهم فوت شدند هرگاه که به اصحاب کرام خیر الانام علیه و علیٰ آله الصلوٰت والتسلیمات این معامله فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا الله بسره الاقدس در هنگام واقعهٔ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زاده کلان بزنگاشته اند که مفارقت فرزندی اعزی از اعظم مصائب است معلوم نیست که کسے به مثل این مصیبت مصاب شده باشد اما صبر و شکر که حضرت سبحانه و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرموده از اجل نعم و اعظم انعامات است۔ از حضرت حق سبحانه مسألت می نماید که جزاے این مصیبت ممد به آخرت باشد در حدیث است که حق تعالےٰ می فرماید که اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمه اولی راضی نمی شوم براے تو ثوابے را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چهل و هشتم

۔ در بیان آنکه فتح و نصرت دو قسم است یکے صورت آن که مربوط بالشکر غزا است۔ و دوم حقیقت او که منوط به لشکر دعا است و در ترجیح قسم ثانی بر اول۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ فضائل و کمالات دستگاها آنچه از زبان مبارک بیان ایماے که بحکم حدیث نفیس مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ فرموده اند مرقوم بود به وضوح انجامید۔ این فقیر همواره در اوقات رجا و آوانِ مظنّهٔ اجابتِ دعا و زمانِ اجتماعِ فقرا فتح و نصرت بر اعداے آفاقی و نفسی

می خواہد تقویت و تائید دولت قاہرہ کہ ترویج شریعت باہرہ بہ آن منوط است از لشکر دعا کہ ارباب فقر و اصحاب بلا اندمی جوید۔ فتح و نصرت دو قسم است قسمے ہست کہ آن را تعلق بہ اسباب ساختہ اند و آن صورت فتح و نصرت است کہ تعلق بہ لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت ہست از نزد مسبب الاسباب است و کریمہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اشارہ بہ آن ہست متعلق بہ لشکر دعا است پس لشکر دعا بہ واسطہ ذل و انکسار خود از لشکر غزا سبقت نمود و از سبب بہ مسبب دلالت فرمود۔ ع

برند شکستگان ازین میدان گوے

فرمود

وایضاً دعا رد قضا مے نماید چنانچہ مخبر صادق فرمود علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ و سیف و جہاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا باوجود ضعف و شکستگی بقوت تر افتاد از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا ہمچون روح است مر لشکر غزا قالب است مراد را پس لشکر غزا را از لشکر دعا چارہ نبود کہ قالب بے روح قابل تائید و نصرت نباشد۔ ازینجا ہست کہ گفتہ اند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ۔ ہر چند این فقیر شایان آن نیست کہ خود را در عداد لشکر دعا داخل سازد۔ اما بمجرد اسم فقر و احتمال اجابت خود را از دعا فارغ نمی دارد و امید وار ہست کہ آن حضرت بدانچہ عزیمت فرمایند مبارک و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ والسلام۔

مکتوب چہل و نہم۔ در ذکر فیوض و برکات کہ در عرس حضرت الیشان ظاہر شدہ و بیان آنکہ درین قسم اوقات از غلبۂ حضور غفلت بہ تکلف ہم میسر

نمی شود و کفر و فسق ہمسایہ ہا مدد می نماید۔ و بیان آنکہ شمول انعام الٰہی جل شانہ و عموم مغفرت او سبحانہٗ درین طور اوقات متوقع است وَمَا يُنَا بِسَبُ ذٰلِكَ۔

لَهُ الْحَمْد۔ وسلام و تحیہ ازین عاصی قبول فرمایند۔ عجائب فیوض و برکات از امروز ظہور فرمودہ۔ آن قدر ریزش انوار و برکات شدہ کہ قوت بشری از برداشت آن عاجز است نَحْمَدُ اللّٰهَ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ درین قسم اوقات ہر چند بہ تکلف خود را بہ غفلت انداختہ می شود میسر نمی شود۔ چنانچہ شیخ الاسلام ہرویؒ می فرماید کہ ہر کہ یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ غافل سازد امید است کہ جمیع گناہان او بہ بخشند۔ حضرت مجدد الف ثانی در مکتوباتِ قدسی آیات قلمی فرمودہ اند کہ چون معاملۂ عارف بہ صرفِ ذاتِ عز شانہٗ می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد۔ دران وقت کفر و فسق ہمسایہ مدد می فرماید و ہر چند اختلاط بہ اہلِ غفلت بیشتر راہِ ترقی کشادہ   سرش آنست کہ ظلمت ہم برائے ظہورِ نور الانوار در کار است وَبِضِدِّهَا تَتَبَيَّنُ الْأَشْيَاء۔ و درہمین مقام سالک بہ طوع و رغبت خود بہ اہلِ غفلت محشور می شود۔ سبحان اللہ عجب کاروبار است۔ آنچہ بدیگران مانع ترقی است اہل اللہ را زینۂ ترقی است و عروج۔ وَهٰذِهٖ مَعْرِفَةٌ دَقِيْقَةٌ خَارِجٌ عَنِ الْإِدْرَاكِ الْخَوَاصِ فَكَيْفَ الْعَوَامِ ؎

فریادِ حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست   ہم قصۂ غریب و حدیثِ عجیب است

و این ہمہ شمول انعامات در مجلس این قسم اعراس وغیرہ گاہ گاہ افاضہ می شود و مانند ابر نیسان بہ جمیع خلائق می ریزند وَاِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْغَفْلَةِ۔ و درین طور اوقات بر وجہ عموم مغفرت متوقع است بے تکلف دراز نفسی نمودہ می آید کہ طرفہ سکرے رو داد حضرت میانجیو قدس سرہٗ بہ علوِ شانِ خاص ظاہر می شوند۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔ والسلام

مکتوب پنجاہم ۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقامِ عالی نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ مرتبۂ کہ فوق تعین جبی است عمدہ در حصولِ آن حقیقتِ قرآنی است و مرتبہ کہ فوقِ تعین وجودی است حقیقتِ صلوٰۃ را دران مدخلیت تمام است۔ و بیان آنکہ قرار یافتن معاملۂ ذاتِ بحت فوقِ تعینِ وجودی پیش از ظہورِ تعین جبی است۔ و بعدہٗ آن مرتبہ داخلِ تعینات گشتہ و جواب سوالے کہ نمودہ بود۔

باسمہٖ سبحانہٗ ۔ نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ بجنابِ آن برادر ارشاد مرتبت سلامہم سلامت انجام برسد۔ صحیفۂ شریفہ متعاقب یک دیگر رسید و خوش وقت ساختند چون مشتمل بر احوالِ بلند بودہ مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچہ نوشتہ بودند کہ مقامی عالی ظاہر شد خود را تا گلو دران مقام داخل یافت و معلوم شد کہ مرتبۂ مقدسہ ذاتِ بحتِ ذات ست تعالت و تقدست۔ ہمانا کہ این مرتبۂ مقدسہ آن مرتبہ باشد کہ آخرینِ ذات است و فوقِ تعین جبی است و عمدہ در حصولِ این دولت حقیقتِ قرآنِ مجید است و مرتبہ کہ فوقِ تعینِ وجودی است حقیقتِ صلوٰۃ دران مدخلیتِ تمام است۔ چنانچہ در مکتوبات قدسی آیات واقع است کہ حدت در نظر دران مقام وابستہ بہ ادائے صلوٰۃ است۔ دران وقت مرتبۂ ذاتِ بحت تعالت و تقدست فوقِ تعینِ وجودی قرار یافتہ بود۔ و سیر و سلوک بہ آن مقامِ عالی منتہی باشد چون تعینِ جبی بمنصۂ ظہور آمد معاملہ سابق داخلِ تعینات شد و کار و بار در وصول قدمی بہ وصولِ نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری بہ حقیقتِ قرآن مجید منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابے از سوالِ شما نیز پیدا شد

که حقیقتِ صلوٰۃ به اصل الاصل متعلق است و حال آنکه التذاذِ خاص در تلاوتِ قرآن مجید به حدے معلوم می گردد که در اداے صلوٰۃ مفقود است۔ چه اصل الاصل گفتن بیّن از ظهورِ تعین حبی است۔ واگر بعد از گذشتن تعین حبی کیفیت والتذاذ زیاده از صلوٰۃ فهمند وجهے دارد چه حیلولت حقیقت صلوٰۃ درمیان حقیقت قرآن مجید و مرتبهٔ مقدسه ذات بحت تعالت و تقدست از حضرت قبله گاهی مسموع نه شده والله اعلم بالصواب بعد از نمازِ جمعه چون بزیارت روضهٔ منوره رسیده شد معیت خاص شما را با خود یافت امید غالب است که تنزلے از آن مقام عالی شده باشد۔ والسلام

مکتوب پنجاه و یکم۔ به حاجی اسدالله وزیرآبادی در بیان درجات متابعت آن حضرت علیه الصلوٰۃ والسلام و تحریص بر طولِ محبت و اعتقاد تام بر وجهے که ذره اعتراض را به شیخ راه نه دهد و تعلق حصول برکات صحبت بر آن و بیان آنکه مجرد اخلاص بے مشقت کافی است وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ حقائق و معارف آگاه حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسدالله سلام و تحیه قبول نمایند۔ مکاتیب شریفه متعاقب یک دیگر می رسند و در ارسالِ جواب کوتاهی واقع می شود معذور خواهند داشت وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔ ثانیاً معلوم نمایند که متابعتِ آن حضرت صلی الله علیه وسلم هفت درجه است درجه اولی را علماے ظواهر بیان فرموده اند۔ و این صورتِ متابعت است و شش درجه دیگر مخصوص به اهلِ باطن است نوشتن هر درجه به تفصیل در حوصلهٔ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکه در درجهٔ ششم کمالات و اسرارِ محبوبیت ذاتی مکشوف می شوند و نصیبے از حروف متشابهات قرآنی و

منزلے از حروف مقطعات فرقانی حاصل روزگار می شوند و این حروف متشابہات و مقطعات رمزے است خاص میان محب و محبوب و ہر چند این معاملات مخصوص بہ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات لیکن بہ بعض افراد این امت بہ طریق تبعیت نیز شربے از زلالی داشتہ اند و درجہ ہفتم متعلق نزول است کہ بہ تکمیل و ارشاد خلق تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را بہ این نعمت و درجہ مشرف سازند۔ و این قسم اسرار و معاملات وراے شہود و مشاہدہ است، و وراے فنا و بقا و وراے تجلیات و ظہورات و وراے ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا است ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

و بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ طول صحبت و اعتقاد تام بہ شیخ کامل و مکمل درکار است بنوعے کہ جمیع حرکات و سکنات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و ذرہ اعتراض را راہ نہ دہد او ہر چہ می کند بہ الہام می کند و بہ اذن او سبحانہ جمیع امور را سر انجام می دہد۔ پس برین تقدیر اعتراض را گنجایش نباشد۔ اگر بہ رخصت و مباح عمل می نمایند بہ فضل اللہ سبحانہ، حکم فرائض و واجبات می گیرد و رخصت عزیمت پیدا می کند و تا این قسم اعتقاد بہ پیر نہ داشتہ باشد از برکات و ثمرات صحبت محروم مطلق است۔ اگر چہ سالہا در صحبت بگذراند و ریاضتہاے شاقہ پیش گیرد کہ غیر از حرمان نتیجہ نیست۔ و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنت ریاضت و مشقت در حصول کمالات کافی است۔ آرے اگر مشقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور علیٰ نور خواہد بود و الا محبت مجرد محبت ہم بہ کمال می رساند۔ باید کہ بحال خود نیک تامل نمایند۔ اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یابند پس سیر سرہند را القصد نیاز

روضهٔ مطهرهٔ حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه مغتنم دانند و چندگاه مجاورت آن روضهٔ مطهره منوره اختیار نمایند و گوهرے ازان کمالات که بالا ذکر یافت بدست آرند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گرویدن در خود نه فهمند پس تصدیع نه کشند و دیگرے را در تصدیع نیندازند۔ چون مکرر و مؤکد طلب نصائح و فوائد نموده بودند بنا بر آن شمه ازان چه علم داشت ابلاغ نمود۔ و الا این حقیر سراسر بشرارت و نقص متهم است زیاده چه تضییع اوقات نماید۔ والسلام.

مکتوب پنجاه و دوم ۔ به شهزاده سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و مزیت دوام حضور که مخصوص این طریقه است و بیان آنکه افاده و استفاده این طریقهٔ علیه انعکاسی است و بیان آنکه ذکر هرچند از اسباب وصول است اما مشروط برابطه و فنا فی الشیخ است۔ و ما یُنَاسِبُ ذالِكَ.

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ فِی الْحَدِیْثِ اَلذِّكْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ تَزِیْدُ عَلَی الَّذِیْ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ در نفحات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است که شیخ را گفتند فلان کس بر روے آب می رود۔ گفت سهل است بزغی و صعوه نیز بر آب می رود گفتند فلان کس در هوا می پرد گفت زغنی و مگس نیز در هوا می پرد۔ گفتند فلان کس در یک لحظه از شهرے به شهرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق به مغرب می رود۔ این چنین چیزها بس قیمت نیست۔ مرد آن بود که در میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواهد و با خلق درآمیزد و یک لحظه از خداے خود غافل نباشد۔ احقر دعاگویان بعد از تبلیغ سلام و تحیه بعرض عالی متعالی می رساند

که بموجب امر عالی بعضے فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع فرمایند. شغل باطنی در طریقهٔ اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات و طریقهٔ آن بالمشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشند. عمده آنست که ذکر ملکهٔ دل می گردد و صفتِ لازمهٔ او شود چنانچه سمع صفت سامعه و بصر صفت باصره. بعد از حصولِ این حالت کار و بار به لطیفهٔ روح است و روح به جانبِ یمین صدر است و بعد انصرام معامله روح و قطع الاحوال والمعارف متعلقه بها ینکشف اَللَّطَائِفُ الثَّلٰثَةُ الْاُخَرِ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَيَضْمَحِلُّ النَّفْسُ ثُمَّ عُوْمِلَ مَعَهٗ مَا عُوْمِلَ وَيَصِيْرُ مِنْ مُلُوْكِ الدِّيْنِ. باید دانست که افاده و استفاده این طریقِ انعکاسی و انصباغی است و مدارِ معامله به صحبت است به شرطِ مناسبة الطرفین. ذکر هر چند از اسبابِ وصول است لیکن غالباً مشروط به رابطه و فنا در شیخ است. لهٰذا گفته اند که مقدمهٔ فنا فی الشیخ مقدمهٔ فنا فی اللہ است. این رابطه فقط با الطاف شیخ کامل بے التزامِ طریقِ ذکر موصل است. چنانچه التزام ذکر که خالی ازین رابطه باشد موصل نیست. وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.

و ذکرِ نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تطهیر باطن سیر از ماسوا او را دخلِ عظیم است. بعد از اطلاع بر کیفیتِ اسم ذات طریقِ آن نوشته خواهد شد. درین باب منتظر امر عالی است و دیگر مراتبِ خیر خواهی و دعاگوئی ظاهر و باطن که مرکوزِ خاطر فقیر است از حیطهٔ تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر مزید عنایات بادشاهانه است

ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را

بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاهری و باطنی نتیجة الاکابر سید علی عرب منتظر

طلب عالی همت والیفاے وعده از مکارم اخلاق. بالجمله سید مذکور از عزیزان است قابل محبت و عنایت. برادر گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی که سالها در صحبت فقیر بسر برده مشمول عنایات و الطاف خاصه خواهد گردید و بعضے التماسها در خلوت بعرض عالی خواهد رسانید. ارشاد پناه شیخ محمد باقر که از خلفاے رشید این طریقه است صحبت و ملاقات او غنیمت است. والسلام

مکتوب پنجاه و سوم - نیز بشاهزاده مذکور در بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است و بیان آنکه طریقت و حقیقت خادم شریعت اند وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ.

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا. امابعد احقر دعاگویان به عرض عالی متعالی می رساند که ازان هنگام که به شرف ملازمت استسعاد یافته همواره محبت خاص به آن جناب عالی در خود می فهمد و در مراتب دعاگوئی و خیرخواهی روز افزون هر چند از قدیم به استماع اخبار حق پرستی و استقامت بر طریقهٔ مرضیه که حضرت حق سبحانه تعالے بخصوص به آن صاحب عالم کرامت فرموده شادان و خورم بوده غائبانه دل را نگرانی و هواداری هم رسیده. لیکن بعد از مشاهدهٔ اخلاق و اوصاف حالت دیگر دارد و مراتب هواخواهی و لوازم دعاگوئی در تضاعف و اشتیاق ملازمت گرامی بیش از بیش. خوش گفت به

تا دیده رخت عمرے سودا بتو ورزیدم   فارغ ز تو چون باشم اکنون که رخت دیدم

به موجب حدیث نفیس مَنْ اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْیُعْلِمْهُ اِیَّاهُ. شمه ازان معروض داشت. یقین که آن حضرت هم عنایت و شفقت خاص بحال این دعاگوے

داشتہ باشید لبقیۃ المعروض آنکہ مقصود از سیر وسلوک و قطع مقامات جذبہ وسلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فنائے آلہۂ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص است حقیقت کار این است و فہم ہر کس بہ اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و بہ جوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت وا رسند شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بترہات صوفیہ مغرور اند و بحال و مقامات مفتون ہداہم اللہ تعالیٰ سبحانہٗ سواء الصراط جاذب الفقیر والامیر مشفق الصغیر والکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعاگوے است بجناب عالی متعالی بعضے مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب باصواب مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقراء قیام دارد۔ امیدوار عنایات و الطاف بادشاہانہ است والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و چہارم

۔ بہ ملا محمد جان درسکی در بیان بعضے خصائص و کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہٗ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ بہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد بعضے از خصائص و کمالات و فرایا کہ حضرت حق سبحانہٗ بہ محض فضل و کرم خویش بحضرت مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند از آنجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم

این کلمۂ جامعہ مشتمل است بر چندین بشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشان ما در بعضے مکاتیب بشرح این راقلمی فرمودہ اند و چند معنی داخل آن درج نمودہ یکے از آنہا آنکہ تنعم و تلذذ و ترفع این دار فنا کہ موجب نقصان درجات آخرت است درحق دیگران و درحق آن حضرت موجب رفع درجات است و عین مرضی محبوب آیۂ کریمہ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ گویا ایمائے است بہ این معاملہ وَهٰذِہٖ نِعْمَۃٌ عَظِیْمَۃٌ فِیْ حَقِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ و از الجملہ آن است کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزندان تو تا قیام قیامت باقی ماند۔ و از الجملہ آن است کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاک پاک قبر من در قبر شخصے باندازند امیدوار بہائے عظیمہ است درحق او قلیلے از آن تربت مقدس باقی ماندہ اگر بندگان حضرت بفرمایند برائے ایشان فرستادہ شود۔ و از الجملہ آن است کہ فرمودہ اند کہ معارف و اسرار ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت مہدی موعود خواہد در آمد و مقبول حضرت او خواہد گردید۔ و از ان جملہ آن است کہ می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ و از الجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر گشتہ بودند کہ بقعہ کہ قبر مبارک ایشان در انجا است یا محل آن روضہ است از ریاض جنت۔ و از ان جملہ است آن کہ ورائے کمالات ولایت کہ اولیائے امت بہ آن ممتاز بودہ اند و سکریات و شطحیات در غلبات از انہا سر بر زدہ بہ آن حضرت راہے کہ موصل کمالات نبوت است مکشوف یافتند کہ ہیچ ولی سوائے اصحاب و تابعین بہ آن تکلم نہ نمودہ۔ و از الجملہ است آن کہ بے طریق ریاضات و مجاہدات شدیدہ بلکہ با رعایت توسط احوال طریق تسلیک طلاب آنحضرت اقرب است

به وصول مطلوب و این طریق به وجود مبارک حضرت ایشان ما شیوع پیدا کرده از فرزندان دیگر این قسم خدمت به وقوع نیامده۔ و از آن جمله است عدم تعین سجادہ و ایضاً عدم تقید به یک مرد مقرر فی الحقیقة جانشین کسے است که بیشتر رشد و ارشاد از وے به وقوع آید وَهٰذَا بِخِلَافِ مَا هُوَ مَرْسُوْمٌ عِنْدَ مَشَائِخِ هٰذَا الْوَقْتِ دیگر تا کجا احصا نماید که خارج از حیطه نوشتن است شنیده شد که سیادت مآب میر محمد ابراہیم ترک منصب نمودند۔ عجب از ایشان که فقیر را مطلع نه ساختند و این ہمہ استعجال نمودند اَلْخَيْرُ فِيْمَا صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ۔ رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْاِسْتِقَامَةَ الَّتِيْ هِيَ فَوْقَ الْكَرَامَةِ۔ دیگر آنچه از شوق زیارت حرمین شریفین بارفاقت میر محمد ابراہیم نوشته بودند مبارک است يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا. کاش مرا ہم این سعادت میسر شود۔ لیکن خدمات و رضامندی حضرت والدہ از اہم امور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاہ دین پناه بموجب وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ نیز عرض نمایند اگر ایشان رخصت دادند ما ہم رخصت نمودیم ارتفاع هر چند یک ظلم از عبادات نافله به وجوه فاضل تر است۔ اگر حج فرض گشته خود حاجت پرسیدن نیست فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ مُقَدَّمٌ عَلٰى سَائِرِ الْحُقُوْقِ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاه و پنجم۔ در وصول برکات از حقیقت حضرت جبرئیلؑ و یافتن اتحاد خاص به این حقیقت علیا و اشاره به حقیقت حضرت اسرافیل

بعد الحمد والصلوٰة به آن برادر عزیز می رساند که احوال و اوضاع فقرا این حدود به خیر و عافیت است و غیر از ماتم عصیان اندوہے واقع نیست امید که

بدعاء ظهر الغیب ممد و معاون باشند دیگر از سوانح جدیده آنکه از حقیقت حضرت جبریل علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام درین روزها انوار و برکات فراوان فائض گشتند و طرفه اتحادے به آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق خود یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وحقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام و مناسبت آن به حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب لقب حبی نگارش فرموده اند از انجا مطالعه خواهند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاه و ششم۔ اُرْسِلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْمَظَالِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ اِعَانَةِ الظَّلَمَةِ وَالرَّفَضَةِ وَاِخْرَازِهُمْ فِی الزَّجْرِ عَنِ التَّسْوِیْفِ فِیْ ذٰلِکَ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَبَرَکَاتُهٗ تَعَالٰی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٌ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنَ الْیَوْمِ قَبْلَ اَنْ لَا یَکُوْنَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنْ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ۔ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ فِیْنَا۔ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا

حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا [illegible] عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ۔ ہرگاہ فرائض را این حال خواہد شد فما بال النوافل [illegible] فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ۔ وبالجملہ اعانۃ الظلمۃ والرفضۃ و اعزازهم [illegible] وَاحْتِرَامُهُمْ اِعَانَةٌ لَهُمْ عَلَى الْمَعْصِيَةِ قَالَ سُبْحَانَهٗ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ [illegible] التَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْحَذَرُ ثُمَّ الْحَذَرُ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم۔ نیز بہ پادشاہ دین پناہ در فضیلت سلطان عادل و سفارش درویشی۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا وَّ مُسَلِّمًا۔ اما بعد کمترین دعاگویان و خیر خواہان بعد از عرض سلام معروض مقدس معلّٰی می گرداند کہ دعاگوے قدیمی ہموارہ بہ دعاے ظہر الغیب کہ شیوۂ قدیمی است رطب اللسان است و چرا نباشد کہ تقویت دین متین و نصرت ملت مبین وابستہ بہ سلاطین عظام است فی الحدیث اَلْاِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ لَا يُصْلِحُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلَّا بِمُصَاحِبِهٖ فَالْاِسْلَامُ اُسٌّ وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَمَا لَا اُسَّ لَهٗ مُنْهَدِمٌ وَمَا لَا حَارِسَ لَهٗ ضَائِعٌ اَلدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَيْضًا فِى الْحَدِيْثِ اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُمْحُهٗ وَيُرْفَعُ لِلْوَالِى الْعَادِلِ الْمُتَوَاضِعِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَمَلُ سِتِّيْنَ صِدِّيْقًا كُلُّهُمْ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ اَبُو الشَّيْخِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ۔ حضرت سلالت جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حافظ قرآن مجید و بحلیۂ صلاح و حق پرستی آراستہ است و سابق بہ منصب دو صد پنجاہی سربلندی داشت و مدتے ہست کہ

در صحبت فقرا به وضع صلاح و وصف عبادت می گذرانند و جمع کثیر با خود وابسته دارد امیدوار است که یومیه فراخور او از پیشگاه خلافت و جهان داری مرحمت شود که درین کبر سن به جمعیت به عبادت و دعاگوئی مشتغل باشد۔ اخوی کمالات دستگاهی شیخ عبد اللطیف که از مدتے به مرض مبتلا بود و الحال شفا یافته به دعاے محمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرأت می نماید۔ والسلام

مکتوب پنجاه و هشتم۔ به شاهزاده سلطان معظم در ذکر بعضے خصائص و مزایاے این طریقه علیه و بیان آنکه عمده در حصول آنها و مدار التوجه ساختن است خود را در خدمت پیر کامل و فانی شدن است در وے.

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد۔ احقر دعاگویان به عرض عالی متعالی می رساند که انان هنگام که عنایت نامه گرامی رسیده طرفه محبتے به جناب آن صاحب عالم پیدا شد عنایات که در آن مندرج است شکر آن از چه گونه ادا نماید توقع چنان است که از حاشیه خاطر عاطر منسی نه فرمایند و از دعاگویان و خیرخواهان دارین تصور فرمایند۔ به مقتضاے هواخواهی بعض خصائص و مزایا این طریق عالی که بنیادش نقشبندیه است و بران بنیاد کوشکها و عمارتها بنا ساخته اند معروض می دارد۔ بدانند طریقے که بزرگان ما اختیار کرده اند بدایتش از عالم امر است مِنَ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِیِّ وَالْاَخْفٰی وحُصُوْلِ الْاَحْوَالِ الْمَوَاجِیْدِ وَالتَّجَلِّیَاتِ الَّتِیْ تَخْتَصُّ بِكُلِّ فَرْدٍ مِّنْ هٰذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُوْرِ ثُمَّ یَصِیْرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَابِعِهَا مُضْمَحِلًّا مُتَلَاشِیًا فَانِیًا مُسْتَهْلِكًا ثُمَّ یَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَیَحِقُّ الْاِنْشِرَاحُ ثُمَّ یَحْصُلُ التَّصْفِیَةُ وَالتَّزْكِیَةُ لِلْعَالَمِ الْخَلْقِ وَنَعْنِیْ بِالْعَالَمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفَ الْاَرْبَعَةَ

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحِيْنَئِذٍ يُعَامِلُ مَعَهُمَا يُعَامِلُ وَهٰذِهِ الْأَحْوَالُ لَا يَتَيَسَّرُ إِلَّا بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا۔ حقیقتِ کار این است اما هم هرکس اینجا نه رسد اکثر عالم به خواب و خیال آرمیده اند و به جوز و مویز اکتفا نموده از کمالاتِ شریعت چه دانند و به حقیقت و طریقت چه وا رسند شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند۔ نمی دانند که حقیقتِ معامله چیست به ترّهات صوفیه مغرور اند و به احوال و مقامات مفتون هَدَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ بخلافِ این اکابر که به ظاهر و باطن بر شریعت قدم راسخ دارند و از نص به فص نمی گرایند و از فتوحاتِ مدنیه به فتوحاتِ مکیه التفات نمی نمایند آن تجلّی ذاتی که دیگران را برقی است این بزرگواران را دائم است شهودِ وحدت را در کثرت در قدم اول گذاشته به فوق الفوق شتافته اند نظرِ شان شافی امراض قلبیه است و توجه شان دافعِ عللِ معنویه بهیم التفاتِ شان آن حاصل است که در جاهای دیگر به عبادات و ریاضات بدست نیاید۔ خوش گفت ؎

نقشبندیه عجب قافله سالار اند　　که برند از رهِ پنهان به حرم قافله را
از دلِ سالک رهٔ جاذبهٔ صحبتِ شان　　می برد وسوسهٔ خلوت و فکر چله را

وایضا باید دانست که عمده در حصولِ مطالب ارجمند وصداقی التوجه ساختن است خود را در خدمتِ شیخ کامل مکمل و فانی شدن است درو لهذا فرموده اند که فنا فی الشیخ مقدمهٔ فنا فی الله سبحانه رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَإِيَّاكُمْ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان   گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی را بخدمت عالی فرستاده شد یقین کہ عنایات و الطاف خاصہ شاملِ حال او خواہند مرعی داشت بعضے ادعیۂ ماثورہ و اعمالِ مجربہ نظر بہ محض خیر خواہی دارین نمودہ مصحوب حافظ ارسال داشتہ بمطالعہ خاص خواہد در آمدہ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از ضغطۂ قبر ہیچ کس را نجات نیست و در دید قصورِ اعمال و متہم داشتن نیات و ذکرِ فضائل مبطون و امثال آن۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِی الشِّدَّادِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ نَحْوَ اِیْذَائِہٖ وَمَا ابْتُلِیَ رَسُوْلٌ مِثْلَ اِبْتِلَائِہٖ لِہٰذَا صَارَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَسَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَتِہٖ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَنِ ابْنِ حَزْمٍ۔ کمترین دعا گویان محمد سیف الدین بعرض والا می رساند کہ بہ ورود فرمانِ عالیشان سربلند گردید غریب نوازی فرمودند و دلہائے شکستہ را بدست آوردند فِی الْحَدِیْثِ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ اَجْرُہٗ۔ مثل این ہمہ تفقدات و مراحم بہ احوالِ نامرادان دلالت بر کمالِ تواضع آن حضرت دارد ؎

من کہ باشم کہ بران خاطرِ عاطر گذرم   لطفہا می کنی اے خاکِ درت تاجِ سرم

چون شیوهٔ دعاگوئی وخیر خواہی از قدیم داریم ہمواره بہ دعاے سلامتی دارین آن حضرت رطب اللسان می باشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعاہا در حق آن حضرت نموده شد بہ اجابت قرین باد مصیبت وبلا ہر چند در ظاہر تلخ وبے مزه است لیکن فی الحقیقت ترقی بخش است وحلاوت وطراوت چہ جفاے محبوب بنسبت بہ القاء او بیشتر لذت بخش و فرح آور است لِأَنَّ فِي الْجَلَالِ وَالْإِيلَامِ مُرَادُ الْمَحْبُوبِ خَالِصٌ بِخِلَافِ الْجَمَالِ وَالْإِنْعَامِ فَإِنَّهُمَا مَشُوبَانِ بِمُرَادِ النَّفْسِ۔ درد دنیا نمکین کہ ہست ہمین اندوه وحزن است خوش گفت ؎

غرض از عشق توام چاشنی درد وغم است
ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

آرے ماتم ومصیبت کہ ہست از عصیان است کہ باوجود مشاہدهٔ این قسم امور ہیچ متنبہ نمی شویم وبیش از بیش بہ حظوظ نفسانی راغبیم وخواہان ترفع وتعلی خود۔ حالانکہ نص قرآنی است تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ودر احادیث کثیره وارد شده کہ از عذاب قبر ہیچ کس را نجات نیست فَمِنْهَا مَا أَوْرَدَ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَاهُ مُهْتَمًّا شَدِيدَ الْحُزْنِ فَقَعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِيهِ فَرَأَيْتُهُ يَزْدَادُ حُزْنًا ثُمَّ خَرَجَ فَرَأَيْتُهُ سُرِّيَ عَنْهُ فَتَبَسَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كُنْتُ أَذْكُرُ ضِيقَ الْقَبْرِ وَضُعْفَ زَيْنَبَ وَكَانَ ذٰلِكَ يَشُقُّ عَلَيَّ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَفَعَلَ وَلٰكِنْ ضَغَطَهَا ضَغْطَةً سَمِعَهَا مَنْ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ۔ وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ سَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ زَاذَانَ قَالَ لَمَّا دُفِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِبْنَتُهُ رُقَيَّةَ جَلَسَ عِنْدَ الْقَبْرِ فَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَسَأَلَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالَ ذَكَرْتُ اِبْنَتِيْ وَضُعْفَهَا وَعَذَابَ الْقَبْرِ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ فَفَرَّجَ عَنْهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ ضُمَّتْ ضَمَّةً سَمِعَهَا مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ۔ وَمِنْهَا مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فَرَّجَ فُرِجَ عَنْهُ يَعْنِيْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ قَالَ الْحَسَنُ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ فَرَحًا بِرُوْحِهٖ. هرگاه به این جماعة که پیشواے اهل اسلام اند این نوع سلوک نمایند واے بر ما عاصیان خصوص معامله این روسیاه که به عُصاةِ دیگر نمی ماند همتش مصروف بظاهر آرائی وقبول خلق است ومطمح نظر او حظوظ عاجله ومنتهاے مقاصد او ترفع وتکبر بر اقران فَالْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ چنان باید نمود که این نوع مخادع را چه قسم جزا خواهد بود وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ این است حاصل عمر ونسخهٔ سیر وسلوک. باہمین عنوان این عاصی را القصور فرموده گمانِ صلاح ودرویشی دُور نمایند ودر قطارِ اهل دنیا داخل دانند وچنانچه با گمانت بحسب ظاهر مهربانی می فرمایند این دور از کار را نیز ازین زمره دانسته مهربانی می فرموده باشند نه بعنوانِ صلاح ودرویشی که بمراحل ازان دُور ومهجور است۔ واین معنی را بر تکلف وتحمل محمول نه فرمایند که واقع ونفس الامری است حضرت سلامت ضعیفه مرحومه که قریب سیزده وچهارده سال بانواع امراض مبتلا بود که یکے ازانها علتِ بطن است۔ ودر حدیث آمده که مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ۔ ونیز وارد شده که اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَكْثَرَ شُهَدَآءِ اُمَّتِيْ لَاَصْحَابُ الْفُرُشِ وَرُبَّ قَتِيْلٍ

بَیْنَ الصَّفَّیْنِ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ نظر بہ این احادیث امید وار عظیمہ است وَ الْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ والسلام۔

مکتوب شصتم۔ ایضاً بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ دیدِ قصورِ اعمال مشعر از کمال است۔ و این معرفت مراقبہ اخص خواص است۔

امابعد می رساند کہ فرمانِ عالیشان و عطر کہ از روے عنایت مرحمت شدہ بود ورودِ کرامت آمود فرمود و فلانے بہ زبانی نیز اظہارِ تفقداتِ مقدس نمودہ ادائے سپاس بے قیاس نمود۔ و باعثِ جمعیتِ خاطر شد و موجبِ مزید دعاءِ دولت دوسرا کہ از قدیم وظیفۂ فقرا است گشت۔ این فقیر از اشتغال باین امرِ خطیر ہموارہ فارغ نیست و نخواہد بود وَکَیْفَ یُفْرَغُ کہ از عہدِ بعید ربقۂ خیر اندیشی در رقبۂ جان دادہ و این سررشتہ را متین و مستحکم می دارد وَلِلّٰہِ الْمِنَّۃُ کہ آثار خیرخواہی بر ضمیر فیض پذیر ہم مبرہن گردید و این معنی مراراً بر زبانِ الہام ترجمان گذشتہ و الآن نیز رجا بلقاے مناسبتِ معنوی واثق کہ این ہمہ عنایات از آثار است و دید قصور کہ مرقومِ قلم محتشم گردیدہ مشعر از کمال دید است ازانجا کہ ممکن مرآتِ کمالاتِ وجوب است و تقابل لازم مرآت پس ممکن ہرچند در دید قصور بیش تقابلِ کمالات آن مرتبۂ مقدسہ آئینہ داری بیش و لضدہا تتبین الاشیاء و این معرفت مراقبۂ اخص خواص است و کَلَّ لِسَانٌ مناسب است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و یکم۔ غالباً بہ والدۂ شاہزادہ سلطان محمود مرحوم در تحریص بر محبت و اخلاص بہ جنابِ تقدس نقاب بارگاہ ثریا جاہ تتق نشین ہودج عصمت و شہریاری ثردہ گزینِ سرادقات مکرمت و جہان داری احقر فقرا عرض

می دارد که هرچند به جناب عالی نوردیدهٔ دانش و بینش خلافت جهانبانی نورِ حدیقهٔ آفرینش سلطنت و کامرانی شاهزاده والا درجه ملاقات صوری نه شده لیکن ازانجا که الطاف و عنایت خاصه درغیبت شامل حال فقراے بے نوا فرموده به نشان خاص مرحمت اختصاص نگاشته انامل قدسی کو امل ممتاز و مفتخر می فرمایند لوازم وظائف دعاگوئی روز افزون می شود و مراسم تواجوئی و خیرخواهی در تضاعف و ارتباط معنوی مزید می گردد و قدسیه سلامت مدار این طریقهٔ علیه بر محبت و اخلاص قلبی و اتحاد حقیقی است هرگاه این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید۔ اگر کسے در ظاهر دوری است و اخلاص صمیمی به این سلسلهٔ علیه دارد به سبب محبت از راه معیت بتوجهات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است و ترقیات محبت با فقرا ثمرهٔ رفعت دنیا و آخرت است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و دوم۔ به روشن رائے بیگم مرحومه در جواب مکتوب او که از تصفیهٔ عناصر جز آن نوشته بود۔ و بیان آنکه در ظهور انوار کعبهٔ ربانی تصفیه عنصر خاک دخل تمام دارد و در تحریص به تعمیر اوقات۔

صحیفهٔ شریفه که متضمن وارد عالی بوده رسیده مطالعهٔ آن سبب لذات معنویه گردید۔ الحمد لله سبحانه که در انوار و برکات که در حضرت دار الارشاد فائض و وارد اند شریک می باشید و همواره از راه محبت معنویه همراهید۔ و آنچه نگارش یافته بود که در تصفیهٔ عناصر بودم نورے ظاهر شد می تواند که این نور از حقیقت کعبهٔ ربانی منعکس گشته باشد۔ چنانچه سابق ایماے به این معنی رفته بود و توجه غائبانه درین امر مصروف نمود۔ حمد الله سبحانه که پرتوے از انوار کعبه در باطن تافته

اگرچہ بہ طریقِ انعکاس باشد نعمتے ہست عظمی بتصفیۂ عناصر خصوص تصفیۂ خاک را دخل تمام ہست در ظہورِ آن نورِ صرف۔ و چون این تزکیہ و تصفیہ بحدِ تکمیل خواہد رسید امید ست کہ اصالۃً آن نسبت ظہور فرماید امیدوار باشند و اوقات را بہ ذکر و فکر معمور دارند۔ و این حقیر را بہ توجہاتِ غائبانہ ممد و معاون دانند۔ شبِ چہارشنبہ با جمعے از درویشان در مسجد معتکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید سہ چوبہ دراوشے را در صحنِ مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می برند و بدعاے خیریتِ شما رطب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شصت و سوم۔ در بیانِ سببِ قبض و بستگی باطن و تحریص بر محبت و استقامت در جمیع امور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی صحیفۂ شریفہ آن برادرِ گرامی در عینِ انتظار رسید خوش وقت ساخت و سببِ توجہِ غائبانہ گشت چون مشتمل بر درد و شوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اشعارِ رنگین و دلکش بہ مطالعہ درآمد و حظہا از خواندنِ آن یافتم۔ ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار
مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوالِ خیر مآلِ خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجبِ مزید ارتباط و سببِ توجہاتِ غائبانہ ہست۔ دیگر از قبض و بستگیِ باطن در آزار نباشند کہ قبض و بسط ہر دو بازوے طیرانِ عروج اند با آنکہ گوئیم کہ سالکے کہ علم بہ احوالِ خود ندارد بسا ہست کہ نسبت بہ باطنِ او ہمیشہ جلوہ گر باشد و ظاہر را ازان علم نباشد

دراین سبب منقبض و محزون بود۔ غیر از قبض و بستگی از احوالِ خود تغیر تواند کرد۔ استعداداتِ طلاب مختلف افتاده اند عمده کار محبت و رسوخ است به شیخ خود و استقامت تمام است بر احکامِ شرعیه در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و ملبوس و چه غیر آن اگر این معارف نقدِ وقت است۔ ہیچ غم نیست چه این دولتِ عظمیٰ بے تجلّی به نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مسطور خللے واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیتِ باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدراج ہیچ نیست بالجمله این حقیر را از یادِ خود غافل نه دانند و از دعا و توجه ممد و معاون شناسند در وقتِ تحریرِ کتابت توجه به جانبِ شما نموده شد و امیدواری تمام حاصل گشت بلکه بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نسبتِ خاصه سائر باطنِ شما جلوه گردید۔ وَ اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔

مکتوب شصت و چهارم

در بیان آنکه حضورِ معتبر نزد اکابر این طریقه حضورِ بے غیبت است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام است و مدحِ این طریقه علیه و ترجیح آن بر سائر طرق۔

مخدوما در عبارات اکابر این سلسلهٔ علیه قدس الله تعالیٰ اسرارهم واقع شده است که نسبتِ ما فوقِ همه نسبتها است از نسبت حضور و آگاهی خواسته اند و حضورے که نزدِ ایشان معتبر است حضورِ بے غیبت است که تعبیر از آن به یادداشت نموده اند۔ پس نسبتِ این عزیزان عبارت از یادداشت باشد که به فهمِ قاصرِ فقیر قرار یافته برین تفصیل است تجلّیِ ذات عبارت از ظهورِ حضرتِ ذات است تعالیٰ و تقدس و حضورِ او سبحانه بے ملاحظهٔ اسما و صفات و شیون

واعتبارات وآن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع یسیر ارتفاع شیون واعتبارات متحقق می شود وباز در پردهٔ شیون واعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر حضور بے غیبت متصور نباشد بلکہ زمان یسیر حضور ہست واغلب اوقات غلبہ۔ پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد وحالانکہ تجلی را مشائخ سلاسل دیگر نہایت النہایت گفتہ اند۔ ہرگاہ این حضور دوام پذیرد واصلا استتار قبول نہ کند وہموارہ بے پردهٔ اسماء وصفات وشیون واعتبارات متجلی شود حضور بے غیبت خواہد بود۔ پس نسبتِ این اکابر را بانسبتہاے دیگران قیاس باید نمود وبے تکلف فوق ہمہ باید داشت۔ این قسم حضور اگرچہ پیشِ اکثر مردم مستبعد می نماید۔ شعر

هَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِیْنِ مَا یَتَجَرَّعُ

این نسبت علیہ بر نہجے غرابت پیدا کردہ ہست کہ اگر فرضًا پیشِ اربابِ ہمین سلسلہ بزرگ گفتہ شود محتمل کہ اکثر آنہا در مقامِ انکار آیند وباور نہ دارند نسبتے کہ الحال درمیانِ اربابِ این خانوادهٔ بزرگ متعارف شدہ ہست عبارت از حضورِ حق ہست سبحانہٗ وشہود او تعالےٰ بر وجہے کہ از وصف شاہدے ومشہودے منزہ باشد وتوجہے ہست معرا از جہاتِ ستۂ متعارفہ۔ اگرچہ جہت فوق متوہم باشد وبظاہر دوام پذیرد واین نسبت در مقامِ جذبہ فقط نیز متحقق می گردد۔ فوقیتِ آن را وجہے ظاہر نیست بخلافِ یادداشت بمعنی سابق کہ حصولِ آن بعد تمامی جہت جذبہ ومقاماتِ سلوک ہست وعلو درجۂ آن بر ہیچ احدے مخفی نیست۔ اگر خفاے ہست در حصولِ اوست ولیس حاسدے اگر از حسد انکار

نماید و ناقصے از نقص خود حکم کند معذور است

قاصرے گر کند این طائفه را طعن قصور — حاش لله که بر آرم به زبان این گله را
همه شیران جهان بسته این سلسله اند — روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را

مخدوما بعد از طے منازلِ سلوک و قطع مقاماتِ جذبه معلوم شد که مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص است که مربوط به فنائے آلهه آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت۔ چه شریعت را سه جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزو او که اخلاص است حقیقتِ کار این است۔ اما فهم هر کس اینجا نرسد۔ اکثر عالم بخواب و خیال آرمیده اند بجوز و مویز اکتفا نموده اند از کمالاتِ شریعت چه دانند و بحقیقت و طریقت چه وا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند نمی دانند که حقیقتِ معامله چیست به ترهاتِ صوفیه مغرور اند و به احوال و مقامات مفتون۔ هَدَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ بدانکه طریقے که اقرب است و اسبق و اوفق و اوثق و اسلم و احکم و اصدق و اولی و اعلی و ارفع و اجل و اکمل طریقه نقشبندیه است قدس الله تعالے ارواح اهالیها و اسرار موالیها۔ این همه بزرگی این طریق و علو شانِ این بزرگواران به واسطهٔ التزام متابعت سنت سنیه است علی صاحبها الصلوة والتحیة و اجتناب از بدعت نامرضیه ایشانند که در رنگ اصحاب کرام علیهم الرضوان من الملک المنان نهایت کار در بدایتِ شان مندرج گشته۔ و حضور و آگاهی ایشان دوام پیدا کرده و بعد از وصول بدرجه کمال فوق آگاهیها دیگران شد۔

درمیان نباشد لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ وَكَانَ فِیْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ نَفْسَكَ اِیْمَاءٌ اِلٰی هٰذَا وَهٰذِهِ الدَّوْلَةُ الْقُصْوٰی لَا تَتَیَسَّرُ اِلَّا بِصُحْبَةِ اَهْلِ الْبَاطِنِ بِشَرْطِ حُسْنِ الظَّنِّ ازان حضرت استفسار نمایند که بیشتر التذاذ در مراقبه ذکر قلبی است یا در ذکر نفی و اثبات یا در تلاوت قرآن مجید و یا در ادای نماز بطول قنوت لِكُلٍّ مِّنْهَا وَقْتٌ مُّعَیَّنٌ وَّحَالٌ مَّخْصُوْصٌ ۔ و از تحسین عدد ذکر نفی و اثبات نیز استفسار نمایند بالجمله در خیر خواهی آن حضرت خود را معاف نداراند. این حقیر ناقابل هم غائبانه این امر خیر غافل نیست و بدین تقریب نسبت شما نیز بیشتر توجه مصروف است و ترقیات و تنویر باطن شما از اینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص با خود می فهمد اغلب که نسبت ضمنیت آغاز نموده باشد بمشیت سبحانه۔ بعد از وضوح تام باز هم اشعار خواهیم نمود۔ ظاهر شدن توجه غائبانه و دریافتن اثر آن می تواند که عبارت ازین معامله عظیم باشد وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ۔

مکتوب شصت و ششم۔ به مختار خان در فضائل قضاء حوائج مسلمان۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ فِی الْاَرْبَعِیْنَ لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ الْمُتْقِنِیْنَ الْحَافِظِ قُدْوَةِ الْمُحَدِّثِیْنَ رُكْنِ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَظِیْمِ بْنُ عَبْدِ الْقَوِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُنْذِرِیِّ الْحَافِظِ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْهِ حَاجَةً كُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِیْزَانِهٖ فَاِنْ رَجَحَ وَاِلَّا شَفَعْتُ لَهٗ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ فِیْ مَبْلَغِ بِرٍّ اَوْ تَیْسِیْرِ

مکتوب شصت و پنجم۔

به حقائق آگاهی حافظ محمد محسن دهلوی در فضائل ذکر قلبی و بیان آنکه کمال در ذکر بلکه جمیع عبادات آنست که وجود ذکر و عابد درمیان نه باشد و کَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

بعد الحمد والصلوٰة و ارسال التحیات به جناب آن برادر گرامی می رساند که آنچه از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلبی بود به وضوح انجامید و سبب ازدیاد دعاء دولت قاهره گردید ؎

آسمان سجده کند بهر زمینے که درو   یک دو کس یک دو نفس بهر خدا بنشیند

فضائل ذکر نه آن قدر ست که احصار تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم که از اجله محدثان ست و سوائے عمل صحیح آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم دران کتاب مندرج نیست۔ می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنهائی را دوست گرفت و در کوه حرا که سه میل راه ست تا کعبه خلوت می داشت۔ و دران کوه غارے ست خورد که درازی آن چهار گز شرعی ست و پهنائے آن یک گز و ثلثے و در بعضے مواضع باقی کمتر دران غار خلوت بچه نوع بود بعضے گفته اند که عبادت وے به فکر بود۔ و بعضے گفته اند عبادت به ذکر بود و این قول صحیح تر ست و دران ایام از مجموع اشیا که به آن معاشر و مصاحب بود تا از اهل و مال و ذات کلی دوری نمود و در دریائے ذکر قلبی مستغرق شد و از اضداد بکلی منقطع شد و انس بیاد آنکه در خلوت براے وے بود پیدا گشت و همیشه دران انس می بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب مابقی درجات کمال رسید۔ الی آخره حال و کمال ذکر بلکه جمیع عبادات آن ست که وجود ذاکر و عابد

عُسْرٍ أَعَانَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَطُوبَى لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِيحُ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ
وَوَيْلٌ لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِيحُ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِيَالُ
اللّٰهِ فَأَحَبُّهُمْ إِلَيْهِ أَنْفَعُهُمْ إِلَيْهِ. وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ آلَى عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ
بِالنَّارِ۔ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وُضِعَتْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يُحَدِّثُونَ اللّٰهَ
وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشَى فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْفَعَتِهِ
فَلَهُ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَى لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ
كَانَ كَمَنْ أَحْرَمَ لِلّٰهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ
شُعْلَتَيْنِ مِنْ نُورٍ عَلَى الصِّرَاطِ يَسْتَضِيءُ بِضَوْئِهِمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيهِ
إِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ۔ اشفاق پناها صحیفهٔ شریفه مشتمل بر معانی حنین فضائل
پناه حقایق و معارف آگاه شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی
و فرزند ملا عبد الحق و رفعت مآب زین العابدین و سائر اهل اسناد که نوشته
این جانب می برند و گذرانیدان رقائم نیاز به جناب معلی و جریان کلمة الوعد

در باب نگارش جواب بزبان والا وگماشتن حیله به سزا وصلے تیاری سند مبلغ مرمت خانقاه وحصول پروانگی رسیدن فضائل پناه قاضی فضل الله دررقعه به حضور سعادت ظهور واصدار حکم رفع بدعت مبتدعان ازبلده اورنگ آباد درود مسرت آمود نمود وانبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رو که امر خطیر المرام مهام مسلمین بموجب احادیث مسطوره فی الصدر مستوجب درجات عظیمه ومستلزم مثوبات فخیمه است شکر توفیق احراز این موهبت کبری بر اصحاب این امنیت قصوی اهم وازان جهت که این خادم فقرا به وسیله جمیله مساعی ایشان درین عمل خیر محصل اجر جزیل وجزاء جمیل می گردد اداے این حق به دعاے مزید ودلی نشاتین برین کس لازم وازان وجه که سببے در حصول این منزلت بانشان ازین جانب وقوع دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوت حق گفته شود رواست واگر سبقت اداے حق متاخر ایشان نامیده آید سزاوار۔ ازان سبب که اهل حوائج توسطے در وصول ایشان به نتائج باقی آن جهانی دارند می توان گفت که ایشان هم حقوق باشند کمله چون ایشان وسائط دولت اخروی اند حقوق شان راجح باشند تبارک الله این جماعه باوجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بہم رسانیده اند

غلام خویشتنم خواند لاله رخسارے   سیاه روئی من کرد عاقبت کارے

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِيْنَ

این همه به واسطه ترغیب ازدیاد است و لاحق توجهات سامیه ماده فقرا بے شمار است وتحمل ایشان تکالیف کثیره مصارف را موجب کمال استغنا رنے

اطلاق معذرت و تکلیف در مقامے کہ نظر دوربینان حدید البصیرة را اسرار کریمہ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نفوذ کردہ باشد و دولِ فانیہ در جنب نعم یافتہ مضمحل شدہ چہ ملایم سبحان اللہ وبحمدہ این دو کلمۂ مبارکہ چہ جامعیت دارد کہ علوم مرتبۂ فنا در کلمۂ اولیٰ مندرج است و معارف موطن لقا در کلمۂ ثانیہ مندمج۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ مؤید آن است کہ اَلْقُرْاٰنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ خوش گفت ؎

گر بر سر کوے ما کشتہ شوی   شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

قلم بجاے دیگر افتاد و ما نحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوے گلم چنان مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آیندہ بیش از بیش شفیق غربا بودہ توجہ در صدورِ جواب عرائض خواہند فرمود و سند تعمیر خانقاہ ارسال خواہند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در نصائح ضروریہ و سفارش بعضے احبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقُ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفُ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنُ الْهُدٰى هُدَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَفْضَلُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ

الهدى ما اتبع وشر العمى عمى القلب واليد العليا خير من يد السفلى وما قل وكفى خير مما كثر والهى وشر المعذرة حين يحضر الموت و شر الندامة يوم القيامة ومن الناس من لا يأتي الصلوة الا دبرا واعظم الخطايا اللسان الكذوب وخير الغنى غنى النفس وخير الزاد التقوى وراس الحكمة مخافة الله عز وجل وخير ما وقر في القلوب اليقين والارتياب من الكفر والنياحة من عمل الجاهلية والغلول من حر جهنم والكنز كي من النار والشعر من مزامير ابليس والخمر جماع الاثم والنساء حبالة الشيطان والشباب شعبة من الجنون وشر المكاسب كسب الربو وشر الماكل مال اليتيم والسعيد من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن امه و انما يصير احدكم الى موضع اربع اذرع والامر بالاخرة وملاك العمل خواتمه وشر الروايا روايا الكذب وكل ما هو آت قريب وسباب المؤمن فسوق وقتل المؤمن كفر واكل لحمه من معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه ومن يتألى على الله يكذبه ومن يغفر يغفر الله له ومن يعف يعف الله عنه ومن كظم الغيظ يأجره الله ومن يصبر على الرزيه يعوضه الله ومن يتبع السمعة يسمعه الله من يصبر يضاعف الله له ومن يعص الله يعذبه۔ اللهم اغفر لي ولامتي قالها ثلثا اخرجه البيهقي في الدلائل والديلمي وابن عساكر عن عقبة بن عامر۔ احقر فقرا العرض مقدس معلی [illegible]

کہ دعاے خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت ہر چند بر کافۂ انام لازم و ثابت است لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات کہ از قدیم شامل حال این فقیر است واجب دانستہ بدل و جان در دعاگوئی مشغول است از قریب عجیب حضرت سلامت فضیلت دستگاہ اخوی شیخ عبد اللطیف کہ غربت و نامرادی و مراتب فضل و کمال ظاہری و باطنی او بر بندگان حضرت ہویدا است از صغر سن بہ مرض شکم مبتلا است اگر چند روز صحت است باز عود می نماید در حدیث نفیس آمدہ سَافِرُوا تَصِحُّوا وَ تُرْزَقُوْا ۔ أَخْرَجَهُ ابن السنی و ابو نعیم فِي الطِّبِّ عَنْ أَبِي سعید چون درین ایام قوت سفر بہم رسانده بود بحضور موفور السرور فرستاده شد عمده استعداد خدمت بندگان حضرت است یقین کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ خواہد گردید کہ از صمیم القلب در دعاگوئی و ختم حضرات خواجہای بزرگوار مشتغل می باشد حضرت سلامت کمالات اکتساب سید علی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات کہ شامل حال او شدہ سلام و تحیہ معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاہانہ است خاندان سید مشارٌ الیہ در دیار عرب شہرتے تمام دارد ہر قدر کہ حضرت در حق مومی الیہ مہربانی فرمایند بہ موقع است عزیزے است دیگر از قبیلۂ سید مذکور سید علوی نامی در علم حدیث بے نظیر است و کذلک فی الفقہ و حفظ القرآن و مع ہذا از خصائص این فرقہ خط وافر برداشتہ و بہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نمودہ و جرح و التعدیل احادیث آن نمودہ و احادیث دیگر نیز مندرج کردہ ۔ بالجملہ نسخۂ مذکور غیر مکرر مؤلفہ شدہ بمشیئت سبحانہ متعاقب ارسال حضور پر نور خواہد نمود و این عزیز ارادۂ وطن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب است ۔ اگر حکم والا صادر شود

بہ ملازمت عالی مشرف شدہ متوجہ آن حدود گردد۔ دراز نفسی از حد گذشت۔ والسلام

مکتوب شصت و ہشتم۔ در بیان آنکہ حالت معتبر ہمان ہست کہ بر دوام باشد و بیان آنکہ تحیر و جہل از لوازم تجلی ذات ہست و ترقی بخش یافتن غم و اندوہ دنیوی از آثار بقاے خاص ہست۔

إِنَّ أَعْرَفَهُمْ بِاللهِ أَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ۔ مکتوب مرغوب آن برادر ارشد کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فراوان رسانید آنچہ از استمرار حال و عدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بودید نیک مبارک است۔ حالت معتبر ہمان ہست کہ علی الدوام باشد وَلَا يَكُوْنُ مَخْصُوْصًا بِوَقْتٍ دُوْنَ وَقْتٍ فَإِنَّ الذَّاتَ إِذَا تَجَلَّىٰ إِلَّا يُسْتَتَارُ لَهُ عِلْمٌ وَعَدَمُ عِلْمٍ۔ و جہل کہ نگاشتہ اند از لوازم تجلی ذات ہست فَإِنَّ النِّسَبَ فِيْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ الْمُقَدَّسَةِ كُلُّهَا مَفْقُوْدَةٌ وَأَجْهَلُهُمْ أَتَمُّ فَهْمًا لِشَانِ آن مقام۔ از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست۔ استہلاکی از تصور پاک ہست۔ آن معرفتے ہست نامش پاک ادراک بسیط۔ آنجا چہ محل دانش و ادراک ہست و بعضے اوقات کہ خود را بعنوان محجوبیت می یابند چہ عجب وَلِلْأَرْضِ مِنْ كَأْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ غم و اندوہ و تباہی کہ موجبات ترقیات می شود از آثار بقاے خاص ہست۔ عارف درین ہنگام قائم بمرادِ دوست غمشانۂ و جماعہ کہ داخل طریقۂ علیہ شدہ اند۔ و سلام فقیر بجماعہ رسانند و بہ احوالِ شان متوجہ باشند۔ والسلام۔

مکتوب شصت و نہم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم در بیان آنکہ از مبدأ فیض ہیچ گاہ تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن بہ اندازۂ اقبال و اعراض

مستفیض است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَعْظَمُ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ سُلْطَانُهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الرَّفِیْعُ شَانُهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِیْنَ اَنَارُوْا بُرْهَانَهٗ۔ اما بعد صحیفۂ شریفہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی در ہنگامے کہ خاطر خلاص مآثر اخبار خیریت اشتمال بود وصول صحت مشمول نمود۔ لِلّٰہِ الحمد کہ سیمائے اتحاد بہ فقرا از جبین آن پیدا و صورت وداد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہویدا بود۔ این معنی مورث امیدواریہائے حصول کمالاتِ ظاہر و باطن موجب رجائے مزید سعادات صورت و معنی گردید۔ ایمائے از تقید بہ اشتغال و استعلائے ہمت ازین بے پر و بال رفتہ بود۔ بزرگان گفتہ اند کہ از مبدأ فیض تعطیل نیست و در ہر لحظہ ابواب فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود ما را

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازۂ مدارجِ اقبال و اعراض از جانبِ مستفیض است خوشا وقتِ ہوشیاری کہ بہ دوامِ اقبال موصوف بود و مدار بہ اضمحلال مشغوف رمزے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم درآمدہ ماناکہ پرتوے شوقِ این جانب بودہ ازین طرف نیز قصۂ اشتیاق برخوانند و حدیثِ نفیس وَاِنَّ اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا بمطالعہ فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص است از مہربانی گرامی رطب اللسان و از شفقتِ سامی عذب البیان رسید باعثِ ازدیادِ توجہ و دعا گردید۔ دو کلمہ در باب مشارٌ الیہ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ ہرگاہ میر مذکور معروض دارد بسمع اجابت مسموع خواہد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادم ۔ دربیان آنکہ اہل اللہ سہ طائفہ اند ۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا ۔ وطائفہ ارباب جہل اند کذالک ۔ وطائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وترجیح این طائفہ بر فریقین ۔

فَمِنَّا مَنْ عَلِمَ وَمِنَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَبَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِجْمَالِ ۔

از ین خیرخواہ سلام عافیت انجام درمعرض قبول افتد ۔ اہل اللہ سہ طائفہ اند ۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا وطائفہ ارباب جہل اند من الابتداء الی الانتہا وطائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ أَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ ۔ چہ علم تفصیلی لبساہست کہ از کثرت ظہور انوار غیر مطلب را مطلب داند ودر راہ بماند وطائفہ کہ بجہل متصف اند لبساہست کہ سستی در طلب شان پیدا شود فَالْأَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ الْإِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ لِخُلُوِّهِ عَنِ الْآفَاتِ ۔ وبعد از وصول ہرسہ فریق در نفس ولایت برابر اند ۔ صاحب علم را بر صاحب جہل مزیتے نیست در رنگ آنکہ دو شخص بکعبہ رسیدند یکے در راہ تماشا کنان رفت ودیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول ہر دو مساوی اند ۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونہ شود وچہ طور دانند کہ ما از اولیائیم ۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم ہست بہ حصول مراتب او را آگاہ خواہد ساخت كَمَا شَاهَدْنَا فِي صُحْبَةِ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا إِنَّ أَكْثَرَ مِنْ أَصْحَابِهِ الْكُمَّلِ وَصَلُوا إِلَى دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمُ الْأَعْلَى سَبِيْلِ اللّٰهُ دَرُّهُ ۔ وجواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدۂ احوال مسترشدان خود میشود ۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات وظہورات مستغرق اند وآن از راہ انعکاس ہست وشیوخ آنجماعۃ چندانے حضور قلب را ہم

می دانند بالجملہ عمدہ کار شیخ کامل اگر بہ حصولِ مراتبِ ولایت مریدے را کہ از اربابِ جہل ہست بشاراتِ بعضے مراتبِ قرب بدہند و مرید نہ فہمد بہیچ قصور نیست هٰكَذَا شَاهَدْنَا وَسَمِعْنَا مِنْ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا وَلْنُتَمِّمِ الْمُقَابَلَةَ بِالْمَرْفُوعَةِ

- - - - - - - قِبْلَتُنَا۔ الْمُجَدِّدُ لِلْأَلْفِ الثَّانِيْ فِيْ بَعْضِ مَكَاتِيْبِهٖ هٰذَا والسلام

مکتوب ہفتاد و یکم

در فضائلِ ذکرِ خفی و تحریض بر رابطۂ محبت و رعایت ادب شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاس ہست بخلاف سائر طرق کہ مدار آنہا بر وظائف و اوراد ہست۔ و بیان آنکہ ریاضتِ این طریقہ اتباع سنت و اجتنابِ بدعت ہست و بیان طریقِ ذکر اسم ذات کہ قدم اول این راہ است وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ

فِيْ غَايَةِ الْعُمَّالِ اَلذِّكْرُ الَّذِيْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيْدُ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِيْ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اُذْكُرُوا اللّٰهَ خَامِلًا قِيْلَ وَمَا الذِّكْرُ الْخَامِلُ قَالَ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ ابن المبارك فِي الزُّهْدِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيْبٍ مُرْسَلًا خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِيْ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ فِيْ مسنده والبيهقى فى شعب الايمان وابن حبان صَحِيْحِهٖ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ مِّنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاَطْيَبَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ زُبْدَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاُسْوَةُ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَارِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِيْنِ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ اَيْ فِيْ سِرِّهٖ وَهُوَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذِكْرًا قَلْبِيًّا اَوْ لِسَانًا

اِخفاءً ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ اَیْ فِیْ ذَاتِیْ مِنْ غَیْرِ اِطِّلَاعِ حَالِہٖ عَلٰی غَیْرِیْ مِنْ مَخْلُوْقَاتِیْ وَقِیْلَ الْمَعْنٰی اُخْفِیْ ثَوَابَہٗ عَلٰی مِنْوَالِ عِلْمِہٖ۔ وَاَتَوَلّٰی نَفْسِیْ اِثَابَتَہٗ لَا اَکِلُہٗ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِیْ وَفِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الذِّکْرَ الْقَلْبِیَّ اَفْضَلُ ثُمَّ اللِّسَانِیَّ الْاَخْفَائِیَّ لِمَا وَرَدَ مِنْ اِنَّ اَفْضَلُ الذِّکْرِ الْخَفِیِّ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ سَبْعُوْنَ ضِعْفًا۔ وَوَرَدَ خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیِّ۔

در طریقهٔ ما مدار وصول بدرجهٔ کمال مربوط برابطهٔ محبت است به شیخ مقتدا۔ طالب صادق از راه محبتے که به شیخ دارد اخذ فیوض و برکات از باطن او می نماید و بمناسبت معنویه ساعةً برنگ او می برآید۔ گفته اند فنا فی الشیخ مقدمه فنائے حقیقی است ذکر تنہا بے رابطهٔ مسطوره و بے فنا فی الشیخ موصل نیست ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط برابطهٔ محبت و فنا در شیخ است آرے این رابطه تنها بارعایت آداب صحبت و توجه التفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل است و در سلوک و تسلیک اختیاری که به طریق دیگر وابسته است مدار کار بر وظائف و اوراد و اذکار است و بنیاد معامله بر ریاضات و اربعینات و به پیر طریقت بدان مثابه رجوع نیست۔ و درین طریق که طریق صحابه کرام است علیهم الرضوان از دیده واستفاده انعکاس صحبت شیخ مقتدا با رعایت آداب کافی است و وظائف اذکار و طاعات نیز از ممدات و معاونات است۔ صحبت خیر البشر علیه و علی آله الصلوٰت الزاکیات والتسلیمات والتحیات النامیات در حصول کمالات به شرط ایمان و تسلیم و انقیاد کافی بود۔ لہذا راه وصول درین طریقه اقرب گشته است و در اخذ فیوض و برکات از شیخ کامل مکمل کہول و صبیان و شیوخ و احبار و اموات برابر اند۔

ریاضت درین طریق عالی که متضمن اندراج نهایت است در بدایت اتباع سنت سنیه است و اجتناب از بدعت نامرضیه۔ طریق ما طریق دعوت اسمائیست اکابر این طریق استهلاک در مسمی این اسما اختیار فرمودند۔ از نسبت این بزرگواران اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا که نهایت دیگران در بدایت ایشان مندرج است۔ استماع فرمایند که شغل باطنی در طریقهٔ ما اقسام است قسم اول ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است که طالب را باید که زبان خود را بکام بچسپاند و به جمع همت متوجه قلب صنوبری چپ واقع است گردد و این قلب صنوبری آشیانهٔ قلب حقیقی است۔ که از عالم امر است و آن را حقیقت جامعه نیز گویند۔ و لفظ مبارک الله را در دل به طریق خطور بگذراند و به زبان دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند و نفس را بند نه کند و در گذشتن هیچ گونه آن را دخل نه کند۔ نفس بطور خود می آمده باشد و از لفظ مبارک الله ذات بیچون خواهد و هیچ صفت آن ملاحظه ننماید و از ذروهٔ ذات به تخصیص صفات فرود نه آید و از تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که همچنانکه قلب به جانب دست چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق دارد۔ آن نیز محل ذکر است۔

مکتوب هفتاد و دوم۔ أَرْسَلَ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِي النَّصَائِحِ النُّفَرَادِيَةِ وَذَمِّ الْكَفَرَةِ وَالرَّفَضَةِ حَيْثُ وَضَعُوا الْقَوَاعِدَ عَلَى خِلَافِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ السَّلَفِ۔

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الْهُمَامُ خَاتَمُ الْحُفَّاظِ مُرَبِّي الْمُرِيدِينَ

القطب الرباني والعارف الصمداني الشيخ عبد الوهاب الشعراني قدس الله تعالى روحه فمما انعم الله تعالى علي بعد المجاهدة علمي بكون الحق تعالى يكرهني او يحبني وذالك بنظري الى اعمالي وما انا منظور اليه فان نظرت في نفسي ورايتها متبعة الكتاب والسنة مهتدية بهدي السلف الصالح بحسب طاقتها حكمت بان الحق تعالى يحبها وهو راض عنها وان رايتها مخالفة الكتاب والسنة قليلة الورع قليلة الزهد قليلة الخشوع قليلة الخوف من الله تعالى ذاكرة للدنيا ووظائفها ومناصبها ناسية للآخرة ودرجاتها ومراتبها حكمت بان الله تعالى يكرهها فعليك يا اخي بالتعمل بهذا الميزان صباحا ومساء ان لم تستطع ذلك في جميع الساعات لتعلم ما لك وما عليك ولا تنتظر احدا غيرك يعينك على فعل ذلك فانه مفقود في هذا الزمان وقد قال الله تعالى بل الانسان على نفسه بصيرة۔ فعلم انه يتاكد على كل شخص ليس له شيخ او اخ صادق ان يزن اعماله بالكتاب والسنة وكلام الائمة لينظر في ربحه وخسرانه والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم وقال في موضع اخر ان الله تعالى قد طوى علم المصالح عن عباده ولطف به واعطاهم بدل ميزان الشريعة فما كان محمود فهو من الصالح وما كان من مذموم فهو من المفاسد فالحمد لله رب العلمين۔ قال عز من قال قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ۔ الْآيَة۔ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً۔ وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ وَهٰذَا إِجْمَالٌ جَمِيلٌ وَلِكُلٍّ تَفْصِيلٌ جَزِيلٌ وَبِالْجُمْلَةِ مَلَاكُ السَّعَادَاتِ الدِّينِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ إِتِّبَاعُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ وَهُوَ الدِّينُ وَالْإِسْلَامُ وَتَحْكِيمُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا شَجَرَ بِانْشِرَاحِ الصَّدْرِ وَيَمْشِي حَيْثُ مَعَ الشَّرْعِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّرْعِ۔ سه

مُحِبُّ اللهِ لَا يَهْوَى خِلَافَهُ
وَإِنْ أُعْطِيَ عَلَى ذٰلِكَ الْخِلَافَه

كُلُّ ذٰلِكَ مُفَصَّلٌ فِي كُتُبِ الْفِقْهِ وَنُبَذًا مِنْ ذٰلِكَ فِي الدُّسْتُورِ الشَّرِيفِ الْأَعْظَمِ وَلٰكِنَّ النَّفْسَ مِنْ شَأْنِهَا أَنْ تُحِبَّ الْإِطْلَاقَ وَالْانْشِرَاحَ وَتَكْرَهَ التَّحْجِيرَ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقَلَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ لِنَفْسِهِ تَحْجِيرَ الشَّارِعِ وَإِيثَارَهُ عَلَى هَوَاهَا فَلِذٰلِكَ تَرَى الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ مِنَ الْكَفَرَةِ وَالرَّفَضَةِ وَالْجَهَلَةِ وَضَعُوا قَوَاعِدَ وَضَوَابِطَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ عَلَى خِلَافِ مَا وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَأَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ مَعَ الرَّعَايَا وَالْكُفَّارِ وَأَهْمَلُوا ذٰلِكَ الدُّسْتُورَ الشَّرِيفَ وَلَا عَبَؤُا بِهِ عَلَى مَا يُشَاهَدُ فَإِنْ أَرَادُوا التَّبْدِيلَ الَّذِينَ [عه] تَمَتَّعَهُمْ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا الْآيَة وَإِنْ أَرَادُوا التَّكْمِيلَ (عه) اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ دِينَكُمْ الْآيَة وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ الْآيَة وَأَسْأَلُ اللهَ التَّوْفِيقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ۔

عه اِن کی تحقیق نہ ہو سکی

مکتوب ہفتاد و سیوم۔ بہ بی بی عرب خانم در جواب آنچہ عدم یافت احوالِ باطن نوشتہ بود و بیانِ اختلافِ مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر ثانی و ذکر فضائلِ محبت و سخاوت۔

آنچہ از عدم یافت احوالِ باطن و فقدانِ حلاوت و اشتغال نوشتہ بودند معلوم آن عصمت پناہ باد کہ در میانِ مشائخ کبار اختلاف است کہ وجدانِ قربِ محبوب بہتر است یا فقدان۔ آن جمعے از مشائخ عظام و اکمل بر آنند کہ نایافت بہ احوالِ باطن بہتر است کہ آن از لوازمِ ایمان بہ غیب است و ایمانِ غیب بہتر از ایمانِ شہودی است حق تعالےٰ در کلامِ مجیدِ خود مومنینِ غیب را ستایش می کند۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اَلْاٰیَۃَ۔ و نیز نایافت بہ ارادۂ محبوب است بخلاف یافت کہ در آن حظِ نفس را نیز دخل است و آنچہ ارادۂ محبوب است ہمان احب است ؎

گر ہجر بود مرادِ دلبر
از وصل ہزار بار خوشتر

و اغلب آن است کہ استعدادِ شما را مناسبت بہ جہالت و حیرت بیشتر است ازین دل تنگ نباشند کہ بعضے طلاب را با وجودِ استعداد عالی نسبت بہ جہالت و حیرت می کشد و حضرت مجدد الف ثانی یکے از خلفاے کبارِ خود را کہ با وجود کمالِ حال و ارشاد از احوالِ خود ہیچ علم نداشت و مردم دیگر از وے خوارق بسیار نقل می کردند و اورا از وے اطلاعے نبودہ۔ این عبارات بجہت تسکینِ خاطر او نوشتہ اند۔ صحیفہ شریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوقے و فرحے کہ اول داشت حالا در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند۔ معلوم اخوی باد کہ حالتِ اولی در رنگِ حالت اہلِ وجد و سماع بودہ کہ جسد را در آن دخلِ تمام بود۔ و

حالتے کہ الحال میسر شدہ جسد از انجا قلیل النصیب است بہ قلب و روح بیشتر تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است و نسبت ہر چند بجہالت بکشد و بحیرت انجامد از جسد دور تر رود اصیل است و بمطلوب نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن جز جزو جہل را گنجائش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ اخوی اعزی مولانا احمد برکی کہ عوام او را از علماے ظاہری دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد و سرش آن است کہ باطن او متوجہ شہود تنزیہی است کہ موطن جہل است و ایمان او در رنگ علماء ایمان بہ غیب است باطن او از بلند فطرتی التفاتے بشہود کثرت آمیز نکردہ است و ظاہر او بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نہ گشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ و دیگر سبب نایافت احوال آن ہمشیرہ این است کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می باشد چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بنابران علم بہ احوال ندارند امیدوار است کہ بعد از کثرت توجہات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمشیرہ انشاء اللہ العزیز میسر گردد و بالفعل آنچہ در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاقۂ محبت درویشان و امداد و اعانت ایشان است نقد وقت است بجز از وصول مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردے بخدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ گونہ می فرمائی تو در حق مردے کہ دوست داشتہ است قومے را کہ ملحق نہ شدہ بہ آنہا یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دوست داشتہ است آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدرستی مردے گفت یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی ہست قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ویل ہست ترا چہ آمادہ کردۂ تو برائے آن۔ گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدرستی من دوست دارم خدا و رسول او را۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو با کسے ہستی کہ دوست داری آن را۔ انس گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چیزے بعد از اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ و آنچہ حق سبحانہ و تعالی آن ہمشیرہ را بہ صفت جود سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمی بجا می آرند کہ چہ قدر صفت این خصلت حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ مصروف است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی است کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ در زمان پیشین بادشاہے بود بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرۂ او را بر مزبلہ می افشاندند یکے از عابدان بر مزبلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از آن آن بادشاہ بمرد و بہ سبب گناہان او وے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از آن عابد بہ گیاہ و آب صحرا می گذرانید۔ بعد از آن آن عابد نیز بمرد۔ پس حق تعالی فرمود آن عابد را و او اعلم است ہیچ کس را بر تو احسانے است کہ مکافات آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کجی بود معاش تو گفت بر مزبلہ بادشاہے می رفتم آنچہ آنجا می یافتم می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ را بہ گیاہ و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالے آن را۔ پس بر آوردہ شد از دوزخ ہمچو انگشت سوختہ شدہ۔ گفت عابد ہمین است کہ می خوردم از سفرۂ او پس فرمود حق تعالے بگیر دست او را و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ بودہ است او را بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالبًا بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ وقوعِ حضور و آگاہی در اماکنِ غفلت مشعر از قوتِ نسبت ہست و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتہی۔

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود باده گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

سلام و تحیہ ازین خیرخواه در معرضِ قبول آرند سبحانہٗ لِلّٰہ الحمد کہ استیلائے حضورِ او تعالےٰ بہ نہجے غلبہ نمودہ کہ در اماکنِ غفلت و ہنگامِ اختلاط بیشتر جلوہ می نماید این امرِ جلیل آن قدر از اعظمِ عنایاتِ اوست سبحانہٗ و از قوتِ نسبتِ باطن خبر می دہد و مشعر از انجامِ کار در نفحات الانس در احوالِ حضرت نقشبند می آرد کہ شخصی از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکرِ جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقۂ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ باطن با حق سبحانہٗ تعالےٰ

این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش

آنچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ می فرماید کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰہِ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق ہست در حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔ مبتدی چونکہ بہ شرفِ فنا فی اللّٰہ متحقق نہ شدہ ہست و نفسِ او ہنوز باقی ہست حضورِ او صاف نہ شدہ ہست و منتہی چون جمیعِ صفاتِ وجود را بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللّٰہ مشرف شدہ حضورِ او در کمالِ انجلا ہست لہٰذا آن حضور را حضورِ خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ خود را خود حاضر ہست چہ سالک درین وقت رخصت بہ صحرائے عدم کشیدہ و مظہرِ تجلیاتِ اسمائی ز

صفاتی گشته معشوق ہرگاہ می خواہد بباطن او بے خواست متجلی می شود شکر این قسم نعمت عظمی بجا آوردن ضروری ست لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچہ سودمند ست درین مقام

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راہ خود را بعدم صرف ملحق می سازد و از کمال بندہ نوازی ذاتے از نزد خود او را عطا می فرمایند و تعبیر از آن ذات موہوب بہ بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوف خواہند یافت بہ آن صفات موصوف خواہند بود و درین وقت ہر دو جہت فنا و بقا بہ اتمام می رسند و مرتبۂ ولایت خاصہ حاصل می شود۔ ولایت را دو جزو ست فنا و بقا در فنا صفات وجود را از خود منتفی می یابند و در بقا صفات دیگر از آن جناب قدس عطا می فرمایند بہ بقاے ابدی سرفرازی می سازند للہ سبحانہ الحمد کہ مناسبتے بہ این مقام بہم رسانیدہ اند چنانچہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ از آن جناب می دانند بیشتر تقید نمایند کہ بہ حقیقت این مقام برسند و الحال مناسب وقت ذکر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ست بہ حضور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نمودہ وظیفہ سازند بہتر ست تا پنج ہزار ہر روز خواندہ شود خیلے سودمند خواہد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ کوہ وجود بشری را زائل می سازد۔ ؎

تا بہ جاروب لا نہ روبی راہ
کے رسی در سراے اِلَّا اللّٰہ

واقعہ کہ امشب دیدہ اند بغایت عالی ست از مناسبت تام خبر می دہد۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در تہنیۂ فتح بعضے بلاد کفار و اخذ جزیہ از آنہا و ذکر فضائل جہاد۔

امابعد ـــ احقر بعد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می دارد که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فجره است این دعاگوے صمیمی و جمیع مسلمین شادیها نموده اند که تفصیل آن در دفترها نه گنجد۔ و شک نیست که از لال رانا یا این همه غلبه و اخذ جزیه به انواع تحف و هدیه از کمال اعزاز دین متین است و معلوم نیست که در ملک هند از مبداء ظهور اسلام تا این زمان رانا که مرکز کفر هندوستان بود هیچ یکے از بادشاهان بدین غلبه حکمرانی کرده باشد تا به اخذ جزیه چه رسد که آن در دیگر ممالک هند هم پیش ازین کمتر به وقوع آمده مثل این فتوح را اگر از مقدمات ظهور امام مهدی موعود شمرده شود بعید نیست۔ زبان از شکر این نعمت که شامل حال جمیع کافه اهل اسلام شده قاصر است قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔ والحال آنچه عنانِ عزیمت نصرت قرین برائے اعزاز دین بطرف دکن معطوف ساخته اند اعاظم جهاد است پاک ساختن ساحت اسلام از لوث نجس کفر از نتائج این سفر است و صاف کردن راه طائفان حرمین الشریفین از لوازم این عزم مبارک است حق سبحانهٗ و تعالی به فضل و کرم خویش به احسن وجوه سرانجام نماد خوش وقت و حال آنانے که درین امر خطیر و مهم عظیم کمر همت را در خدمت بهجت حیثیت بربسته اند۔ و به نیت صالحه این سفر صعب را که فی الحقیقه ثمر خیرات و برکات است و وسیلهٔ ترقی درجات به شوق برگزیده اند رسول خدا صلی الله علیه وسلم فرموده اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اَبُوْهُرَیْرَةَ

روایت کرده که رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم فرموده مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ عِنْدَ حَجَرِالْاَسْوَدِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ فَیَکُوْنُ مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَهْرٍ لِاَنَّ قِیَامَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ بِمِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَهْرٍ فِیْ غَیْرِهَا۔ وَاَنَسٌ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ روایت کرده است که رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم فرموده مَنْ رَابَطَ لَیْلَةً فِیْ سَبِیْلِ اللهِ حَارِسًا مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ لَهٗ اَجْرُ مَنْ کَانَ خَلْفَهٗ مِمَّنْ صَامَ وَصَلّٰی رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قال العلماء۔ وَهٰذَا الْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ اللهَ تَعَالٰی یَکْتُبُ لِلْوَالِیْ مِثْلَ اَعْمَالِ مَنْ عَبْدِ اللهِ (سه) فِیْ مَحَلِّ وِلَایَتِهٖ بِمُجَانَبَةٍ لَهٗ وَ مَا اَجْزَلَ هٰذَا الْفَضْلُ الْعَظِیْمُ۔ افسوس که این دور از کار ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاهر محروم است و بجهت بعضے عوائق و موانع از جهاد فی سبیل اللہ مہجور۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ لیکن از روے باطن با خود دانند و از راهِ دعا و توجه که وظیفهٔ فقرا است ممد و معاون تصور فرمایند۔ اگر فقراے اہلِ عزلت سالہا ریاضت کنند و اربعینات کشند بگرد این عمل نه رسند۔ طاعات و عبادات که دران مقام به وقوع آید باضعاف بر طاعت عزلت زیاده است۔ ذکر و تسبیح آن موطن ثواب دیگر دارد و نماز الجماعة رتبه علیحده و صدقات و نفقات آن محل را درجه بزرگ و امراض آن معرکه را نتیجه جدا۔ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوْبٰی لِمَنْ اَکْثَرَ فِی الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ مِنْ ذِکْرِ اللهِ فَاِنَّ لَهٗ بِکُلِّ کَلِمَةٍ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ

سه نه پڑھا جاسکا۔

مِنْهَا عَشَرَةَ اَضْعَافٍ مَعَ الَّذِیْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْمَزِیْدِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیْ
ونیز فرمودہ علیہ الصلٰوۃ والسلام صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ تَعْدِلُ بِعَشَرَۃِ اٰلَافِ صَلٰوۃٍ
وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ وَالصَّلٰوۃُ بِاَرْضِ
الرِّبَاطِ بِاَلْفِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخِ وَ ابو حیان۔ ونیز فرمودہ علیہ
وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ صَلٰوۃَ رُبَاطٍ تَعْدِلُ خَمْسَمِائَۃِ صَلٰوۃٍ۔ وَ
وَنَفَقَۃُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ مِنْهُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمِائَۃِ دِیْنَارٍ مُنْفَقَۃٍ
فِیْ غَیْرِہٖ۔ ونیز فرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ غَازِیًا فِیْ عُسْرَتِہٖ اَوْ مُکَاتِبًا فِیْ رَقَبَتِہٖ اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیْ ونیز فرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ
والسلام مَوْقِفٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یُسَلُّ فِیْہِ سَیْفٌ وَلَا یُطْعَنُ فِیْہِ بِرُمْحٍ
وَلَا یُرْمٰی فِیْہِ بِسَهْمٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً لَا یُعْصَی اللّٰہُ فِیْہِ طَرْفَۃَ
عَیْنٍ رَوَاہُ ابْنُ النَّجَّارِ۔ ونیز فرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ مَرِضَ یَوْمًا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اَوْ سَاعَۃٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَکُتِبَ لَہٗ
مِنَ الْاَجْرِ عَدَدُ عِتْقِ مِائَۃِ اَلْفِ رَقَبَۃٍ قِیْمَۃُ کُلِّ رَقَبَۃٍ مِائَۃُ اَلْفٍ رَوَاہُ
ابنِ زنجویہ و شک نیست کہ این خدمت و ہم کہ بہ آن توجہ دارند جہاد فی سبیل
اللہ است۔ اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالذَّهَبِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ
الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ۔ وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِیْ مِنْ عَلِیٍّ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَهُمْ۔ نیز

يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ۔ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِ قَالَ .....

مکتوب ہفتاد و ہفتم۔

بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہر زمین را فیض علیحدہ است و ذکر مکاشفہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفۂ شریفہ در اسعد آنات ورود بہجت آمود فرمود۔ تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات تازہ مبارک باشد آنچہ از فیض و برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذات معنویہ گردید زَادَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَّذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہر سرزمین را فیض علیحدہ است و ہر جائے را خاصیت جدا لِکُلِّ اَرْضٍ حِصَّۃٌ وَلِسَاکِنِیْہَا حِصَّۃٌ زمینے مناسبت بفنا دارد و بقعہ ملائمت بہ بقا ع

ہر خوش لیمرے را حرکاتے دگر است

حضرت پیر دستگیر ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا در آنجا فائض شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان جا بہ قلم محترم در آمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ در ان حویلی معارف بقا فائز خواہد گشت و بعد از انتقال

، ہمچنان واقع شد وبعضے مکاتیب مشتمل بر معارف بقا ہمانجا محرّر گردید ونیز برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات وانوار خانہاے خود وخانہا کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند ودر ہر منزل وقریہ کہ می فرا آمدند حقائق آن منازل وقری برآن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن وحقایق بعضے کافر وقریۂ کافرہ را بہ ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ آن حضرت ہست رضی اللہ تعالٰے عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار ہست سجدات شکر انکشاف این معنی در جناب قدس خداوندی جل سلطانہ بتقدیم رسانید وخواہان مزید بر مزید باشید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ دوہزار روپیہ نیاز وہدایاے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی جیو وفقیرزادہا موافق فرد علیحدہ خصوص قرآن مجید ورحل کہ ہر دو غیر مکرر تحفہ اند فرستادہ بودند رسید وسبب خوش وقتیہا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد وہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و التسطیح التجصیص و البناء و الکتابۃ علیھا۔

قال فی غایۃ السروجی ویسنم القبر ولا یسطح ای لا یربع وبہ قال موسٰی بن طلحہ وزید بن ابی حبیب والثوری واللیث ومالک وابن حنبل وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم وقال الشافعیؒ یسطح ومثلہ عن مالک فی الجلاب الجمہور ما روی البخاری فی صحیحہ عن سفیان التمار انہ رای قبر النبی علیہ السلام مسنما ومسند البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ

وعن محمد بن علي ان قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم سُنِّم وعن الشعبي قال رأيت قبور شهداء أحد مسنمة وعن محمد بن الحنفية انه جعل قبر ابن عباس مسنما، اختار التسنيم ابو علي الطبري وابو علي ابن ابي هريرة والجويني والغزالي والروياني والسرخسي وذكر القاضي حسين اتفاقهم عليه وخالفوا الشافعي رحمة الله من ذلك فان قيل فقد روى الترمذي عن ابي الهياج الأسدي واسمه حيان قال قال لي علي الا ابعثك على ما بعثني الله رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته قيل له المراد به هذه المشرفة المبنية التي يطلب بها المباهات انتهى۔ وقال في البحر: يسنم قدر شبر وقيل قدر اربع اصابع۔ وما ورد في الصحيح من حديث علي رضي الله عنه ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته فمحمول على ما زاد على قدر التسنيم المنتهى۔ وقال مولانا علي القاري في شرح المشكوة قال العلماء يستحب ان يرفع القبر قدر شبر ويكره فوق ذلك ويستحب الهدم ففي قدره خلاف قيل الى الارض تغليظا وهذا اقرب الى اللفظ او لفظ الحديث من البنوية وقال ابن الهمام هذا الحديث محمول على ما كانوا يفعلونه من تعلية القبور بالبناء الحسن العالي وليس مرادنا ذلك في تسنيم القبر على قدر ما يبدو من الارض ويتميز عنها والله سبحانه اعلم رواه مسلم قال مبارك رواه ابو داود والترمذي والنسائي وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر

وان بنی علیه قال فی الازهار والنهی عن تجصیص القبر للکراهة وهو یتناول البناء بذلک وتجصیص وجهه والنهی فی البناء للکراهة ان کان فی ملکه وللحرمة فی المقبرة المسبلة ویجب الهدم وان کان مسجدا انتهی کلامه۔ وایضا یکره تجصیص القبر والبناء علیه فی حریمه وخارجه نعم ان خشی نبش او حفر سبع او هدم سیل لم یکن البناء والتجصیص مکروها بل قد نظر اسامر وسیعلم من هدم ما فی المسبلة حرمة البناء فیها اذ الاصل انه لا یهدم الا المحرم وضعه کذا فی التحفة وایضا یکره الکتابة علی القبر لما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن تجصیص القبر وان بنی علیه وان یکتب علیه وان یوطأ ولو بنی علیه هدم ان کانت القبر مسبلة وان کان القبر فی ملک فلا کذا فی شرح الوجیز وکذا لو اوصی ان یبنی مسبلة للمسلمین لم ینفذ وذلک حرام وان کان فی ملکه فهو مکروه کما فی السراج الوهاج وایضا یحرم البناء علیه للزینة لما رویناه ویکره الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء لا الدفن فی مکان بنی فیه قبله لعدم کونه قبرا حقیقة بدونه کذا فی البرهان شرح مواهب الرحمان۔

مکتوب ہفتاد ونہم۔ به بی بی عرب خانم مرحومه در تحریص بر طلب محبت فقرا ومدح کلام حضرت مجدد الف ثانی وبیان آنکه طریق مرضی ومحبوب درین زمانه طریق اکابر ما است۔

والدهٔ مهربان من، بورود عنایت نامه گرامی مسرور گردید۔ او سبحانهٗ در طلب خود و محبت دوستان خود روز افزون کناد۔ عزیزی می فرماید خداوندا مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم گردان که قوم دیگر را طاقت نه دارم الحمد لله که این معنی در نهاد آن مشفقه کائن است و شفقت خاص به فقرا معلوم می شود۔ خوش گفت ؎

گرچه بوے هم نباشد روئے ایشان بس است
گرد مستان گرد او گر کم رسد بوے رسد

از غایت حسن ظن طلب نعلین این عاصی نموده بودند اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبْ دانسته فرستاده شد جاے آن است که این معنی ازین جانب به وقوع آید چه آن جناب را نسبت جزئیت به آن سرور دین و دنیا است علیه وعلیٰ آله من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها بهر حال رضامندی ایشان منظور داشته این بے ادبی نموده شد۔ دیگر بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی انتخاب نموده شد۔ یقین که بمطالعه خاص خواهد در آورد و اطلاع خواهند بخشید این قسم دقایق این راه درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیده نمی شود و اکثر فقرا این وقت طریق دعوت و تسخیر خلایق را منظور داشته ریاضتهاے شاقه اختیار کرده اند و بهمین نیت چلها و خلوتها می نشینند و جمعے دیگر سماع و رقص را که از ممنوعات شرعیه است دیدن خود کرده خودها را رواج داده اند و طریق مرضی و محبوب درین زمانه طریق اکابر ما است که جامع جمیع طرق است۔ الّا این بزرگواران امورے را که موجب امتیاز است نزد عوام کالانعام قصداً بس پشت داده اند و در تستر احوال و اخلاص قلبی که خلاصه احوالات است مبالغه تمام دارند۔ لیکن چه توان کرد که ازین معامله کسے

واقف شد بزرگی می فرماید ~~~

پری نهفته رخ و دیو در کرشمهٔ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبیست

مکتوب ہشتادم به سلطانِ وقت در فضیلتِ ذکر و تلاوت و سفارش بعضی احبه

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّكْرِ لَوْلَا ذٰلِكَ مَا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِتَالِ اِنَّهٗ قَدْ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالذِّكْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ این خیر خواہان به عرض والا می رساند که بعضے ادعیه ماثوره که از آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم در حین قتال به ثبوت پیوسته مصحوب کمالات دستگاه میر محمد عارف که از دعاگویان قدیمی است و متوجه ملازمت معلی ارسال داشته آمد یقین که بمطالعه خاص خواهند در آمد و این حقیر بسبب محرومی ملازمت خود را از برکاتِ سعادت برساند منتظر اشاره است

مقصر می داند- اگر حضور مقدس باشد خود را

قَالَ الشَّیْخُ الْعَالِمُ الْعَارِفُ الْكَامِلُ الشَّهِیْرُ فِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ الشَّیْخُ الشَّعْرَانِیُّ قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ فِیْ كِتَابِهِ الْمُسَمّٰى بِالْمِنَنِ اَدْ مِمَّا اَنْعَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ عَلَیَّ مَحَبَّتِیْ لِوُلَاةِ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمُشَارَكَتِیْ لَهُمْ فِی الْهُمُوْمِ وَالْاَمْرَاضِ لَاسِیَّمَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَقَدْ مَرِضْتُ لِمَرَضِهٖ مَرَّتَیْنِ وَضَرَبَتْ عَلٰى مَفَاصِلِ رِجْلِیْ مَرَّاتٍ اٰخِرُهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّیْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ لَمَّا سَافَرَ لِقِتَالِ الرَّوَافِضِ وَمَكَثْتُ مَرِیْضًا مِنْ اَوَّلِ رَمَضَانَ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَلَمَّا شُفِیَ السُّلْطَانُ شُفِیْتُ تَمَّ كَلَامُهٗ حضرت سلامت برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است که مورد عنایات و الطاف بادشاہانه

گردد فَاِنَّهٗ شَابَ نَشَاءَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و یکم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریص بر ارتباط معنوی وطلب ترقی وبیان بعضے کمالات بطریق اجمال وذکر احوال بعضے

حامداً ومصلیاً۔ برادر طریق فضائل وکمالات دستگاه ملا محمد امین ازین عاصی دور افتاده سلام عافیت انجام در معرض قبول آورده مشتاق دانند ازان هنگام که متوجه آن حدود به دعاے وسلامتی یاد نه نموده اند موانع جز استغراق مطلوب حقیقی جل شانه امر دیگر مباد۔ بهر حال ارتباط معنویه را در ازدیاد دارند که مدار کار بر آن است وشب وروز خواهان ترقی بود مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ شنیده باشند بالجمله سعی نمایند که از اسم الظاهر عروج نموده به سیر اسم الباطن که معبر به ولایت علیاست برسند تا هر دو بازوے طیران درست گردد۔ بعد ازان بمحض فضل خداوندی عز شانه از جمیع صفات وشیون بر آمده به ذات بحت که معرا است از نسبت واعتبارات ووصل عریانے از لوازم آن مقام است مستعد گردند۔ ع

این کار دولت است کنون تا کرا دهند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقه علیه استفاد یافته ظاهراً بشما معرفی هم دارد لوازم هم پرکیمیا را بجا خواهند آورد وبتوجهات باطنیه ممد ومعاون خواهند بود۔ دیگر از حقیقت احوالات ظاهری وباطنی خویش اطلاع می داده باشند که باعث توجهات غائبانه است وهیچ کس داخل طریق شده است یا نه اگر شده بچه کیفیت است مفصلاً خواهند نوشت که خاطر نگران است۔ دیگر خدمت حقائق آگاه حافظ محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند وبشارات خاص مشرف

کنند۔ چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و اسرار خلّت بهره تمام گرفتند بالجمله کار ایشان از اکثر یاران گذشت۔ و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند که چه نویسد بالجمله کار سنین را درین مدت قلیله قطع کرد۔ والسلام۔

مکتوب هشتاد و دویم۔ به حقائق آگاه صوفی سعد الله کابلی در بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد الله وزیرآبادی به آن حضرت و میسر شدن غائبانه بعضے یاران به بشارت عامیه۔

برادر گرامی حقائق آگاه صوفی سعد الله از حقیقت صلوٰة بهره وافر گرفته متوجه فوق باشند کتابتهاے شما رسید و در فرستادن جواب توقف می شود معذور خواهند داشت۔ درین روزها آن چهار کس از یاران این فقیر حقیقت صلوٰة فرمودند و بعضے الحاق بحقیقت الحقائق هم نشان دادند معامله محبت درین آوان به نوع دیگر هست۔ امیدواریم که آن برادر گرامی از راه محبت بهره ازین کمالات برداشته باشند ترقیات یاران این فقیر اظهر من الشمس گشته یاران جاهاے دیگر حسرت ها دارند زودتر برسند که ما منتظر شمائیم کتابتے که مصحوب خواجه عوض ارسال داشته بودند به مطالعه درآمد وقت جواب نوشتن کم شده۔ آنچه از ملاقات نمودن به شاهزاده نوشته بودند مبارک هست بعد از استخاره ملاقات بکنند و به پسران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و به حقائق آگاه حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے که پیش شما داخل طریقه گشته اند به سلام مخصوص اند۔ حاجی اسد الله از خلفاے شیخ آدم که در وزیرآباد می باشد به فقیر متوسل شد و سه چهار توجه ازین عاصی گرفت

نحیلے محظوظ رفت. به اخوی خواجه محمد شریف سلام رسانند و بگویند که سلام فقیر به شیخ عبدالعلیم رسانند و ظاهر سازد که حاجی اسدالله وزیرآبادی که از اعاظم خلفاء شیخ آدم است خاصه پیش فقیر داخل طریقهٔ علیهٔ احمدیه معصومیه گشت. و نحیلے محظوظ شد و به پسر شیخ آدم که شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشته فرستاد که من استفاده کرده ام شما را هم اگر طلب حق باشد آمده خداطلبی نمایند و در خانقاه شیخ آدم هم شورے برخاسته است حضرت ایشان هم از توجه گرفتن او بسیار خوش وقت شدند از مضمون این کتابت مثل خواجه محمد شریف و نہال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواهند ساخت که از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاه طرفه شورے است به میان محمد باقر لاهوری غائبانه حضرت ایشان بشارات حقیقت صلوٰة و مقامے که فوق آن است و تحقق به حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن به صحبت بعض اسرارها دیگر فرمودند والسلام

مکتوب هشتاد و سیوم

نیز به موصی الیه در ذکر دخول بادشاه دین پناه درین طریقه و هجوم اهل طلب.

له الحمد علی نعمائه. کمالات دستگاه معارف آگاه صوفی سعدالله به اعلا مراتب کمال و تکمیل برسند. مخفی نماند که بادشاه به دخول طریقهٔ علیه مشرف گشته بسیار متاثر گشت سه صحبت با حضرت ایشان داشت. چون شاهجهان وفات یافت به جهت ضرور متوجه اکبرآباد گشت. دیگر از هجوم اهل طلب که مانند مور و ملخ غلو دارند چه نویسد که از حیطهٔ نوشتن خارج است فقیر در خانهٔ شیخ عبدالرحمان سلطان سکونت دارد از غایت اخلاص بجد شده بخانهٔ خود آورده و بسیار خدمت گاری می نماید حضرت ایشان بعد از چند روز ظاهراً متوجه آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند کہ شما ہمین جا اقامت نمایند و معالجہ مریض نمودہ بہ وطن بروید ظاہراً ماندہ شود اما متعین نیست۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و چہارم نیز بہ مشارٌ الیہ در جواب مکتوب او کہ از انکشاف حقیقتِ قرآنی وغیر آن نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات اکتساب ذو المعارف العالیہ والحالات القویہ صوفی سعد اللہ بہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ ور باشند کتابت شما با کتابت فضائل پناہ شیخ عبد الباقی رسیدہ مضامین ہر کدام معلوم گردید زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچہ از انکشاف حقیقت قرآن وغیر آن مندرج بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقتِ قرآنی بس مقامے ست عالی۔ منشاء آن وسعت بے چونی ست کہ بذاتِ غیب متعلق ست حق سبحانہ بہرہ از آن کامل روزی گرداناد ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت ست چون قاصد بر سر راہ بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب ان شاء اللہ تعالے کتابت حضرت ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ میان شیخ عبد الباقی فرستادہ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملا محمد محسن سیالکوٹی

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام و تحیہ ازین عاجز مسکین قبول فرمایند چون کمالات دستگاہ شیخ محمد محسن سیالکوٹی کہ خود را در اعلاء کلمۂ حق فدا ساختہ است و امر معروف و نہی منکر شیوۂ مرضیۂ اوست بہ جہتِ تبلیغ بعضے امورِ دینی متوجہ ملازمت است بنا بر آن بہ این چند کلمہ درازنفسی نمود معاف خواہند فرمود۔

و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسبتا بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند درآمد امید کہ نافع آید۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ششم۔ بہ عاشور بیگ در تحریص بر دوام ذکر و نکوہش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چندان بذکر قلبی مداومت نماید کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ماسوا نماید بہ یادش نیاید۔ این حالت تعبیر بہ فنائے قلب است دیگر مدتے است کہ از شما ہیچ خبرے نہ رسیدہ است از احوال خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ مغتنم شمردہ گاہ گاہ می رسیدہ باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمشیرہ خود خواہند گفت کہ با فقرا آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در جواب مکتوب او کہ اثر متضمن معارف بلند بودہ۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از مدرک شدن حقیقت قرآنی نیسا وانبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقر و ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ اخفیٰ و یافتن معاملہ تفصیل و بہرہ یافتن از محبت و یافتن پرتوے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تفوق آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالیٰ چہ عجب کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بمزایا ممتاز گرداند اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ

را المغفرہ مامول از دوستان دعا است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ شیخ محمد تھانیسری۔ در تعزیت۔

زہ الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ بمعرض قبول آرند۔ و درین درد و مصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار رو دادہ است شریک خود دانند و از کیفیت رو داد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور ممد و معاون خود دانند تاخیر در مراسلات و جواب بیشتر بواسطہ عدم اطلاع است بر روندگان آن حدود و از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجائش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما سالہا است مع ہذا از اداے حقوق کما حقہ متہم بہ معذوری داشتہ باشد۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و نہم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل حرم الحرم ومدح ہذہ الطریقۃ العلیہ۔

نحمد اللّٰہ حق حمدہ۔ ونصلی ونسلم علی رسولہ وعبدہ وعلی آلہ وصحبہ رجوم العدی ونجوم الہدی الکرام الاعلام ما جرت بذکرہ وذکرہم جیاد الاقلام فی میادین الاعلام ونہدی سلاماً الطف من لقاء الحبیب واطیب من منادمۃ اللبیب الی جناب واسطۃ عقد الریاسۃ ومطلع شموس الفراسۃ ذی المقام الاسمی الذی یتقاصر عنہ عوالی الہمم ویقدر البالغ اعلی واسنی مراتب التعظیم السالع فی العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علی علم الحایز من بحور علوم المنقول منہا والمعقول لآلی الجواہر وجواہر اللآلی والحائز قصبات السبق فی حلبۃ معالی الایام واللیالی علامۃ العلماء البحر الذی لا ینتہی۔

ولكل لج ساحل الملاذ الهمام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيانه مشرقة للطالبين و بحار معروفه المعروف من فيض منانه متدفقة للراغبين. وبعد فالداعي على ذيل الزبور طي المسطور المغفور اهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه في الاوقات الخالية الصافيه والازمنة الرائقة الانقه الخوال التي تطعناها في حمى ميادين الانبساط ونم ليتشاعرون فضل ولم يكن حسبها الآتى سهول الوصال حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة كما في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر ولله الحمد من ذلك الحبور وما ضرنا بعد المسافة بيننا سرائركم تسرى الينا متلقى وما شاع وذاع وشغف الاسماع ونشط الطباع ووقع عليه الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرائم الخلال المرضية وختموه من تويم السير على سنن السيرة السنة السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى وثناء الاحياء عنوان صحيفة المؤمن يوم القيمة كما ورد في الاخبار فحسن نشرها المستحب حسر قناع سترها مع صميمة الاعلام بالحب في الله المامور بذكره وتفويع لشطره ومجاورتكم بجوار ذلك الحرم الامين وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام بآدابه والتزام زكوة نصابه محط الامنيات ومنتهى الرغبات و

مهبطا للتنزلات والبركات فمن ثمة لم تنزل الافئدة الى الوفود
عليه علل له يجد نهل مشاقه ملتاحة ولم ترح الارواح الى رواح
مراحه نادين الى المولى سبحانه اكف الضراعة والابتهال في بلوغ
غاية المآرب والآمال من الدوام على التزام الطريقة السنية
النقشبندية الاحمدية التي اساس عمادها ومركز عمودها متابعة
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت في الجملة مستحبة كما
يعلمه من سير سير السلف الصالح واقتفى آثارهم من اهل العناية
فهي اقرب طرق السادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية
على جزيل عددها وجليل مددها مسلكا ونهاية واليق اهل الزمان
والنسب بابناء الاوان لانفرادها لمزيد اختصاص وكمال الاختصاص
من اندراج النهاية في البداية وهي في حلقة ذلك البرهان غاية
الغاية وقد صح الخبر المروي وهو في التنويه يكفي خير الذكر الخفي و
كذلك الاجتماع في ذلك الحرم الميمون الآمن على احسن حال وانعم
بال ثم مهما كانت حاجة تعرض الى سلطان زماننا ملك بلادنا مما
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلابد وان تشرفونا
بالاعلام بذلك والتنبيه على ما هنالك لنتشرف بخدمة وتنظيم
في سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة نعرض على مولانا الشريف
عماد حرم الله تعالى المنيف الوريف روما للاتصال بجنابه وطلبا
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا حاصل

او ثواب الدلالۃ علی الخیر محصلاً و تقربوہ منا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والمکاتبۃ کما قیل بعض المشاہدۃ وبلوغ السلام من التلاق والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ من حل بالنادی واقام بذلك الوادی وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم اولاً وآخراً۔

مکتوب نودم۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریص بر زیارت روضہ ہاے باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام و تحیہ در معرض قبول آرند مدتے شد کہ بتقریب زیارت روضہاے متبرکہ سیری باین دیار نہ کشیدہ اند۔ ع انتظار از حد گذشت احباب را۔

اما ارتباطہاے معنویہ مقتضی آن است کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائض البرکات خوش وقت می ساختہ باشند ؎

ما بدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید ہم مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ والسلام۔

مکتوب نود و یکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن است۔

باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی مبتہج و مسرور گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در ظاہر در بعضے احیان نسیان واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن است خوش گفت ؎

ما برون را ننگریم و قال را ما درون را بنگریم و حال را

فقیرزادہا سلام می رسانند مخدومزادہا بکمال برسند۔ والسلام

* * *

مکتوب نود و دوم۔ نیز بموی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانیؓ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ از جمیع مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجردہ کہ منزہ است از شیون و اعتبارات مشرف و مستسعد سازاد بحرمت من مازاغ بصرہ وما طغیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبۂ نبوت علیٰ مصدرہا السلام ناشی است و از ولایاتِ ثلثہ صغریٰ و ولایتِ کبریٰ و ولایتِ علیا باشد برتر واقع شدہ است چہ ولایتِ صغریٰ تعلق بہ ظلال اسماء و صفات دارد و ولایتِ کبریٰ و ولایتِ علیا ہر دو بہ اصول اسماء و صفات متعلق اند و فوق آنہا نیست مگر کمالات نبوت کہ دران جا ظہور ذات بحت است علی الدوام۔ این است بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باعث خوش وقتی گردید۔ ع اے وقتِ تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میانجیو را از صعب درگلو ہم رسیدہ بود للہ سبحانہ الحمد والمنۃ کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلتِ ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے است اشتیاق طرفین بحد کمال و عجیب صورت اتفاق نمی افتد لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ و ازین ہم عجیب تر آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہائے شما خوب تواتر می رسند ہر چند فقیر مقصر است در ارسال جواب لیکن باوجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ۔ سبب عدم وصول تا چہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ بعد از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شد

ولیشمانه رسید الخیر فیما صنع الله سبحانه آما لله سبحانه الحمد که ارتباط معنویه روز افزون است و هو المطلب الاقصیٰ والغایة است۔ خوش گفت ؎

آسوده شبے باید وخوش مہتابے   تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب نود و چہارم۔ نیز بمشارٌ الیه در بیان آنکه جلال وجمال را مساوی باید یافت بلکه از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد لله وَسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ۔ کتابتے که آن فضائل مآب کمالات انتساب به این احقر درویشان ارسال داشته بودند در احسن اوقات رسیده سبب خوش وقتی گردید لله سبحانه الحمد که دوستان خدا جل شانهٗ این دور از کار را گاہے بخاطر خود راہ می دہند وبچند کلمه ارشاد می فرمایند۔ لیکن استماع واقع که درین روزہا از بعضے مقتدیان نسبت بخاندان شما به وقوع آمده است موجب بے حلاوتی گشته۔ اما چون فعل جمیل مطلق است وہرچه از آن طرف برسد ہرچند بظاہر تلخ نماید فی الحقیقت عین خوبی وبہبودی است۔ عاشقان صادق جلال وجمال را مساوی می یابند بلکه از جلال بیشتر راضی وخوش وقت اند۔ خوش گفت ؎

من از تو روے نپیچم گرم بیازاری   که خوش بود ز عزیزان تحمل خواری

جعلنا الله سبحانه وایاکم من المحبین الصادقین والسلام

مکتوب نود و پنجم۔ نیز بمشارٌ الیه در فضیلت قرب معنوی۔

باسمه سبحانه بحمدهٗ ونصلی ونسلم۔ سلام بسلامت انجام به جناب آن برادر گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صحائف شریفه اکثر می رسند وبه سبب

عدم علم به متردین آن حدود در جوابها توقف واقع می شود۔ می داشته باشند که خصوصیتِ شما نه ازان قبیل است که موقوف بر سمیاتِ ظاهر باشد ارتباط و قرب معنویه بمشیئت سبحانهٗ روز افزون است اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند این جانب را نیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیهم لاشد شوقا برخوانند الامور مرهونة باوقاتها اخوی شیخ بهاء الدین و محمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود و ششم۔ به خواجه محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمه سبحانه۔ کمالات دستگاهی خواجه بیرنگ به استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعه عالی که شب برات دیده بودند بمطالعه در آمد و سبب لذاتِ معنویه گردید حق سبحانه و تعالیٰ همیشه به جمعیت و عافیت دارد۔ والسلام

مکتوب نود و هفتم۔ نیز به مشارٌ الیه در فضائلِ محبتِ فقرا و خدمتِ ایشان و میان آنکه برابر معیت هیچ بشارت نیست

حامدا و مصلیا۔ حقائق آگاهی برادر گرامی خواجه محمد شریف بجمیع کمالات که خاصه حضرت مجدد الف ثانی است بهره مند گردند۔ صحبتے که نصیب وقت شما است خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند۔ هر که از جهان آباد می آید آن قدر از شما اظهار رضامندی می نماید که از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان و اشفاق شما اند که چه نویسد خوش وقتی فقرا باعث ترقیاتِ دارین است۔ آن را امر سهل نه دانند حق سبحانه و تعالےٰ عنایت است که در حق شما کرده است و شما را از جمیع یاران امتیاز داده برابر محبتِ شما هیچ بشارتے نیست۔ والسلام۔

مکتوب نود و هشتم۔ نیز به مشارٌ الیه در فضیلت ارتباط معنوی۔

له الحمد۔ کمالات دستگاهی برادر گرامی خواجه محمد شریف همواره به استقامت باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانه می شود و سبب امیدواریها مے گردد۔ و مکاتیب گرامی متعاقب یک دیگر برسند و گاهے در جواب کوتاهی می شود معذور می داشته باشند۔ عمده کار ارتباط معنوی است۔ بحمد الله سبحانه آن روز افزون است۔ درین روزها نیازے که برائے فقیر حضرت والده ماجده فرستاده بودند رسید فاتحه خوانده شد تقبل الله سبحانه منکم۔ والسلام۔

مکتوب نود و نهم۔ نیز به مشارٌ الیه در ذکر ترقیات یاران خویش و شمه از خدامت و اخلاص میرزا دہا۔

له الحمد۔ برادر دینی خواجه محمد شریف به استقامت باشند کتابتے که فرستاده بودند رسید لله سبحانه الحمد که روزگار خواجه عبد الله صورت پذیرفت دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نموده اند۔ چنانچه هفت کس به حقیقت صلوٰة مشرف گشته اند و چهار کس به حقیقت الحقائق استعداد دارند پسران شیخ میر مرحوم آنچه حق خدمت بود بجا آورده اند۔ چنانچه در بازارها پیاده در رکاب فقیر می رفته اند پنج شش روپیه از جانب خود به بعضے مردم روزینه کردند و می خواهند که روضهٔ منوره را از سر نو تازه سازند قریب ده هزار روپیه خرج خواهد شد۔ والسلام۔

مکتوب صدم۔ نیز به مومی الیه در جواب وقائع روشن که نوشته بود۔

حامداً و مصلیاً۔ جناب حقائق آگاه خواجه محمد شریف سلام و تحیه قبول نمایند کتابتے که بدست میر سید علی فرستاده بودند رسید و کتابتے که بحضرت ایشان

فرستاده بودند رسانیده شد نسبت خواجه عبد الله مبارک است در وقت خوش از آن حضرت فاتحه خواهد گرفت. ان شاء الله تعالی چند وقایع روشن که در مکتوب حضرت جیو مرقوم بود بغایت روشن است و امید وار بخشش متعاقب به دستخط خاص جواب حاصل نموده فرستاده خواهد شد ان شاء الله تعالی. والسلام.

مکتوب صد و یکم نیز بمشارٌ الیه در بیان فضل محبت.

حامداً و مصلیاً. نجابت دستگاه خواجه محمد شریف بکمال جذبه و سلوک متحقق گشته به معارفی که فوق آن در کمال اند و از ولایت صغری مزیت دارند داخل ولایت کبری اند عروج نمایند محبت شما امید است که دقیقه از دقائق را فرو نگذارد فان المرء مع من احب. حامل مکتوب شیخ ابو الحسن که در خدمت فقیر بوده است برای بعضی مطلبها متوجه آن حدود است. امید وار شفقت و مهربانی شما است.

مکتوب صد و دوم نیز بمشارٌ الیه در فضل محبت اهل الله ما یناسب ذالک

له الحمد. امید واریم که معامله باطنی آن برادر گرامی روز بروز آناً فآناً در ترقی باشد. محبتی که حق تعالی نصیب شما گردانیده است باعث غبطه است امید وار باشند فان المرء مع من احب بشارتی است دور افتادگان را صحیفه شریفه را عوض باقی رسانید و نیاز نامه که بحضرت ایشان مرسل بوده بنظر مبارک گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرموده اند لله سبحانه الحمد حضرت ایشان با ضعفی که رو داده بود و تا دیر مانده درین روزها روز بروز به تخفیف است چنانچه آنحضرت غسل کرده اند و بیرون می آیند. دیگر نوشته بودند که برخوردار خواجه عبد الله را داخل طریقه سازند لله سبحانه الحمد که در سلک مریدان منسلک گشت. حامل رقیمه

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چندگاہ در صحبت بسر بردہ است و کسب بعضے کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرض بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف نباشد جزوے امداد بہ مشارٌ الیہ نمایند کہ موجب اجر عظیم است۔ والسلام۔

مکتوب صد و سیوم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات است و تحریص بر صحبت و ذکر بعضے احبہ۔

لالحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المرء مع من احب بہ بشارات عظیمہ سربلند گشتہ اند بہ نہایتش ظہور بعضے مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارے بہ صحبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان بشارات عظیم بگیرند موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ التماس کردہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود۔ حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیلے اظہار رضامندی از شما نمودہ بودند۔ ازین سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق بعضے یاران خدمتگاریہا و نوازہم دوستیہا نمودہ اند در حق مشارٌ الیہ بیش از بیش متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید اسرائیل ہم آنجا تشریف دارند اگر گاہے ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز از یاران مخصوص اند۔ السلام علیکم۔

مکتوب صد و چہارم ۔ نیز بہ مومیٰ الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ وما یناسب ذالک۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہٗ آن برادر گرامی را

به مراتب کمال و تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب که از کمال اخلاص و محبت ارسال داشته بودند رسیده خوش وقت ساخت۔ می باید که همبرین منوال از احوال ظاهر و باطن خوش می نوشته باشند که سبب توجهات غائبانه است۔ چون محبت شما با فقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است المرء مع من احب حدیث نبوی است علی صاحبها الصلوٰة والسلام رابطهٔ معنوی هرچند استوار بود از کمالات باطنی بزرگان زیاده از منظور نصیب وقت باشد۔ خوش گفت ؎

هیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	سایهٔ آن نفس کش را سخت گیر

از حضرت حق سبحانه ازدیاد این نسبت واسطه خواهند که مدار کار برین است۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجم۔ نیز به مشارٌ الیه در تعزیت اهلیهٔ او۔

باسمه سبحانه۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید و خبر ارتحال والدهٔ فرزندان شما سبب گرانی خاطر گردید و تاسف و تألم روداد رحمها الله سبحانه رحمة واسعة۔ فاتحه مغفرت در حق آن مرحومه خوانده شد و توجه غائبانه کرده آمد إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ آن مغفوره از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس سره بوده امیدواریهاے کثیره دربارهٔ آن مغفوره متوقع است در روضهٔ منوره جاے موجود بوده لیکن در مسئله خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ششم۔ نیز بمشارٌ الیه در بیان آنکه عنایتے که متمثل بخلعت شود کتابت از اعطاے نسبت است۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ انواع عنایات حضرت خداوندی جلت عظمته شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی و آله الامجاد علیه وعلیهم الصلوٰة والتسلیمات

کتابت شریف شما رسیده سبب خوش وقتی گردید۔ آنچه از وقایع نوشته بودند به وضوح انجامید و باعث مسرت معنویه گردید۔ می باید که همبرین منوال از احوال ظاهر و باطن می نوشته باشند واقعه که اول کتابت مندرج بود لغایت مبارک است و امید بخش است۔ عنایتے که متمثل به خلعت شود کفایت است از آنکه نسبت خاصه خویش عطا نموده باشند وقایع دیگر همه خوب و روشن بودند۔ چون حضرت الیشان را چند روز هست که ضعف بدنی عارض شده هست بنابران در خدمت عالی گذرانیده نه شده هست۔ انشاء اللہ تعالے وقتے که صحت کامل رو دهد حضور الیشان عرضداشت شما گذرانیده خواهد شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و هفتم۔ نیز به مشارٌ الیه در ذکر توجه غائبانه که از حضرت الیشان در حق او به وقوع آمده و تحریص بر وحدانی التوجه بودن و اشارهٔ ترقیات یاران خویش۔

لله الحمد۔ حقایق آگاه نجابت دستگاه خواجه محمد شریف این فقیر را بظاهر و باطن متوجه خویش دانند و از دعوات غائبانه غافل نه شمرند شب جمعه گذشته در حضرت روضه مقدسه بجهت شما از حضرت الیشان دربارهٔ توجهے گرفته شد۔ امید که آثار آن ظاهر گردد۔ گاہے به جانب شما غائبانه نظر کرده می شود شما را با خود خصوصیتے خاصه می فهمد و بعضے کمالات بلند در حق شما متوهم می گردند اگر قبله توجه وحدانی هست و پراگنده نه گشته۔ امید هست که کار سنین به ساعات منقضی گردد۔ چنانچه بعضے یاران که به فقیر می نشستند حضرت الیشان فرمودند که کار سنین آنها در ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملا حضور معا را به فناے قلب رسانیده هست

و در اخلاص و فدویت بے نظیر۔ امید کہ در حق مشارٌ الیہ توجہات خاصہ دریغ نہ دارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ قول حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثال آن ہنگام عروج است و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ بہرہ وافر از مقام اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی است۔ و مجموعہ معاملہ نفی و اثبات بے قران ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی صورت نمی بندد۔

بحمدہ و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامہ آن برادر مہربانی کہ مشتمل بود بر وفور شفقت والطاف بود در رسید متضمن احوالات و واردات بودہ فرحت بر فرحت افزود ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

متوقع کہ ہمیشہ برین منوال این قسم اذواق و مواجید کہ نتیجہ ارباب کشف و شہود است محبان و خوہان را خوش وقت می ساختہ باشند فانکم فی العالم مثل القلب والروح فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات حالتہا رو می دہند کہ بے اختیار لتصدیق قول حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ و مع ہذا فقدان نقد وقت است وکلما حس ببالک او خطر فی خیالک فاللہ سبحانہ وراء ذلک کمرشکن این حالت است۔ بغایت اصیل و بس بلند است و واصلان آن اقل قلیل۔ لیکن این ہست کہ این معاملہ ہنگام عروج است فقط و وقت نزول عارف محتاج بدلائل و براہین می گردد و در رنگ عوام از اثر بہ مؤثر پے می برد و از دال بہ مدلول می گراید

گر بگویم شرح این بے حد شود

کریمہ رَبِّ اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی۔ گویا نشان حال آن مقام است با وجود علم این وارد طلب ورای الورای نمودن و این مشہود داخل ہوا ساختن و تحت لا آوردن از بلندی استعداد و علو ہمت شعری است فطوبیٰ لمن جمع بینہما باید دانست کہ سر حلقہ نفی حضرت خلیل الرحمٰن است علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیچ ذرہ از ذرہائے شرک نہ گذاشت کہ مسدود و بگداز نہ ساخت۔ کریمہ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مؤید این معنی است۔ و تا تمام معاملہ نفی را قطع نماید و از مقام خلت حظ وافر نہ گیرد از مقام اثبات کہ خاصہ حضرت پیغمبر ماست علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا بہرہ حاصل نہ کند۔ از انجاست کہ تجلی ذات بے تخلل صفات و شیون مخصوص بہ ولایت او علیہ الصلوٰۃ والسلام گشت۔ و دیگران را بہ تبعیت و وراثت تنزلے ازان ارزانی فرمودند و او علیہ الصلوٰۃ والسلام در دنیا برویت بصری مشرف گشت و دیگران را موعود بہ آخرت شد وغیرہ از الیقان کہ ثمرہ رویت است بالغیب نہ شد حتی کہ بعضے محققان صوفیہ منع رویت قلبی نمودہ اند برویت بصری خود چہ رسد سبحانہ اللہ بعضے از متصوفہ بہ ظہور شعبدہا قائل رویت بصری درین دار فانی شدہ و مخالفت کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا بر سر اصل سخن رویم و گوییم کہ مجموع معاملہ نفی و اثبات بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام صورت نہ پذیرد و کمالات مقام خلت کہ تعلق بہ محیط دائرہ دارد بہ مرکز دائرہ کہ حاصل اصل مقام محبوبیت است جمع نہ شود بوے از مقام اثبات بہ مشام جان نہ رسد۔

واجتماعِ این دو بحرِ محیط بے تقربِ شیخ کامل ممکن الحصول نہ، بالجملہ طولِ صحبت ورسوخِ تام ہر دو درکار اند الحمد للہ کہ رسوخ وفدویت تام دران برادر بجنابِ حضرت پیر دستگیر مفہوم می شود۔ والسلام

مکتوب صد و نہم۔ بہ سید نور محمد بنگالی در بشارتِ معیت وتصفیۂ عناصر اربعہ واشارتے بہ ہیئتِ وحدانی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً ومصلیاً۔ امابعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ دیروز در مجلسِ سلوک در حق شما بسیار امیدوار شدیم معیت خاص باخود یافتہ شد وچنان متخیل گشت کہ معاملہ کہ تعلق بہ عالمِ خلق داشتہ یعنی تصفیہ وتنقیۂ عناصر اربعہ منوط بودہ منقضی شدہ باشد والغیب عند اللہ سبحانہ الحال امیدوار از معاملہ کہ بہ ہیئتِ وحدانی تعلق دارد باشند وفقیر را بجانب خود متوجہ شناسند وبہ دعاے سلامتی خاتمہ ممد ومعاون بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد ودہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بشارتِ مناسبت بہ لطیفۂ اخفیٰ ولطیفۂ خاک ودر دید قصور اعمال۔

للہ الحمد۔ امابعد۔ سیادت پناہ برادرِ گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ این فقیر از احوالِ شما غافل نیست وخواہانِ ترقیاتِ شما می باشد۔ قبل ازین بچند گاہ مناسبتِ شما بہ لطیفۂ اخفیٰ کہ اعلیٰ ترین لطائفِ عالمِ امر است دریافتہ بود والحمد للہ علیٰ ذٰلک واسرار نازکہاے این لطیفہ از نوشتن وگفتن خارج است ولایتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تعلق بہ این لطیفہ دارد وزیر قدمِ آنحضرت است علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ شرح وبسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندرج ازانجا

تشفی نمایند و امروز در حلقهٔ صبح مناسبت شما به لطیفه خاک متوہم شد و این لطیفه راس در پیش لطائفِ عالمِ خلق است و معامله که به او مربوط است فوق جمیع لطائف عالمِ امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیه فلیراجع ھناک.

ہر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر استقامت احوال و صدق طلب که نقد روزگار شما است حصولِ این معنی جائے استبعاد نیست فطوبیٰ لکم و بشریٰ و معامله که فوقِ جزء ارضی است به ہیئت وحدانی انسانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیانِ طریقِ جدید در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی مبین است پیش فرزندے ارشدی محمد اعظم آن مکتوب تکرار نمایند و بکنه آن برسند والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب صد و یازدہم۔ به خواجه محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمه سبحانه۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادرِ گرامی رسیده خوش وقت ساخت۔ از انوار و برکات روز عرفه که نوشته بودند معلوم شد و سبب لذاتِ معنویه گردید به ہمین آئین احوال را نویسان باشند که سبب توجہاتِ غائبانه است والسلام.

مکتوب صد و دوازدہم۔ نیز به مشارٌ الیه در بیان فضائلِ محبت و اخلاص.

بسم الله والسلام علی رسول الله۔ اما بعد دو مکتوب محبت شما رسیدند یکے را فرہاد بیگ رسانید و قہوہ بن نیز رسید جزاکم الله سبحانه خیرا۔ محبت و اخلاص که در نہادِ شما از قدیم متمکن است اظہر من الشمس است لہذا امتیازِ خاص است شما را فطوبیٰ لکم امیدواریہائے عظیمه ہم در عقبیٰ و ہم در دنیا در حق شما متوقع است اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقه بنویسد در دفترہا گنجائی ندارد پس سخن کوتاه باید والسلام.

مکتوب صد و سیزدهم۔ نیز به مشارٌالیه در فضائل محبت اهل الله۔

باسمه سبحانه. برادر قدیم به ترقیات: ازین سربلند باشند کدام سعادت برابر آن تواند بود که کسے تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کرده باشد درین محبت شما را امتیاز تمام است و امیدواریهاے عظیمه در حق شما متوقع است فضائل وکمالات این محبت در دفترها نگنجد. لهذا عنان قلم را ازان باز داشت۔ والسلام۔

مکتوب صد و چهاردهم۔ نیز به مشارٌالیه در جواب مکتوبے که از وقائع اعلی نوشته بود۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً. جناب نجابت دستگاه برادر گرامی خواجه محمد شریف ازین احقر سلام عافیت انجام مطالعه نمایند. احوال این فقرا مقرون بخیر است. المسئول منه سبحانه سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم کتابتے که مصحوب زهاد بیگ مرسل بود رسید باید که همیشه منوال احوال را نویسان باشند که سبب توجهات غائبانه است وانچه از وقائع روشن مندرج بود مطالعه آن سبب امیدواریهاے عظیمه گردید. دیگر سابقاً مصحوب سعادت آثار خان بیگ یک عصا متبرک که به استعمال حضرت ایشان در آمده بود به جهت شما فرستاده بودیم معلوم نشد رسیده باشد یا نه وظاهر این است که نه رسیده است وگرنه شکرانه این قسم نعمت بجا می آوردند. وعجب است که هیچ اشعار ننموده اند البته مطلع خواهند ساخت. والسلام۔

مکتوب صد و پانزدهم۔ نیز به مشارٌالیه در بیان آنکه عروج عناصر اربعه بکمالات نبوت تعلق دارد ومعامله هیئت وحدانی منوط بحقیقت کعبه ربانی است.

الحمد لله برادر گرامی خواجه محمد شریف عناصر اربعه را به تفصیل تصفیه نموده از

کمالات هیئت وحدانی انبیاء را حظ وافر اخذ نمایند. عروج عناصر اربعه به کمالات نبوت تعلق دارد و معامله هیئت وحدانی منوط به حقیقت کعبهٔ ربانی است و از گذشت آن حقیقت قرآنی است. و پس از وے حقیقت صلوٰة است لله سبحانه الحمد که جمعی از یاران فقیر به وصول این حقایق ثلثه امتیاز دارند. امید که آن عزیز نیز به این خواص استعداد یابند. حقایق آگاه میان نورالله و فضائل مآب میان عطاء الله می رسند صحبت ایشان را مغتنم خواهند شمرد. باقی حقایق را از میان نورالله زبانی معلوم خواهند کرد. والسلام.

مکتوب صد و شانزدهم ـ نیز به مشارٌ الیه در بیان فنا و بقا به طریق اجمال

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ. الله سبحانهٗ و تعالیٰ آن برادر گرامی را به عنایات و واردات خاصه ممتاز داشته شربے از فنائے نفس کرامت فرماید. فنائے نفس وقتے میسر گردد که سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید غالب آید بحدے که خود را معدوم محض خالی از جمله صفات مثل جماد بے حس و حرکت یابد. این زمان آنچه در روے از وجود و صفات دیگر که از روے امانت بود همه روے بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع به اصل خود که اسمے است از اسمای الٰهی جل شانهٗ و مبداء تعین اوست می گردد و فنائے اتم حاصل روزگار او می شود. و بعد از آن صفاتے از این زائل شده بود به حیثیت ذاتی نصیب وقت او بود بعنایت الٰهی جل شانهٗ از کمال کرم صفات و وجود از آن طرف به سالک عطا می فرمایند و به آن بقا می بخشند و سالک متخلق به اخلاق الله می گردد. این است بیان فنا و بقا که کمال مربوط به آن است. خوش گفته ؎

ہیچکس را تا نہ گردد او فنا   نیست رہ در بارگاہ کبریا

دیگرے می فرماید

از تست حجاب تو یقین است   شرط ہمہ رہروان ہمین است
می بین و مگوے مذہب این است   می باش و مباش شکل این است

دیگر کتابے کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچہ از واقعات و واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابت شمارا بجنس در خدمت حضرت قطب الاقطاب حضرت الیشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آنہارا ما خواہیم نوشت از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفدہم۔ ارسل الی شریف مکۃ المعظمۃ فی فضل الحرم الشریف۔

الحمد للہ الرفع اعلام الملۃ الغراء بنصب الائمۃ الاعلام و المحکم بحکام الشریعہ الزہرا ما لعتہ وہن من الاحکام وجعل البیت الحرام مثابۃ للناس وامنا ووعد لمن وفاہ حقوق المثوبۃ الحسنیٰ و الصلوٰۃ والسلام علی محمد کہ الاولیا وعماد الالاء وعلی الہ المنوہ بقدرہم فی التنزیل فی قولہ عز من قائل قل لا أسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی وعلی المشہود لبفضلہم فی الاولیٰ کالعقبیٰ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ وتبلیغ سلاماً بشرح الخواطر ویسرح فی ریاضہ الناظرۃ النواظر متعطف من فنون افنان ازہارہ ویجنی من عیون اعیان انوارہ متحوفا باسنی التحیات العظام محفوفا بازا کی الاجلال والاکرام الی حضرت مستقر

الغر منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالى الهمم حيث السنة المحمدية مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذى القدر المعلى والمجد الوافر الاعلى المغمور بهطال جوده العميم كل ناد وواد والمغمور بنوال فضله الجسيم الحاضر والباد فلم يزالا هامعان عليهم وغاديان و رائحان اليهم مولانا الغنى عن البيان اذ هو برهان ولا يقام الدليل ـه

اساميا لم تزده معرفته　　　وانما لذة ذكرناها

السيد السنى المنيف بهاشمى حوزه بلد الله المحرمه المكرم الوريف ابو السعادات واخو البركات .... سلمه الله تعالى ولا زالت ربوع الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وربوع الضلال بعواصف قهره دامرة المشاهد ومعالم الهدى ببيانه وبنانه واضحة المقاصد ودواعى الغى لشهب رجومه طامسة الموارد ولا يبرح علم علمه مرفوعا ابداً وبناء مجده العالى العماد منصوبا بخفض الاعادى ما اقتدى هاد و بمناره وغشى غاش داره وعشى عاش الى ناره بتحرير سطور المسطور لاهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والتلذذ بذكر بعض اخلاقكم الكرام المشهورة بين الخاص والعام والتشوق بمخاطبتكم ومكاتبتكم ومواصلتكم على ما يحب ويرضى وتمنا للتكم مع طلب الوقوف على احوالكم القارة واخباركم السارة جعلها الله كما تحب على ما يحب و يرضى لاسيما وقد اتمم ميزان المعدلة بذلك الحمى المنيف والخيم ركايب الانصاف بالوادى الشريف وتمم البلاد التلاد والعباد التباد

بالمصالح کما ہو شان السلف الصالح ادام اللہ عمارۃ حصونہ الحصینۃ بوجودکم وحرس اقبیتہ المنیفۃ بجمع جنودکم وجمعنا علیٰ احسن حال واتم مسرۃ وبا نعم بال دائم مبرۃ انہٗ علیٰ ما یشاء قدیر وبالاجابۃ حری وجدیر والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

مکتوب صد و ہیزدہم ۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ست و زوال علم حضوری معبر بفنائے نفس و ما یناسب ذلک۔

حق سبحانہ وتعالیٰ از رقیت ماسوا مجرد کناد۔ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ست۔ چون عنایت حضرت ازلی واہب العطایا در رسد و بالاتر از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری کہ بذات این کس متعلق ست و معبر بہ فنائے نفس ست حاصل روزگار خواہد گردید۔ و وجود و صفات تابع او بہ اصل خود کہ مبدأ التعین اوست رجوع خواہد نمود۔ و این نتیجہ تجلی صفات است و چون حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم کہ حقیقت انسان ست و در تجلی صفات فنا شدہ بود این زمان رو باختفا خواہد آورد و نشانے از عارف نخواہند ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

والسلام۔

مکتوب صد و نوزدہم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ بہرہ از مطلوب حقیقی غیر از جہل و عجز نیست و این جہل و عجز عین ادراک و معرفت ست۔ و بیان آنکہ حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین و اثر ست۔ و در تحریض بر صحبت صوفیہ علیہ

در تعلق حصول حقیقت اخلاص بران و ذکر حرارت هنگامه اهل طلب و بیان شمه خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال. ؎

مصلحت دید من آنست که یاران همه کار
بگذرانند و سر طرهٔ بازی گیرند

فضائل مآب کمالات اکتساب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی علیٰ مصدره الصلوٰة والسلام لن یؤمن احدکم حتیٰ یقالُ انّهٗ لمجنونٌ. از جمیع تعلقات شتیٰ که مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشته و قطع همه آنها نموده دیوانه وار بظاهر و باطن متوجه و گرفتار مطلبے باشند که هیچ چیز ازان بدست نیاید و غیر از عجز و جهل حاصل روزگار نه گردد عدم ادراک و نکارت دران متوطن نفس ادراک و عین معرفت است کما قال الصدیق الاکبر رضی اللّٰه تعالےٰ عنه العجز عن درک الادراک. چه غیر از استهلاک و اضمحلال ازان حضرت عز اسمه نصیبے نیست. خوش گفت ؎

از حضرت ذات بهره استهلاک است
استهلاکے که از تصور پاک است
آن فرقیست نالش ادراک بسیط
آنجا چه محل دانش ادراک است

جمعے که ببرکت صحبت حضرت قبله گاهی مشرف اند ولبنار اکمل استعداد دارند بر دوام به این استهلاک و اضمحلال موصوف اند و نامے و نشانے از خود نه گذاشته و عین و اثر را از خود بر باد داده متوجه فوق اند و تا بکمال این انقطاع متحقق نگردد از اسلام حقیقی بے بهره است هر چند صورت اسلام را علمائے ظواهر درست نموده اند و علم و عمل را بدرجه کمال رسانیده. اما از حقیقت اخلاص که کالروح است مر اعمال را و لے تحقق به آن علم و عمل را از حیز اعتبار ساقط شمه مشام جان شان نه رسیده است

پس خدمت صوفیه والتزام صحبت شان از ضروریات دین است خصوص این نوع اجتماع و صحبت لله فی الله که امروز در حضرت سرهند میسر است بعد از هزار سال به وجود آمده و اسرار و معارف کتاب و سنت را که در خیر القرون جلوه داشت از سر نو طراوت بخشیده۔ طالبان که از اطراف و جوانب چون مور و ملخ می ریزند بهره ها از آن معارف می برند۔ جمعی به کمالات ولایت ثلثه که ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا باشد متحقق اند و طائفه به کمالات نبوت مشرف و گروهی به حقیقت کعبهٔ ربانی و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰة مستسعد و احادی باشند که ازین کمالات ترقی فرموده به مقاماتی که ..... فوق این کمالات اند و افاضه انعام در آنجای به محض فضل و احسان است و علم و عمل را در آن مدخل نیست رسیده باشند و بعد از گذشت این مقام مقامی است بس عالی ترقی در آن مقام به محبت صرف متعلق است تفضل و احسان دیگر است و محبت و عشق دیگر۔ اسرار محبت ذاتیه درینجا مؤید است و معارف خلت ازین چشمه جوش زده است و دقائق محبوبیت ذاتی که نصیب خاتم نبوت است علیه الصلوٰة والسلام ازین مقام اتباع فرموده است حاصل جماعة که ملتزم طریقهٔ احمدیه معصومیه اند۔ ؎

گر شنود قصهٔ این بوستان مکه شود طائف هندوستان

ای خاطر اکثر بجانب شما متعلق است و خواهان کمال و تکمیل شما بالجمله نگرانی خاص نسبت شما واقع است۔ فقیر گاه گاهی در وقت خاص بیاد حضرت میانجیو شما را نیز می دهند و ملا محمد امین نسبتی از استهلاک و اضمحلال یافته است و از حضور خود بخود بهره برداشته امید است که بکمال آن متحقق گردد والسلام تسبیحی که در استعمال حضرت قبلهٔ کونین

در آمده فرستاده شد خواهند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب قدوة العلماء مولانا ابو القاسم سلام و تحیه می رسانند در خدمت حضرت حافظ جیو سلام رسانند و هدایائے که مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل الله سبحانه منکم۔

مکتوب صد و بستم۔ نیز به شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات ولایات ثلثه زینهائے عروج کمالات نبوت و رسالت و محبت و خلت و محبوبیت گشته نصیب وقت باد۔ مخدوما اصلاح آثار محمد صادق که مدتے در خانقاه بسر بُرد و بعضے خدمات شایسته بجا آورد و برخے از ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون پخته کارے متوجه آن حدود ست مشتاق ملازمت ست توقع که اشفاق کریمانه در حق وے مرعی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و بست و یکم۔ نیز به شیخ مذکور و بیان آنکه مراتب قرب متفاوت اند۔ قربے ست که به ظلال اسماء و صفات منوط ست و قربے ست که مربوط به اصول آنها ست و آن نیز بر دو قسم ست قربے ست که ناشی از کمالات نبوت ست و این فوق جمیع مراتب قرب ست و در تحریص بر صحبت حضرت الیشان۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واهب العطایا آن مجموعه فضائل صوری و معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازه کرامت فرماید۔ مراتب قرب متفاوت اند قربے ست که بظلال اسماء و صفات متعلق است و معبر ست به ولایت صغری۔ و قربے که وابسته به اصول صفات ست بر دو قسم ست قسمے که ملحوظ دران غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبهٔ حضرت ذات غیب هویت که منتهاے مقاصد است بوے به مشام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبری ست

که ولایت انبیا است علیهم الصلوٰة والتسلیمات۔ وقسم دیگر هر چند مثبت به اصول صفات است لیکن ذات عزشانهٗ در پردهٔ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے نشان هویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است۔ تعبیر ازین ولایت به ولایت علیا کرده اند که ولایت ملاءِ اعلیٰ است علیٰ نبینا وعلیهم التحیات والبرکات وچون بفضل خداوندی جل شانهٗ سیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید واصل قرب ذات عزّ برهانهٗ نخواهد گشت۔ ووصول عریانی حاصل روزگار او می گردد واین قرب ناشی از کمالات مرتبهٔ نبوت است تا کدام صاحب دولت باشد که بجمیع این کمالات مشرف ومستعد گردد وزبان حال او باین ابیات گویا شود۔ ؎

هم از در باز گردد بادِ نوروز — که من بوے گل خود دارم امروز
مده پیش شب از سر یادم اکنون — که من با هوش خود شادم اکنون
گر اوّل می ربود از گریه آبم — کنون خوش می برد در جاده خوابم

این خلاصه سلوک است که حضرت مجدد الف ثانی رح به حصول آن ممتاز ند ومن بعد بذا ما یُدق صفاته وما کتمه احظی لدیه واجل امروز این معارف ارجمند در حضرت سرهند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمه الله حاصل است فنعیکم لصحبة ثم علیکم لصحبة ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان — گر ما نرسیدیم و تو شاید برسی

مکتوب صد وبست ودویم۔ نیز به شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف مرحوم وتحریص بر احراز صحبت حضرت ایشان۔

لله سبحانه الحمد که خدمت حقایق آگاه حافظ محمد شریف درین سفر از راه معنی که به حضرت ایشان دارند بهره از کمالات مرتبهٔ نبوت به طریق تبعیت یافتند و به این سعادت عظمی که منتهاے از کمال اولیاست مشرف شدند و وجود شریف ایشان مغتنم شمرده کسب سعادات نمایند حافظ جیو خیلے اظهار اخلاص شما می نمودند از حضرت حق سبحانه ثبات و استقامت طلب نمایند محبت با این طائفه علیه از جل نعم خداوندی است جل شانه المرء مع من احب بشارتے است دور افتادگان را۔ فضائل مآب ملا احمد این هم بعضے فوائد حاصل نمودند و متوجه فوق اند سعادت آثار اگر یکبار خود را به حضرت سرهند رسانند و بدیدار فائض الانوار حضرت قبله گاهی مشرف گردند۔ چه نعمتے است عظمی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار نموده است۔ بالجمله مهربانی خاص در حق شما مفهوم کرده می شود اما اگر به صحبت برسید و منظور نظر خاص گردید و از درجه تابعی بدرجه صحابی ترقی فرمایند نور علی نور باشد۔

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی
اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیه و علی آله من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها۔

مکتوب صد و بست و سیوم ۔ نیز به شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر سیر تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب و یافتن اعضاے خود را عین اعضاے آن حضرت نوشته بود۔

حامداً و مصلیاً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیده خوش وقت ساختند زادکم الله ذوقاً و شوقاً۔ نوشته بودند که دائرهٔ اصول معلوم خوب شده۔ شاید

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند که سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خیلے معتبر است۔ اجمال به حضرت ذات عزشانه مناسب است و تفصیل به اسما و صفات پس هر که سلوکش از ابتدا به اجمال قرار گرفت طوبی له و بشری دائره ظلال به این عزت که شما قطع نموده آید خال خالے را مگر به این دولت مشرف سازند امید که از مراتب اصول عبور نموده بذات بحت واصل گردند و اصل در رنگ ظل در راه بگذارند و آنچه از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود به وضوح انجامید نیک مبارک است قلب را آن قدر وسعت بهم می رسد که اگر زمین و سموات را در زاویه آن بنهند از فراخی آن هیچ محسوس نه کنند۔ امید که معلوم شما نیز شود این دید مخبر استعداد تام است۔ و آنچه در بعضے اوقات اعضاے خود را عین اعضاے فقیر می یابند بغایت عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت محمل که به اندک صحبت جمیع کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر به جانب شما نگران می باشد از کیفیات احوالات مشروحاً اطلاع می بخشیده باشند که سبب توجهات غائبانه است و فقیر را از توجه غائبانه غافل ندانند والسلام۔ خدمت اعلم العلماء والد شریف شما سلام فقیرانه قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نموده فاتحه گرفته شد۔

مکتوب صد و بست و چهارم۔

نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه سیر اسم العلیم منوط به ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیه عناصر ثلثه است و تصفیه عنصر خاک که به کمالات نبوت متعلق است۔

حضرت حق سبحانه از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرموده وصول بذات بحت که معرا است از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید صحائف گرامی

متعاقب یک دیگر می رسند واز فرستادن جواب تقصیر می رود معذور خواهند داشت والعذر عند کرام الناس مقبول. وانچه از سیر اسم العلیم نوشته بودید مبارک است این سیر مشعر به ولایت علیا است. واز لوازم این مقام تصفیهٔ عناصر ثلثه است سوای عنصر خاک که تزکیهٔ آن در کمالات نبوت متحقق است. تصفیه عناصر ثلثه در خود ملاحظه خواهند نمود. ایضاً درین مقام ذات ملحوظ است در پردهٔ صفت خصوصیات این مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم المرء مع من احب معنی خاص شمارا بخود می فهمد. امیدست که ازین راه به جمیع کمالات مستعد گردید. چون ایام رمضان است جواب حضرت ایشان میسر نه شد. بعضے واردات که در کتابت اخیر مندرج بود از فنائے لطائف وانکشاف عالم مثال وغیر آن وآنچه از احوال مسترشدان مرقوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنابران بسرعت نوشته شد۔

مکتوب صد و بست و پنجم۔ نیز به شیخ مذکور در تحریض بر اقوال ایمان غیب و بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق وانفس است ونسبت سائر طرق در آفاق است وتنبیه بر عدم غلط اول با ثانی.

بسم الله الرحمن الرحیم۔ در مدارج قرب مترقی باشند وکتابت شما یک دیگر بتعاقب رسیدند۔ غرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف درآمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند انشاءالله درین نزدیکی خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک ومبارک است همت بلند دارند وهرچه مشهود ومکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند ایمان غیب یالغیب عوام است یالغیب اخص خواص متوسطان به شهود ومشاهده

ملتذ اند۔ سعی نمایند که دائرهٔ نفی به اثبات رسد و از مقام اثبات حظ وافر نقد وقت گردد۔ از حصول نسبتها و انکشاف ارواح که قلمی بود به وضوح انجامید بسیار عالی است۔ لیکن باید قبلهٔ توجه پراگنده نگردد۔ دیگر بدانند که نسبت خاصه حضرت ایشان از هر دو نسبت فوق است و هیچ کدام از ینها مساس ندارد و مباد آن را به این نسبت خلط سازند هرچند از شما این معنی بعید است اما خبر کردن لازم است حضرت در وقت مطالعه مکتوب شما نیز اشارتے نمودند که نسبت درین سفر نصیب شما شده است فوق آن نسبتها است زینهار حصول آن را از ارواح مشائخ نه فهمند چه کمال مشائخ طریق چه نقشبندیه و چه قادریه منحصر در دائرهٔ انفس است و خارج آن قدم گاہے ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق به ماوراء انفس و آفاق دارد ع۔ قیاس کن زگلستان من بهار مرا۔

این سیر به اقربیت تعلق دارد۔ ملاحظه این معنی خواهند نمود۔ احوال بعضے یاران که در کتابت مندرج بود بعرض عالی رسانیده تحسین فرمودند۔ شجرها که طلب داشته بودند نقل آن ظاهرا پیش شما خواهد بود حاجت نیست۔

مکتوب صد و بیست و ششم نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از احوالات بلند نوشته بود و اشاره به حصول آنها۔

الحمد۔ برادر طریقت میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات خویش تصور نموده سلام عاقبت انجام مطالعه نمایند۔ صحیفه شریفه که متضمن اذواق و اشواق بوده۔ عبدالواحد کمار و اجهانتی ثمر که انگوری و سیب و بهی رسانیدند و محبتے و معیتے که به شما فهمیده امورے که نوشته اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ بحکم المرء مع من احب توان گفت کہ واقع وحاصل کتابت شما بہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی درآمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص جوابش مع بشارات واشارات قلمی فرمودند وسابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتے مفصل فرستادہ شدہ ہست محتمل کہ رسیدہ باشد. معاملہ تفضل را چون سرانجام دہند امیدوار باشند کہ اضافہ کمالات از راہ محبت فائض گردد. و تشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد. بہرکیف یکان باری متوجہ این صدد گردند والسلام. چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شید الواحد کہ بار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میسر نہ شد. یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند. کتابت را ہم بہ تکلف نوشتہ ہست مروت کمال ہنوز نہ شد. والسلام.

مکتوب صد و بست و ہفتم. نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ متضمن احوالات بلند بودہ.

الحمد للہ اولاً وآخراً. صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن احوالات بلند ومعاملات ارجمند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید کتابتے کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت درآمد وقت خواندن آن آثار انبساط وسرور بر بشرۂ مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ متوجہ فوق ہم گشت. قُبل من قبل بلا علۃ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد. از حضرت ایشان تواند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت. دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف ہست ظاہرا در دو سہ روز غلب از

آن حدود در رسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہان است کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ بزودی بہ بلدۂ لاہور رسیدہ و از جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمودہ متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رو دہد خواہد نوشت۔

مکتوب صد و بست و ہشتم

نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف معاملۂ خلت و مہربانی سید الکونین علیہ و آلہ الصلوۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ محبوبیت و محبیت تعلق بہ مرکز دارد و خلت ناشی از محیط آن مرکز است۔

للہ الحمد اولاً و آخراً۔ برادر گرامی فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر این عاصی را مشتاق لقائے بہجت افزائے خویش تصور فرمایند صحیفۂ شریفہ کہ درین وقت مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشاف معاملۂ عظیمۂ خلت مندرج بود نیک و مبارک است حق سبحانہٗ بہرۂ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت و مہربانی سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمی است امید است کہ از کمالات محیط و مرکز حظ وافر نصیب گردد محبیت و محبوبیت تعلق بہ مرکز دارند و خلت ناشی از محیط مرکز است محبتے و خصوصیتے کہ نصیب وقت شما است در حق شما حصول نسب مذکورہ مستبعد نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر گشتہ است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام با خرجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود بغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل می خواہد کہ شما در سر سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فبہا و الا بدعائے خیر یاد نمایند۔ ثانیاً آنکہ چون حضرت ایشان را از امروز در پائے مبارک دردے حادث گشتہ۔

بجهت حصول جواب التماس نموده شد بلکه رفتن شاه جهان آباد بالفعل تا چند روز موقوف می نماید۔

مکتوب صد و بست و نهم۔ نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که مشتمل بر مهربانی حضرت سید الکونین علیه الصلوٰة والسلام بود۔

لله الحمد۔ امید که بهرهٔ از حقیقت الحقائق بردارند۔ در کتابت اخیر آنچه از مهربانی حضرت سید الکونین علیه و علی آله من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها در بارهٔ خود که مشاهده نموده اند محتمل این اشفاق والطاف از راه حقیقت او علیه الصلوٰة والسلام باشد ؎

آن که دُر ساخته است قطرهٔ بارانی را
چشم دارم که دهد اشک مرا حسن قبول

مکتوب صد و سی ام۔ نیز به شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشارت حقیقت صلوٰة به مشارٌ الیه۔

محمد عارف و نعمت الله درویش و عبد الواحد کهار کتابتها را مع هدایا مرسوله رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواهد داشت ان شاء الله تعالیٰ بعد از عید قربان ظاهرا رخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزها کار بار صحبت نبوی دیگر است و کثرت ازدحام هم نیست۔ بسه کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان بشارت حقیقت صلوٰة فرمودند این از جمله نوادرست۔ دیروز بعد از نماز ظهر بے خواست توجهے بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بکمال لطافت و وسعت متحیل شد۔ والغیب عند الله سبحانه۔

* * *

مکتوب صد و سی و یکم. نیز به شیخ مذکور در بشارت معبودیت صرف و الحاق بحقیقت الحقایق و حصول بهره از ذات موهوب و در تحریص بر استقامت و ازدیاد رابطهٔ معنویه.

الحمد لله سبحانه الحمد که آنچه این عاصی از روی ظن و تخمین خود مصحوب میان عطاء الله نوشته ارسال داشته بود حضرت قبله دارین از کمال بنده نوازی نیز نگارش فرمودند از اقتدای صلوٰة که مقام معبودیت صرف است ایضاً نصیبے در حق شما نشان داده و از الحاق به حقیقت الحقائق و بحصول بهره از ذات موهوب که از راه عارف قیوم است هم اشارتے نموده جائے که نوشته اند که باوجود در بعضے ازین معاملات مشهود می گردید. تصریح به حصول این دو امر جلیل القدر پیش این مسکین کردند هر چند از لفظ آن عبارت معلوم است شکر خداوندی عزشانه بجا آرند و در ازدیاد استقامت بجا کوشند فان الاستقامة فوق الکرامة. این سه چهار بشارت که غائبانه در حق شما فرموده اند یاران دیگر را اگر در سالها قلیلے از اینها بدست افتد هم هزار مغتنم می دانند و در حق شما چون محض از راه محبت که به اکابر این سلسلهٔ رحمانیه متعلق است به حصول انجامیده. پس لازم که در ازدیاد رابطهٔ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع بقایای این مقامات بهره ور گردند. بعضے از لوازمات که به الحاق حقیقت الحقائق متعلق اند در خاطر بود که بنویسد. اما چون در دستها فقیر خارش که عادت قدیمی است عود نمود نتوانست نوشت بنا بر ضرورت این چند کلمهٔ نامربوط نوشته آمد. اما این قدر بدانند که اگر درین روزها میسرے به این حدود نماید بغایت برمحل است شاید تا بعد برسات فرصت نه دهند آن زمان تدارک بچه چیز خواهند کرد.

مکتوب صد و سی و دوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکاتیب او کہ از محبوبیت مناسبت بہ حرف میم نوشتہ بود۔

صحائفِ گرامی کہ بہ تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیدہ خوش وقت ساختند آنچہ از معاملاتِ باطن مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ امید کہ معنیٔ محبوبیت بروجہ کمال ظہور نماید و اسرارے کہ تعلق بہ آن مقام دارند مفصلاً جلوہ فرمایند۔ از قریب مجیب رابطۂ معنوی شما قوی افتادہ است دقیقہ از دقائق را فرو نخواہند گذاشت۔ نوشتہ بودند کہ مناسبت حرفِ میم را کہ از مقطعات است بہ محبت تصور می کند بلے ہمچنین است چنانچہ رباعی حضرت ایشان مرحوم بہ آن ناطق است۔

مکتوب صد و سی و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از محبوبیت ذاتیہ و حصولِ تعیناتِ ثلثہ و یافتن مناسبت بہ حرف میم بہ محبت و مرادیت نوشتہ بود۔

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفۂ شریفہ برادر طریق فضائل مآب میان محمد باقر کہ متضمن از ذواق و اشواق خاصہ بود و صلاح آثار رحیم داد رسانیدہ خوش وقت ساخت۔ آنچہ از حصولِ محبت محبوبیت ذاتیہ و بہرہ یافتن از محبیت صرف کہ تعلق باخفی دارد نگارش یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ع

با کریمان کارہا دشوار نیست

چہ عجب اگر او سبحانہٗ از کمالِ فضل و احسان خویش بندہ را بہ بعضے اسرار خاصّہ بنوازد و محرم بارگاہ سازد۔ در حق شما حصولِ این قسم امور مستبعد نیست بلکہ واقع اما مثل من عاصی را چہ نسبت کہ ازین ماجرا گفت و گو نماید ما للتراب و رب الارباب آن قدر در بحر عصیان فرو رفتہ است کہ از شرم و خسارت کہ نقد وقت دارد چہ اظہار

نماید که چه قسم ندامت و حسرت حاصل روزگار است اما مع ذلک حضرت قبله گاهی بعضے اسرار غامضه یادے درمیان می آرند۔

لعل رحمة ربی حین یقسمها   تاتی علی جیب العصیان فی القسم

از حصول تعینات ثلثه و مناسبت به مٓ مقطعه بحبة بلکه فهم کردن مرادیت که مندرج بودیه وضوح انجامید ذلک فضل اللّٰه یوتیه من یشاء واللّٰه ذو الفضل العظیم معامله محبوبیت صرف که تعلق باخفی دارد وکذالک مناسبت حرف المیم مقطعه به محبت وقتے که به قوت ظهور نماید که از شائبهٔ شک مبرا باشد۔ در عریضه بخدمت حضرت ایشان خواهند نوشت جواب کتابهائے شما بدستخط خاص مرقوم گشته مصحوب رحیم داد مرسول داشته امید که به سلامت برسد۔

مکتوب صد و سی و چهارم۔ نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از معامله مقطعات نوشته بود۔

له الحمد۔ برادر طریقت میان محمد باقر مرة بعد اخری از انکشاف حروف مقطعه می نویسند امیدوار باشند فان المرء مع من احب در کتابت اخیر از معامله طا مقطعه مرقوم نموده بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان هم عرضداشت نمایند لیکن بحصول جواب۔ این قسم اسرار لازم الاستتار است حضور محال عقلی است زین قدر هست که عرائض شما در حضور یاران به سمع مبارک می شود و آثار بشاشت بر چهرهٔ مبارک هویدا می گردد و به خوش وقتی استماع می فرمایند ازین راه ما امیدواری قویم دیگر اگر حلقهٔ یاران اهل عسکر منعقد می شود و صحبت گرم است در آمدن خود استعجال نمایند و الا لا۔ ملا ضیاء الدین مصاحب شاهزاده دو باره آمده است یا نه ـ

کالاخان افغان سرگرم است یانہ۔ دیگر چہ قسم آمد ورفت دارند مشروحاً معلوم سازند دیگر فقیر را ہم شوق برلاہور درین روزہا پیدا شدہ مصلحت شما چیست۔ حامل رقیمہ حقائق آگاہ ملا موسیٰ جوان صاحب احوال است مشتاق ملاقات شامی رسد باید کہ از ملاقات زیادہ از سابق محظوظ شود۔ والسلام

مکتوب صد وسی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور دربیان آنکہ نزول بعدم صرف امر عظیم است وصاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد۔ وآنچہ درمکتوبات واقع است کہ گاہ باشد ظلمت جوار نافع آمد اشارہ بہ ہمین نزول است وبجواب آنچہ از مقطعات ومحبوبیت نوشتہ بود۔

برادر گرامی میاں محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشتہ بودند۔ اما از نزول بعدم صرف بے فراج اضافت گاہے اشعارے نہ کردہ اند۔ باید کہ ملاحظہ نمودہ قلمی نمایند۔ عدم صرف مقابل وجود صرف است علامت وصول بود وصرف متحقق شدن نزول مذکور است چہ مقرر است کہ ہر قدر بلند تر رود ہمان قدر پایان تر فرود آید اشارہ این عروج ونزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جائے کہ فرمودہ اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید وکفر وفسق ہمسایہ امداد فرماید بالجملہ فرود آمدن بہ نقطۂ عدم ومتحقق شدن بہ ظلمت صرف معاملہ عظیم است چنانچہ از حضرت مجدد الف ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ پادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ حصول انجامید وآن نزول عبارت از نقطہ عدم صرف بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد وتکمیل است دو کتابت درین روزہا رسید از انکشاف حروف مقطعہ ومعاملہ محبوبیت صرف

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ۔ حضرت الیشان هم چند کلمه در جواب عرائض شما قلمی فرموده اند و حق جوار باین اسرار عالی درباره شما ثابت نموده امید است که دخول میسر شود۔ این قدر را هم که نوشته اند امر عظیم است و دو کلمه در رقعه شما به دستخط خاص به حافظ محمود شریف خطیب بر نگاشته شده به عمل در آورده اطلاع بخشید برادر رحیم داد خان افغان به میر محمد ابراهیم نوشته شده است۔ ظاهرا متعلق خود سازند۔ آنچه در مشارٌ الیه لحوق صفات یافته اند مطابق واقع است حضرت الیشان فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف که مداح شما است سلام می رسانند حقائق آگاه شیخ عیسیٰ بعضے فوائد اخذ نموده می رسد به شما ملاقی خواهد شد۔

مکتوب صد و سی و ششم نیز به شیخ مذکور در تحریص بر صحبت۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ له الحمد اولاً و آخراً۔ برادر طریقت به جهت تشخیص کردن امر محتمل سیر این حدود را لازم دانند۔ مبادا به همون قدر قناعت نموده تکاهل ورزند که منافی طلب است۔ امروز تحصیل این قسم امور و تشخیص این نوع معاملات به سهولت میسر است فردا تا چه رو دهد۔ هلک المسوفون شنیده باشند خوش گفته

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی
اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

دائره بشارت ملاحت درین روزها وسعتے پیدا کرده ظاهرا به بعضے یاران شرفے برسد۔ بالجمله مانند سابق از ضیق بر آمده درین طور وقت اگر برسند محتمل که معنی محتمل به یقین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صد و سی و هفتم نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از آب خوردن تابع و متبوع از یک چشمه نوشته بود۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ نامهٔ صحیفهٔ جناب کمالات دستگاه که به اسرار و معارف عالیه مشحون بود در رسید و سبب مسرت بے اندازه گردید۔ ع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

آنچه نوشته بودید که خوردن تابع و متبوع از یک چشمه متمثل می شود بغایت عالی است تامل بلیغ درین باب درکار است۔ و ارتفاع توهم کلی از آثار آن است درین معامله اول ملاحظه فرمایند از آن بامور دیگر معتقد شوند حقیقت سرگرمی رفقا را نیک معلوم نمایند که کدام یکے سرگرم است کتابت شما به شیخ مبارک رسانیدیم به خوش وقتی استماع نمودند۔

مکتوب صد و سی و هشتم۔ نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از نزول بے کیف و معارف دیگر نوشته بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آن را و تحریص بر ترویج طریقهٔ علیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد که صحیفهٔ شما با صحائف سادات کرام در عین انتظار رسید و خوش وقت ساخت۔ کتابت شما سبب غبطهٔ جمعے عظیم گردید که نوشتن آن مناسب نیست بحمد الله سبحانه که خاطر عاطر حضرت ایشان در کمال انبساط ماند۔ چنانچه به دست خاص چند کلمهٔ مصدق امور مسطوره نگارش فرموده اند۔ آن را بشارت عظیم دانند که تسکین فتنه که از راه بعضے یاران برخاسته بود گویا همین مکتوب مسکن آن شده تفصیل ماجرای موصوف به حضور است۔ آنچه از واردات جدیده مرقوم بوده به وضوح انجامیده معاملهٔ نزول بے کیف بس عالی است لیکن از شعب اسرار متشابهات امیدوار باشند۔ و اگر فوق تعین حبی اثرے ظاهر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نویسان باشند۔ بالجملہ در ارسال عرائض تکاسل نہ ورزند کہ سبب توجہات غائبانہ می گردد۔ و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج طریقۂ احمدیہ معصومیہ است۔ چہ کنم ازبس کہ غیرت در نہاد این عاصی متمکن است خوش نمی آید کہ باوجود شیخ ما دیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزوہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ امید وارم کہ این نسبت کما حقہٗ ظہور نماید سلف در ترویج دین متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ ازین دل تنگ نہ شوند فاصبر صبرا جمیلا۔ نفس قاطع است۔

مکتوب صد و سی و نہم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شفاہا واقع شود مخصوص بحاسۂ سمع نیست و بیان آنکہ نسبت خاصہ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا است و در تحریص بر ترویج آن۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظہور اسرار مشاہدہ متخیل گشتہ خیلے مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسۂ سمع نیست بلکہ بہ کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در عریضہ بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر ازبس کہ خواہان کمال و تکمیل شما است نمی خواہد کہ دقیقہ از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیت خاص بخود نصیب شما می داند۔ امّا ازجہت بطور معاملۂ ارشاد خاطر دریا دست امید کہ نورانیت ارشاد و ہدایت شما محاط عالمے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ شاید بتدریج ظہور فرماید ازبس کہ نسبت خاصۂ طریق احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند ہمیشہ غیرت دامن گیر است این ناسخ نسبتہاے ازمنۂ سابقہ است چنانکہ ظہور محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھٰذا پس حاملانِ این نسبت واجب کہ اظہارِ حق نمایند و کمرِ ہمت را چست بر بندند و بے پروائی مبنے دماغی را یک سو دارند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است
نازکی زیبد نہ آن را بارمی باید کشید

مکتوب صد و چہلم ـ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملۂ ملاحت از سائرِ انواعِ محبوبیت مستثنیٰ است و بیان آنکہ ابتدائے معاملۂ محبوبیت از یارانِ آن حضرت شدہ و ما یناسب ذٰلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد مستغرقِ اسرارِ مقطعات متثبت سلسلہ علیۂ رحمانیہ بدانند کہ سیر در غلباتِ اسرار ملاحت نظر بہ شما افتاد۔ بخلعتِ فاخرہ و تزئینِ خاص مشاہدہ گردید معاملۂ ملاحت از سائرِ انواعِ محبوبیت مستثنیٰ است۔ کہ مخصوص بہ حضرتِ رسالت است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات درین روزہا دو کس از اصحابِ این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند۔ ابتدائے معاملۂ محبوبیت از یارانِ این ضعیف گشتہ۔ و دو کس دیگر اصحابِ این عاصی بدیدن استعداد یافتند و دائرۂ تعینِ حبی خیلے وسعت پیدا کردہ تا جماعۃ باین دولت ممتاز اند۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد شریف کہ غائبانہ مخلصِ شماست عنایت نامۂ حضرت الیشان کہ باتفاق در قلمِ محرم درآمدہ بہ بادشاہی می آرد چون نقادِ صوفیہ است سواری فرستادہ طلب نمودہ صحبت دارند۔

مکتوب صد و چہل و یکم ـ نیز بہ شیخ مذکور در ذکرِ مفتوح شدنِ معاملہ فوق تعینِ حبی و بیان برخے از ترقیاتِ اصحابِ خویش و رسیدنِ معاملہ ارشاد در کمالِ علو و بودنِ مدارِ این طریقہ بر انعکاس و تحریض بر آداب و ذکرِ شمۂ از ان

و بیان بعضے عنایات کہ در شب عرس حضرت مجدد الف ثانیؒ ظاہر شدہ و ذکر تصرف خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ و ما یناسب ذٰلک ۔

نحمدہٗ و نصلی ۔ کمترین ملتزمان طریقِ احمدی معصومی محمد سیف الدین برادرِ ارشد فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر بعد از سلام عافیت انجامی رساند کہ احوالِ فقرائے این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم و استقامتکم و ترقی درجاتکم درین روزہا عجائب کار و بار است و اسرارِ عالیہ بمنصۂ ظہور آمدہ ۔ معاملہ کہ فوقِ تعین حبی است و تا حال مسدود بود انفتاح یافتہ است امیدوار است کہ برادرِ گرامی در رنگ سائر کمالات درین معاملہ نیز سابق باشند و احوالِ طالبانِ این جائی کہ از اطراف و اکنافِ عالم جمع شدہ اند روز بروز در ترقی است چنانچہ جمعے از یارانِ فقیر بہ ولایتِ احمدیہ مستسعد یافتہ است و جماعۃ بہ لحوقِ حقیقت الحقائق کہ کنایت از تعینِ حبی است مشرف گشتہ بہ کمالاتِ مرکزِ آن تعین مباہی و مفتخر اند و طائفہ بہ وصولِ حقیقتِ صلوٰۃ و حقیقتِ قرآن مجید و حقیقتِ کعبۂ ربانی شادمان و خورسند اند بالجملہ معاملۂ ارشاد در کمال علو است کار و بار سنین بہ ساعات قرار یافتہ است و حضرت ایشان بہ یارانِ فقیر بغایت مہربانند ۔ خوش گفتہ

یک لحظہ عنایتِ تو اے بندہ نواز   بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

چون فیوض و برکاتِ این طریقۂ علیہ وابستہ بہ انعکاس و اصطباغ است ناچار این قسم امورِ عالی در مدتِ قلیلہ بہ حصول می پیوندد بخلاف سلاسلِ دیگر کہ سلوک و تسلیک شان اعتباری است بہ انعکاس و اصطباغ کارے ندارند ۔ لہٰذا فنا فی الشیخ از لوازمِ ضروریہ این سلسلۂ علیہ آمدہ و رعایتِ آدابِ شیخِ طریقت تسلیم

والقیاد با او از شرائط و فرائض گشتہ۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آوردہ اند کہ تا امکن در جاے نہ ایستد کہ سایۂ او بر جامہ یا بر سایۂ او افتد و بر مصلاے او پا ننہد و بہ ظروف خاصۂ او استعمال نہ کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید و بہ کسے سخن نہ گوید بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جاے کہ او ست پا دراز نہ کند و بزاق دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان این وقت کہ وزیرش پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامۂ خود کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر افتاد دید کہ بہ غیر او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نمائی۔ باید اندیشید ہرگاہ وسائل دنیاے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است وسائل وصول اللہ را بر وجہ اتم خواہد بود بالجملہ الطریق کلہ ادب مثل مشہور است ہیچ بے ادب بخدا نہ رسد تمم کلامہ الشریف و چون شمارا در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی اللہ عنہ مہارت تمام است آنچہ از ضروریات این راہ است بہ طالبان صادق رہنمونی می نمودہ باشند۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات از آن حضرت بہ بعضے فقرا ظاہر گشتہ۔ دران شب حضرت میانجیو بہ فقیر فرمودند کہ خلعت مکمل از جانب آنحضرت رضی اللہ عنہ بتو عنایت شد و کذلک بشب عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور انوار حقیقت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و الطاف و عنایات از آنجناب متلالی و ہویدا بودہ

حقایق آگاہ میان حسام الدین ملتانی پہلوے فقیر بودہ بجمالِ مبارک مشرف گشتہ ظاہر ساخت کہ از جنابِ سروری علیہ السلام دو خلعت عنایت شد یکے بہ حضرت ایشان و یکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدۂ کابل عزیزے حضرت ایشان را بخواب دید و آن حضرت او را نیمہ تبرکے عنایت فرمودند۔ چون بہ افاقت آمدہ آن نیمہ در بیداری پیشِ خود یافتہ این ہمہ از جذبِ محبت است ہرگاہ معاملاتِ باطنیہ از راہِ محبت و رابطہ منجذب گردند بہ امورِ ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ دربارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرتِ ایشان التماس خواہند نمود فقیر بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ است۔ امید است کہ بندگانِ حضرت موردِ جذباتِ قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید است و اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطۂ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔

مکتوب صد و چہل و دوم نیز بہ شیخ مذکور در شرحِ احوال بادشاہِ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقۂ علیہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

آسودہ شبے باید و خوش مہتابے
تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

برادرِ عزیز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آورند۔ سرگذشت این جاے تعلق بہ مشافہہ دارد مجملاً آنکہ بادشاہِ دین پناہ شبِ شنبہ کہ شبِ سوم این ماہ باشد بہ منزلِ فقرا آمدہ از قسم اطعمہ بے تکلف از آنچہ حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلسِ سکوت نیز درمیان آمد معاملہ لقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبدا تعین خود را صفتِ علم

یافته وسعتے در لطیفۂ اخفیٰ و مناسبت بآن و از لحوق صفات بہ اصل از مدتے ظاہر می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد اعظم بہ ترغیب و دلالت بادشاہ بدخول طریقۂ علیہ مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلند است از ذکر لطائف و ذکر سلطانی وسعتے در قلب نشان می دہد بادشاہ اظہار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبرگیران است بالجملہ ترویج طریقۂ علیہ امید است کہ موافق خواہش مخلصان بظہور آید چون این سلسلہ آن برادر است اجر عظیم بہ شما عاید است۔ سیادت مآب میران سید فیض اللہ از جزئیات این حقائق اطلاع تام دارد تفصیل را بہ مراسلات او حوالہ کردہ بہ اختصار اتفاق افتادہ و چندبار ذکر خیر شما بادشاہ دین پناہ نمودہ روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجیب سکرے دارد و انتفاعے در صحبت او متحقق است۔ کتابت شما را بہ شوق تمام مطالعہ نمودند و گفتند کہ بر صحبت بسیار ترغیب نمودہ اند فقیر برائے جواب بجد است وعدہ کردہ اند۔ امید است کہ عنقریب بحصول انجامد۔ از احوال والد شما و میان محمد عاقل و مولوی میان ابوالقاسم بحضور بادشاہ مذکور شد پرسید کہ والد شیخ ہم شغل گرفتہ اند گفتم آرے خیلے طلب دارند و آرزوے رسیدن بہ سرہند ہم بسیار دارند بجنا درخان درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابت میران سید فیض اللہ است فقیر از محبت و دل سوزی مشار الیہ خیلے محظوظ است۔

مکتوب صد و چہل و سیوم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت ایشان کہ در حق وے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تصدیق نمودن آنحضرت احوالات مرقومۂ او.

برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر از این درویش دل ریش محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آوردہ زیادہ از حد مشتاق صحبت خویش

دانند۔ دیروز که روز شنبه بود داخل الارشاد حضرت سرهند گشته به سعادت قدمبوسی حضرت جیو استسعاد یافت لِلّٰهِ سبحانهٗ که نسبت به سابق خیلے؛ در مرض آنحضرت تخفیفے راه یافته بجهت حصول جواب عرائض مکرر عرض نموده شد فرمودند که پیش ازین خود قوت تحریر نبوده۔ اما درین روزها که رو به قوت است بعد از چند روز به مشیت سبحانهٗ میسر خواهد گشت دیگر عرائض شما هر وقت که در خدمت حضرت ایشان می رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت سیر شما را بسیار می فرمودند خصوص امروز فقیر یک کتابت شما را به آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند به بعضے یاران رو آورده عنایتها در حق شما نمودند۔ بلکه آنچه نوشته اند گویا التصدیق نمودند۔ صلاح آثار حافظ محمد شفیع به کمال طلب در سفر شاه جهان آباد همراه بود چندان فرصت نه شده که صحبتهائے کثیره با او داشته شود۔ بخدمت شما می رسد توجهات بلیغه را در حق او مرعی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند والسلام مبلغ هفت روپیه مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواهان مصحح هدیه نموده به فرستند۔

مکتوب صد و چهل و چهارم۔ نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن شان و تجمل او ـ له الحمد ـ

رواقِ منظرِ چشمِ من آستانهٔ تُست
کرم نما و فرود آ که خانه خانهٔ تُست

لمحه بجانب شما توجه غائبانه نموده شد طرفه شانے و تجمل ظاهر شد امید است که دشت و صحرائے آن حدود به وجود شریف منور گردد۔

مکتوب صد و چہل و پنجم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بودہ اشارہ بہ حصول انوار حقیقت الف و ذکر بشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسیٰ ملتانی رسید و مکاتیب شما رسانید آنچہ نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینہ خود صندوقچہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و معارف است حقیقت آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن صندوقچہ مملو بہ اسرار متشابہات و مقطعات باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشان مرقوم است می کردندے از انوار حقیقت الف بر باطن تافت۔ ہمین قسم این فقیر راہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و آنچہ از غلبۂ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجواہر غریبہ و ریزہاے یواقیت مندرج بود عالم گردید بہرۂ ملاحت در حق شما بزعم این حقیر خود متحقق است اما از قسم حرف مد[عہ] یقین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چہل و ششم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت جبرئیلؑ و یافتن اتحاد و الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

انوار ارشاد و ہدایت بہ اندازۂ قرب و کمال شامل حال خاص و عام باد صحائف گرامی متعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال اجوبہ بہ وقوع آمدہ باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی پیش می آیند و فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفی علی جنابکم ایضاً لیکن از راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند

[عہ] نہیں پڑھا جاسکا

مابردن رانگریم وقال را   مادرون رابنگریم وحال را

دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبریل علی نبینا و علیه السلام و الحاق و اتحاد با آن به شما معلوم نموده بود الآن هم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید دیگر کرده است۔ اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت است قال تعالیٰ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ۔ دیگر آنچه از لوائح جدیده رُو دهد نویسان باشند۔ والسلام۔

مکتوب صد و چهل و هفتم

نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشحون به خصائص که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و عاجز در جمیع حقایق۔

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے خویش دانند۔ سوانحے که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین درآمده اظهاراً للشکر می نویسید بگوش بشنوند۔ روزے این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونه غیبتے رو نمود۔ می بیند که یک کتابے مُغنی خوش خطی که چیزهاے بسیار در انجا نوشته اند بمن عنایت شد۔ چون از میانه یک جا را کشادم ابتدائے صحیفه بسم الله الرحمٰن الرحیم بنظر درآمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون است بخصائصے که در آخرت بتو عطا فرموده اند و بعد ازان چون به افاقت آمدم متوهم شد که این عطیات که دران کتاب مندرج است شبیه به آن اجازت نامه است که حضرت مجدد الف ثانیؒ را در خواب از حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم عنایت شده بود در جلد ثالث مندرج است مطالعه خواهند نمود۔ دیگر آن که حقیقت خود را برزخ یافت

میانِ مرتبۂ وجوب و عالمِ امکان وچنان متخیل شد کہ این حقیقت حائل و حاجز است در جمیع حقائق والغیب عند اللہ سبحانہٗ آنچہ شما از بعضے معاملات فقیری گفتید و نوشتہ اید مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہشتم نیز بہ شیخ مذکور در بیان بعضے اسرار و معارف خاصہ و یافتن مناسبت بہ صفتِ رحمت و شرح احوال بادشاہ دین پناہ۔

حامداً و مصلیاً۔ ازین گرفتار ظاہر و باطن بجنابِ آن ارشاد پناہی سلام سلامت انجام برسد صحائف شریفہ بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را بہ سبب ازدحام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دہد معذور می داشتہ باشند بکرم اللہ سبحانہٗ درین روزہا بہ طفیل حضرت پیر دستگیر طرفہ اسرار و معارف جلوہ می دہند و مناسبت تام بہ صفتِ رحمت با خود می فہمد امید وار است کہ نصیبے از حقیقت ہائے بمشیتہ حسبی کہ اختصاص بہ حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیبے وافر حاصل روزگار گردد بمشیتہ سبحانہ متعاقب تفصیل بعضے معارف تازہ خواہند نوشت بالفعل فرصت مساعدتِ آن ندارد۔ دیگر بادشاہ دین پناہ بحقوق شما معترف اند و بہ خوش وقتی مذکور شما می نمایند و اظہار اخلاص می کنند۔ چنانچہ سہ تولہ عطر الماءً للتحیۃ بجنابِ شما ہدیہ فرستادہ اند مصحوب رحیم داد افغان فرستادہ شد للہ سبحانہ الحمد کہ معاملۂ باطنی ایشان در ترقی است معاملۂ فنا را خوب می فہمند و از وسعت لطیفہ خیلے می فرمایند۔ درین سفر آثارِ صدق طلب در ایشان متجلی است چنانچہ خیلے راہ بپائے خود بہ صحبت سکوت می رسند و مدتے می نشینند بفضل اللہ سبحانہٗ زین حکامی دیر اخلاقی کہ بند نمودہ بودند بہ بادشاہ ظاہر ساختہ خلاص کنانیدہ شد و حکم شد کہ چون از

حضرت سرہند معاف شدہ از جمیع ممالک محروسہ واگذارند۔

مکتوب صد و چہل و نہم۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کولابی در جواب مکتوب او کہ از انوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

للہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذات معنویہ بخشید۔ ظہور انوار و برکات لیلۃ القدر و حضور در اول شب کہ در مشاہدہ درآمدہ از اعظم عنایات سبحانی است۔ اللّٰھم زِدْ فزِد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر واقعۂ عالی کہ شب بیست و ہفتم رمضان دیدہ۔

للہ الحمد۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند۔ واقعۂ عالی کہ شب بیست و ہفتم بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ درآمد و لذات معنویہ بخشید۔ از بزرگی آن شب این معنی مستبعد نیست۔ بشکر این نعمت عظمٰی بجا آرند۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ مومی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہا۔ آنچہ از سوانح جدیدہ کہ در عشرۂ متبرکہ رو دادہ بود قلمی نمودہ بودند بمطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او ادنٰی و یافتن مناسبت خود بہ آن مقام عالی شان چہ عجب وللارض من کاس الکرام نصیبٌ۔ ہمین آستین آنچہ رو دہد از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام۔

* * *

مکتوب صد و پنجاه و دوم

نیز بحاجی مذکور در تحریص بر طلب حق جل شانه۔

باسمه سبحانه - اما بعد - حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند کتابت آن برادر مرةً بعد اخریٰ رسید و بر حقیقت سرگذشت اطلاع حاصل شد چون سلطان جیو بطوع و رغبت خود رخصت نموده اند بدار الارشاد بیایند و چندے در طلب مطلب حقیقی باز بسر برند - هر چند نشانے از آن بے نشان پیدا نیست بارے دردشریک غم هجران باشند - خوش گفت ؎

بنال بلبل اگر با منت سر یاری هست که ما دو عاشق زاریم و کار ما زاریست

والسلام

مکتوب صد و پنجاه و سیوم

نیز بمشار الیه در عفو زلات که از وے بظهور آمده بود در تحریص بر خدمت مخدوم زادها و سائر اهل بیت

اما بعد - برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوه جمع دارند - و زلات و تقصیرات از محبان صادق معفو ست علی الخصوص از مثل شمائی این قدر هم که به وجود آید خالی از حکمتے نخواهد بود فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمة بیشتر در حق شما شفاعت اهل بیت و فرزندان مؤثر افتاد - باید که من بعد در خدمت خورد و کلان فقیر زادها و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمه شمارند قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى - والسلام

مکتوب صد و پنجاه و چهارم

به خواجه عبد الله کولابی در جواب مکتوب او۔

لله الحمد - اما بعد - کمالات دستگاه خواجه عبد الله به استقامت باشند ظهور حضرات و اعطاء خلعت خاصه محبوبیت که نوشته اند به وضوح انجامید - الله سبحانه پرتوے ازین مقام عالی نصیب وقت کناد ع با کریمان کارها دشوار نیست - والسلام

مکتوب صد و پنجاه و پنجم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در بیان آنکہ لطائف خمسۂ عالمِ امر اسرارِ الٰہی اند و ہر کدام آنہا زیر قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقہ، مہربان من بعضے معارف عالی بتحریر آوردہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند لطائف خمسۂ عالمِ امر قلب و روح و سر و خفی و اخفیٰ کہ مواضع ہر کدام آنہا در صدرِ انسان مقرر ہست خزائنِ اسرارِ الٰہی اند عز شانہ، و مظہرِ تجلیاتِ ذاتی و صفاتی و افعالی۔ و نیز ہر کدام آنہا زیر قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح ہست علیہما السلام و سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام و خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ ہست علیہ السلام و اخفیٰ زیر قدم حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین علیہ و علیٰ اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و چون این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شانِ خاص ہست انتساب این لطائف بہ این بزرگواران مقرر گشت تا کدام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این پنجگانہ عالم امر ممتاز گردد ع این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و ششم۔ ارسل الی مخدوم آدم التتھوی فی جواب مکاتیبہ المشتملۃ علیٰ ترویج الطریقۃ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمد و منا السلام علیکم المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم و استقامتکم و بعد فان المکاتیب من جنابکم المشتملۃ علیٰ ترویج ہذہ الطریقۃ العلیۃ کثیراً ما یصل و لسبب بُعد المسافۃ

يقع منا تقصير وتاخير في ارسال الاجوبة فالمرجو من اخلاقكم ان تعذروني مصراع والعذر عند كرام الناس مقبول۔ ثم الاخ الصالح السالك لطريقة اهل الله الشيخ السن اقام في صحبتنا مدة وحصل له ترقيات عظيمة سولفن حظا وافرا فطوبى له والبشرى۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و هفتم۔ به خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص بر معیت و محبت واسطه و نکوهش جماعهٔ که محبت و معیت واسطه را مضر می داشتند و احوالی که بران مترتب شود استدراج می انگارند و توصیف جماعهٔ که محبت و معیت واسطه را عین محبت و معیت حضرت ایشان پنداشته لوازم هر دو معین بجا آورند و بر بشارات عالیه مشرف گشتند و رفع سوء ظن بعض یاران و ما یناسب ذالک۔

مقبول فقرای باب الرحمٰن ازین ملام و مطعون خلائق سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند۔ فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامهٔ مشتمل بر بشارات معیت که ثمرهٔ محبت ذاتیه است می آرند بمطالعه آن استسعاد خواهند یافت۔ ازدیاد معیت بر بعضی یاران به حضور سپهادار و بسبب قوی آن رعایت لوازم محبت وسیله است که به سعادت آن به این دولت عظمی مهذب گشته اند چه معیت و محبت به آن مقدمهٔ معیت و محبت به آن حضرت است۔ پس هر چند وجه مناسبت بواسطه فیض بیشتر بهره ور گردد و در بشارت مقامات از همه پیش قدم نهد۔ چون حضرت حق سبحانه شما را با این عاصی معیت خاص کرامت فرموده است و شکر آن بجا آورده در ازدیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارات معیت آن حضرت از دیگران سابق باشند۔ جماعه درین روزها بعد از حصول بشارات پیدا

شده اند که میان دو معیت تفریق می کنند ولوازم آن را کما ینبغی بجا می آرند بلکه محبت و معیت واسطه را مضر و مانع وصول بمطلوب دانسته احوالے که به این معیت مترتب شوند استدراج می دانند نمی دانند که این سوء ادب منجر بکجا می شود بزعم این کوتاه اندیشان حضرت ایشان درمیان تسویدات شیطانی و عنایات الٰہی جل شانہ فرق نمی توانند کرد بلکه در ضلالت می اندازند هداهم اللّٰہ سبحانه سواء الصراط به این اعتقاد این جماعة این همه اجتماع شیطانی باشد گاہے حضرت ایشان بجهة مزید استقامت بعضے نصائح بیان می فرمودند مقصود از آن ازدیاد استقامت است نه نفی احوال مطلقاً کما قال تعالیٰ خطاباً لحبیبه صلی اللّٰہ علیه وسلم فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ امر به استقامت استقبال منافی استقامت حال نیست از کوتاه اندیشی به ظن فاسد خود رسوخ و محبت واسطه را تبری از دیگران فهمیده اند بلکه این تبری از دلالت واسطه می دانند كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعة از ضرورت است فایاك وصحبتهم وایاك ومجالستهم وایاك ورؤیتهم صحبت داشتن به این جماعه مفاسد بسیار دارد و هرگاه به ادنیٰ مسلمانے سوء ظن مجوز نیست تکیف که عاید به اهل حقوق گردد۔ اے عزیز این فقیر از ایام صغر سن آرزومند آن بودم که خصائص و مزایاے طریق احمدی بر منصه ظهور آیند حضرت سبحانه از کمال فضل خویش متمناے این عاصی عطا نمود بعضے امور که سربسته بودند از راه فقیر ظاهر شدند۔ ازین سبب امیدوارم که در محبت و معیت حضرت ایشان ممتاز باشم وچون راه معیت خاصه بحضرت ایشان بغایت مشکل بوده جماعة که در محبت آن

حضرت به فقیر شرکت بهم رسانیدند در معیت خاصه جا یافتند و هرچند لوازم این معیت را کما ینبغی بجا آوردند دران معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچه شاهد عدل است براین مدعی معامله شما که در معیت و بشارت پیش قدمی نموده اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر یکے از اسباب قویه این هر دو معیت است هرچند در خدمات ایشان بکوشند و در معیت ممتاز باشند۔ حدیث فمن احبهم فبحبی احبهم و من ابغضهم فببغضی ابغضهم۔ مؤید این معنی است۔ آرے از شخصے که بے استقامتی در شریعت و طریقت بیند مهاجرت نمودن باو محض برائے ندامت او مستحسن است بعضے روایات فقهیه آمده است که لا باس بان یهجر اخاه فوق ثلثة ایام لمن ذنب ارتکب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لهذا این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بهر بے سر انجامے نمی دهند۔ به زور هر کسے را به این محبت نمی توان آورد جمعے محبت ذاتی را به حضرت درست نموده محبت ذاتی واسطه را مفر انکاشتند و گروهے این محبت را مقدمه آن محبت دانسته و راه اقرب وصول محبت آن حضرت فهمیده لوازم هر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم ازان معیت که اعتنائے ذاتی بعالم دارد حظها برداشتند طائفه اولی از راه غیرت غیظ این جماعت را بلکه ملاذ این جماعت را به امور ناشایسته نسبتها دادند و حکم نمودند که بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا۔ و از کمال نادانی می گویند که محبت منفرد بحضرت ایشان معنی است و ما طالب بشارات نیستیم و حال آنکه هلاک بشارات آن دارسے بے شک محبت حضرت ایشان معنی است اما راه وصول به این محبت نادر است مگر از راه جزئی که یکے از جزئیات آن کلی است فاذا الحق حقیقة احد بذالک الجزئی الی ذلک الکلی

لابد ان یوصل ذالک الجزئی

اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ نمی بود یقین کہ داخل مضار می بود ولیس فلیس ہمین واسطہ است کہ اسرار بیچونی را بچون می رساند چہ ذات حضرت ایشان نصیبے از بیچونی دارد دگر یاراے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون این دور از کار خود را در محبت سگان آن درگاہ راسخ دید بہ نیت رواج خصائص این طریقہ علیہ راہ نشست و خاست بیاران احداث نمود۔ اگر این مذموم می بود دیگران براے چہ اختیار آن می کردند۔ و حضرت ایشان ہرگز تحسین احوال جلساء این حقیر نمی فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یارانے کہ از اتحاد واسطہ بےنصیب اند سالہا است کہ در خانقاہ افتادہ اند نہ از محبت و معیت خبرے دارند و نہ از احوال و مقامات اثرے اتحاد واسطہ کمال مرضی آن حضرت نیست و در آنچہ مرضی آن حضرت نباشد بطریق ادب مرضی این عاصی نخواہد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

براے دفع سوء ظن بعضے یاران این ہمہ تطویل نمود۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ہشتم۔

بہ خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصار بر طلب آخرت و ذکر اختلاف در آن و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت است و رجوع و ہبوط بدنیا و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر ھٰذہ الاٰیۃ انّ الذین یدعون اللہ فریقان احدھما ان یکون دعائھم مقصودًا علی طلب الدنیا والثانی

الذین یجمعون فی الدعائین طلب الدنیا وطلب الآخرة وقد کان فی التقسیم قسم ثالث وهو من یکون دعائه مقصورا علی طلب الآخرة واختلفوا فی ان هذا القسم مثلا هو مشروع ام لا فالاکثرون علی انه غیر مشروع وذلک لان الانسان خلق محتاجا ضعیفا لا طاقة له بآلام الدنیا ولا بمشاق الآخرة فالاولی له ان یستعین به من کل شرور الدنیا والآخرة روی القفال فی تفسیره عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی رجل یعوده وقد انهکه المرض فقال ماکنت تدعو الله قال کنت اقول اللهم ما کنت تعاقبنی فی الآخرة فعجلنی فی الدنیا فقال النبی صلی الله علیه وسلم سبحان الله انک لا تطیق ذلک الا قلت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قال فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم له فشفی واعلم انه سبحانه لو سلط الالم علی عرق واحد علی البدن او علی منبت شعر واحد لیشوش الانسان فصار محروما بسببه عن طاعة الله وعن الاشتغال بذکر الله فمن الذی یستغنی عن امداد رحمة الله فی دنیاه وعقباه فثبت ان الاعتقاد فی الدعاء علی طلب الآخرة غیر جائز تم کلامه وما جاء فی الحدیث الصحیح لا حسد الا علی اثنین رجل آتاه الله الکتاب وقام به آناء اللیل والنهار ورجل اعطاه الله المال فهو متصدق به آناء اللیل والنهار موید کلام الرازی۔ این تحقیق موافق کمالات انبیا است علیهم الصلوة والتسلیمات بعد از قرن صحابه حضرت مجدد الف ثانی از راه

وراثت و تبعیت باین کمال مہتد شدند کما لا یخفیٰ علی المتبع فی کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرة را مذموم دانستند بہ طلب دنیا خود چہ رسد۔ دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت است و رجوع و ہبوط نمودن بدنیا و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد است شتان بینہما

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود   بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

نعم ہر کس بہ این مذاق نہ رسد و نزد اکثرے حال اولیٰ شریف و عزیز است و نزد اقل قلیل حال ثانیہ محبوب و مرغوب ع گر بگویم شرح این بعید شود۔

این کمال علیٰ وجہ الاتم در حضرت مہدی موعود ظہور خواہد نمود و نسبت حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیئت سبحانہ جلوہ خواہد کرد اللّٰہم ثبتنا علیٰ محبتہم وجنبنا عن مخالفتہم بن لہ ظاہرا و باطنا متمنا و مقصد خیر خواہان و ہوا خواہان آن است کہ پرتوے از مقام دران خان عالیشان ظہور نماید و ظاہر و باطن ایشان را فرو گیرد ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت با زیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود در دنیا و آخرة مقبول خواص و عوام گردند آمین آمین آمین ؎

یارب این آرزوے من چہ خوش است   تو بدین آرزو مرا برسان!

خیریت دارین آن مشفق چون مد نظر است و اختصار بر یکے از قصور بنا بران سخن طولانی می گردد معذور می داشتہ باشند۔ امید چنان است کہ ہر کمالے کہ در بشر ممکن الحصول والوقوع باشد بالیشان مفوض گردد۔ درین آرزوہا و دعاہا اختیار از دست رفتہ است و بے خواست از صمیم القلب سر بر می زند قابلیت و استعداد

آن جناب که در حضور حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه مشخص شده علاوه ازین آرزوها و امیدهاست بالجمله ــ

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

زیاده ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطر می گردد. والسلام علیکم و علی من لدیکم درباره حقایق آگاه ملا ابوالقاسم چه نویسد که مشمول عنایات و الطاف است فقیرزادها خورد و کلان با جمیعهم سلام می رسانند. اخوی میان عبداللطیف نیز برادر دینی حافظ مقصود علی که حلقه بگوش قدیمی است بعرض سلام جرأت می نماید

مکتوب صد و پنجاه و نهم به ملا ابوالقاسم کابلی در دید قصور اعمال و بیان آنکه در حقوق الهی جل شانهٗ گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل ایذا خلق و بیان آنکه عتاب و اعتراض شیخ را بهبود خود دانند و از اغماض و گذشت او هراسان بود و ما یناسب

حامداً و مصلیاً. اے عزیز آنچه نوشته بودید موافق حال این عاصی بوده فی الحقیقت باین عیوب این دور از کار متصف است غایة ما فی الباب چون جمعے می نمایند که بالله فی الله بصحبت می داریم بیاران گاہے کلمات غضب آمیز بزبان آورده می شود اگر چنین نکند مبادا داخل زمرۂ مداهنان گردد و شیخے که موافق مرضی مریدان زندگانی نماید فردا از عهده جواب چگونه خواهد برآمد. آرے حقوقے که عاید باین جانب است به مقتضاے تخلقوا باخلاق الله عفو و صفح را می شاید. اما در حقوق الهی عز شانه و اوامر و مناهی شرعیه گذشت نمودن و سکوت ورزیدن جائز نیست. عزیزے فرموده آن روز که درمیان صوفیان نقار نه گذرد آن را خیر نه دانند. و لنقار صوفیه عبارت

از کن ممکن است علی الخصوص ظلم و تعدی و امضاء غضب و عدم تحمل ایذاء خلق از اعظم صفاتِ ذمیمہ است۔ درویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است اصل مخاطب جماعہ اند کہ باین صفات موصوف اند کسے کہ ازین صفات محفوظ است از مبحث خارج است الا علیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفتہ اند ؎

ہر چند کہ مطمئنہ گردد
ہرگز ز صفاتِ خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ و بیشتر ہم امید است کہ بہ جمعیتِ خاطر سرگرم کار باشند و بہ استقامت زندگانی نمایند فانہا فوق الکرامۃ طالب صادق را باید کہ در وقت عتاب و اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بہبود و تربیت داند و از اغماض نمودن و در گذشت کردن ہراسان باشد و بر تغافل و بے پروائی شیخ حمل نماید بالجملہ جلال و جمال را مساوی انگارد و بلکہ از جلال حظ گیرد و نہ آن کہ فرار نماید وھذا حال المحب الصادق و بوالہوسان از حیطۂ اعتبار خارج اند عدمہم اولیٰ من وجودہم۔

مکتوب صد و شصتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر اجر تعزیت و تحریص بر تقلید حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہ سبحانہ۔ ہو الحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔ ؎

من از تو روی نہ پیچم گرم بیازاری
کہ خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری

مکتوب مرغوب رسید عزا این مصیبتِ عظیم نمودہ بودند جزاکم اللہ سبحانہ خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فلہ مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ

خان عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر ہائے پریشان گشت دیگر خاطر برائے این مہمے کہ پیش آمدہ بغایت نگران می باشد و توجہ خاص درین باب معروف امید کہ مقهوری اعدائے وقت نصیب باد بزودی خیر فتح و نصرت برنگارند۔ دیگر در کلی و جزئی حقیر و فقیر راہ تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالے عنہ از دست نباید داد۔ و کلیہ کہ ایشان قرار دادہ اند بجان و دل قبول باید نمود و خط [illegible]

مکتوب صد و شصت و یکم

- بہ سلطان وقت در بیان آنچہ فنائے ہر لطیفہ از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبہ و سکوت بر عبادت نافلہ و ذکر خصائص طریقہ بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشرہ بر ارباب عزلۃ و بیان آنکہ استیلائے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک امرے جز شریعت نیست۔ و آنچہ از بعض اولیا امورے کہ بظاہر شریعت مخالف اند صادر شدہ محمول بر ابتدا و وسط است وما یناسب ذالک

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ۔ احقر خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راہ کہ عبارت از فنائے قلب است مشرف می شود اشعۂ از انوار قدم پیوستہ بر قلب او متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم بہ تفصیل احوال دارد کما ینبغی آن تجلی را کہ کنایہ از تجلی فعل اوست سبحانہ درک خواہد نمود۔ و اگر علم اجمالی نصیب وقت اوست بہ حضور و التذاذ کہ اثر آن تجلی است محظوظ خواہد بود بعد ازان بہ محض فضل درین ہنگام بہ تجلی صفات استعداد خواہد یافت۔ و سینۂ او بہ انوار قدس منشرح خواہد گردید بعد ازین امر او از دو حال خالی نیست۔ اما بہ عروج و العزلۃ عن الخلق

لِاجل الاعراض عن الاغیار اَوِ الهبوطِ وَالرّجوع إلی الخلق لاجل التکمیل وَالارشاد فالاول من اهل العزلة والخلوة وَالثانی من اصحاب العشرة والجلوة۔ عدم اختلاط و فرار از خلق مناسب حال طائفۂ اولیٰ است و آمیخته بودن ملائم حالِ طائفۂ ثانی۔ حالت طائفۂ اولیٰ ضعیف است و حالت طائفۂ ثانی قوی لعدم حجابهم عن شهود الحق سبحانه بشهود العالم والاختلاط بهم فلا یقاس حال احدهما علی الاٰخر در آیه کریمه اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ گویا اشاره بهر دو فریق است۔ و این هر دو تجلی که مذکور شدند به لطیفۂ قلب و روح تعلق دارند و معاملۂ لطیفۂ اخفیٰ مربوط به تجلی ذات است و لطیفۂ سر به شیون و اعتبارات مناسبت دارد و لطیفۂ خفی به صفات سلبیه تنزیهیه۔ و اعلائے لطائف لطیفۂ اخفیٰ است لکونه تحت قدم نبینا علیه وعلی جمیع اخوانه من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها کما اِنّ القلب تحت قدم سیدنا اٰدم علیه الصلوٰة والسلام والروح تحت قدم سیدنا ابراهیم خلیل و سیدنا نوح علیهما الصلوٰة والتسلیمات والسر تحت قدم سیدنا موسیٰ علیه الصلوٰة وَالسلام والخفی تحت قدم سیدنا عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام۔ للّٰه سبحانه الحمد که آنحضرت علیٰ قدر استعداده ولو علیٰ سبیل الاجمال والانعکاس حظے فرا گرفته اند۔ چنانچه بشارت فنائے قلب و لحوق صفات به اصل و مناسبت به لطیفۂ اخفیٰ در تقدم محترم حضرت الشان علیه الرحمة والرضوان در آمده و از محسوس شدن قدم آنحضرت علیه الصلوٰة و السلام پیش این احقر اظهار نموده بودند۔ و ایضاً درین دو یمی استیلائے حضور در اماکن غفلت که از قوت نسبت مشعر است بارها می فرمودند۔ بالجمله این احقر در آنچه لازمۂ خیر خواهی

است خود را مقصر دانسته و خواهان بیش از بیش است برای دو مطلب یکی آن که حق سبحانه شما را داخل مقربان خود کرده است. و دوم آنکه در حقوق عباد بعد از وصول بدرجه ولایت انبیا علیه الصلوٰة والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینه سیدنا ومولانا المجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه وهذا من اعظم عنایاته تعالیٰ اگر نظر بر این مطلب دومی انداخته بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبه و سکوت می پرداخته باشند مستحسن بلکه ضرورست و گنجایشی دارد که از عبادات نافله آن را تقدیم دهند. و طالب ترقیات باشند و لمحهٔ بی این فکر بسر نه برند و همت را بران گمارند که از صورت شریعت گذشته به حقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشته به ولایت انبیا علیهم الصلوٰة والسلام مستند گردند و فوق این ولایت ملاء اعلیٰ است علیٰ نبینا و علیهم الصلوٰة والتسلیمات و از گذشت آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش است بعد ازان حقایق ثلٰثه که عبارت از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰة باشد منکشف می گردند و فوق آنها معامله خلت و اسرار محبوبیت جلوه می فرمایند و به بعضی از محبوبان اسرار لازم الاستتار که تعلق به حروف مقطعات دارند درمیان می آرند و صورت شریعت و حقیقت آن هم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود حضرت خواجه بزرگ می فرمایند که مقصود از سیر و سلوک آن است که معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی۔ امر دیگر سوای شریعت نیست و زاید بران نه فرموده اند۔ و آنچه از بعضی اولیاء الله بعضی امور که بظاهر شریعت در جنگ اند صادر شده اند کمسئلة التوحید الوجودی وغیرها بر ابتدا و وسط حال فرود باید آورد۔ چه بعد از وصول به حقیقت شریعت اصلا مخالفت نیست وهذه مواهب التی ذکرها قد اختصها الله

سبحانه بالامام الربانی المجدد الالف ثانی رضی الله تعالی عنه الحال بیانم بر عرض حال خود معلوم فرمایند که مطلب اهم ما ازین آشنائی که بخدمت شما است دو چیز است یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندے کما ورد فضله فی الحدیث النبوی علیه من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها و دویم ترویج سنت و توهین اهل بدعت که درین آخر الزمان بے معاونت و مخالطت سلاطین محال است حمد الله سبحانه که گفته ما نامرادان به سمع قبول می افتد در حدیث آمده من احیا سنتی بعد ما امیتت فله اجر مائة شهید اهل عزلت اگر هزار سال ریاضت و مجاهده پیش کشند به عشر عشیر آن امر جلیل القدر نمی رسند۔ کمالات دستگاهی برادر طریق ملا محمد جان که از نفوس متبرکه است و سالها در صحبت گذرانیده و مراتب خصائصی که حضرت مجدد الف ثانی به آن ممتاز اند از اکثر حظے وافر گرفته و مصداق این معنی آنکه هرگاه مشار الیه به مقامے ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانستن خود اعتماد نه داشته موی الیه را به خدمت حضرت ایشان همراه گرفته می برد تا زمانے که متوجه شده بشارت حصول مقامے که در تخیل فقیر آمده بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکه معامله ایشان به کمال و تکمیل انجامیده تا آنکه روزے فرمودند که لفظ انا که خود را به آن تعبیر می نمائیم برملا ند گو می افتد وهذا یدل علی کمال الاتحاد۔

مکتوب صد و شصت و دویم۔ به اخوند شاه مراد در بیان آنکه ملاقات سلاطین به نیت حسنه محمود است۔

حقایق آگاه اخوی ملا شاه محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند و از یاد خود غافل نه دانند و به دعای ظهر الغیب ممد و معاون باشند خصوصیتے که بشما است

امید که دقیقهٔ از دقایق را فرو نه گذارد فطوبی لکم و لبشری و جواب مفصل بمشیئة سبحانه متعاقب خواهد نوشت. دیگر اخوی میان عبد اللطیف بارها نوشتند که ذکر خیر شما چند مرتبه پیش بادشاه دین پناه درمیان آمد و شما را ازین معنی آگاه ساختند. عجب که شما با این همه خواهش ملاقات نه نمودید به نیت ارتفاع بدعت و ترویج سنت می توان سلطان را دید الخیر فیما صنع الله سبحانه من بعد اگر ایماء از طرف بادشاه واقع شود و شوق دیدن شما ظاهر نمایند بلا توقف امتثال نمایند والسلام علیکم و علی من لدیکم.

مکتوب صد و شصت و سوم. نیز به اخوند مذکور در بیان استغناء از فقراء زیبا است.

ارشاد مآبی کمالات دستگاهی اخوند ملا شاه محمد مراد سلام سلامت انجام قبول فرمایند. صحیفهٔ شریفه رسید خوش وقت ساخت به همین منوال یاد و شادی فرموده باشند که سبب توجهات غائبانه است. فضائل پناها بادشاه اسلام بارها شما را یاد کرده اند عجب که شما اقدام این معنی نه کردید الخیر فیما صنع الله سبحانه خوب شد از فقراء استغنا زیبا است بمشیئة سبحانه زیاده تر مخلص شما خواهد شد. فقرا را بظاهر و باطن متوجه خود دانند و مشتاق لقای بهجت افزای خویش تصور فرمایند و از احوال ظاهر و باطن خویش اطلاع می داده باشند. مخدوما بختاور خان بما نوشته بود که بادشاه نیاز بخدمت شما فرستاده مصحوب شیخ عبد الحمید ارسال داشته شده. شنیده شد که شما قبول آن نه کردید الفتوح لا یرد کلیه مشائخ عظام است. خوش هر چه بخاطر شما رسیده مبارک است. والسلام.

مکتوب صد و شصت و چهارم. به سلطان وقت در ذکر جماعه مبتدعه و تحریص بر تادیب و تنبیه آنها و ما یناسب ذلک

التماس فقیر آن که امورے که فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت بکسے اظہار این معنی نمی کرده باشند۔ بس است که در علم ایشان باشد والا بما فقراے بے بضاعت ضررہاے عظیم مترتب خواہد شد۔ دیروز فقیر به نماز جمعه رفته بود جماعة دہل نوازان ہجوم نموده خیلے بے حیائی می نمودند و عاجز ساختند به ہزار حیل از سر خود ساقط کردیم۔ نوعے علاج فرمایند که از شرارت آن جماعة مامون شویم۔ ہر وقت که بیرون می برآییم انواع ایذاہا می رسانند۔ یا چندے را بما ہمراه نمایند یا به فولاد خان فرمایند که چند کس را از آنہا محبوس نماید یا جلا وطن کند۔ این کلمه مرکوز خاطر باشد بعد از برخاستن فقیر این امر را ہر که داند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شده اند و ہمراه با جمعے از فقرا شکسته می باشند۔ برآمدن مشکل شده است اعانت از جناب ایشان می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعة و متصدیان آنجاے گریخته از لاہور برآمده است و باز روے رفتن ندارد و قصد دارد که بحضور آمده بعضے امور ابلاغ نماید۔ ہرچه حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی انّ الاشتغال بامر الرّعیة من اہمّ الامور۔

نحمده ونصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل الله سبحانه فی ہذه الایام مشغولون باہمّ الامور وہی امر الرّعیة والعدالة فیہم فنحمد الله ثم الحمد لله وہذا کان غایة مرادنا من انعقاد مجلس السکوت فحصل بکرمه سبحانه فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم وتخصونا بمزید فضلکم وعنایتکم فانکم لہا اہل وانك لعلیٰ خلق عظیم۔ والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

مکتوب صد و شصت و ششم۔ بہ حقائق آگاہ مخدوم آدم تہتوی در ذکرِ او و ذکرِ یارانِ او۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ اما بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ، مخدوما استماعِ اخبارِ استقامتِ شما برین طریقۂ علیہ و سرگرمیِ ہنگامِ طلبہ سببِ لذاتِ معنویہ می گردد زادکم اللہ سبحانہٗ ترقیاً و استقامۃً۔ بعضے یارانِ رشیدِ شما کہ ملاقات کردند از مطالعۂ احوالِ العلیہ محظوظ شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس و سید فتح محمد و ابوالحسن و تازکی توفیق آثار شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوالِ پسندیدۂ او نیز محظوظ شدیم۔ یقین کہ بیش از بیش بحالِ موصی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوقِ آمدن باین دیار اکثر می نویسند و ما ہم مشتاقِ دیدارِ شمائیم۔ لیکن گذاشتن آن مقام و برہم زدنِ معاملہ طلبہ مناسب نمی نماید بہ اعتقادِ فقیر مدارِ آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجودِ شریف است بہرحال ہرگاہ ملاقاتِ صوری مقدر است میسر خواہد شد بمشیئتہٖ سبحانہٗ، عمدہ کار ارتباطِ معنوی است و آن درازیِ یاد است۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہفتم۔ بہ خانِ سعادت نشان محتشم خان در ذکرِ واقعہ کہ درباب فتح و نصرت خان مشارٌ الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریرِ کتابہا در حلقۂ روضۂ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ صد حقۂ سر بمہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیشِ زانوہاے فقیر چیدہ اند۔ دران وقت معلوم شد کہ براے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدنِ این واقعہ تمام امیدواری در حقِ ایشان پیدا گشتہ خاطر بغایت براے فتح و نصرتِ شما متوجہ و نگران است و ہمان روز باز درونِ خانہ بنظر درآمد کہ شخصے بر سرِ شما ایستادہ بہ مورچل[1] مگس رانی می کند۔ راندنِ مگس

[1] مورچھل

گویا اشاره به مقهوری اعدای کفره فجره است بر فرحت از مشاهدهٔ این دو واقعه رُو داده۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و هشتم۔ به خواجه محمد شریف بخاری در بیان آنکه حقیقت فنا و نجات کلی از شرک خفی مربوط به ولایت کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالےٰ از نفس حاضر نامے ونشانے نہ گذارد بنوعے کہ عین واثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنائے اتم حاصل آمدہ ومطمئنہ به اسلام حقیقی مشرف شود منتہائے مراتب فنا این مقام عالی است کہ به ولایت کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایت صغریٰ نحوے از فنا کائن است اما حقیقت آن در ینجا صورت می بندد ونجات کلی از شرک خفی درین حال میسر است حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ مخدوما قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است وحضرت ایشان ہم در جواب کتابت شما مکتوبے نگارش فرمودہ اند پیش مشارٌ الیہ است انشاء اللہ تعالےٰ رسیدہ باشد سابقاً یک کتابت از شما رسیدہ بود۔ وشالہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و نهم۔ در بیان عنایت والطاف کہ از حضرت ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہ در حق آنحضرت ویاران دیگر به وقوع آمدہ وذکر بعضے تصرفات کہ ازان قبلہ به ظہور پیوستہ وبتصدیق حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لہ الحمد اولاً وآخراً۔ چون اظہار نعم منعم حقیقی عز شانہٗ موجب ازدیاد است لہٰذا کمینہ درویشان احمدی اظہار می نماید وتحدیث نعمتہائے کہ از حضرت شیخ خود بآن

و یارانِ دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوالِ یاران را بر احوالِ پُر اختلالِ خود تقدیم نموده شروع از احوالِ آنها کرده آمد و جماعهٔ که از احوالِ آنها درینجا مذکور خواهد شد سه گروه اند طائفهٔ اند که هم این ضعیف به امرِ پیرِ دستگیرِ خود به آنها صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده ببشارتِ عالی گرفته و گروهے اند از خواصِ اصحابِ حضرتِ ایشان که در خلوات به احتیاطِ تمام از احوالِ آنها این فقیر را استفسار نموده است و بآن حضرت باختیارِ خود در خوش وقتی آنچه مهربانیها فرموده اند باین کمینه در میان آورده اند و جماعهٔ دیگر اند که بعضے ازان از اهلِ سپاه اند و بعضے بوضعِ فقر و نامرادی و به اجازتِ آنها مقید سربلند اند۔ اما آن جماعه که باین مسکین نسبتِ خاصّت دارند از انجمله حقایق آگاه صوفی پاینده که دائرهٔ ولایتِ ثلثه را قطع نموده و بوصول بکمالاتِ نبوت استعداد یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقتِ کعبهٔ ربانی حقایقِ خاص بهم رسانده بآن مقامِ عالی قرین گشته متوجه فوق است و ازان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین که به امرِ آن حضرت باین عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقیر ملازم بوده و مناسبتِ خاص بفقیر بهم رسانیده و مجملاً از احوالِ مشارٌ الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا نسخ کرده می نویسد۔ چون میر مشارٌ الیه را شوق شده که باین فقیر صحبت دارد اولاً استیذان از جنابِ آنحضرت نموده ملازمِ این مسکین گردید و باوجود که مومی الیه علم به احوالِ خود کمتر داشت اما از کثرتِ نشستن علمِ اجمالی بهم رسانیده تا چندگاه رفیقِ این ضعیف گشت تا آنکه مبشر به ولایتِ کبریٰ شد و تقیدِ تمام به صحبتِ فقیر نمود۔ و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه شب و روز مکرر متوجه حالش می نشستم تا بجائے رسید که دائرهٔ اصول و اصولِ اصول [illegible] نموده بذاتِ بحت واصل گشت و به وصول بمرتبهٔ کمالاتِ نبوت مباهی گردید بعد ازان

باز قہرہائے عظیم نسبت بہ مومی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پرتوے از انوار حقیقت قرآنی بر باطنش تافت و رفتہ رفتہ فنائے و بقائے بہ آن مرتبہا حاصل نمود بعد ازان بحقیقت کعبۂ ربانی تحقق و تزئین پیدا کرد باز حضرت ایشان مہربانیہا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملۂ میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبتے پیدا شد و فقیر چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این نحیف گشت کہ افاضۂ کمالات مشارٌ الیہ بمحض تفصیل است و مشارٌ الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرض حضرت ایشان رسانیدہ شد از غایت تفضیل تصدیق این معنی نمودند و بہ وصول بہ آن مقام اشارتے فرمودند بعد ازان از دقائق و نازکیہائے فنا کہ بہ حقیقت لا مذکر اللہ الّا اللہ منوط است بہرہ ور شد۔ و حضرت ایشان فرمودند کہ خلعتے درین مقام عنایت شد۔ بعد ازان در توجہاتِ دیگر عنایاتِ دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار ترین ظاہر می شود این است احوال میر کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ۔ و ازان جماعہ است صلاح آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدتِ قلیلہ بہ اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمتر کسے فرمودہ باشند بدست آورد۔ سابقاً در جائے از احوالش نوشتہ شدہ است۔ اما چیزہائے کہ بعد ازان بحصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصولِ فنا و بقا در اندک مدت بولایت کبریٰ مبشر شد ازانجا بولایتِ علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہاتِ کثیرہ کہ متضمن قہرہائے عالیہ بودہ نسبت بمشارٌ الیہ بہ وقوع آمد و حضرتِ ایشان نیز مہربانیہا بجاصد نمودند تا آنکہ تصفیۂ جزائے ارضی مدرکش گشت و معاملہ بکمالات نبوت کشیدہ و درین میان لشست و تماست بسیار واقع شد۔ چون بسمع عالی حضرت ایشان رسید توجہ نمودہ بحصولِ کمالاتِ نبوت بشارت دادند بعد ازان کارش

بعروجِ فوقانی افتاد تا آنکه به وصولِ حقیقتِ کعبهٔ ربانی با خلعتِ عالی دران مقام مستسعد گردید باز سیرش به فوق افتاد و کشفهای عظیمه نموده شد تا بعد از چندگاه بحقیقتِ قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضے یاران خاص با وے مشارکتے داشتند۔ اما در ما درار این امتیازِ تمام پیدا گردد از مشارکت ماند بالجمله بعد اللتیا والتی از مقامِ عظیم الشان که پیشتر کسے به آن مبشر نه گشته بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقامِ تفصیل است و علوے این مقام از مکتوباتِ قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام اختصاص به انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوقِ او مقامِ محبت است ترقی دران مقام به علم و عمل نیست افاضهٔ کمالات به تفضیلِ صرف وابسته است مشارٌ الیه ازین مقام حظے وافر گرفته متوجه فوق گشت و این عاصی بموجب توجه و تلطفِ حضرت پیرِ دستگیرِ خود اکثر بوے انیه می نشست تا آنکه بکمالِ عنایتِ خویش بهره از مقامِ محبت در حقِ وے نشان دادند۔ بعد از وے از کمالاتِ خاصهٔ ولایتِ محمدی علیه الصلوٰۃ والسلام مفتخر گشت باز از حقیقتِ مقامِ لا بذکر الا اللہ و از دقایقِ فنا که بدان مقام مربوط است بهره وافر گرفت۔ بعد از ان محض عنایتِ الٰہی عز شانه از حقیقتِ صلوٰۃ که پیش ازین کسے از یاران به آن مبشر نه گشته بود مبشر گشت این است نسخهٔ احوالش که به طریقِ اجمال نوشته آمد۔ والسلام

مکتوب صد و ہفتادم ۔ در ذکر احوال آگاه حافظ محمد محسن دہلوی

و بیان تصرفات که از ان حضرت در حقِ حافظ به وقوع آمده و ذکر سرعتِ سیرِ مشارٌ الیه و ما یناسب ذلک۔

پاره از احوالِ حافظ محسن سابق نوشته شده است آنچه بعد از ان به حصول آن

مباہی گشتہ بتفصیل نوشتہ می آید چون مشارٌ الیہ را مناسبتی خاص بہ فقیر بود اکثر اوقات باہم می نشستیم و حافظ آثارِ توجہات و تصرفات کہ نسبت بوی بہ وقوع می آمد اظہار می نمود و می گفت کہ در وقتِ توجہ مرا کشان کشان می برند بالجملہ چیزہای بلند بعد از نشستن ظاہر می گردد تا آنکہ در عشرۂ رمضان المبارک چنان وانمود کہ الآن عروجِ عناصر درک می نمایم چنانچہ سابقاً عروجِ لطائف خمسہ عالم امر می نمودم و چون بہ عرض حضرت الشان رسانیدہ شد تصدیق نمودند کہ عناصر در صدد عروج اند و بحصول ولایتِ علیا اشارہ نمودند ہر چند کہ آداب آن حضرت نیست کہ بکسی تصریح این ولایت نمایند۔ بعد از چندگاہ بہ او نشست و خاست واقع شد تا آنکہ بمحض فضل الٰہی جل شانہٗ معاملہ حافظ بہ اجزای ارضی کشید و حافظ خود تزکیہ و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین ضمن قربہای عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایامِ رخصت نزدیک رسید۔ آنچہ در تخمین و ظن این عاصی آمدہ بود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید بہ وصولِ کمالاتِ نبوت سرافرازش ساختند معلوم نیست کہ تا حالی از یاران بعض و غیر بہ این سرعت صاحب این مقام گشتہ باشد اللّٰہم ارزقہ الاستقامۃ۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و یکم۔ در بیان آنکہ جماعۃ از اصحاب حضرت الشان کہ بکمالات ولایت متحقق اند دو فریق اند و ذکرِ علیہ ارشاد و ہدایت آنحضرت۔

طائفہ از اصحاب حضرتِ قبلہ کونین کہ بکمالاتِ وراثت متحقق اند وھم فریقین فریق منہم عرجوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت الثلاث حتی شرفوا بکمالات النبوۃ بطریق التبعیۃ۔ و اناس منہم وان لہم مراتب الاصول ولم یتخلفوا عنہا راسا لکنہم بطریق المعیۃ

التی حصلت لهم بحضرة الشیخ قد فازوا بتلک الکمالات العالیة و بعضے از آنها بلند تر از آن مقام رفته اند و یارانے که بمرتبهٔ ولایت رسیده اند و به فنا و بقا مشرف اند اکثر من ان یعد و یحصیٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و هفتاد و دویم۔ در ذکر بعضے احوال یاران که حضرت ایشان به آن حضرت در میان آورده اند۔

در حق حافظ ضیا عنایات کثیره نمودند و فرمودند که هر چند بے مناسبتے در باطنش سرایت کرده بود اما در اندک مدت مرتفع گشت و خیلے مناسبتے بهم رسانیده و در ولایت کبریٰ بسیار ترقی نموده۔ و ملا ذکی را فرمودند که در باطن او نسبت عالی مشهود گردید و از حصول فنائے نفس بلکه بحصول در ولایت کبریٰ اشاره نمودند و تعریف غربت و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشار الیه به وقوع آمد موافق آن سعی حضرت قبله گاهی مهربانی نمودند و به حصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند متوجه ذوق هست۔ و حافظ محسن را بحصول فنا و بقا و دخول در ولایت کبریٰ مبشر ساختند و فرمودند که همگی یک سال شده که او در صحبت داخل شده است گویا اظهار تعجب کردند از لحوق صفات به اصل۔ در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند که از حضرت مجدد الف ثانی برائے مشار الیه خلعت گرفتیم در خصوصیت مقیده باعداد مخصوصه نیز کردند۔ و در حق شرف الدین افاضه نمودند که دائرهٔ نزول بتمام قطع کرد و داخل کمالات نبوت گردید و سابق از راه معیت نیز مبشر ساخته بودند۔ و در بارهٔ خان بیگ نیز فرمودند که وجودش مثل قطعه ابر می رود گویا اشاره به فنائے نفس است و بحصول فنائے قلب و مقامات فنائے نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد اسرائیل

عنایتِ خاصه نمودند۔ روزے فرمودند که تجلیِ خاص در باطنِ او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثارِ بقا بہره در بابِ مشارٌ الیه نشان دادند۔ بعد از چندگاه فرمودند که نو صرف شده است رشحهٔ از کمالاتِ ولایتِ کبریٰ نیز رسیده باشد تا آنکه بعد از مدتِ قلیله تصریح به دخولِ ولایتِ کبریٰ نمودند۔ و چون وقتِ رخصت بمواجه روضهٔ مقدسه توجه کردند افاضه فرمودند که وے را متخلع به خلعتِ خاصه دیدم۔ و حافظ محمد شریف لاہوری را فرمودند که از راهِ معیّت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راه به کمالاتِ نبوت داخل است۔ و در بارهٔ آخوند ملا محسن سیالکوٹی درین مدت که در ایامِ عرس آمده بود بحصولِ کمالاتِ نبوت اشاره نمودند۔ و خواجه محمد صدیق پیشوری درین سفر که آمده بود شبے رخصت او فرمودند که حضرت مجدد الف ثانی قدس سره عنایاتِ عظیمه نمودند و خلعتِ خاص مرحمت فرمودند و بحصولِ بہره از کمالاتِ نبوت نیز درین نوبت سر بلند گردید۔ و در بارهٔ ملا حامد فرمودند که مناسبتے به حقیقتِ کعبه پیدا کرده است و به طریقِ انعکاس از ان حقیقت بہره ور گشته است و بحصولِ حقیقتِ قرآن مجید در حقِ میر شرف الدین حسین نوازش فرمودند۔ و چون ایامِ وداعِ نظام الدین نزدیک رسید بشارتِ فنا او را دادند و از حضرت مجدد الف ثانی قدس سره دستار بوے مرحمت شد و رخصت مقیده نیز دادند۔ و تعریفِ بلندیِ استعداد حاجی حبیب چندبار نمودند۔ و نصیبے از حقیقتِ کعبه ربانی در حقِ وے نشان دادند۔ و صوفی سعد الله بعد از آمدن جہان آباد خیلے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بحصولِ ولایتِ علیا مبشر گردانیدند۔ و بوصولِ کمالاتِ نبوت و جامعیتِ تام در حقِ صوفی پاینده عنایت نمودند چندگاه چند صحبت با صوفی مذکور باز داشته شد تا آنکه مناسبتے بکعبهٔ ربانی مفهوم گردید درین میان شبے بعد از نمازِ عشا که بسطِ عظیم رو داده بود و عنایتِ خاص جلوه گر شده مجلس سکوت با صوفی مبشر شد و چنان

متخیل گشت که مناسبت مذکوره در ازدیاد است بلکه تحقیق به انوار کعبه نیز متخیل شد و صوفی هم معلوم این معنی که در مشاهد که با نور عظیم از انوارات کعبه که حقیقت آن فوق حقائق بالین زمین و آسمانی را مملو ساخت خود را دران مستغرق دید چون به سمع حضرت الشان رسانیدیم التصدیق نمودند. والسلام.

مکتوب صد و هفتاد و سیوم۔ به مخدوم زاده عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان که از مناسبت به ولایت محمدی نوشته بودند۔

حامداً و مصلیاً۔ فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام نوشته بودند از مطالعه آن خط یافت ع با کریمان کارها دشوار نیست یکبار نیز سرگرم باشند و مشتاق دانند۔

مکتوب صد و هفتاد و چهارم۔ نیز بمخدوم زاده در تحریص بر تعلیم علوم ظاهری و صحبت طالبان حق جل شانه

بسم الله والسلام علی رسول الله اما بعد مکتوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیده جمعیت بخش خاطر پریشان گردید الحمدلله که اوقات بجمعیت و استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نقد وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاهری تقید از دست نه دهند نوشته بودند که بعضے مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چه بهتر صحبت داشتن به طالبان حق سبحانهٗ از اعظم عبادات است۔ والسلام۔

مکتوب صد و هفتاد و پنجم۔ نیز به مخدوم زاده در نصیحت۔

باسمه سبحانهٗ۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام عافیت انجام بآن نور چشم برسد۔ چه نویسد که چه قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواهان استقامت شما است بر خواندن سبق مقید باشند و اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ کتابت شما که از تهانیسر ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را به طالبان حق مشغول دارند۔ والسلام

مکتوب صد و هفتاد و ششم۔ به فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

کہ از تعینات ثلثہ و تفرقہ در وصول قدمی و وصول نظری نوشتہ بود۔

باسمہ سبحانہ۔ نورچشما حقایق آگاہا۔ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوال بلند و معارف ارجمند بود بمطالعہ در آمد و سبب لذات معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعینات ثلثہ و تفرقہ درمیان وصول قدمی و وصول نظری کہ تعلق بما ورا تعین حبی دارد از نوادر روزگار است خال خالے را این نوع حدت بصر مگر عطا فرماید ع با کریمان کارہا دشوار نیست شکر آن بجا آرند و طالب زیادتی بوند لئن شکرتم لازیدنکم۔ نص قاطع است والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم۔ نیز باین فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوالے کہ قابل اظہار باشد ظاہر باید نمود و باقی را بحضور حوالہ باید کرد و در تحریص نصیحت طالبان و ما یناسب ذالک۔

باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام عافیت انجام بر آن فرزند سعادتمند برسد ہموارہ بظاہر و باطن متوجہ احوال شما است حق سبحانہ و تعالے کسب مرضیات خود کرامت فرمودہ باخود دارد۔ درین مفارقت صوری آنچہ از احوال و مقامات تازہ رو دہد باشد آنچہ قابل اظہار باشد می نوشتہ باشند و باقی را بحضور حوالہ نمایند حق تعالی آن نورچشم را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ است شکر آن بجا آرند و طالب مزید بوند و طالبان حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را نصب عین سازند و ہمیشہ بحزن و اندوہ متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہتوی در اجازت تعلیم طریقہ و ذکر شرائط آن۔

الحمد للہ و سلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰے اما بعد نمودہ می آید کہ چون فضائل و کمالات دستگاہ جامع علوم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدار الارشاد حضرت سرہند

رسیدہ بزیارت روضہا منورہ استسعاد یافت و بصحبت خادمان و مجاوران این بقعہا متبرکہ چندگاہے بسر بردہ اخذ فیوض و برکات نمودہ و از مزایا و خواص این طریقہ علیہ حظ وافر یافت و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب او گشت و محبت شیوخ و استقامت عزا از اطوار و اوضاع او لائح و ہویدا گشت بنا بر این عاصی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ احمدیہ معصومیہ و اماتت بدعت نا مرضیہ و احیاء سنت سنیہ اجازت تعلیم این طریقہ علیہ بمشار الیہ داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام و التحیۃ و الثبات علی محبۃ الشیوخ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ و انا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی المعصومی غفر اللہ سبحانہ ذنوبہ و ستر عیوبہ و العبد المذکور و ان لم یکن اہلا لہذا الامر الخطیر لکن قد ورد رب مبلغ اوعیٰ من سامع نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب صد و ہفتاد و نہم۔ بمعارف آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور اعمال۔

بسم سبحانہ۔ حامدا و مصلیا اما بعد از این عاصی مصر علی العصیان سلام و التحیہ آن برادر عزیز برسد۔ طرفہ چیزے است مردم از چنین کس توقعات کثیرہ دارند و باعتقاد خود او را داخل جرگہ اہل اللہ می انگارند و حال آنکہ زنگر نیز بریش خود گرفتار می دانم کہ بدوستان و یاران چہ نویسیم۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حمل بر ہضم نفس و دید قصور اعمال می نمایند۔ و اگر تستر و اخفا اختیار نمودہ آید تلبیس و تزویر نقد وقت اوست؎

محرمے نیست تا بگویم راز   ہمدمے نیست تا بنالم زار

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتادم۔ نیز بہ حافظ در تحریص بر مراعات حقوق خلق؎

حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند
محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند

اگرچہ انقطاع و عزلت بآن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعاتِ حقوق خلق از جملہ ضروریات است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است
نازکی کے راست آید بار می باید کشید

ہر تقدیر باوجود کمالِ فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بدو کلمہ یادی فرمودہ باشند کہ دل نگرانی است خاص بجناب شما درین آوان بندگانِ ظلّ سبحانی فرمان بدستخط خاص و عطر از کمالِ شفقت مصحوبِ ارشاد پناہی ارسال داشتند طرفہ الفاظ تواضع و شکستگی در فرمان مندرج است۔ والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و یکم۔ بہ میر عبداللہ در تحریص بر صحبتِ اہل طریق و اجتناب از صحبتِ مخالف۔

باسمہ سبحانہٗ۔ امابعد برادرِ گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرض بوند و گرفتار معاملہ عظیمہ کہ در پیش قطعاً می آمدہ باشند امروز فرداست کہ چشم داری شود آن زمانے غیر از حسرت و ندامت چیزے بدست نخواہد آمد خیر شرط است چون نشا و از توفیق در آنچہ از طلبِ صادق در نہادِ آن محب یقینی مشہود می گردد مجملے بہ طریق رمز و اشارہ نصیحتے نمودہ آمد معذور خواہند داشت۔ چندگاہ درین قرب و جوار بسر بردند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ حضرتِ دار الارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک اقامت حظ وافر ازین طریق عالی النصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہٗ۔ بہرحال ہر جا باشند بیارانِ طریق و محبانِ این سلسلۂ علیہ محشور بوند و از صحبتِ مخالف طریق مجتنب باشند۔ خوش گفت ؎

با عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین
وان ہر کہ نیست عاشق با او مشو قرین
والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و دوم۔ بہ فضائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ حالتے کہ در نوم رو دہد بغایت اصیل است و بیان آنکہ معاملہ خلت فوق معاملہ تفصیل است

و خلت یکے از شعب حب است۔

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام و تحیۃ بہ آن فضائل و کمالات دستگاہ برسد مکتوب مرغوب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنویہ گشت حالتے کہ در نوم رو دہد بغایت اصیل است و بر اکثر نسبتہا تفوق دارد و نسبتے کہ در بعض اوقات رو می دہد امید است کہ از لوازم برکات خلت باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز معاملۂ خلت فوق تفصیل است ترقی دران مقام وابستہ بمحبت است چہ خلت یکے از شعب حب است و فی الحب ثلث اعتبارات المحبۃ المختصۃ بالکلیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثانی الخلۃ المنسوبۃ الی الخلیل علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثالث المحبوبیۃ الخاصۃ بالحبیب علیہ و علیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات اکملہا رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم ایمانا و شربا من ہذہ الکمالات۔ والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و سیوم بفضائل مآب محمد حامد لاہوری در بیان آنکہ عمدۂ این کار طول صحبت است۔

لہ الحمد اما بعد شرح اللہ صدرکم و زکی نفسکم و لین جلدکم بحرمۃ سید البشر المطہر من زیغ البصر علیہ و علیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔ عمدۂ این کار طول صحبت است بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ است۔ خوش گفتہ ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر　　سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقائق آگاہ شاہ بیگ خیلے عزیز الوجود است ملاقات مشار الیہ غنیمت شمرند و فضائل مآب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شما بیش از بیش ظاہر ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محتشم خان در بیان اسرار عروج و نزول بطریق اجمال و تحقیق آنچہ در مکتوبات واقع است کہ چون نظرۂ اولی بمظاہر جمیلہ افتد باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا ترا بحکم آخرت دادیم مهربا ما ایمای از افشای اسرار نزول که تا حال سربسته اند و بگوش کسی درمیان آورده باشد از غایت حسن ظن که با این عاصی دارند نموده آمد شمهٔ از آن بطریق اجمال درمیان آورده می شود بگوش هوش مسموع باد هرچند خیالات این درماندگار قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعن اند

ولے چون شدم ابر برداشت از خاک　　سزد گر بگذرانم سر بر افلاک

و هو هذا معلوم آن محرم اسرار است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی بمظاهر جمیله اند باعث عروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است کما الاولی لک والثانیة علیک واقع شده و ایضاً در عرضداشت اول مکتوبات جلد اول واقع است علی الخصوص در کسوت نساء بلکه در اجزای آنها آن قدر منقاد این طائفه گشتم که چون عرض نمایم انتهی نظر با این کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود نتیجه ساخته و آن این است که چون عروج و نزول در حق عارف متیسر گردد به علاقهٔ صوریه هم توانند انتفاع نمود پس درین اگر وقت نظر ثانیه و ثالثه ان شاء الله تعالی برخصت شرعیه قرین شوند و از خود بیایند هر آئینه حکم نظره اولی خواهد گرفت و باعث عروجات بے نهایت خواهد گردید هذا هو السر فی کثرة الانکحة واتخاذ السراری لاهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و سر دیگر آنکه درین عسرت تیسر عروج و نزول و هنگام اتمام سیر و سلوک که باستعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعذر گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا فنا و بقا به غیر تحقق می شوند بسبب کمال اتحاد فیما بین و راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید هم می رسانند و موجب ترقیات بے اندازه می شود و هرچند تشبث به اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چندانکه اسباب نزول زیاده و جدید همان قدر عروج و نزول بیش از بیش۔ ع گر بگویم شرح آن بے حد شود۔

این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزوے این خیر خواه آن است که پرتو این کمال در حق آنجناب علی وجه الکمال بمنصهٔ ظهور آید۔ ع با کریمان کارها دشوار نیست ۔ استقامت بر اطوار شرعیہ از لوازم این مقام است و این معنی در حق این عاصی عنقاء مغرب ۔ اما در بارهٔ شما امیدها دارد زیاده برین طاقت اظهار نه ۔ خوش گفت ؎

فریاد حافظ این همه آخر بهرزه نیست
هم قصهٔ غریب و حدیث عجیب هست

مکتوب صد و ہشتاد و پنجم ۔ به سلطان عبد الرحمن در جواب مکتوب او که مشتمل بر واقعهٔ عالی بود و بیان آنکه قدوم اهل الله از نعمتهاے عظیمه است ۔

باسمه سبحانه ۔ بجناب آن سلطان باکرام سلام مشتاقانه برسد ۔ اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند ما را هم صد چندان مشتاق دانند و واقعهٔ عالی که اندراج یافته بود مطالعهٔ آن خوش وقت ساخت عذر خواهی که از بابت آن عزیز مرقوم بود به وضوح انجامید از اخلاص شما همین قسم چشم داشت داریم بخاطر هیچ عار نیارند که صفا در صفا است ۔ دیگر جناب ارشاد پناهی میان محمد باقر بآن حدود تشریف می آرند توقع که در جمیع امور ممد و معاون ایشان باشند و صحبت ایشان را مغتنم دانسته در منزل خویش جاے اقامت ایشان معین سازند و در حلقه و مشغولی سرگرم باشند و توجه هم بگیرند قدوم اهل الله را از نعمتهاے عظیم دانسته بجان و دل خدمت نمایند در روضهٔ منوره حصول مطالب شما توجه نموده می آید امیدوارها باشند لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا ۔ والسلام ۔

مکتوب صد و ہشتاد و ششم نیز به سلطان در بیان آنکه استعمال آب کفش حضرت مجدد الف ثانی دافع امراض کثیره و مثمر برکات عظیمه است و ذکر فیوضے که در شب عرس حضرت

عروۃ الوثقی ظاہر شدہ وبرخے از شوق زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاءً عاجلاً۔ خاطر فقر الغایت نگران می باشد امید کہ بزودی خبر عافیت برنگارند کہ موجب جمعیت خاطر باگردد مصحوب عبد المومن آب کفش حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے آن جناب فرستادہ شدہ در آب و طعام قطرہ ازان می چکانندہ باشند کہ مثمر برکات است۔ دیگر امشب کہ عرس حضرت پیر دستگیر است ظرفہ فیوض و برکات است و چون واسطۂ انعقاد این مجلس ذات بابرکات است امید کہ حظ وافر بالیشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ درباب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد مہربانا این خود کمال تمنائے و آرزوے این گرفتار است لیکن عوائق و علائق کہ این مسکین بآن مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانہ قادر است کہ ہمین ہمت علیا شما این مطلب اقصیٰ و مقصد اسنیٰ الحصول انجامد و باین سعادت عظمیٰ سربلند گرداند۔ خوش گفت ؎

مرا کشید وطنابم بہ گردن اندازید
کشان کشان چو سگانم بکوے یار برند۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہفتم بکمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود و استدعاء دعا و توجہ نمودہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال کرم خویش معاملہ کہ بعناصر ثلثہ متعلق است بانصرام رسانید باسرار و نازکیہاے کہ بہ عنصر خاک منوط است مستعد کناد سابقاً مکتوب عالی متضمن بشارات مصحوب ملا محمد امین مرسول گشتہ است ظاہر از سینہ باشد دیگر محبتے و خصوصیتے کہ نسبت بشما واقع است بکمتر کسے خواہد بود و خبر ارتحال حافظ جیو کہ نگاشتہ بودند بوضوح انجامید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وجود ایشان رحمتے بود در نواحی۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نمودہ باصوفیہ عظام ختم قرآن مجید کردہ شد و آن

حضرت ہم شریک بودند امید است که برکات آن بالیشان رسیده باشد۔ دیگر سید مرزا که بدخول طریقهٔ علیه مستسعد گشته است و جوان مستعدے ظاہر می گردد فقیر بترغیب صحبت شما به مشارٌ الیه بسیار نموده است ظاہراً بپیش شما برسد توجہات خاصه را دربارهٔ او دریغ ندارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہشتم ۔ به ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت محبت ۔

احقر درویشان محمد سیف الدین سلام و تحیة به فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز که متضمن احوال بلند بوده رسید و عریضه که در خدمت حضرت قبله گاہی مرسل بود بنظر مبارک درآمد چند کلمه بدستخط خاص جواب کتابت شما که متضمن بشارت است نوشته آمد انشاء الله تعالےٰ خواہد رسید لله سبحانه الحمد که از کمال محبت غائبانه ترقیات عالی النصیب شما است و چون از کمال کرم وعدهٔ توجه غائبانه نموده اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد ۔ والسلام ۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم ۔ به سلطان عبدالرحمٰن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیه بغنا ۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ۔ عنایات و الطاف الٰہی عز شانه شامل حال باد ۔ احقر ترین طریقهٔ علیهٔ احمدیه معصومیه محمد سیف الدین سلام و تحیه بآن اشفاق پناه می رساند حضرت حق سبحانهٗ و تعالیٰ از کمال کرم خویش از خصائص و مزایائے طریقهٔ علیه احمدیه استعداد کرامت فرموده استقامت تام بر اوضاع شرعیه عنایات نماید۔ پسند خاطر عاطر افتادن حقائق آگاہی میان شاه محمد سبب خوشوقتیها گردید مطلب عمده از فرستادن شیخ مشارٌ الیه خیرخواہی آخرت است لله سبحانه الحمد که آثار گرمی صحبت او مبرہن گردید۔ امید است که معاملهٔ دنیا و ترقی آن نیز از این قسم نامرادان صورت پذیر گردد ع

باکریمان کارہا دشوار نیست

دستگیر یہا و لوازم مہربانیہا درین مصائب کہ بہ میرانجیو از ایشان بہ وقوع آمد سبب ترفع درجات دارین خواہد بود۔ والسلام۔

مکتوب صد و نودم۔ بخواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبت وصال حضرت ایشان

للہ الحمد۔ کتابتہاے برادر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند رسید و در جواب توقف رفت معذور خواہند داشت۔ درد و غم و ماتم کہ نصیب این مہجوران گردیدہ عذرے ہست۔ واضح جاے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ سر بہ صحرای زدیم لیکن چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت ؎

زفرقت تو نہ مردم چہ لاف مہر زنم کہ خاک بر سر من باد و بر محبت من!

والسلام

تمام باشد

۲، جمادی الاخریٰ ۱۳۲۱ھ

(کتب خانہ بلغ المقابلہ از کتابے کہ در مدرسہ محمدی مدراس بود نقل کردہ شد)

عصمن الله الرافة والعدل والجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم ...... باب دوم

☆

الله نور السموات والأرض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

گلشنِ وحدت

(مکتوبات شریف، خواجہ عبدالاحد وحدتؔ سرہندی ابن
خواجہ محمد سعید ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم)

جمع کردہ: شیخ محمد مراد کشمیری

مرتبہ

مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی

نظر ثانی وتقدیم

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، پی۔ایچ۔ڈی، ڈی لٹ)

از ادب گرچہ دریں باغ نفس سوختہ شد
از گلے رخصتِ یک آہِ سحر یافتہ ایم
(وحدت)

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
پھولا ہے نَیَن بیچ بہارِ گل و نرگس
(ولی)

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زباں کا وِرد محمد مراد ہے
(ولی)

گلشنِ وحدت

یعنی

مکتوباتِ حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
(ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ)

جمع کردہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ

مرتبہ
حضرت مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی مدظلہ

بنظرِ ثانی
پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدرِ شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، حیدرآباد

سنہ ۱۳۸۶ھ
۱۹۶۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء) المعروف "شاہ گل" کے یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" ان کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ کے جمع کئے ہوئے ہیں، اسی لئے ان میں سے اکثر و بیشتر انہی کے نام ہیں۔ ان کو مکتوب ۹ میں نقشبندیہ خلافت اور مکتوب ۲۲ میں نقشبندیہ سلوک کی تکمیل کے ساتھ ساتھ قادریہ سلوک کی خلافت کی بھی بشارت دی گئی ہے۔ مکتوب ۱۹ میں شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ محمد یوسف کشمیری کو بھی اجازت کی بشارت ہے۔ مکتوب ۲ میں شیخ موصوف کے والد ماجد کا نام شیخ محمد طاہر ملتا ہے۔ شیخ کے فرزند عبدالرشید کے نام مکتوبات ۸۲ - ۱۱۱ - ۱۱۲ ہیں۔ اسی طرح دوسرے فرزند محمد ولی کے نام بھی دو مکتوب ۷۹ - ۱۰۳ ہیں۔ مکتوب ۱۶ میں شیخ کے کسی بھائی کے انتقال پر تعزیت ہے۔ مکتوب ۲۵ میں اسرار الفقر، نواقض الروافض اور تصنیف شریف تین ۳ کتابوں کے بھیجے جانے کی اطلاع ہے۔ ان میں سے آخری کتاب بھی پہلی دو کتابوں کی طرح حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہوگی جس کا ذکر اب کسی جگہ نہیں آتا۔ مکتوب ۱۲ میں حضرت وحدت کے تیسرے صاحبزادے محمد جواد کی شادی کا ذکر ہے اور اسی میں حضرت کی والدہ ماجدہ کی علالت کا حال بھی ہے جن کی وفات کا ذکر مکتوب ۳۹ میں آتا ہے۔ مکتوب ۵۵ میں حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء) ابن حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے نام مکتوب ۴۲ میں استفادہ کیا گیا ہے۔ پھر مکتوب ۸۷ میں ان کے وصال پر اظہار افسوس بھی ہے اور قطعۂ تاریخ بھی۔ مکتوب ۶۴ میں حضرت وحدت نے حج کیلئے روانگی کا ذکر کیا ہے اور یہ مکتوب انہوں نے اکبر آباد (آگرہ) سے بھیجا تھا۔ ۱۱۰۹ھ میں آپ نے حج کیا تھا اور واپسی بندرگاہ مخا سے مکتوب ۶۵ بھیجا ذکر مکتوبات ۶۶ - ۷۶ بھی اسی ذیل میں ہیں۔

سیاسی اعتبار سے جن شخصیتوں کا ذکر اہم کہا جاسکتا ہے ان میں سے شہزادی زیب النساء بنت اورنگ زیب ہیں جن کے نام مکتوبات ۴۴-۴۷ ہیں۔ یہ مکتوبات حضرت وحدت نے حج (سنہ ۱۱۰۹ھ / ۱۶۹۷ء) کے بعد لکھے تھے جبکہ شہزادی کی عمر ۶۱ سال کی ہوچکی تھی — شاہ فرخ سیر (۱۱۲۴ھ - سنہ ۱۱۳۱ھ) کے نام مکتوب ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ نقشبندیہ سلوک طے کر رہا تھا لیکن اس کے نام صرف یہی ایک مکتوب ہے اور حضرتؒ کا وصال سنہ ۱۱۲۶ھ میں ہوا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ بادشاہ کے ابتدائی دور میں یہ مکتوب لکھا گیا ہوگا — سیف خاں بن رحمت خاں بخشی کے نام مکتوب ۵۰ ہے۔ یہ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے عہد میں پہلے کشمیر اور پھر الہ آباد کا صوبہ دار تھا۔ پہلے رند مشرب تھا اور فنِ موسیقی کا ماہر تھا۔ بلکہ اس فن پر اس نے ایک رسالہ راگ درپن لکھا تھا جو دراصل ایک ہندی کتاب کا فارسی ترجمہ مع اضافہ تھا۔ وہ شاعر بھی تھا اور ناصر علی سرہندی کو اس سے بڑی محبت تھی جو کہتا ہے:-

گفت وگوے طوطی از آئینہ می خیزد علی
گر نباشد سیف خاں مارا نفس درکار نیست

مولانا عبداللہ جان صاحب مدظلہ (گڑھی حضرت خیل۔ تھانہ۔ ملاکنڈ) کا بڑا کرم ہے کہ انھوں نے یہ مکتوبات عنایت فرمائے اور ان کی تصحیح فرمائی۔ کچھ اشعار اور عبارتیں اس عاجز نے بھی درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانائے موصوف کا خیال ہے کہ تاریخی طور پر کچھ مکتوبات کی ترتیب یوں ہوگی:- ۶۰ کے بعد ۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۶۴-۶۵-۶۶-۷۵-۷۶-۶۷-۷۷-۷۸-۷۹-
۸۰-۸۱-۸۷-۸۸-۹۰-۹۱-۸۹-۹۴-۹۵-۹۶-۶۱-۶۲-۶۳-۹۲-۹۳-۸۲-۸۳-
۸۴-۸۵-۸۶-۶۹-۷۰-۹۷-۹۹۔

ان مکتوبات کے مطالعے سے ادبی طور پر بھی بعض نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں جنھیں تعلیقات کے ذیل میں (صفحہ ۴۷۱ بعد) ملاحظہ فرمائیں۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اٰلَآئِہٖ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَآئِہٖ لَاسِیَّمَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَالرَّحْمَۃُ وَالْمَغْفِرَۃُ عَلٰی اَوْلِیَآئِہٖ۔

امابعد یہ مکتوبات حضرت دلیل اللہ خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ وہ ۱۰۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ سے علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد علوم باطنی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ والد ماجد کی وفات کے بعد مزید کمالات اور مخصوص نسبت کے حصول کے لیے آپ کے چچا عروۃ الوثقی حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو طلب فرمایا۔ اُس وقت آپ کے دل میں یہ تشویش تھی کہ اگر آپ اُنھیں قبلۂ توجہ بنائیں تو ممکن ہے جو نسبت اپنے والد خازن الرحمۃ سے ہے اُس میں کوئی فتور واقع نہ ہو جائے۔ اس موقع پر حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بتایا کہ حضرت الیشان آپ کو ایک اہم امر کے لیے طلب کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بلاواسطہ ان سے ملیں۔ لہٰذا اس ایما پر آپ حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ کو خازن الرحمۃ سے "نسبت معیت کامل" حاصل ہے۔ میں بطور تفصیل آپ کو توجہات[1] دوں گا۔

---

[1] مصنف عمدۃ المقامات نے چالیس توجہات کا ذکر کیا ہے لیکن خود حضرت ممدوح کے مکتوب ۱۴۵ میں چھبیس کی تفصیل ہوتی ہے۔

ان توجہات سے آپ کی نسبتِ سابقہ میں کوئی نقصان پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان سے آپ کے احوال میں مزید ترقی اور قوت پیدا ہو جائے گی۔

توجہات کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ چوالیس۴۴ توجہات ہونے کے بعد حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرہٗ کا وصال ہوا۔ اس جانکاہ واقعہ کے بعد آپ نے ایک دن روضۂ متبرکہ میں عرض کیا کہ توجہات موعودہ میں سے چھ توجہات باقی ہیں۔ امید ہے کہ وہ لطف و کرم سے پورے ہو جائیں — ارشاد ہوا کہ مزار پر آکر متوجہ بیٹھیں۔ اور خلوت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ وقتِ خلوت میں مزار پر چلے جاتے اور استفاضہ کرتے — چھٹے دن جب توجہات موعودہ کے اختتام کا دن تھا، آپ دوات اور قلم اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت نے اپنے دستخطِ مبارک سے لکھ دیا کہ "جو وعدہ عبدالاحد سے پچاس توجہات کا کیا گیا تھا ان میں سے چوالیس۴۴ بحالتِ حیات دی گئی ہیں۔ باقی چھ توجہات بہ ہیئتِ زندگی دے کر وعدہ پورا کر دیا گیا۔"

آپ نے یہ عبارت چچیرے بھائیوں کو دکھلا دی۔ انھوں نے اپنے والد بزرگوار کے دستخط پہچان لیے اور حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کی پشت پر تحریر فرمایا هٰذَا هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ بَلٰى أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ إِلٰى دَارٍ۔

حضرت خواجہ عبدالاحد قدس سرہٗ تمام بھائیوں سے فضائل صوری و معنوی میں ممتاز تھے۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے فصاحت و بلاغت، الفاظ کی رنگینی اور نازک خیالی میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔ آپ نے اپنے تخلص کو وحدت قرار دیا تھا۔ اس تخلص نے اتنی شہرت پائی کہ گویا وہ آپ کا لقب ہو گیا۔

حضرت وحدت رحمۃ اللہ علیہ دو دفعہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ مطہرہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا سے شرف یاب ہوئے۔ پہلی بار عم بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی رفاقت میں اور دوسری دفعہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمراہی میں تشریف لے گئے تھے۔

جس طرح نسبتِ قیومیت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ سے حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کو ملی تھی، اسی طرح حضرت عروۃ الوثقیٰ سے خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کو ملی۔ اس منصب کے متعلق آپ کو کچھ بشارات ہوئیں جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا تھا کہ آپ کو بھی اس نسبت سے نوازا جا رہا ہے۔ لہٰذا آپ نے منصبِ قیومیت کی تحقیق اور ان بشارات کی تعبیر کے لیے حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مراسلہ بھیجا۔ انھوں نے حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہٗ کی بشارات کا حوالہ دے کر اس طرح جواب دیا:-

"حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ روزے در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرورِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شدند۔ حضرت مجدد الف ثانی و حضرتین (علیہم الرحمہ) ہمراہ معلوم می شدند۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ ملتفت شدند و از راہِ اکرام پیشانی ایشان را بوسیدند بعد ازاں بعزیزین متوجہ شدند و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند و بر جبینِ من نیز از راہِ عنایت بوسہ دادند۔ بعد ازان بر جبینِ تو تقبیل نمودند

نیز فرمودند کہ خلعت کہ در برِ من بود دیدم کہ جدا شد و دیگر خلعت در برِ من بسیار عالی پوشانیدند و آن خلعتِ ثالث برائے تو عنایت کردند و ندا در دادند لہ تنشل

عَضُدَكَ بِأَخِيْكَ (اَلْمُرَادُ بِهٖ نِسْبَةُ الْقَيُّوْمِيَّةُ)

ہم روزے فرمودند ملہم شدم دربارۂ عبدالاحد ہر بشارت کہ دادہ ہمہ برحق است وبشارات و مژدہ کہ از درگاہ ما می خواہد بگو کہ دادیم .....

فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گوئیا من و تو ہر دو آمادہ بودیم و ہر دو مستور و مناسب آں مقام۔ لیکن من سبقت نمودم۔ فقیر واقعۂ خود را کہ دیدہ بود بعرض رسانید خورسندی تمام ظاہر نمودند۔ اجمال واقعہ آن کہ در قرب سلطان عالیشان در دست قلم دان گرفتہ استادہ ام دیدم والا سلطان قلمدان طلب داشتہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مردے دیگر ہم در دست قلم دان دارد۔ او بر من سبقت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چند گاہ منتظر باش"۔

(مکتوبات محمد نقشبند ثانی حصہ دوم صفحہ ۳۱)

حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کی وفات کے بعد آپ کے معتقدین منصب قیومیت کا انتقال آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس لیے شیخ محمد مراد نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

"وراثت کمالاتِ خاصۂ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہٗ امریست معنوی۔ ہر یکے از یاران بجد منسوب می سازد تا حق بجانب کیست و دوستان فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را و حقیر متامّل است و ہیچ حکم نمی تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امور عظام نمی داند۔ اگرچہ اشارات و بشارات آنجناب عَطَّرَ مَضْجَعَهٗ کالنقش است بریں معنی کَمَا سَتَفْهَمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" (گلشن وحدت ص)

سلطان جہانگیر کے آخری عہد سے مغلیہ کے شاہی خاندان کا روحانی ربط دار الارشاد سے قائم رہا۔ سلطان اورنگ زیب، شہزادہ کام بخش، شاہ فرخ سیر اور شہزادی زیب النساء بیگم وغیرہ

بیگمات کے نام خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں جن کے نام اس مکتوبات میں خطوط لکھے گئے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کے فیوض سے خاندان مغلیہ اور اُن کے بہت سے امراء و رؤسا بہرہ مند ہوتے رہے۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ جو اپنے وقت کے ایک بڑے متقی اور کامل حکمران تھے اُنھوں نے خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی وفات کا قطعہ تاریخ خود اپنے حسن عقیدت سے اس طرح تالیف کیا ہے ؎

قیوم جہاں خلیفۃ اللہ — دانندۂ رازہاے مکتوم
در دائرۂ وجود تا بود — بودش بجہان مثال معدوم
تاریخ وصالِ او خرد گفت — "رفت زجہان امام معصوم"
۱۰ ۷۰ ھ

سلطان اورنگ زیب نے اپنے ایک مکتوب میں علامۂ عصر حضرت محمد فرخ شاہ (حضرت خواجہ عبدالاحد کے بڑے بھائی) کو وہاں کی آب و ہوا کی ناسازگاری بتا کر دارالحکومت میں آنے کی دعوت دی ہے:۔

"حامدًا۔ از جانب این مبتلائے مغرور بشیخ محمد فرخ سلام خیر انجام برسد۔ چون آب و ہوائے آنجا راست نمی آید اگر تا اینجا بیایند بد نیست مشتاق دانند"

سلطان اورنگ زیبؒ کا ایک مکتوب حقائق آگاہ حضرت شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حَامِدًا۔ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اما بعد سَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ مکتوب مرغوب سراسر افادہ تمام فائدہ رسید کمال نسبت

بخشید جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا فِی الدَّارَیْنِ۔ بوداء کریمہ صدر فائدہ از احیاء العلوم اکثر بنظر در آمدہ نوشتہ فرستاد وَفَّقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ۔ اگر حرکت سبب از دیاد آزار نباشد چون اینجا مجمع اطباء است می توان آمد۔ وَالسَّلَامُ۔"

ایک اور مکتوب عارف باللہ الصمد حضرت خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے:۔

ھُوَالْاَحَدُ۔ من آنم کہ من آنم۔ بل کماہی ندانم حسب الطلب عزیزان تو انم کہ شمارم توقع کہ بدعا یاد باشم۔"

سلطان نے خواجہ عبد الاحدؒ کے ایک مکتوب (شاید سفر حج کے موقع کا) جواب اس طرح دیا ہے:۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ وَالسَّلَامُ۔"

بادشاہ کی طرف سے شہزادہ کام بخش نے حضرت خواجہ عبد الاحدؒ کو جواب دیا ہے:۔

"حقایق آگاہا! دعا نامہ کہ بخدمت حضور پرنور ارسال داشتہ بودند بوساطت شیخ نور الحق از نظر کیمیا اثر گذشت و بمطالعہ خاص اقدس اختصاص یافت مضمون حدیث شریف مستحسن افتاد کہ حسن خلق نصیب باد۔ آنہا کہ علم دارند و عمل نیز ازین قسم مقولات می توانند چیزے نوشت و آنان کہ عملے ندارند و علم نیز چہ نویسند۔ بہر حال شکر است باید کہ بدعاے خیریت خاتمہ مشغول باشند و قطعۂ قرطاس کہ درین ملفوف است محلے عطر خاص مقدس معلّٰی است۔ و شیخ نور الحق چون التماس رخصت نمودہ بود مرخص شد۔ وَالسَّلَامُ۔"

بادشاہِ وقت محمد فرخ سیر کا ایک مکتوب عارف باللہ الصمد خواجہ عبد الاحد کے نام یہ ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ بعد سلام سنت اسلام معلوم نمایند آنچہ گفتہ بود تدابیرِ ما ہست و از فضلِ ربانی امید است کہ از توجہ باطنی و ظاہری آن حقایق آگاہ کشود باطنی این نیازمند را حاصل شود۔

زیادہ از حد اشتیاق مند دانند۔"

حضرت وحدت اپنے والد بزرگوار خازن رحمۃ خواجہ محمد سعیدؒ کے وصال کے بعد پورے چھتیس ۳۶ سال تک اُن کی مسند ارشاد پر جانشین رہے۔ بہت سے طالبانِ حق آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہو کر مدارج عالیہ پر فائز ہوئے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔ لطائف مدینہ[۱]، حاشیہ بر بعضے اقوال تفسیر بیضاوی[۲]، سلسلۃ الجواہر در شرح چہل حدیث[۳]، خزائن المودہ[۴]، منشور الدرر فی فضائل السور[۵]، صحائف تسعہ[۶]، برہان جلی[۷]، بدایع الشرایع[۸]، جنات ثمانیہ[۹]، جنود اللہ[۱۰]، سبیل الرشاد[۱۱]، اسرار الجمعہ[۱۲]، رسالہ منع سبابہ[۱۳]، شرح رباعیات حضرت خواجہ بزرگ[۱۴]، شواہد التجدید[۱۵]، خیر الکلام[۱۶] مناجات کبیر[۱۷]، مناجات صغیر[۱۸]، قصص برحق[۱۹]، نشر العطر[۲۰]، فیض عام[۲۱]، شرح کلمۂ تسبیح[۲۲]، شرح کلمۂ تہلیل[۲۳] شرح کلمات قدسی آیات مکاتیب مجددی[۲۴]۔ اسرار الفقر[۲۵]، چہار چمن[۲۶] اور رسالہ در شرح بیت[۲۷] مشہور مثنوی معنوی ہے۔ علمِ حق در علمِ صوفی گم شود۔ این سخن کے باور مردم شود۔

حضرت وحدت کا وصال بروز جمعہ ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۶ھ کو ہوا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) اس وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ میں حوض کے قریب صفۂ متبرکہ کے جنوب کی طرف دفن کیا گیا۔ آپ کے مرقدِ اطہر پر قبہ بنایا گیا۔

خواجہ محمد اعظم کشمیری نے کتاب اشجار الخلد و اثمار الاشجار میں آپ کی تاریخ میں طویل قصائد و مراثی لکھے ہیں جن میں سے ایک قطعہ پر اکتفا کی جاتی ہے۔

کرد رحلت قطبِ ارشاد آنکہ بود　　در رہِ حق عارفان را مستند
از نسیمِ فیضِ او شگفتہ گلے　　ہمچو او در باغِ وحدت سربلد

منبعِ اسرارِ ذاتِ لَم یَلِدْ　　مطلع انوارِ اللہ الصمدْ
از عنایاتِ ازل ذاتش سعید　　باکمالِ فضلِ معصومِ ابد
زد رقم اعظم بسالِ وصلِ او　　"ہادیِ دین بود شیخ عبدالاحد"

۲۶ ۱۱ ھ

آپ کے چار صاحبزادگان تھے جو سب کے سب درجۂ کمال تک پہنچے تھے:۔
(۱) حضرت ابو حنیفہؒ جو آپ کی وفات کے بعد چھ سال آپ کی خانقاہ کے جانشین رہے۔ وہ بڑے صاحب کشف تھے۔ تتمۂ مکتوبات میں یارانِ کشمیر کے نام بشاراتِ کشفی پر ان کا ایک مکتوب ہے۔ (۲) حضرت محمد تقی کمالاتِ ظاہری اور باطنی سے موصوف تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۳) حضرت محمد جوادؒ[1] جو حرمین الشریفین کے سفر میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ تھے وہاں وفات پا گئے۔ (۴) حضرت نور الحق علومِ ظاہری و فیوضِ باطنی سے ممتاز تھے۔

یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" آپ کے خلیفہ مجاز شیخ محمد مراد کشمیری نے جمع کیے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضرت وحدت کے تمام مکاتیب دستیاب نہیں ہوئے۔ ان میں زیادہ تر وہی خطوط ہیں جو اُنھیں لکھے گئے تھے۔ وہ لوگ جو دُور دراز فاصلے پر رہتے تھے ان کے خطوط کا ملنا آسان کام نہیں تھا۔ سلطان اورنگ زیب نے جن مکاتیب کے جوابات دیے ہیں وہ بھی اس مجموعے میں نہیں ملتے۔ نیز حضرت وحدت کی روانیِ قلم اور ان کے فیوضات کے دائرہ کی توسیع سے پتا چلتا ہے کہ جامع مکتوبات کو تمام خطوط نہیں ملے ہیں۔

---

[1] عمدۃ المقامات میں محمد جواد کی بجائے محمد مراد لکھا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت وحدت نے متعدد خطوط میں محمد جواد کو اپنا فرزند ذکر کیا ہے۔

اس مکتوبات کا قلمی نسخہ فقیر کے جدامجد حضرت جیو شاہ فضل احمد سرہندی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ فضلیہ کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ موصوف رحمۃ اللہ علیہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے عہد میں سنہ ۱۱۸۵ھ مطابق سنہ ۱۷۷۳ء سرہند شریف سے ہجرت کر کے پشاور میں تشریف لے آئے۔ یہاں کے ہزاروں لوگ اُن کے فیوضاتِ باطنی سے سیراب ہوئے۔ اور سلخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۶ھ کو ۸۴ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار وہاں چوک۔ ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق رحمۃ اللہ علیہ میں واقع ہے

آپ کا انتساب باطنی حضرت شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ سے تھا۔ اُن کا حضرت پارسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا حضرت شیخ عبید اللہ نیز حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہما سے تھا پھر اُن کا حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ سے تھا۔

آپ کی اولاد امجاد نے سکھوں کے دورِ حکومت کے وقت سنہ ۱۲۶۱ھ (مطابق سنہ ۱۸۴۶ء) میں پشاور سے ہجرت کی اور مقام تنگی میں چند سال کے قیام کے بعد مریدوں کی خواہش سے تھانہ علاقہ سوات (مالاکنڈ ایجنسی) میں آکر آباد ہوئے

ایک دن یہ مکتوبات اور دیگر کئی کتب میں اپنے اجداد کرام کے کتب خانہ میں فقیر کی نظر سے گزریں۔ دیکھنے سے ان کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا، تاکہ بہت سے لوگ اس سے مستفید ہو جائیں۔ میں اخوی اعزی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کا ممنونِ احسان ہوں جنھوں نے ازراہِ ایثار ان کتابوں (سوانح حیات خواجہ امیر سید کلال رحمۃ اللہ علیہ، مکتوبات حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی اور اس مکتوبات خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ) کی اشاعت کی سعادت حاصل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں اور جانی کوششوں کو قبول فرما کر نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنا دے!

اس قلمی مکتوبات کا نسخہ ایک ایسے کاتب کا لکھا ہوا تھا جس میں بعض جگہ املائی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ تاریخی لحاظ سے تقدیم و تاخیر کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اور آیات کریمہ احادیث شریف اور عربی عبارتوں پر اعراب بھی نہیں تھے چنانچہ اس ناچیز نے حتی المقدور کوشش کی ہے پھر بھی سہواً غلطیوں کا احتمال ہے۔ اس لیے اللہ پاک سے معافی کا خواستگار ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

ابوالامداد عبیداللہ جان (کان اللہ لہٗ)
جانشین خانقاہ فضلیہ گڑھی حضرات
مورخہ ١٦ ربیع الاول ١٣٨٥ھ (ملاکنڈ ایجنسی)

رب اجعلني مقيم الصلاة ومن ذريتي ربنا وتقبل دعاء

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّدِ بِوَحْدَانِيَّتِهٖ۔ وَالْمُتَفَرِّدِ بِفَرْدَانِيَّتِهٖ۔ وَبِجَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ اَلْمُصَيِّرُ اَخْلَاقَ عِبَادِهٖ بِاَخْلَاقِهٖ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ

بدان اَسْعَدَکَ اللّٰہ تَعَالٰی بِمَحَبَّتِهٖ وَبِمُتَابَعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ که از طالبان فضل اله واز سالکان راه خدا اظهار ما مضی من کشف و خوارق و احوال بعیداز عقل معادست و دور از کار صواب۔ لیکن از انچه از مرشد خود فی حقه و فی حقِ غیره معلوم سازند آن را معتبر شناسند و از تشکیک مشککان خود را در شک نیندازند۔ بلکه همچون قول نبی خود را دانند کَمَا وَرَدَ اَلشَّيْخُ فِيْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ اُمَّتِهٖ۔ وَكُنْتُ مَامُوْرًا مِّنْ جَنَابِهٖ مَدَّ ظِلُّهٗ فِيْ كُتُبِ الْبِشَارَاتِ الَّتِيْ صَدَرَتْ مِنْهُ مَدَّ ظِلُّهٗ فِيْ حَقِّ الْمُحَرِّرِ۔ وَبِمُقْتَضَاءِ الْوَاقِعَاتِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ مِنْهُ فِيْ حَقِّ الطَّالِبِيْنَ۔

آن مکاتیب که مشتمل بر بشارات و رموز و اسرار و معارف و دقایق غامضه و حقایق عالیه بوده است از رشحاتِ قلم و فیوضاتِ مخزن حقایق و معارف آگاه جامع علوم عقلیه و نقلیه عارف بالله الصمد قطبی و مرشدی حضرت خواجه عبد الاحد ابن خازن الرحمة خواجه محمد سعید

ابن امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرهندی قدس الله تعالی اسرارهم که در حق مسترشدین انشا فرموده اند احقر العباد محمد مراد عفی عنه آنها را فراهم آورده هرگاه که معارف حضرت ایشان منبع از توحید شهودی بود نیز حضرت ایشان تخلص به وحدت داشت۔ لهذا این مکتوبات را به "گلشن وحدت" موسوم گردانیده شد۔

مکتوب اول

به حقایق و معارف آگاه مخدوم زاده محمد فرّخ شاه صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ عنایت نامه سامی که متضمن انواع عنایات بود بورود آن عزیز مکرّم و مباهی گردید۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰی رُؤُوْسِ الطَّالِبِیْنَ صاحب من خبر میان علی رضا چنان اشتهار یافته که همراه والدهٔ خود شده به تعاقب سید و اهل خانه را نیز همراه آورده و با والده و اهل راه مواسات پیش گرفته خبر معتمد علیه نیست بعد تحقیق این مقدمات انشاء الله العزیز مکرّر معروض خواهند داشت۔ بیاد او طریق عنایتها فرمایند۔

مکتوب دوم

به ملّا عبد الرشید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَی الْاَخِ الصَّالِحِ الْفَاضِلِ الْکَامِلِ عَبْدِ الرَّشِیْدِ اَفْقَهُ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَنَا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ بِطَلَبِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَافِیَتَکُمْ وَاسْتِقَامَتَکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ وَنَرْجُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی حُسْنَ الْقُبُوْلِ وَالْاِجَابَةِ وَالْمَسْئُوْلُ الْمَاْمُوْلُ مِنْکُمْ اَنْ لَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دَعَوَاتِکُمْ فِیْ اَفْضَلِ اَوْقَاتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ الدُّعَاءِ دُعَاءُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ ظَهْرِ الْغَیْبِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ الْفَتَی الْقَابِلَ الصَّالِحَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ فُتِحَ لَهٗ هٰهُنَا اَبْوَابُ الْفُتُوْحِ وَتَیَسَّرَ لَهٗ التَّرَقِّیْ فِیْ دَرَجَاتِ الْوِلَایَةِ وَالْفَوْزِ بِاَنْوَاعِ الْمُکَاشَفَاتِ وَالْمُشَاهَدَاتِ وَالْاِلْهَامَاتِ وَالْاِحْسَانَاتِ وَاِنَّهٗ مَعَ هٰذَا یَاْخُذُ مِنْ عِلْمِ

الظَّاهِرِ اَیْضًا سَبَقًا بَعْدَ سَبَقٍ وَیَتَعَلَّمُ مِنْهُ وَرَقًا بَعْدَ وَرَقٍ وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ وَالْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَآئِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَی السُّعَدَاءِ اُمَّتِهٖ اَصْحَابِهٖ وَاَصْفِیَآئِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی جَمِیْعِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب سوم۔

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی حَبِیْبِ اللّٰهِ۔ از فقیر حقیر سلام و انجام مطالعه نمایند اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَلَاکُ الْاَمْرِ وَبِهٖ وَدُوْنَهٗ خَرْطُ الْقَتَادِ ثُمَّ الْمَرْجُوُّ مِنْ اَخْلَاقِکُمْ اَنْ لَا تَنْسَوْنَا مِنَ الدَّعَوَاتِ الصَّالِحَاتِ وَنَحْنُ فِیْ دُعَائِکُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند و بجمیع اصحابی۔

مکتوب چهارم۔ بجامع مکتوبات محمد مراد در نصیحت و دعوات صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مِنْ عَبْدِ الْاَحَدِ السَّرْهِنْدِیْ اِلٰی مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْکَشْمِیْرِیْ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ وَکَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضَآءِ وَالْغَضَبِ وَذِکْرِ اللّٰهِ عِنْدَ کُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ فَاِذَا عَمِلْتَ صَالِحًا فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَلٰی ذٰلِکَ وَاِذَا اکْتَسَبْتَ سَیِّئَةً اَعَاذَکَ اللّٰهُ فَتُبْ قَرِیْبًا اِنَّهٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَلَا تَنْسَانِیْ مِنْ دَعَوَاتِکَ الصَّالِحَةِ کَمَا لَا اُنْسِیْکَ رَزَقَکَ اللّٰهُ الْاِسْتِقَامَةَ عَلَی الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ وَتَرَقَّاکَ عَلٰی مَدَارِجِ الْحَقِیْقَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی وَابِکُمُ الْاَکْرَمِ وَعَلٰی اَخِیْکُمُ الْاَصْغَرِ وَسَآئِرِ بُیُوْتِنَا۔

مکتوب پنجم۔ در بیان طلب پادشاه برای جواب مخالفین طریقهٔ عالیه و پشیمانی آنها بجامع مکتوبات محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالْاِسْتِقَامَةِ عَلَی الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَلَاكُ الْاَمْرِ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ وَاعْلَمُوْا اِنِّیْ فِیْ مَدَدِکُمْ وَمُشْتَغِلٌ بِدَعَوَاتِکُمْ وَنَرْجُوْ اَنْ لَّا تَنْسُوْنَا مِنْ صَالِحِ دَعَوَاتِکُمْ۔ دیگر استماع یافته باشند که فقیر به تقریب بعضے امور بدار الخلافه رسیده بود سر و برگ آن نداشت که خلیفهٔ وقت را ببیند لیکن حسب تقدیر اتفاق واقع شد۔ بلکه تا آنکه خلیفه خود طلب داشته والطاف بسیار نمود۔ درین ولا از برہان پور چندے از حسود طریقهٔ احمدیه رسیده نزد خلیفه استغاثه کردند و گفتند که در مکتوبات شیخ احمد سرہندی مقدمات خلاف شرع واقع است و تمام مریدان و خلفای ایشان معتقد آن مقدمات اند۔ و حالانکه آن مقدمات موجب الحاد و زندقه است و بعضے مکاتیب علیه که داخل اسرار اند از جمله متشابہات و مأوّلات بر آورده در آورد و افشا دادند۔ چون مقدمات اہل فریب می گفتند و بظاہر خود را رافع بدعات می نمودند مردم اوّل وہله از جا می رفتند و توحّش می نمودند۔ اما عزیزان و بزرگان بعد از تأمّل ردّ آنہا نمودند۔ چون این گفت و گو بسیار بلند شد و ارباب عدالت و امردمان شورانیدند و بظلّ الٰہی بارہا خبرہا رسانیدند۔ ظلّ الٰہی به فقیر حکم فرستادند که بجاے جواب مقدمات و حل عبارات جدّ شریف خویش در مسجد غسلخانه حاضر شوند۔ فقیر در جواب نوشت که حاشا و کلا که در کلام جدّی رضی الله عنه سر موے مخالفت شرع باشد۔ اگرچه به حسب ظاہری مخالف ہم نماید و دقایق مشایخ عظام را بسا است که مثل ما کوته فہمان درک نمایند و در مذاکره و مطارحه آوردن زیبا نیست۔ آنچه از کلام بزرگان در فہم ما در آید فَعَلَی الرُّؤُسِ وَالْعَیْنِ و آنچه بفہم ما نه در آید و مخالف شرع شریف نماید حقیقت علم آن را حواله

به علمِ الٰهی می نمائیم و سرِ موی مخالفتِ شریعتِ غرا تجویز نمی نمائیم۔ پس فقیر را از سوالِ حقیقتِ آن امور و مذاکرهٔ مجلسِ ظاهری معاف فرمایند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ که ظلِّ الٰهی صاف شدند و این گفت و گو بالکل در گذشتند۔ بعد از آن بعضے خوانین را بعذر خواهی این طلب پیشِ فقیر فرستادند و فرمودند که ما با شما نَعُوْذُ بِاللّٰهِ قضیه نداشتیم و اینجا محکمه نبود۔ اگرچه قاضی حاضر بود۔ امّا برائے حلِ بعضے مسائل بود۔ چون نیامدند ما هم با تو تکلیف نمی دهیم اگر سوالے خواهد بود نزدِ شما نوشته خواهیم فرستاد۔ این گفت و گو پیش از شهرِ رمضان بود و الیٰ یَوْمِنَا هٰذَا که دوم شوال باشد هیچ گفت و گو نه شده و معاندان هم پاره پشیمان شدند۔ اگر کسے خلافِ این روایت کند اعتبار نمایند که طریقهٔ علیه احمدیه را عزت مِنَ اللّٰهِ است وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ چند روز فقیر در اینجا است اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ۔ بعد از چند روز متوجه دار الارشاد خواهد شد۔ والسلام۔ بخدمت والد ماجد سلام خیر انجام رسانند و یارانِ طریق و عبد المؤمن را اسلام رسانند۔ محمد یوسف به دعوات مخصوص است

مکتوب ششم۔ به ملا محمد مؤمن و ملا محمد هاشم صدور یافت

عَلَيْكُمْ بِصُحْبَةِ الْعُرَفَاءِ وَالْفُقَرَاءِ سِيَّمَا مُحَمَّدٌ الْمُرَادِ۔ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ مِنْ صُحْبَةِ الْفُقَرَاءِ حَظًّا وَّافِرًا وَّ يَلِيْقُ بِصُحْبَةِ الطُّلَّابِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ۔ اشعارِ رنگینِ محمد هاشم ذوقین ساخت۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب هفتم۔ به شیخ محمد مراد نوشته است۔

مکرّر نامجاتِ محبت، اخوی محمد مراد رسید قاصد حال خیلے مستعجل بود۔ به تفصیلِ آن نتوانستیم پرداخت مجملاً آنکه سررشتهٔ طریقت و شریعت را مَادَامَ النَّفَسُ فِي النَّفْسِ از دست نه دهند۔ و متتبعِ آثارِ سلف باشند و این خیر خواه را غافل از دعوات و توجهات

بل بشارات نداشند۔ امّا استقامت آن است کہ بندۂ بشارات نباشند کہ این داخلِ اجر است در دار العمل۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ بشارتے کہ از شیخ شرف الحق نوشتہ اند خیلے بلند است۔ امیدوار باشند تفصیلِ آن بمشافہہ تعلق دارد۔ الٰہی میسر باد۔ دیگر شنیدہ شد کہ شما بہر احتیاط قرأت نماز بہ مسجد ادا نمی کنند۔ احتیاط زیادہ باد۔ امّا جماعتِ اولیٰ را در مسجد حتی المقدور از دست ندہید و اگر بالفرض شبہہ قوی ماندہ باشد منفرداً اعادہ کنند۔ ھٰذَا طَرِیْقَتُنَا وَالسَّلَامُ۔ بہ والد ماجد سلام خیر انجام رسانند۔ اگر ترجمہ کتاب نواقض الروافض میسر شدہ باشد ارسال دارند شیخ عبد المجید سلام می رسانند۔

مکتوب ہشتم۔ بہ شیخ محمد یوسف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَاٰلِہِ الْاَکْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ ھٰذَا الْمَرَامُ اخوان کرام اولو المجد والاحترام میان محمد ہاشم و میان محمد مؤمن۔ از احقر الانام سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ یاران عظام اوقاتِ عزیز را صرف ہمم عزیز نمودہ امیدوار عنایت ازلی باشند در روزکی چند سرگرم مجاہدہ بودہ بفوزِ عظیم ممتاز گردند وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ نص قاطع است فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ اخوی میان محمد ہاشم اشعار رنگین در مدح احقر تالیف نمودہ ارسال نمودہ بودند۔ کرم کردند و تصدیعہ کشیدند۔ قابل ذم را خلعت مدح پوشانیدند کریم مطلق روز قیامت بثنائے جمیل مکرم سازد۔ والسلام علی خیر الانام۔

مکتوب نہم۔ بہ شیخ محمد مراد صدور یافت۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد فان الاخ الصالح الفاضل محمد المراد الكشميري لما اختار صحبة الفقراء ولازم طريقتهم وداوم على اذكارهم واشغالهم حتى لاح عليه آثار السعادة والكرامة ونال حظا من الفناء والبقاء وشرف بالمشاهدات والمكاشفات والتجليات وما يعبر عنه الاكابر في المناقب لكمالات بل وصل الى ما اختص به المشائخ النقشبندية قدس اسرارهم بل وصل الى ما اختص بالسادات الكرام الاحمدية رضي الله تعالى عنهم وافاض على العالمين بركاتهم اجزت له بعد الاستخارة والاستمداد من مشائخ تعليم الطريقة النقشبندية للطلاب وتسليكهم سبيل الرشد الى رب الارباب وذلك بشرط الاستقامة على الشريعة المصطفوية لا يجاوزها بر ولا فاجر على صاحبها الصلوة والسلام رزقه الاستقامة والرشد والبر انا الفقير عبد الاحد ابن الشيخ الكامل الشيخ محمد سعيد ابن الفاروقي الحنفي السرهندي قدس الله سره الاسنى۔ والسلام على من اتبع الهدى

مکتوب دہم۔ به شیخ محمد مراد در بیان عزاپرسی والده و بشارات واحوال شیخ محمد یوسف و شکایت از بعضی طلبا صدور یافت۔

حامدا لله ومصلیا علی حبیبه وآله۔ اما بعد۔ سلام خیر انجام احقر الانام اخوی اعزی حقایق آگاهی شیخ محمد مراد اوصله الله الی اعلی الرشاد مطالعه نمایند احوال این شکسته بال لله المتعال که موجب ثنای حضرت ذی الجلال است و کثیر منا متوجه الیکم

دُعَاءً وَتَضَرُّعًا اِلَی اَنْ جَآءَ نَا فِیْ حَقِّکُمْ بِشَارَاتٌ وَاِشَارَاتٌ وَالْمَرْجُوْ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنْ دَعْوَاتِکُمْ فِیْ خَاصَّةِ اَوْقَاتِکُمْ۔ مخدوما پیش ازین ہم نوشتہ و اکنون ہم می نویسد کہ از ارتحال والدہ ماجدۂ شما خاطر دوستان حزین گردید۔ اَمَّا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِہٖ۔ اکنون از صبر و شکیبائی چارہ نیست و جز امداد و احسان دربارۂ آن محتاج طریقۂ مرضیہ نہ۔ فقیر ہم در اوقات مَرْجُوَّةُ الْاِجَابَةِ آن مرحومہ را یاد و شاد می نماید و بثواب ختم کلمۂ طیبہ امداد و اعانت می نماید و آثار نیک می فہمد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

احقر در باب شما از قطب الاقطاب حضرت خواجہ جیو سلمہ اللّٰہ بشارت خواستہ بود۔ بعد از توجہ فرمودند کہ انوار حقیقت کعبۂ و ولایت احمدی کہ از عنایات خاصہ آن حضرت مفہوم می شود در باب صلاح آئین شیخ محمد یوسف احقر دریغ توجہ و تصرف نہ نمودہ چنانچہ آثار نیک ظاہر شدہ و کیفیات خاص کہ از لوازم طریقۂ انیقہ احمدیہ است ورود یافتہ روز رخصت بخدمت قطب الاقطاب بردہ بود۔ بعد از توجہ فرمودند کہ از ولایت کبری خارج مفہوم شد و قطع نظر ازین منتہی نسبت او علو عجیب دارد و انوار نسبت او انتشار در آفاق [illegible] و استعداد او عالی ظاہر گردید و زیر قدم حضرت نوح علیہ السلام مفہوم گردید وَزَادَهُ ا [illegible] قًا وَذَوْقًا اگر بخاطر شریف شما خواہد آمد اجازت ہم خواہد داد۔ دیگر بعضی مکاتیب نو [illegible] جدید و اشیای دیگر نوشتہ آوردہ است بمطالعہ خواہد در آمد۔ عجب نیست کہ خواجہ جیو درین نزدیکی بجانب کشمیر تشریف می آرند۔ و محتمل کہ احقر ہم رفاقت نماید۔ دو مانع فقیر را پیش آمدہ است۔ اگر ازین ہر دو فارغ البال گردید اغلب کہ خواہد عزم نمود۔ ایام کدخدائی محمد جواد بر نزدیک و بعضی لوازم ضروریہ مفقود۔ دوم کوفت والدہ ماجدہ سلمہا ربہا۔ شما ہم بدعوات ظہر الغیب مدد باشید کہ حق سبحانہ ایشان را صحت بخشد و امر خیر انجام یابد و این سفر بطریق احسن میسر آرد کہ احقر مشتاق لقای شما است۔

دیگر تحفها که از کشمیر مصحوب محمد یوسف مرسل شده بود همه دل پذیر بود تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْكُمْ از والدهٔ معنویّهٔ خود مع سائر فقیرزادها سلام خیرانجام مطالعه نمایند ع

از هر چه می رود سخن دوست خوش‌تر است

مسموع شده باشد که راهوی از ما شکست و بدیگران پیوست حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ آنچه معقول این دور از کار شده آن است که اَخْطَأَ الطَّرِيْقَ وَضَلَّ عَنِ السَّبِيْلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ جناب قطب الاقطاب سلّمهٔ ربّهٔ سلام رسانیده اند۔ بخدمت کمالات پناهی اخوند جیو سلام خیرانجام موصول باد به اهل ارادت و مودّت سلام برسانند محبت آثار ملا عبد المؤمن سلام خوانند فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّتَصَوَّرَ وَالسَّاعَةُ اَمَرُّ مِنْ اَنْ يَّتَحَرَّرَ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ۔ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ۔

مکتوب یازدهم۔ در بیان احوال و بشارات باحقر محرر محمد مراد صدور یافت۔

از مسکین محمد مراد سلام خیرانجام مطالعه نمایند۔ درین ایّام بعضے عنایتِ الٰهی درباب خود مشاهده نموده که در ایّام سابق گویا عشر عشیر آن حاصل روزگار نبوده اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ از جمله عنایات مذکوره بشارت سابقیّت است که منطوق کریمه اَلسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ الْاٰيَات است دوم بشارت آن قبولیتِ خاص که مقبولِ آن مقبول حق باشد و مردود آن مردود حق بود دوم بشارت مغفرت خاص یعنی دخول در بهشت بے حساب و بے عذاب مَعَ اَلْفٍ مِنَ الْاَتْبَاعِ اَوْ زِيَادَةٍ میسّر آمد وَالْاَصْحَابُ وَالْاَحْبَابُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ دَاخِلُوْنَ فِي الْبِشَارَةِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ درباب توفیق آثار عبد الرحمٰن مهربانی نمایند۔ فضائل پناه اخوند جیو سلام

و والد ماجد شما مرقوم شده شاید که نه رسیده الحال نیز می نویسد که شما خدا آگاه و والد شما واقف راه را احتیاج نصیحت نیست۔ اما این قدر می نویسد که هر چند مصیبت بزرگ تر اجر عظیم تر۔ و در وقت توجه بروح مرحوم را منفرح یافته شد و مددے هم نموده شد۔ وَالْغَیْبُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ به والد ماجد و برادر سلام رسانند اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ بَیْتِھِمُ الْاَمْنَ وَالْاَمَانَ وَالْاِیْمَانَ وَوَسِّعْ فِیْ اَرْزَاقِھِمْ۔ وَاَعْمَارِھِمْ۔ اٰمین۔ به سائر اہل طریقه سلام رسانند محمد یوسف به دعا مخصوص است۔

مکتوب بست و نهم۔ در بیان علو بشارت و دعوات به مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ از این مسکین محمد مراد وَفَّقَہُ اللّٰہ بعد از اشتیاق معلوم نماید که خاطر همواره متعلق اخبار فرخنده آثار شما می باشد و خواهان ترقیات شما می بود۔ از ارسال نامجات دریغ نه دارند و به دعوات ظهر الغیب ممدّ این خاکسار باشند۔ بعضے بشارات از عالم غیب درباب این مسکین ظاهر شده از جمله اسرار لازم الاستتار است۔ اَلْمِنَّةُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ ان شاء اللّٰہ مشافهةً مذکور خواهد شد۔

مکتوب سی ام۔ به کمینهٔ درویشان مؤلف صدور یافته در بیان طلبگاری فقیر۔

مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَی الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ سلام خیر انجام به آن برادر گرامی موصول باد۔ احوال شکسته بال موجب ثنائے جمیل مطلق است۔ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سَلَامَتُکُمْ وَعَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ۔ مخدوما اگر اذن والد میسر آید سیر هندوستان مغتنم شمارند۔ اگرچه رابطهٔ معنوی فیما بین قوی است نزدیک و دور اینجا کالمساوی است اما صحبت صحبت است وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ملا محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعه نمایند فضائل دستگاه اخوند جیو را سلام رسانند۔

مکتوب سی و یکم۔ به احقر مؤلف محمد مراد صدور یافته در بیان رحلت والدهٔ خویش غفر الله لها۔

حَامِدًا لِلّٰهِ از ین فقیر اخوی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعه نمایند۔ بمکتوب شریف که بعد از رسیدن محمد یوسف نوشته بودند وصول یافت در کیفیتهاے آن جاے اطلاع داد۔ زَادَكَ اللّٰهُ ضِيَاءً وَّنُوْرًا وَّرُشْدًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا۔ مخدوما قاصد مستعجل بود در روز روزِ جمع بنا بر آن به زواید نه پرداخت اگر خواست حق جل و علی مطابق آید به تفصیل بعضے مقدمات حقایق خواهد پرداخت۔ و در باب عصمت سرشت والدهٔ ماجده غفر الله لها که از ین دار رحلت نموده اند ما فقرا را محزون ساخته به دعوات و استغفار ممد باشند۔ و السلام۔ محمد یوسف و سائر اهل طریقه سلام خوانند و اشعار رنگین دلبر محمد هاشم ذوقین ساخت جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا وَّرَزَقَهُ اللّٰهُ الْبَرَكَاتِ۔ از سائر فرزندان و برادران سلام خیر انجام مطالعه فرمایند۔

مکتوب سی و دوم۔ در بیان اخبار سیر پور رسید در استحکام رابطهٔ معنوی و طلب اخوی شیخ محمد یوسف به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم سعادت مند نشاتین شیخ محمد مراد باد که احوال خیر اندیش موجب هزاران محامد الٰهی ست فَالْمَسْئُوْلُ مِنْ حَضْرَةِ قُدْسِهٖ عَافِيَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ وَتَرَقِّيْ دَرَجَاتِكُمْ۔ مخدوما چندگاه ست که نوشته شریف به فقرا نرسید و مدتے ست که رقیمهٔ فقرا هم به آن برادر عزیز نه رسیده باشد بسیاری راه و کمی واردین عذر خواه ست۔ رسوم ظاهر نزد اهل باطن چندان اعتبار نه دارد همان رابطهٔ قلبی که خارج تکلف و تصنع ست قیمت دارد۔ اگر آن معنی برجا ست هیچ غم نیست و اگر عیاذًا بالله عنه در نسبت معنوی فتور رفت فَاِذًا لَا يَنْتَفِعُ الْكُتُبُ وَالرَّسَائِلُ بحمد الله رابطهٔ باطنی و مجانست معنوی فیما بین محکم ست فَاِذًا لَا يَفْتَقِرُ اَنْتُمْ اِلَى التَّكَلُّفَاتِ نَعَمْ

قَدْ يَنْفَعُ مِثْلُ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ لِأَرْبَابِ الذَّوْقِ وَالْحُضُوْرِ وَغَايَتُهُ الصُّنَا حَسَنَةٌ أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْنَا وَإِلَيْكُمْ ۔ دیگر معلوم شریف باد که احقر مع اخی الاکبر شیخ سعد الدین مع بشاراتِ غیبی به ملکِ پورب رسیده است ۔ این جا صوبه دار خان ذی شان اند گاه گاه صحبت هم واقع می شود ۔ بعضے خدماتِ فقرا بجا آوردند وفقه الله ۔ و همشیره زاده خان مذکور نیز محمد نجیب به احقر نسبتِ ارادت و اخلاص بدرجه دارند که فوق کمتر باشد ۔ آن قدر خدماتِ فقرا نموده که در نوشتن نه گنجد ۔ شما هم به الیشان آشنا باشید و به دعا خیر ممدّ و معاونِ الیشان باشید والسلام ۔ بخدمت فضائل پناه اخوند جیو سلام رسانند ۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند از ابوحنیفه سلام خوانند ۔ از محمد جواد نیز ۔ اگر محمد یوسف برسند خیلے برجا است ۔

مکتوب سی و سوم ۔ به احقر محمد مراد در بیانِ عزمِ سیرِ کابل صدور یافت ۔

اخوی اکرمی حقایق آگاهی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعه فرمایند ۔ به حامل رقیمه محمد هاشم باید که توجه شافی نمایند تا بحقِ خود برسد ۔ و عزم سفر کابل به همان حال است ۔ اما غرّه شهر ربیع الثانی برائے کوچ مقرر نموده بشد ۔ و استخاره باهم راه دادند ۔ اغلب که سیر واقع شود و محتمل که موقوف شود ۔ والسلام علیکم ۔ شیخ محمد یوسف طالب سلام خیر انجام خوانند ۔ شیخ عبد المؤمن ۔ و شیخ محمد هاشم و سائر اهلِ طریق سلام خوانند ۔

مکتوب سی و چهارم ۔ به کمینه محمد مراد در بیانِ طلب برائے سیر کابل برفاقت قطبِ عالم صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ ازین حقیر تمام تقصیر سلام مودّت انجام به اخوی اعزّی فضائل مآبی شیخ محمد مراد موصول باد ۔ مخدوما امروز سه شنبه پانزدهم شهر ربیع الثانی است داخل سرائے اورنگ آباد که دو منزلے از لاهور بجانبِ سرهند است فرود آمدیم و دو سه مقام نموده روانه دار الملک کابل می شویم ان شاء الله سبحانه ،

را سرگرمِ شغلِ باطن و استقامتِ ظاہر دارند۔ در حینِ نوشتن نظر بر باطنِ شما افتاد حضورِ خاص مفہوم گردید۔ و معنیٰ دیگر کہ مناسبِ مناصبِ خدمتِ باطنی آن دیار است متوہم شد۔ چون واضح تر گردد ان شاء اللہ مرقوم نمودہ آید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ شیخ محمد یوسف باشما در نظرِ کشفی مشابہ بسیار ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ مشارٌ الیہ و جمیع اہلِ طریق سلام خوانند بخدمت فضائل پناہ اخوند جیو سلام خیر انجام رسانند از برادرانِ گرامی و فرزندانِ فقیر و مُلّا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ احقر مؤلف در بیانِ تحریص بر خدمتِ پدر و در بشارتِ استقامت و طلبِ رسالہ تالیف حضرت محمد فرخ شاہ قدس سرہٗ در منعِ غنا نوشتہ اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ محبوبُ القلوب شیخ محمد مراد اَدَامَہُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ وَ اَوْصَلَہٗ کَمَا لَا فَوْقَ الْکَمَالِ در مراتبِ قربِ الٰہی مترقی باشند۔ صحیفہ مودّت وصول یافتہ مسرور ساخت اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ بر جادۂ شریعت و سجادۂ طریقت استقامت دارند و از یادِ فقرائے باب اللہ غافل نیستند۔ توقع کہ در اوقاتِ مرجوۃ الاجابت بہ دعوات ظہر الغیب محمد و معاون این خاکسار باشند۔ و احقر را نیز از دعوات و توجہات در بابِ خویش غافل نہ فہمند۔ و در سعی ترقیاتِ خود تصور نمایند زَادَکَ اللّٰہُ مِنَ الْکَمَالَاتِ الْاَحْمَدِیَّۃِ۔ دیگر در بابِ حاملِ مکتوب دستگیری تمام فرمایند تا مبلغ او حصول یابد۔ دیگر خدمتِ والد شریف درین ایام نیز بر شما لازم است رضائے فقرا نیز درین تصور نمودہ ہیچ دقیقہ فرو گذاشت نہ نمایند اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ۔ بہ والدِ ماجد خود سلامِ احقر الانام رسانند۔ در حصولِ مبلغ حاملِ رقیمہ توجہ تمام نمایند۔ بہ محبت آئین شیخ محمد یوسف سلام برسد و بہ سائر اہلِ طریقہ سلام رسانند۔ شیخ خلیل الرحمٰن سلام می رسانند۔ و فرمودہ اند کہ رسالہ بابت حرمت غنا تصنیف برادرم مولوی

اگر توانید فقرا را در راہ یا در شہر کابل دریابید۔ زیادہ چہ نویسد رَزَقَکُمُ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَ الْاِسْتِقَامَۃَ وَالنُّصْرَۃَ وَالْوُصُوْلَ اِلٰی اَعْلَی الدَّرَجَاتِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اخوند حیو سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند وکَذٰلِکَ جَمِیْعَ اَھْلِ الطَّرِیْقِ۔

مکتوب سی و پنجم۔ بہ احقر محمد مراد صدور یافتہ در بیان وصول بہ شہر کابل و از سفر درگذردن فرمو۔

حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ اخوی اعزی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ مخدوما امروز کہ روز جمعہ ششم ماہِ رجب باشد ہم ششم روز است کہ داخل شہر کابل شدہ ایم۔ و در راہ انتظار کشیدیم۔ اکنون ہم فی الجملہ ہست لیکن در راہ خیلے تصدیعہا است نمی خواہم کہ شما زیر بار شوید و در راہ ایذا کشید۔ و در وقت رفتن بہ ہندوستان اگر میسر شد بہ کشمیر ہم عبور می نمائیم۔ اما چون ضعیفات ہمراہ اند خالی از تامل نیست۔ بارے تا چہ شود فقیر تا عید رمضان درین ملک ہست۔ بعد از نمازِ عید ان شاء اللہ متوجہ حضرت سرہندی شود والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الہدیٰ۔ اخوی محمد یوسف و سائر یاران سلام خوانند۔

مکتوب سی و ششم۔ در بیان بشارت مداریت و استقامت و تحریص ارشاد و مناسبت شیخ محمد یوسف بہ شیخ خود در امور باطن و مَا یُنَاسِبُہٗ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد۔ مدتے می گذرد کہ ازان یار سعادت آثار نامہ مفصل نہ رسید۔ و مشتاقان را مسرت تازہ نہ رسانیدہ قریب دو ماہ است کہ یک مکتوب مرغوب رسیدہ بود و بر بعضے اذواق و احوال ایشان اطلاع دادہ۔ الحمد للہ والمنہ کہ بر شریعت و طریقت بحقیقت استقامت دارند و از حدوث حوادث دوران از جا نمی روند۔ این حقیر از احوالِ خیر مآل شما غافل نیست۔ امیدوار ترقیاتِ شائستہ باشند و یاران طریق

شیخ محمد فرخ شاه جیو برائے ما نویسانیده ارسال دارند البته چنین کنند۔

مکتوب سی و هشتم۔ بکمینه مؤلف در بیان مراجعت از سیر کابل و در تحریص خدمت پدر۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام شوق التیام احقر الانام به آن فضیلت مقام طریقت انتظام اعنی شیخ محمد مراد احیٰهُ اللّٰه العزیز العلّام موصول باد۔ بحمد اللّٰه که فقرائے بابُ اللّٰه مشمولِ عنایتِ الٰهی به کلبهٔ نامرادی رسیدند۔ و از شدائد سفر کثیر الخطر رهائی یافتند اشتیاقِ دریافتِ ایشان دامن گیر ماند۔ اَلْخَیْرُ فِیْ مَا صَنَعَ اللّٰهُ۔ خدمتِ والد ماجد را از ممدّات و معدّاتِ ترقی فهمند۔ همانجا به ذکر الٰهی و به فکر منزل نخستین سرگرم باشند اگر ملاقات مقدّر است حق سبحانهٗ سببے خواهد برانگیخت۔ بهر تقدیر بهر حال با همه کس با او باش۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ اخوی شیخ محمد یوسف تحیات خوانند۔ به سائر اصحاب طریقه سلام برسد۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند۔

مکتوب سی و نهم۔ در بیان رحلت والدهٔ ماجدهٔ خویش و ترغیب بخدمت مخدوم زاده عالی منقبت شیخ محمد صبغة اللّٰه سلمهُ اللّٰه که به کشمیر قدوم میمنت لزوم فرموده بودند به مؤلف احقر صدور یافته

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی اَسْعَدِ السُّعَدَآءِ وَعَلٰی اٰلِهِ التُّقٰی وَصَحْبِهِ النُّقٰی

اما بعد سلام خیر انجام احقر الانام به اخوی تقوی شعار محمد مراد زادهُ اللّٰه به خیراً کثیراً موصول باد احوالِ فقرائے باب الرحمانی مجاورانِ روضهٔ حضرت مجدد الفِ ثانی رضی اللّٰه عنه موجب هزاران محامدِ الٰهی است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ عَافِیَتَکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ **مخدوما** نَحْنُ فِیْ دَعَوَاتِکُمْ وَنَرْجُوْ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَغْفُلُوْا مِنْ دَعَوَاتِنَا رَزَقَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکُمْ رِضَاءَ الْکَامِلِ الشَّامِلِ اٰمِیْنَ۔ دیگر جناب مخدوم زاده بزرگ شیخ صبغة اللّٰه آنجا تشریف می آرند مکرر بخدمتِ ایشان رسیده رضامندیِ ایشان حاصل نمایند و سعادت خود دران

دانند۔ ملا محمد یوسف و سائر اہل طریقہ سلام خوانند۔ مخدوما ششم ربیع الاول حضرت والدہ ماجدہ بہ دار البقا رحلت نمودہ اند إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بہ دعا ختم و استغفار ممد و معاون باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب چہلم در طلب احقر مع شیخ محمد یوسف بہ دار الارشاد و ترغیب سلسلۂ احمدیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اما بعد مدتے مدید و عہدے بعید برآمدہ کہ از آن اعز اکرم صحیفہ شریفہ ورود نیافتہ و مشتاق را بہجت تازہ نہ رسانیدہ مانع جز اشتغال باشغال مباد۔ اُوْصِيْكُمْ وَالنَّفْسَ الْغَافِلَةَ اَوَّلًا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْاِقْتِفَاءِ بِاٰثَارِ اَهْلِ اللّٰهِ لَاسِيَّمَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ سِيَّمَا الْاَحْمَدِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ قَدَّسَ اللّٰهُ اَسْرَارَهُمُ الزَّكِيَّةَ فَاِنَّهُمْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ جَمَعُوْا بَيْنَ الطَّرِيْقَةِ وَالشَّرِيْعَةِ وَمَرَجُوْا بِحَارَ الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فَلَا يَبْغِيَانِ حَتّٰى خَرَجَتْ كُنُوْزُ اللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ مِنْ مَعَادِنِ الْاِيْقَانِ وَالْعِرْفَانِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِهَا وَاَطْلَعَنَا عَلٰى خَزَائِنِهَا وَخَبَايَاهَا وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا۔ اٰمین۔ درین موسم توقع آن دارند کہ شما با اخوی محمد یوسف بحضرت دار الارشاد خواہد رسید اَلْخَيْرُ فِيْ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بالجملہ اشتیاق ملاقات باقی ماند حق سبحانہٗ بطریق احسن میسر کناد۔ دیگر معلوم شریف باد کہ عزیزی خواجہ نور اللہ نام نواسۂ ملا شاہ کشمیری پیش ازین از کمالات مآب شیخ محمد یار مبلغ ہژدہ صد روپیہ بطریق قرض گرفتہ بود۔ اکنون سال می گذرد کہ یک عدد درہم ادا نہ نمودہ۔ و شیخ مذکور برائے استیفای دین ملازمے را آنجا فرستادہ توقع کہ آن اخ اکرم توجہ نمودہ آن مبلغ را حاصل کردہ ارسال دارند۔ و اگر چنانچہ درین باب آن عزیز تعنت نماید از ہر جا کہ توانند زود رسانیدہ کار کنند۔ استماع یافتہ کہ عزیزے آنجا تشریف دارند کہ بہ بزرگی و کمالات موصوف اند و شاہ محمد فاضل نام

دارند۔ وصاحب صوبہ بہ ایشان حسن ظن بہم رسانیدہ۔ وہم آن برادر را بہ آن بزرگ معرفت ومودّت بہم رسیدہ بہ ایشان گفتہ وتاکید نمودہ واز حاکم مذکور ساختہ مبلغ حاصل نمایند۔ بالجملہ توجہ شافی نمایند کہ شیخ مذکور از چندگاہ نزد احقر تشریف دارند وعہد قدیم را جدید ساختہ ورابطۂ سابق را مستحکم نمودہ اند۔ ودراہ لطف ولطافت را زیادہ از زیادہ در پیش نمودہ فَاللَّازِمُ عَلَى اَهْلِ الطَّرِيْقَةِ اِعَانَتُهُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ بسائر اہل طریقت سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند انتظار شما مانند اَحْسَنَ اِلَيْكُمْ۔ سلام فقیر را بخدمت آن عزیز رسانیدہ فاتحہ حسن خاتمہ حاصل نمایند۔ از سائر اولاد واحباب خصوصاً ملا فتح محمد سلام وتحیہ قبول باد۔

مکتوب چہل ویکم۔ بہ کمینہ محمد مراد در نوید واتعات وخصوصیات احمدیہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اما بعد صحیفہ شریفہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ وصول یافتہ مسرور ساخت۔ وسرگرم دعا وتوجہ نمود اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید ہست کہ بہ جمیع مزایا وخصوصیات خاندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ مشرف خواہید شد۔ خاطر گرامی ازین ممر جمع فرمایند واخوی شیخ محمد یوسف نیز داخل این بشارت علیہ اند وَسَائِرُ اَصْحَابِنَا بِقَدْرِ الْحُبِّ مَعَ مَشِيْخَتِهِمْ۔ سوغات تا رسید قبول باد۔ زیادہ برین طاقت نوشتن کم ہست وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ بخدمت حقایق آگاہی شاہ محمد فاضل جیو سلمہ ربہ سلام خیر انجام رسانند۔ و فاتحہ حسن خاتمہ طلب نمایند۔ اگر ضعف خون کشیدن نمی بود رقیمہ مفصلہ می نوشتم۔

مکتوب چہل ودوم۔ دربیان آن کہ علم بہ احوال سلوک ضرور ہست یا نہ وتحقق مداریت وسابقیت مؤلف ودربیان احوال شاہ محمد فاضل ویاران طریقہ بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد اخوی اعزی شیخ محمد مراد از اقل العباد پرسید کہ علم باحوال از لوازم سلوک است یا ہیچ درکار نیست مخدوما قول حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ بہ قول ناظر است آنجا کہ فرمودہ کہ مقصود از سیر سلوک آن است کہ اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی۔ و قول شیخ اکبر قدس سرہ بثانی حیث قال مِنَّا مِنْ عِلْمٍ وَمِنَّا مِنْ جَهْلٍ۔ و آنچہ از کلام تمام الہام حضرت مجدد الف ثانی و خلیفہ السعیدین المعصومین منقح گشتہ آن است کہ علم بر دو نوع است۔ یکے عبارت از شناختن حق و حقائق غیبیہ ملکوتیہ و جبروتیہ است بباطن۔ دوم عبارت از شناختن آن شناختن کہ آن را عِلْمُ الْعِلْمِ خوانند۔ و آنچہ درکار است ہمان اول است۔ ثانی لازم نیست۔ گاہ بہ آن نوازند و گاہ اکتفا بر علم بحت فرمایند اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۔ برین تقدیر بہ قولین مذکورین کہ بحسب ظاہر تعارض و تدافع بود مندفع گشت فَاِنَّ الْمُرَادَ بِالْاَوَّلِ الْعِلْمُ بِالْحَقَائِقِ وَهُوَ الْعِرْفَانُ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوْكِ وَبِالثَّانِيْ عِلْمُ الْعِلْمِ وَلَا يَجِبُ تَحْصِيْلُهٗ۔ این جا قاعدہ بیان نمائیم تا سر این دقیقہ نیک منکشف شود۔ و انکشاف حقائق مع ثبوت جہل السالک مستبعد نہ نماید۔ بدانکہ عالم صغیر کہ عبارت از انسان باشد۔ چنانچہ ظاہر و باطن دارد ہمچنین قلب کہ آن را عالم اصغر نامند ہم ظاہرے و باطنے دارد ثُمَّ اِذَا وَرَدَ الْوَارِدُ فِيْ بَاطِنِهٖ حَصَلَ الْعِلْمُ وَتَحَقَّقَ الْعِرْفَانُ وَتَصِيْرُ الْاِجْمَالِيُّ بِالتَّدْرِيْجِ تَفْصِيْلِيًّا وَالْاِسْتِدْلَالِيُّ كَشْفِيًّا وَاِذَا اسْتَوْلٰى ذٰلِكَ الْوَارِدُ عَلٰى ظَاهِرِ الْقَلْبِ حَصَلَ عِلْمُ الْعِلْمِ وَذٰلِكَ مِنَ الْمُحَسِّنَاتِ لَا مِنَ الشَّرَائِطِ وَهٰذَا فَاِنَّهٗ يَنْفَعُكَ فِيْ حَلِّ كَثِيْرٍ مِّنَ الشُّبُهَاتِ بعضے اکابر فرمودہ اند کہ علم احوال لازم نیست۔ اما علم حصول مناصب علیہ مثل قطبیت

وغوثیت و فردیت وغیرہا در کار ہست۔ لیکن آنچہ از زبانِ حضراتِ عالی درجات استماع یافتہ دلالت بر آن دارد کہ این نسبت بہ قطبِ ارشادِ وقت ہست فقط و ممکن کہ صاحبِ مناصبِ دیگر از مداریت و بدلیّت وغیرہا از منصبِ خود و قربِ خود بل اصلا ولایتِ خود ہم خبر نہ داشتہ باشد۔ و نقلے کہ در نفحات از غوثِ اعظم قدس سرہٗ آوردہ اند مؤیّدِ این معنی است۔ مخدوما در بابِ منصبِ قطبیّت خاصِ آن دیار کہ در حقِ شما احقر از دیری گفتہ كَمَا سَبَقَ الْإِشَارَةُ فِي مَكْتُوْبَيْنِ السَّابِقَيْنِ۔ و حضرت قطب الاقطابی دام ارشادہٗ نیز درین ولا بشارتِ تحققِ آن فرمودہ اند تردّد نہ نمایند و بشکرِ آن لبریز باشند کہ ہرچند فقیر بر دیدِ خود اعتماد نہ دارد۔ امّا این امر مؤکّد بکشفِ صحیح حضرت قطب الاقطابی گشتہ و جاے شک نماندہ انشاء العزیز۔ و ہمچنین در بشاراتِ حصولِ حقیقۃ الحقایق و وصول و لحوق بہ مرتبۂ سابقیت فَاِنَّ كُلًّا مِّنْهَا مَكْشُوْفَةٌ سَلَّمَهُ رَبُّهُ وَكَذٰلِكَ فِي بِشَارَاتِ الْاَخِ الصَّالِحِ الشَّيْخِ مُحَمَّدْ يُوْسُفَ مِنَ الْوِلَايَاتِ الثَّلٰثِ وَكَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَحُصُوْلِ التَّرَقِّيْ فَوْقَهَا مَعَ شَانٍ وَّ عُلُوٍّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْعَلِيْمُ۔ دیگر چند نوبت از احوالِ شریف سیادت پناہ حقایق آگاہ شاہ محمد فاضل استفسار نمودہ اند مخدوما تقوی و استقامت و توکّل ایشان دلالت بر بزرگی ایشان دارد۔ و ازین قلیل البضاعت احتیاجِ استکشاف نبود۔ وَاللّٰهُ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔ لیکن چون استفسارِ شما تکرار یافت مکرّراً صفحۂ باطنِ ایشان را تصفّح و تفحّص نمود۔ چند چیز مفہوم گشت۔ اولاً باطنِ ایشان را منوّر و متجلّی بکمالاتِ علیہ طریقت یافت و فناے وجود مفہوم شد۔ ثانیاً فناے نفس کہ نزدِ مشائخ اعتبارِ تمام دارد منکشف گردید۔ ثالثاً عنایتِ حضرت غوثِ اعظم بلکہ انتسابِ ظاہری نیز ہویدا

گشت۔ رابعًا این بیت حسبِ حالِ ایشان یافته ؎

گر بدانستی کہ ظلِّ کیستی　　فارغی گر مُردی وگر زیستی

بعضے امورِ دیگر ہم بود امّا تا وقتِ کتابت وفا نه کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر فقیر در دعوات ترقیِ ایشان ہست وہم از خدمتِ ایشان اُمید دارد دعاے حُسنِ خاتمہ ہست دیگر حسب التماس توجّہے بجانبِ شیخ عبدالصبور رفت مردے بہ ذوق وشوق ظاہر می شود وبہ انوارِ وحدت متجلّی وباوجود این بباطن گرفتارِ تنزیہ ہست وشہود وحدت گویا بر ظاہر مقصور ہست وَالْغَیْبُ لِلّٰہِ۔ ولالہ شیخ بہ ذکر وفکر متلذذ ظاہر می شود۔ ودر محبتِ مشایخ کرام رسوخ دارد اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ ودر بابِ جمعیت محمد ہاشم میر وملّا عبدالمؤمن مشرف دعوات متکرّرہ نمودہ آمد امید اجابت ہست وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ بہ جمیع یاران طریق سلام برسانند از دعوات ظہر الغیب اعزّہ فارغ نیست اعزّہ نیز فارغ نباشند۔

مکتوب چہل وسوم۔ در جوابِ عزیزے کہ طلبِ اجازت ارشاد نمودہ بہ تکمیلہ مؤلف صوفیا وقت۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام خیر انجام لشوق تمام بہ آن برادر یجان برابر موصول باد۔ احوال شکستہ بال بہ کرمِ حق سبحانہٗ خیر مآل ہست والمسئولُ منہ تعالٰی سلامتکم وترقیِ درجاتکم۔ مخدوما ازان باز کہ بہ آن سمت رُو آوردہ اید بر احوالِ گرامی کماہی آگاہی نہ بخشیدند۔ آرے پیش ازین چندگاہ مکتوبِ مرغوب رسیدہ بود وفی الجملہ از کیفیاتِ واردہ آگاہی دادہ اند اما بار خاطر منتظر ہست پسر صوفی محمود سلام ایشان وخبرِ عافیت شمار ساند ظاہراً مکتوبے کہ مرقوم نمودہ بودند در راہ گم کرد۔ بالجملہ اُوْصِیْكُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاقْتِفَاءِ آثَارِ الْمَشَائِخِ الْكِرَامِ۔ دیگر اجازت طریقہ نقشبندیہ از خدمت قطب الاقطابی کہ برائے آن بزرگ نمودہ اند موجب تعجب گردید۔ زیرا کہ اگر برائے

اسم و رسم و شہرت است فَبَعِیْدٌ مِّنَ الطَّرِیْقَۃِ بَلْ مِنَ الشَّرِیْعَۃِ کَذَا مَرْحَلَۃً۔ و اگر برائے حصولِ کمالاتِ آن طریقہ است فَمَنَاطُہٗ مُلَازَمَۃُ الشَّیْخِ الْکَامِلِ وَصُحْبَتُہٗ بَلْ مِنْ لَازِمِ الْاِرَادَۃِ وَشَرَائِطِھَا۔ مخدوما این جا شقِ ثالث ہم ہست لیکن قلیل الجدوی است و آن لبس خرقہ است از شیخ کامل۔ بعد دخولِ طریقہ وَلَوْ بِوَسَاطَۃِ الْمَکْتُوْبِ پس اگر برین شق رضامند شوند باید کہ مکتوبے متضمن بر ارادت و طلبِ دخول در طریقۂ علیہ بخدمت قطب الاقطابی ارسال دارند و آنچہ لازمۂ اتحاد و وداد است احقر ہیچ گونہ کمی نہ کند و در حصولِ توجہات و طلب بشارات از خدمت حضرت خواجہ جیو دریغ نہ دارد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔ از فقیر زادہا و سائرِ اہلِ طریقہ خصوصاً ملا فتح محمد سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما درین شہر طاعون کثرت دارد اما تا حال در محلۂ حضرات چندان نیست۔ دعاے رفعِ آن کنند۔ و سلام فقیر بخدمت بخدمت سیادت پناہی رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلامِ مشتاقانہ خوانند و در دعا باشند۔ و از دعاے خود غافل نہ دانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوبِ چہل و چہارم۔ در بیان مدح درد و غم بپادشاہ زادی دختر بادشاہ عالمگیر صدور یافت۔

هُوَ اللّٰهُ ثُمَّ اللّٰهُ اَللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ چہ نویسم و چہ گویم و چہ دانایم اگر از و گویم نتوانم گفت۔ و اگر از غیر او سخن رانم ہم ناروا و نا درست۔ ہیہات ہیہات از وے محال و از دیگرے وبال در وبال۔ لیکن از وے گفتن اگرچہ ناتمام باشد اولیٰ تر از آنکہ از غیر او بود ہرچند تمام تر باشد۔ در سلکِ خریدارانش باید بود ہرچند با تارِ ریسمانی از ہوادارانش باید شد ہرچند در زندانے ــہ

چہ عیش ہست بودن گرفتارِ او　　　خوشا آن مرغ کورہ بدامش برد

زہے گرفتاری کہ از آوانِ جہان گرفتار اند۔ زہے زندانی کہ گلشن گلشنیان در ہوائے آن ؎

شاخِ گل مرغِ قفس گشت بمرغانِ چمن　　　تا بوصفِ گلِ روے تو کشودیم نفس

چگونہ در پے آن بے قرار و بے آرام نباشند کہ قرار دران بے قراری ہست و آرام دران بے آرامی۔ لیکن مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ؎

یکے بہ برگِ خزان گفت زرد رُو ز چہ   بگفت تا کہ نہ دانی بہار معذوری

لیلیٰ ز زلفِ مشک بو ہر کس کہ دیدہ مُو بہ مُو

داند کہ زنجیر از چہ رُد در گردنِ مجنون بود

از غایتِ قدر شناسی بہ این ترانہ مترنم اند ؎

ہر تیرہ شبے کہ با توام افتد راز　　　ہم از طرفِ شام کند صبح آغاز

با این ہمہ گر عوض دہندم ندہم　　　کوتاہ شبے چنین بصد عمرِ دراز

ایضاً ؎

آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را　　　پیوند کردہ ام جگرِ پارہ پارہ را

گفتہ ام و می گویم و خواہم گفت کہ اگر نہ درین زندان خانہ متاعِ درد و الم می بود مشارق و مغاربِ آن بہ کوے نمی ارزید و اگر نہ تخمِ اشکے درین مزرعہ بدست آمدے سراسر سراب بے آبرو و خراب بے رنگ و بو بودے ع ہر کہ بُردہ گنج ازین ویرانہ بُرد۔

ازین جاست کہ فرمودند گانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمُ الْفِکْرِ وَ مُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ ؎

بس کنم گر این سخن افزون شود　　　خود جگر چہ بود کہ خارا خون شود

ع۔ تو گر شاعری مصرعے دفتر لیست۔ دیگر این دردمند خود را ہیچ قدر و قیمت نمی نہد

و داخلِ اعتداد و اعتبار نمی شمرد۔ زیراکه اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ۔ بر نفیِ آن گواهی می دهد۔ پس به کمندِ (لطفِ) عمیم نه بمصائدِ زر و سیم چنین آواره را بدست آوردن آخر نه زیبا هست۔ و چنین جماعه خیرخواه را ازان خود ساختن و در هواخواهی و دعواتِ الٰهی فوآره وار مرطوب اللسان داشتن مگر نه نیکو هست ؎

ما سبک روحان حریفانِ گرانجانی نیم		همچو بوئے گل نسیمے می کند تسخیرِ ما

کَلَامُنَا اِشَارَاتٌ وَبِشَارَاتٌ عالی تبارا رفیع القدرا حقّاً و عزّة الله تعالیٰ ازان روزے که رشته دعواتِ ترقیاتِ آنجنابِ عالی را محکم گرفته هرگز نه گذاشته و نه خواهد گذاشت امّا در بندِ آن مباش که نشنید یا شنید۔ و چون دریں ایّام عابده بالواز توفیقات آن عالی مرتبه را به این دعاگو ظاهر ساختند چه مرقوم سازد و چه بیانِ خوش وقتی نموده آید و مراتب دعوات و خیرخواهی را تا کجا ترقی دارد زَادَکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ شَوْقًا وَّذَوْقًا وَّکَمَالًا وَّاُبَّهَةً وَّتَرَقِّیًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اٰمِیْنَ ؎

تا بود گفتگو سخنم ناتمام بود		نازم به خامشی که سخن را تمام کرد

مکتوب چهل و پنجم۔ در بیانِ ترکِ شهوتِ خفی و بیانِ تعینِ اوّل بر مذهبِ جدّ امجدِ خود وَمَا یُنَاسِبُهٗ بمولف مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اما بعد رقیمه اخوی شیخ محمد مراد وصول یافته بر مضامین مرکوزة الباطن مطلع گردانید حق سبحانهٗ احقر و آن گرامی برادر را در مرضیِ خویش مستغرق داشته ازانچه مانع وصول کمال باشد محفوظ داراد۔ مرقوم نموده که مخدوم زادگی اسمے تعلیم کردند اگر اذن باشد خوانده شود۔ مخدومانیتِ صادقه بے شائبهٔ نفسانیت اگر دست دهد چه مضائقه هست و اگر نه اَلْحَذَرُ کُلَّ الْحَذَرِ مِنْ طَلَبِ قُبُوْلِ الْخَلْقِ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اِتَّقُوا الشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ ثُمَّ فَتْرَةٌ فَقَالَ الْعَالِمُ يَجِبُ اَنْ تَجْلِسَ فِيْ حَلْقَتِهٖ وَكَذَا الْاَمْرُ فِيْ اَخْذِ الْاِجَازَةِ فِيْ طُرُقِ الْمُتَعَدِّدَةِ بَلْ فِي الْاَحْوَالِ وَالْاُمُوْرِ كُلِّهَا اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى۔ و بشارتِ دخول در حقیقت الحقائق امریست بس بزرگ بر تحقق آن شکرہا باید کرد۔ درین نوبت احقر دربارۂ اخوی شیخ محمد یوسف در حصولِ این دولت سعیِ بلیغ نمودہ و شسرہاے قوی بکار بردہ بحمد اللہ کہ وصول بہ آن ذروۂ علیا مفہوم نمودہ و ترقی دران مقامِ عالیشان معلوم ساختہ وَالْغَيْبُ لِلّٰهِ۔ مخدوما این مقام مزلۃ الْاَقْدَامِ سالکان ہست۔ چہ در جمیع مقامات ظہورِ این حقیقت ہست چہ در ظلال و چہ در مرتبۂ اصل و اصل الاصل۔ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ آن ممتاز گشتہ اند۔ و بالآخرہ منقح و مشخص نمودہ تعین حبی ہست سابقاً سالہا موافق قوم تعین علمی را حقیقت الحقائق می فرمودند۔ بعدازان عمرہا تعینِ وجودی را حقیقت الحقائق نامیدند۔ بعدازان چون فضل خداوندی در رسید و حقیقت کما ینبغی واضح گردید و بہ الہام ہاے مؤکد و مبشرات متواتر و بہ اعلامِ صاحبِ حقیقت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پردہ از روے کار برخاست معلوم شد کہ حقیقت الحقائق تعین حبی ہست و آنچہ پیش ازین منکشف شدہ بود ظلالِ این مقام بود۔ بعدازان حقائق و معاملۂ عظام برآن فرمودند کَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْمَكَاتِيْبُ الْعَلِيَّةُ۔ دیگر دربارۂ شما حصولِ این دولت چندان متعجب نیست کہ بکرم اللہ ماموری کہ مشابہ این کمال اند مبشر و متحقق ہستند مع ہذا ہمت بلند باید داشت وَهَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ گویان توجہ بہ فوق باید گماشت مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ۔ حدیث معتبر ہست۔ احقر را در خیر طلبی خود لگشو نمودہ خو ہم بہ دعاے حسنِ خاتمہ مدد باشند و بہ مکاتیبِ گرامی یاد و شاد دارند وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ سلام خیر انجام بہ جنابِ سیادت مقام سید محمد فاضل رسانند دیگر توتین

که مدتها آن را پوشید مصحوب شیخ محمد یوسف مرسل گردیده شده قبول نمایند۔ و شیخ محمد صادق خیلے ترقی نموده به دائرهٔ اصل لحوق گشته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر شال سفید رسید قبول باد۔

مکتوب چہل و ششم۔ دربیان ترغیب صحبت با اہل طریقه به ملا عنایت اللہ صدور یافت۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ امابعد مکتوب تمام مرغوب یارِ سعادت آثار ملا عنایت اللہ وصول یافت و بر مراتبِ وداد و اتحاد آگاه ساخت احقر ہم ازان بار که در کشمیر با شما ملاقی شده فراموش نه ساخته و بجٹھلے شما از خاطر محو و نسی نه نموده من بعد اگر جاذبهٔ محبت بر آن آرد که پردهٔ دوری صوری را دریده درپے مطلوب حقیقی دویده برسید نورٌ علیٰ نور۔ و اگر بخدمت اخوی شیخ محمد مراد کفایت نماہید ہم گنجایش دارد و موجب ترقی خواہد بود که صحبت با اہلِ طریقه سیّما صاحب کسب اجازت از سنن سنیهٔ حضرات عالی درجات است۔ بالجمله دمِ غفلت بر خود حرام دانسته در آنچه باعثِ ترقی باشد از دست دہند

تا توانی می تراش و می خراش تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

مکتوب چہل و ہفتم۔ دربیان حزن و غم به زیب النسا بیگم بادشاه زادی دختر بادشاه اورنگ زیب صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے خدا دردِ مرا درمان مکن دردمندان را ز بیدردان مکن

عزیزِ من درین راه ہیچ چیز مثمر تر از غم و اندوه نیست و ہیچ متاعے بالاتر از سوز و گداز نه

متاعے کزین ره گذر می برند لب خشک و چشمان تر می برند

درحدیثِ نفیس ہست لَوْ اَنَّ مَحْزُوْنًا بَکٰی فِیْ اُمَّتِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ تِلْکَ الْاُمَّةَ بِبُکَائِهٖ وَمَنْ اَرَادَهُ اللّٰهُ خَیْرًا جَعَلَ فِیْ قَلْبِهٖ نَائِحَةً۔ یعنی اگر غمگینے بنالد در امتے البته

رحم کند خدا سبحانہٗ آن تمام امت را بہ سبب نالہٗ او و کسے را کہ اللہ سبحانہٗ لطف احسان بکند می اندازد در دلِ وی نوحہ گری (کسے) خوش گفت ؎

مغنّی برو نوحہ گر را بیار
فگن زخمہ و نیشتر را بیار

ازین جا است کہ از احوالِ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم خبر دادہ اند کہ کَانَ دَائِمُ الْفِکْرِ وَمُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ۔ یعنی بود پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم دائم در فکر و ہمیشہ در حزن۔ دران مقام پیر بزرگوار این خاکسار نکتہ بلند فرمودند کہ اگر نہ درد دنیا متاع و شراب گوارا سے الم می بود بہ جوے نمی ارزید۔ روزے این فقیر در روضۂ منوّرہ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم سر بہ مراقب بود درین ولا ورقے از عالمِ غیب بر زانو افتاد چون بکشادم نوشتہ بودند لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۔ وَعَلَیْکَ بِالْحُزْنِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ یعنی خوش وقت مباش زیرا کہ دوست می دارد خدا سبحانہٗ ہر دلِ اندوہگین را۔ با خود گفتم شعلہ در خرمنِ دل سخت افتاد۔ من بعد عافیت را کار نیست سودائے دیوانگی در سر ریخت۔ اکنون ہوشیارے را بار نیست۔ خانہ تا عہدے آباد بود۔ الحال ویرانہ می باید شد۔ فرزانگی تا دیرے بود بعد ازین دیوانگی باید نمود۔ عمرے در گلگشت لالہ زار عافیت بود این زمان بادیہ پیمائی وادیِ محبت باید شد ؎

ہمسایۂ افسردہ دلان چند توان بود
اے سوختگان خانۂ پروانہ کجا شد

و بر زبانِ حال دو بیت گذشت ؎

گذشت ہست آنکہ چون افسردہ چند
دلم بودہ بخواب و خورد خورسند
کنون جانم ملول از کارِ ہستی ہست
حریفِ عشق را آغازِ مستی ہست

ازان روز تا امروز درین وادیِ اندوہ اقامت ورزیدہ ام و درین کوچۂ سلامت ازآن

باز وطن گرفتہ واز صحبتِ بے غمان و خورسندان ہراسانم ؎

بہ بلبلانِ چمن بے غمان نوا سنجید   نوائے مرغِ قفس می کند اسیر مرا

آرے در عشق بجز گداختن نیست این سوختن است ساختن نیست۔ درین راہ آرام در بے آرامی است و کام در ناکامی۔ ساز در سوز است و راز در گداز۔ راحت در جراحت است و عزّت در مذلّت۔ آزادی در گرفتاری است و وارستگی در وابستگی۔ این جا غم مایۂ سرور است و الم سرمایۂ حضور ؎

غرض از عشق توام چاشنی دردِ غم است   ورنہ زیرِ فلک اسبابِ تنعم چہ کم است

بالجملہ دوست آوارگی ہمی خواہد تا توانی خواہش او را بر خواہشِ خود مقدم دار و عنانِ ہوائے خود از دست مگذار۔ بہ یک خانہ دو مہمان نہ گنجند۔ اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلٰى شَمْسِكَ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ و اگر نہ توانی سرِ خود گیر و نامِ عاشقی را بر خود مپسند۔ ع

نازکان را سفرِ عشق حرام است حرام

زیبا گفتہ اند آن کہ گفتہ ؎

اگر داری دلے در سینۂ تنگ   مجالِ غم درو فرسنگ فرسنگ
صلائے عشق در دہ ورنہ زنہار   سرِ کوئے فراغ از دست مگذار

ہیچ دانی این ہمہ سوز و گداز از تو چرا خواہند و این ہمہ دردمندی و آوارگی از تو چرا طلبند۔ خواہند کہ ترا بتمام از تو بستانند۔ و قبلۂ توجّہ را از ہر جانب گردانیدہ بحضرتِ خود متوجّہ سازند۔ زہے سعادت و کامرانی۔ ع

آن را کہ سلطان خود کشد دانی چہ باشد آبرو

مَنْ قَتَلَہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ۔ اے کم خرچ بالا نشین۔ اگر خواہی کہ تنعم و کامرانی کنی نفسے چند

در پے آن بے قرار باش۔ واگر خواهی که قلب تو طلا بگردد زمانه چند در بوتهٔ محنت آتش خوار باش۔ آرے جلوه جفاے یار بے جفاے اغیار و تماشاے گلزار بے مزاحمت خار دشوار است۔ حکما گفته اند که صحت مزاج بے تلخی دوا و نوش عسل بے نیش زنبور محال است دُرّ قائله ؎

تا همچو حنا سوده نه گردی بته سنگ   هرگز به کف پاے نگارے نه رسی
تا خاک ترا کوزه نه سازند کُلالان   هرگز به لب باده گسارے نه رسی

اے عزیزه پادشاهانِ باریافتگان را وقتِ رخصت به خلعاتِ نفیسه و عطیّاتِ شریفه ممتاز می سازند۔ و بر علوِّ همت و سموِّ فطرت دلالت می فرمایند۔ باید تفکّر نمود که آدمی از حضرتِ لاهوت درین خاکدانِ ناسوت چون اول قدم نهد جز گریه و زاری چیزے زادِ راه نیاورده باشد و جز این گوهرِ بے بها متاعے دیگر سرمایهٔ همراه نه داشته بود۔ خوش آن کسے که از اول تا آخر ازین وادی پا بیرون نه گزارد و بنورِ حضور و شادمانیِ جاودانی سرافراز گردد۔ قطعه

یاد داری که وقتِ زادنِ تو   همه خندان بُدند و تو گریان
آنچنان زی که وقتِ مردنِ تو   همه گریان بُوند و تو خندان

عزیزهٔ من، مشاورِ این کار عقلِ دُوراندیش را نباید کرد و در راهِ دیوانگی تدبیرِ ظاهری را رفیق نه باید ساخت۔ خوش گفت ؎

دل اندر زلفِ لیلیٰ بند و کار از عشقِ مجنون کن
که عاشق را زیان دارد مقالاتِ خردمندی

راهِ عقل جدا است و راهِ عشق و دیوانگی جدا۔ عقل گل و گلزار می خواهد و عشق آتشِ شعله بار می خواهد عقل در بندِ ننگ و نام است و عشق آوارهٔ این مقام است۔ مثنوی ؎

شاد باش اے عشقِ خوش سوداے ما   اے طبیبِ جمله علّتهاے ما

اے دوائے نخوت و ناموسِ ما　　اے تو افلاطون و جالینوسِ ما
زین خرد بیگانہ می باید شدن　　چنگ در دیوانگی باید زدن
آزمودم عقلِ دُور اندیش را　　بعد ازین دیوانہ سازم خویش را
عقل گوید جبہ و دستار کو　　عشق گوید خانۂ خمار کو
عقل ہستی می کند کین درخور است　　عشق مستی می کند کین درخور است
عقل می گوید پریشانی مکن　　عشق می خندد کہ نادانی مکن
عقل می گوید کہ این آسودگی است　　عشق می گوید کہ این آلودگی است
عشق را گوئی کہ در قرآن نگفت　　عشق را در کُنجِ مَا اَوْحٰی نہفت
رَبِّ اَرِنِیْ از زبانِ عشق بود　　لِیْ مَعَ اللّٰہ از بیانِ عشق بود
عشق نبود پیشۂ ہر بوالہوس　　عشق را ہم عاشقان دانند و بس

زیادہ ازین چہ مستمعان را ملال دہد و از حدیثِ پُر ہول آسودگان را چہ بے آرام سازد؟

در نیابد حالِ پختہ ہیچ خام　　پس سخن کوتاہ باید والسلام

مکتوب چہل و ششم۔ در بعضے احوال بہ حقایق آگاہ میاں محمد جان تنی صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اخوی سعادت اطوار محمد جان شرحِ احوالِ خود پر رسیدہ بشوقِ تمام ظاہر ساختہ اند۔ جانِ برادر این دار دارِ عمل است و دارِ جزا پیشتر است۔ پیش از اتمامِ عمل مزد طلبیدن چہ گنجایش دارد۔ روزے کہ معاملۂ عمل و تلاش آخر شود محصولِ معمول عنایات معلوم خواہد شد کَمَا نَطَقَتْ بِہٖ اَلْسِنَۃُ الْحَقِّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ۔ آرے گاہ باشد آجر بہ استمرارِ اُجرت در عمل بیفزاید کار سابق نیکوتر کند۔ فقیر در علمِ باطن گویا کورچشم واقع شدہ است۔ بعد ذلک بہ حسبِ التماسِ شما توجہات

نمودہ آنچہ در نظرِ قاصر در آمد بعد الاستخارہ مرقوم می سازد رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ بداند کہ بعد از قطع ولایاتِ ثلثہ مصطلح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در کمالاتِ نبوت نہادہ آید و روز بروز معاملہ در ترقی ہست امیدوار باشند فی الحال ولایتِ شما در نظرِ کشفی موسوی ظاہر شد وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْاُمُوْرِ الْحَالِ آنکہ تعین اسمِ مربیِ خود از اسماء پرسیدہ بودند ہم ازین بشارت معلوم گردید زیرا کہ ہر کس ظلِ اسم ہست کہ مربیِ نبیِ متبوعِ آن کس ہست۔ وازین جا متبوع عبارت ازان ہست کہ فیض از جنابِ قدس از راہِ آن نبی بہ آن کس برسد اگرچہ بہ طفیلِ نبیِ خود باشد صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ و خلعت پوشانیدن حضرت خازن الرحمۃ و انگشتری دادن حضرت مجدد الف ثانی در دہن و عنایات نمودن قطب الاقطابی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در وقتِ وداع در بابِ شما موجبِ ترقی گردید زَادَکُمُ اللّٰہُ حَالًا وَّ کَمَالًا۔ و فقیر در بابِ شما ہنوز منتظرِ کمالاتِ دیگر ہست کہ نسبت بحالِ حاصلِ شما کَالسَّمَآءِ مِنَ الْاَرْضِ ہست چون نسبتِ محبت بہ اربابِ آن کمالات درست نمودہ اند امیدوارِ حصولِ آن باشند اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ و آنچہ از دید قصور نوشتہ اند مبارک ہست و باعثِ ترقی نہ جاے گلہ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل نہم۔ در بیانِ منصبِ ارشاد در حق طالبے سید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مدتے گذشت کہ از جانبِ آن سیادت مقام مکتوبے مشتمل بر کیفیاتِ ظاہر و باطن نہ رسیدہ۔ روزِ تحریر مکتوبے کہ مصحوبِ بعضے از مستغاثیان نوشتہ بودند بہ مطالعہ در آمد فی الجملہ مخبر بعضے امور بود شوقِ مکتوبِ این حقیر نمودہ اند۔ مخدوما غائبانہ در بابِ شما توجہات بلیغ مبذول می دارد و غفلت را بخود تجویز نمی نماید۔ ع فراغت از تو میسر نمی شود مارا۔

بعضے چیزہاے بلند درباب شما بہ نظر درآمدہ ہست بعضے ازان مذکور شدہ بود و بعضے دیگر مذکور خواہد شد انشاءاللہ تعالیٰ۔ چنان مفہوم شد کہ شمارا بہ منصبِ ارشادِ آن دیار مشرف ساختند و خلعت ہم عنایت کردند۔ و انتشارِ انوارِ آفاق را درگرفت۔ تا بعضے حدود و منتہائے انوارِ آن خدمت ہست نیز بہ نظر درآمدہ ہست لیکن احتیاط از صحبتِ مفرد و لقمۂ شبہ و آرزوہاے بعضے بایستہائے شتّٰی لازم دانند و این ہر سہ کلمہ را سرسری نہ فہمند۔ شکرِ عطیہ نمودہ امیدوارِ ترقیات باشند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا اٰمِیْنَ۔ اگر توانند خود را درین سیر برسانند۔ امروز بمع برادرانِ گرامی در ماچی وارہ فرود آمدہ ایم۔ و فردا غالبًا بجانبِ بہلول پور کوچ نمائیم و بجانبِ روپڑ می رویم۔ بالجملہ سیر یک ہفتہ کم و بیش اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ خواہد شد۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہم۔ بہ عالی جاہ سیف خان در بیان شوریدہ حالیِ خویش صدور یافت۔

اَللّٰہُ ؎ ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ　　ہرچہ نہ یادِ تو فراموش بہ

آن کہ در فقر گمنام ہست و در درویشان بدنام۔ مناجاتیان ازو در بارند۔ خراباتیان ازو در انکار۔ گدایان ازو در ننگ اند۔ و شاہان ازو دل تنگ۔ اہلِ فقر در کارِ او حیران اند اہلِ دولت از صحبتِ او دامن کشان۔ بالجملہ از شرق تا غرب ہیچ فرقہ از خود نمی داند۔ و ہیچ طریقہ را بخود نسبت نمی تواند لِمَ لَا یَکْتَفِیْ را حدّے می باید امّا نہ باین حد بدطالعے را نہایتے باشد امّا نہ باین نہایت۔ خود را اگر بہ طریقت ستاید دروغے بافتہ باشد۔ و اگر بہ حقیقت وانماید گزافے ساختہ بود ع

بہ حیرتم کہ سرانجامِ من چہ خواہد بود

امّا باوجود نارسی و نارسائی اگر جویاست او را جویاست و اگر گویاست ازو گویاست

اگر بر دل داغ است و اگر بر سینه باغ است از وے ہست۔ دیده گریانِ اوست سینه بریانِ اوست۔ خانه ویران کردهٔ اوست۔ عافیت بر باد دادهٔ اوست۔ شیدائے اوست رسوائے اوست۔ زارِ اوست۔ بیمارِ اوست۔ حیرانِ اوست پریشانِ اوست۔ مفتونِ اوست مجنونِ اوست۔ بالجمله اگر ہست از وست و اگر نیست از وست۔ آن که چنین حالِ شوریده دارد سلام و تحیه بخدمت سراسر بہجت خانِ والاشان سلّمه الله می رساند و از بیہوده گوئی عذر می نماید وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ ظلّکم ممدود باد۔

مکتوب پنجاه و یکم۔ دربیان وعظ و نصیحت بنام یکے از یاران صدور یافته ہست۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاٰلِهِ التَّقِیِّ۔ عزیز من نصیحت می کنم بگوشِ ہوش بشنو۔ خدا سبحانهٗ حاضر و ناظر ہست و ہر کار و کردارِ ترا مطّلع۔ فہمیده بگو فہمیده بشنو، فہمیده بکن، فہمیده باش، فہمیده برو۔ بالجمله امروز چنان کن که فردا شرمنده نه مانی۔ شبے چند بے قرار باش تا ابد بیاسائی روزے چند بتراش و بخراش تا دائم به آرام باشی۔ والسلام علیٰ مَنِ اتّبع الہدیٰ۔

مکتوب پنجاه و دوم۔ دربیان آن که واقعات مبشرانند به محمد صدیق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکاتیب مرغوبه صدیق شفیق محمد [illegible] بیہم رسیده اظہار ما فی الضمیر مفہوم گردانید۔ واقعہاے که مرقوم نموده بودند بسیار روشن و امید بخش اند۔ شکرانه بجا آرند و سعی نمایند که معنی مبطن در عرصهٔ ظاہر جلوه گر شود۔ زیرا که حضرت مجدّد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه نوشته که واقعات مبشراتِ استعداد اند۔ یعنی اگر کسے خود را بادشاه یا قطب دید فی الحقیقت نه بادشاه شده ہست و نه قطب لیکن این قدر معلوم شد که این را استعداد بادشاہیت و قطبیت ہست۔ اگر سعی

نماید و مانع مدفوع شود و شرائط موجود گردد بہ پادشاہیت و قطبیت برسد و اگر نہ بہمان قدر اکتفا رود۔ ہمین دید بروے حجت شود امید ہست کہ آخر ثمر این وقائع ظاہر شود کہ منظور نظر حضرتِ الیشان ما بودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و سوم۔ دربیان وعظ و نصیحت بہ سیّدے صدور یافت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سبحان اللہ۔ قطعہ ؎

آفاق روشن و مہِ تابان پدید نیست   پر شور عالمے و نمکدان پدید نیست
از مہر تا بہ ذرّہ و از قطرہ تا محیط   چون گوے در تردد و چوگان پدید نیست

ترقیاتِ ظاہر و باطن نصیب و حسیب۔ شرافت مرتبت نجابت منزلت نتیجۂ خاندان علی رفع سلمہُ اللہ تعالیٰ باد۔ احقر فقرا، بہ وسیلۂ اخلاقِ کریمہ و حسب سیرتِ بزرگانہ بچند کلمہ مصدّع اوقاتِ گرامی گشت۔ سخن سنیۂ بزرگان آن کہ اگر پسند خاطرِ عاطر افتد مکافاتِ آن بہ الطاف نمودہ آید و اگر نہ صلحاے ما از بذیلِ کرم ستّاری نمایند۔ چون این ہمہ از راہِ ہوا خواہی و جگر سوزی اظہار می سازد توقع کہ بگوشِ ہوش اصغا نمودہ لمحہ در لجۂ تفکر شناوری نمایند تا صدقِ این مقدمات و ہوا خواہیِ احقر مکوّنات بر ضمیر منیر منکشف گردد ؎

تو اگر دماغ داری دلِ من بگیر و بُو کن   بہ زِتن بجندہ باشی گُلِ باغِ آشنائی

ہُوَ ھٰذا۔ سرورِ کائنات افضلِ بریّات علیہ الصلوٰۃ وَالسّلام چنین فرمودہ اند ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ یعنی ہلاک گشتند تاخیر کنندگانِ عملِ نیک۔ تو گوئی فردا کنم شاید فردا نیاید یا فردا توفیقت نہ دہند و قوّت نہ بخشند پس پشیمان مانی۔ عزیزِ من روزے چند بے آرام باش تا ابدالآباد بآرام باشی ؎

تا توانی می تراش و می خراش   تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

آیتے چند املا کنم تا آن را بخوانی و کیفیت اعراض مقربان آفریدگار ازین دار بے مدار و عالی کردن ہمت نشأۃ آخرت بر تو روشن گردد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرْ عِبَادَنَا اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِی الْاَيْدِیْ وَالْاَبْصَارِ۝ اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ۝ یا لیت شعری۔ آدمی بہ سر خود نیست تا ہر چہ بخواہد بکند و در ہر چہ بیاید بیاویزد۔ مولائے دارد۔ وہ چہ مولائے جلّ شانہٗ و عزّ سلطانہٗ۔ روز محشر کردار خود را بوے نمودن ہست و از حرکات و سکنات و افعال و اقوال جواب دادن۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۝ فکر بر اصل باید نمود تا کے بر خود در رنگ مادر مہربان باید پیچید و تا چند در رنگ طفلان از جواہر نفیس بہ جوز و مویز مفتون باید بود؎

تراز کنگرۂ عرش می زنند صفیر ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادہ است

عزیز من پیشینان اگر بسیار بسیار می کردند اندکے اعتبار می داشتند۔ الحال اگر اندکے لعل می آرند بسیار بسیار اعتبار می دارند و درمے بہ دینارے می ارزند چہ وقت تلاطم امواج یدرع دہواست و تراکم افواج ظلم و اعتلا در رنگ آنست کہ مبارزان ہنگامۂ غلبۂ عدو دل را اندک تلاش اعتبار بسیار پیدا می کنند۔ و در آوان امن و امان تردّد بسیار را چندان قیمت نمی نہند۔ عزیز من فزع اکبر کہ اولین و آخرین از ہیبت آن در خروش اند و جنّ و انس و وحوش و طیور از ہول آن در اضطراب اینک در رسیدہ و یوم حشر و نشر و ردّ و قبول جلوہ ریز آمدہ و معاملہ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ بقبول عنایت وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ بہ ردّ و شکایت پرتو انداختہ۔ ہان و ہان بیدار باید شد و دیدۂ حقائق بین را بکار باید فرمود۔

قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ کَرِیمٍ ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُكٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ۝

حیف ست از جوانانِ خردمند و پیرانِ ہوشمند کہ پنبۂ غفلت از گوشِ ہوش برنیارند و پردۂ غرور را از بصرِ بصیرت دور نہ سازند و شاہبازانِ طریقت در طلبگاری عنقائے حقیقت پرواز نہ نمایند و از ہر جا کہ نشانے از آن بے نشان یابند فدائے آن دیار و دیار نشوند انصاف باید

درجہان دلبرے دما فارغ　　در قدح جرعۂ دما ہشیار

آوردہ اند کہ نقاب دارے در محکمۂ قضا از اختیار کردنِ زوجِ او زنِ دیگر شکوہ نمود قاضی فرمود منعش نمی رسد (گفت) اگر پردۂ حیا بر روے نباشد چہرۂ زیبائے خود آشکار کنم تا مردم ببینند کہ ہر کہ چنین زیبا طلعتے داشتہ باشد وے را نمی رسد کہ بروے انبازے آرد! صاحب دلے حاضر بود نعرہ بزد و بیہوش شد چون بہ ہوش آمد استکشافِ حال نمودند۔ فرمود چون مجوبہ چنین نکتۂ رنگین ظاہر ساخت در سرِ من ندا در دادند کہ اگر نہ نقابِ حکمت و حجابِ عظمت درمیان باشد پردۂ جبروتی از وجہِ کریم ذاتِ مقدسِ خویش را بر افگنم تا مردم عیاناً بہ بینند و انصاف دہند کہ ہر کہ چنین مولائے ذوالجلال داشتہ باشد وے را توجہ بغیر وے نمی سزد و نہ گنجایش دارد کہ وے آنِ دیگرے باشد۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ فَحَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَاَدَّبُوْا قَبْلَ اَنْ تُؤَدَّبُوْا ۔ خوش گفت

طہارت کن کہ اقامت نزدیک است
توبہ کن کہ قیامت نزدیک است ؎

لبس کنم خود زیرکان را این لبس است　　بانگ دو کردم اگر در دِہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔

مکتوب پنجاه و چهارم۔ در بیان صحبت خاص که قطبی مرشدی مدظله العالی باعروة الوثقیٰ داشته اند مع ما یناسبه به مولوی میان سجادل سرهندی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی۔ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی اِمَامِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَصَحْبِهٖ بَدْرِ الدُّجٰی۔ امابعد رقیمه کریمه مخدومی استاذی سلمه الله مشرف ساخت۔ مرقوم بود که آنچه از جناب امام العارفین قطب الواصلین حضرت ایشان ما قدسنا الله سبحانه بسره العزیز از جنس بشارات درباب خود استماع نموده باشی در منصه تحریر بیارد و دوستان را ازان معانی آگاه سازد۔ مخدوما چند کرت این سوال از خدمت شریف بظهور آمده۔ اما چون نقائص و معائب خود را مشاهده می نمودم شرم می آمد که به آن جواهر نفیسه سگ گرگین را قلاده بندد و مها راز سهو و خطا بر آن امام معصوم مطلق امام برحق چیزے جرأت نماید۔ اما اطاعت لاهل الحقوق برخے از عنایات آن جناب عالی در حیز تحریر می آرد رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔ مخدوما در اول ایام انابت خَلِیْفَةُ الرَّحْمٰنِ این معنی به خاطر فاطر خلجان داشت که چون به خدمت تمام سعادت انابت آری و قبلهٔ توجه ایشان را سازی مبادا در نسبتے که با خازن الرحمة داری فتورے واقع شود و در معنی معیت و ضمنیت که با ایشان داشتی اختلاطے و برودتے طاری گردد ازین جا مانده و ازان جا رانده گردی۔ درین ولا روزے مخدوم عالی مقام محمد نقشبند ظاهر ساختند که حضرت ایشان ترا بیشتر برائے امر بزرگ طلب می نمایند و به من نیز بیان فرموده اند۔ اما اولیٰ آن است که خود بے واسطه از جناب عالی استماع نمائی۔ بعد از شنیدن این نوید بخدمت سامی شتافتم۔ بعد از ذره نوازی و مرید پروری و تفقد بسیاری از زبان لامع الانوار گوهر فشاندند که صفحهٔ احوال ترا مفصل مطالعه نمودم۔ چنان منکشف شد که با حضرت خازن الرحمة

نسبتِ معیّت بر وجہ تمام داری واز جمیع کمالاتِ خاصّہ ومقاماتِ ایشان نصیبے بطریقِ اجمال داری۔ عرض کردم کہ امیدوارِ تفصیلم۔ اشارہ نمودند کہ آنچہ از خدمت خازن الرحمۃ رسیدہ مسلّم ومقرر باشد وما از اوّل بطریقِ تفصیل سیر خواہیم کنانید۔ ونسبت سابق بحصولِ این نسبت نقصان نخواہد یافت۔ بلکہ قوّت واسباب پیدا خواہد کرد۔ بعد از چند گاہ این مقدمہ شگرف را در غیبت فقیر بہ نزدِ مخدوم زادۂ عالی منزلت محمد خلیل اللہ روشن تر بیان فرمودند۔ زنگ از دل وجان این تیرہ روزگار زدودند فَنَحْمَدُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَ وَحُسْنَ مَلَاۓِہٖ وَجَدْنَا كَذٰلِكَ هٰذَا اَوْ اَسْمَعُ الْاٰنَ مُفَصَّلًا وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ۔ مخدوما مجلس اوّل غرّۂ شہر جمادی الاُولیٰ سنہ ۱۰۷۶ھ یک ہزار وہفتاد وشش چون بتوجہ ولایت اثر حضرتِ ایشان مشرّف گشت۔ بعد از مراقبہ ومکاشفہ بزبانِ غیب ترجمان فرمودند کہ باطن ترا بسیار مزیّن یافتم وبخلعتِ وجودِ موہوبی حقانی متلبّس۔ وہمان روز در مجلس ثانی آرایش وزینت ہمان خلعت بیان نمودند۔ ودر مجلسِ ثالث بہ تزکیۂ نفس وترقّی از عالمِ خلق بعد از قطع تمامی از عالمِ امر بشارت دادند۔ ودر مجلسِ رابع بہ اتحاد ومعیّت بعد از حقیقتِ قدسیۂ خویش خبر دادند وتصدیق کشف این درویش کہ پیش ازین بر وزے این امر معروض داشتہ بود نمودند وفرمودند کہ کم کسے از یاران باین خصوصیت ظاہر می شود وبعضے کلماتِ مدحیہ کہ ہر یکے از انہا این بخاک افتادہ را باوجِ شرف می رسانند بلسانِ الہام بیان راندند۔ ودر مجلسِ خامس وسادس بہ نویدِ کمالاتِ نبوّت بعد از تمامی ولایاتِ ثلثہ مشرّف ساختند۔ ودر مجلسِ سابع وثامن بہ دخول در حقیقتِ کعبۂ معظمہ بزیب وزینت تمام دہم ترقّی از ان بفوق مبشر ساختند وہنوز ماہ مذکور بہ آخر نہ رسیدہ بود۔ ودر مجلسِ نہم ودہم بہ لحوق ووصول بہ حقیقتِ قرآنی بشارت دادند وتا مجلس پانزدہم بہ دخول در ان

حقیقتِ علیہ و ترقیات دران بہ زیب و زینت کذا و کذا معزز ساختند۔ و در مجلس شانزدہم بہ نسبتِ معیت بہ جنابِ خویش و جناب خازن الرحمۃ و ہم جناب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ بشارت دادند۔ و در مجلس ہفدہم ماہِ مبارکِ رمضان سنہ مذکور بہ بشارت دخول در حقیقتِ صلوٰۃ و اقتدا بہ مرتبۂ وجود مفتخر ساختند۔ و در مجلس ہژدہم و نوزدہم و بیستم بہ ترقیاتِ شائستہ و حسن و آرایش و قربِ امام خبر دادند۔ و در مجلس بیست و یکم فرمودند کہ کیفیتِ عظیم شرفِ ظہور فرمودہ و خلعتِ فاخرہ بہ کمالِ علو و نورانیت عنایت شد کہ آفاق را نورِ آن خلعت یا عینِ آن خلعت در گرفت و در مجلس بیست و دوم تا ششم بہ ترقیات و وصول بہ مقامِ معبودیت صرف بہ طریقِ ذاتِ موہوب با ظہور بعضے معارف خاصۂ آن مقام مبشر ساختند۔ و در مجلس بیست و ہفتم و بیست و ہشتم بہ عروج تا بہ حقیقۃ الحقائق ثُمَّ الْاِنْطِبَاقُ وَاللُّحُوْقُ بِتِلْكَ الْحَقِيْقَةِ بِفَوْقٍ تَآمَّةٍ مشرف ساختند و در مجلس بیست و نہم فرمودند کہ خلعتِ عظیم با زیب زینت و ترتیب بسیار مرحمت شد و معاملۂ تو خیلے علو پیدا نمود گویا حقیقۃ الامر منقلب گشت۔ و در مجلس سی ام فرمودند کہ عنایت بے حد از جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بابِ تو مفہوم می شود چنانکہ خود بہ آرایش و تزئین تو سرگرم اند۔ و آنچہ در بابِ نزول در نقطۂ عدم معروض داشتہ بودی۔ نزول در جوار آن نقطہ معلوم می شود۔ فی الجملہ قیدے درمیان ماندہ است۔ و در مجلس سی و یکم و دوم بہ ترقیاتِ معارفِ نادرہ اطلاع دادند۔ و در مجلس سی و سوم سنہ ہزار و ہفتاد و ہفت بہ تعین حبی مبشر ساختند۔ و از عنایاتِ خاصہ سردارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در بابِ این احقر خبر دادند و در مجلس سی و چہارم و پنجم بہ بالیدگی و ترقی در مقام مذکور و عنایت شدن خلعتِ خاص ممتاز ساختند و در مجلس سی و ششم بہ وصول تا صفۂ مقدسہ صفوفِ اربعہ

انبیا کہ در حقیقت صلوٰۃ مقرر ہست و عنایت شدن خلعت عالی از آن مقام با نوید پُر امید سرفراز ساختند۔ و در مجلس سی و ہفتم بشارت نزول در نقطۂ عدم مطلق دادند۔ و در مجلس سی و ہشتم بعد از ذکر مقامات و حقائق و در دقائق محبوبیت ذاتی وغیرہ فرمودند کہ در تعین حبّی ترقی بسیار نمودہ۔ و در مجلس سی و نہم بعد از ذکر معارف و اسرار و بشارت و ترقیات بکمال ذرّہ پروری بر زبان غیب ترجمان آوردند کہ معیت خاص با من پیدا کردہ و معاملہ کہ بہ فرزندان خاص مختص بود ہمان معاملہ با تو متحقق گشت۔ و در مجلس چہلم بہ بشارت ولایت احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و عنایت شدن لباس محبوبیت بلکہ از بہرہ بآن معنیٰ شگرف مکرم و معزز ساختند۔ و در مجلس چہل و یکم و دوم و سوم بہ تقریر و تحقیق مقدمتین زلوتین و ترقی در ان مقام خبر دادند و در مجلس چہل و چہارم بہ علو نسبت و عطاے خلعتے بزرگ کہ محیط عالم باشد بشارت فرمودند و در مجلس چہل و پنجم فرمودند کہ محبوبیت و نسبتی بہ حدّے ظاہر می شود کہ عین دائرہ باقی نماندہ و نصیبے و بہرہ از فوق تعین حبّی معلوم می شود۔ و صدیے کہ مناسب آن مقام ہست مفہوم گردیدہ عرض نمودم کہ بر ترقی از تعین حبّی صوم نذر کردہ بودم اکنون الفا کنم۔ فرمودند الفا کن۔ و در مجلس چہل و ششم بہ عنایت خلعت عالی و ترقی از تعین حبّی کما مرّ بہ اطلاع بخشیدند و در مجلس چہل و ہفتم بعد از ذکر معارف سنیہ و بشارت معیت در مقامات علیّہ و ترقی در سیر سابق فرمودند کہ سیر تو بمقام بلند رسید فی الحال مدرک نمی گردد کہ تا کسے دیگر بکدام مقام رسیدہ۔ و در مجلس چہل و ہشتم و نہم بہ حصول مقام صباحت و زینت آن موطن و بہرہ از مقطعات قرآنی بشارت فرمودند۔ و در مجلس پنجاہم کہ آخرین مجالس ہست بعد از توجّہ موجہ و نظر ولایت ثمرہ ذکر ترقی فوق التعینات فرمودند کہ لباس عالی و آرائش نفیس احمر مِمّا تَلْبَسُہُ النِّسْوَانُ مشہود می گردد۔ لیکن حکم قطعی

بہ محبوبیت از راہ احتیاط دُور ہست اگرچہ لباس لباسِ محبوبیت ہست و آرایش آرایشِ ملاحت

هٰذَا مِمَّا سَمِعْتُ فِیْ مَجَالِسِ التَّوَجُّهِ وَالسُّکُوْتِ وَهَا اَنَا اَذْکُرُ بَعْضَ مَا سَمِعْتُ مِنْ جَنَابِهِ الْعَالِیْ فِیْ غَیْرِ تِلْکَ الْمَجَالِسِ مِنْ هٰذَا الْقَبِیْلِ قَبْلَ الْاِنَابَةِ وَبَعْدَهَا

مِنْهَا روزے قریبِ ارتحالِ خازن الرحمۃ شیخی و والدی قدس سرہٗ فرمودند کہ من در روضۂ منورہ بودم درین ولا بہ خدمتِ ایشان التماس نمودم کہ بہ جانبِ فرزندان نگاہے بکنند و برائے قیام بجالِ طالبان عقبِ خویش یکے را از ایشان متعین فرمایند دیدم کہ ایشان غرقِ نعیمِ دار النعیم اند کہ ہرگز توجہ بہ جانبِ دیگر نمی کنند۔ باز گفتم کہ اہتمام بہ این امر ضرور است توجہ درین باب مبذول فرمایند۔ درونِ روضۂ مقدسہ تو حاضر بودی متوجہِ حالِ تو شدند و مہربانی عظیم دربارۂ تو نمودہ دستارِ شریف بر سرِ تو نہادند و سرِ ترا بہ ہر دو دست در کنار کشیدہ بر جبینِ تو بوسہ دادند۔ و این اوّل بشارتے ہست کہ ازان جنابِ عالی بہ ظہور آمدہ۔ مِنْهَا روزے فرمودند کہ مرا در معاملہ چنان نمودند کہ حضرت خازن الرحمۃ قدسنا اللہ سبحانہٗ بسرہ الاقدس بر مسندِ عالی کہ در کمالِ تزئین و آرایش ہست تشریف دارند و برابرِ آن مسندے دیگر ہست مِثْلُ ذٰلِکَ کَیْفِیَّةً وَّکَمِّیَّةً وَّحُسْنًا وَّجَمَالًا و بر آن مسند ترا نشاندند بعد ازان فرمودند کہ مماثلت ہر دو مسند دلالت می کند بر ظہورِ نسبتِ خاصۂ ایشان در تو۔ مِنْهَا روزے فرمودند کہ من در روضۂ منورہ بودم و تو نیز ہمراہ بودی دیدم کہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہٗ ترا خلعتے نفیس عالی عنایت نمودند بعد از عطائے آن خلعت آن چنان علو حاصل شد کہ سرِ تو بہ آسمان رسیدہ و این بشارت بہ دستخطِ مبارک در بیاضِ این حقیر رقم نمودہ اند۔ در ہمان ایام در مجالسِ مختلفہ بہ پنج خلعتِ نفیسہ دو از خازن الرحمۃ قدسنا اللہ سبحانہٗ بسرہ الاسنیٰ۔ و دو از حضرت

مجدد الف ثانی قدس سرہٗ یکے بہ طریق اجمال مبشر ساختند۔ باید دانست کہ این بشارات سنیہ قبل از انابت کرامت صدور یافتہ بود۔ وآنچہ بعد از انابت ظہور نمودہ آن را نیز در منصۂ ظہور آوردہ می شود۔ از انجملہ آن ہست کہ شب عرس خازن الرحمۃ قدس سرہٗ التماس عرض فاتحہ کردم قبول نمودند۔ ولمحہ متوجہ شدند۔ چون بیرونِ روضہ تشریف آوردند بجانب این فقیر نگاہے کردند۔ فرمودند کہ طرفہ زینتے وآرایشے امشب بر تو ظاہر می شد۔ وعجب آنے وشانے وحسنے وجمالے بر تو ہویدا بودہ۔ بالجملہ بہ چنین خلعتِ بلند فلک فرسائے کہ متلبس بودی کمتر یاد ہست کہ مثل آن بہ نظر درآمدہ باشد۔ از انجملہ آن است کہ شبے در ہفتم شہر ذی قعدہ سنہ یک ہزار وہفتاد وہفت درخدمت سراسر سعادت حاضر آمدم۔ ناگاہ بر آن مدار جہانے خلیفۃ الرحمانی واردے ظہور نمودہ پس بزرگ و بہ طفیل آن مظہر اتم برین مسکین نیز پرتو انداخت۔ چنانچہ این مسکین نیز از ان معنیٰ وکوفی الجملہ آگاہی یافتہ لیکن نمی فہمید کہ این امر جلیل القدر چیست ومہبط این سر عظیم اولاً بالذات الیشان کیست وچون این مقدمہ بہ عرض عالی رسانید استکشاف سر این معما نمودہ فرمودند کہ بر ما نسبتے عظیم القدر ظہور نمودہ بود وترا نیز بہرہ ونصیبے از ان مفہوم می شد بعد از ان بہ انبساط وابتشاش تمام این مصراع بر زبان گوہر افشان راندند۔ ع

گر دستان گرد کہ مے کم رسد بوے رسد

آخر الامر مخدوم مہربان صَاحِبُ اُلکَمَالِ وَالتَّکْمِیْلِ وَالعِرْفَانِ خواجہ محمد عبید اللہ از تعینِ آن نسبت جلیل الشان فرمودند کہ آن طلوعِ نسبتِ قیومیت بود کہ احیاناً از بطنِ بطون ظہور نمودہ جلوہ گری شود۔ عرض نمودند کہ بہرۂ از ان رسیدن بہ کسے بچہ معنی بود کہ شرکت برنمی تابد۔ فرمودند کہ این بہرہ وشرکت دررنگ آن ہست کہ سلاطین را در امور

مملکت اعوان و انصار باشند و هیچ تقصیر و نقص در سلطنت از آنها راه نیابد۔ بعد استماع این مقدمه آن مخدوم عالی مقدار به والده ماجده این مسکین تهنیه و ترحیب گفتند و شکر و سپاس الٰهی و دلالت نمودند۔ ازانجمله آن است که روزے مطالعهٔ نقائص و معائب خود نموده بعرضِ اشرف رسانیدم که حضرت سلامت راه ترقی برین عاصی کشاده است یا نه۔ فرمودند که یک چیزے دیگر هم مانده است عرض نموده که هنوز قطره از عمان است باز بر زبان گوهر فشان آوردند که بیشتر چه چیز مانده است۔ ازانجمله آن است که شبے بعضے نوافل را بوسیلهٔ آن عالی جناب به حضرت خازن الرحمة قدس سرهما گزرانیده بودم که ایشان حاضر شدند به لباسِ عجیب و زینتِ غریب و تو نیز به همان کیفیت لباس و کمیت بلا تفاوت ظاهر شدی و ایشان به شفقتِ تمام سر و روے ترا بوسه دادند و رضامندی بے حد ظاهر نمودند۔ ازانجمله آن است که روزے به کمال دستگیری این ذرّه را از خاک برداشته باوجِ رفعت رسانیدند و فرمودند که ترا بمقامے مشرّف ساخته ایم که تا حال هیچ کس را از یاران به آن نه رسیده وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔ ازانجمله آن است که روزے یک مسکین معروض نمود که تلقین و ارشاد طالبان و مسترشدان در بابِ فقیر مرضی است یا غیر مرضی است۔ بعد ادائے استخاره و توجه موجه بر روے مبارک به جانبِ این احقر نموده مکرّر فرمودند که ارشاد مرضی معلوم می شود وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ انتهٰی۔ و ازان جمله آن است که روزے به عرضِ عالی رسانیدم که نوافلِ لیلی و نهاری که به خدمتِ حضرت گزرانیدم لمحه متوجّه شده فرمودند که اجر و ثواب و برکات آن نوافل به این جانب وارد می شد بعد ازان همان برکات به جانبِ تو متوجّه می شد امّا به آن و شانِ دیگر۔ ازان جمله آن است که روزے کتابِ حصنِ حصین برائے صحتِ مرضِ ایشان بطریقِ ختم خوانده بودم و متوجّه شده فرمودند که انوار د

برکاتِ عظیم ظاہر می شود و گرد برگردِ خود حصنے مرتّب و متمثل می یابم للّٰہ الحمد کہ ازان مرض صحت یافتند۔ وازان جملہ آن است کہ روزے در روضۂ منوّرہ بعضے عباداتِ نافلہ بہ وساطت جنابِ عالی بہ جناب خازن الرحمۃ گذراندم فرمودند کہ عنایاتِ عجیب از جنابِ الیشان درباب تو معلوم می شد۔ چنان کہ از مرقدِ منوّر بیرون آمدند و سر و روے ترا بوسیدند و تنگ در بر گرفتند و سواے این مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی از عنایات و بشارات و خلعات از حضرت مجدّد الف ثانی و از حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما بیان می فرمودند کہ تفصیلِ آن موجبِ تطویل است۔ وازان جملہ آن است کہ حقایق آگاہ قدوۂ اہل اللّٰہ محمد نقشبند سلمہ اللّٰہ فرمودند کہ روزے مارا وقتِ خود خوش بود و بعضے دقایق مقامِ ملاحت بر من منکشف شد۔ درین ولا مشہود گشت کہ ترا ہم ازان مقام بہرہ و حظّے عنایت نمودند۔ و قیومیت عظیم از بارگاہِ صمدیت دربارۂ تو مفہوم گشت و خلعتِ عالی و مرصع معلوم گردید و ہم روزے فرمودند کہ وقتے متوجہ بہ جانبِ قُدس بودم پیاپے دربارۂ تو ندا می رسید کہ وے ازآنِ ماست و نیز این ندا را از آن حضرت جلّت عظمتہٗ دربارۂ تو می رسید مَقْبُوْلٌ مَقْبُوْلٌ مَغْفُوْرٌ مَغْفُوْرٌ وَاللّٰہِ مَغْفُوْرٌ۔ و در عالمِ مثال امرے متمثل شد کہ اظہار و افشاے آن مشروع نیست کہ داخل متشابہات و اسرار است۔ آخر الامر فقیر بعضے ازین مقدمات را بہ عرضِ اشرفِ حضرتِ الیشان رسانیدم بہ استماعِ این کلمات بشاش شدند و فرمودند کہ کانَ ہٰذَا مَکْشُوْفَنَا۔ وازان جملہ آن است کہ مخدومِ عالی قدر خواجہ محمد عبید اللّٰہ بعرضِ عالی رسانیدند کہ من در روضۂ منورہ بودم عنایت حضرت مجدّد الف ثانی دربارۂ فلانے یعنی ہٰذا المسکین مشہود می شد کہ دربارۂ احدے مثل آن مشہود نہ شدہ و بیک مجلس چند کرت وے را در بر گرفتند و تقبیل نمودند۔ فرمودند بلے برما نیز درباب وے از حضرت

ایشان کذا و کذا عنایت معلوم شده و ہم آن مخدوم و مخدوم زادہ خدا آگاہ چند بشارات علیہ کہ ہر یک این مسکین را از خاکِ مذلت بہ اوجِ عزت بلکہ بہ مقامے کہ اوج و عزت ہمہ از آنجا در راہ ماندہ می رسانید. از آن خلیفہ الٰہی نقل کردند اگر گنجایشِ وقت و حال شد در منصۂ ظہور تحریر خواہد آورد۔ از آن جملہ آن است کہ خدمتِ عالی منقبت شیخ سیف الدین نقل می فرمودند کہ حضرتِ ایشان ترا بہ شدتِ مناسبت بہ مقامِ ارشاد یاد می فرمودند و بشاراتِ شایستہ درباب تو بیان می نمودند۔ مخدوما از عنایات و بشارات آن مرکزِ دائرۂ ولایت کہ درین سہ سال دیدہ و شنیدہ اگر فرد فرد املا نماید سطرے از آن نہ تواند ظاہر نمود و شکر آن را خود اگر ہزاران ہزار سال بہزاران زبان اظہار کند رشحہ و شمہ از ان نہ تواند ادا نمود۔ مکاتیب علیہ کہ بنامِ این مسکین شرفِ صدور یافتہ مشحون بہ انواعِ معارف و حقایق از ولایاتِ نبوت و محبت و محبوبیت و عروج و نزول و غیر ذلک مِمَّا یَتَحَیَّرُ فِیْہِ الْعُقُوْلُ وَالْاَفْہَامُ بہ مطالعہ شریف در آمدہ باشد شرفاً و تبرکاً در خاتمہ این مکتوب چیزے از ان حُسْنًا لِلْخَاتِمَۃِ ایراد خواہد نمود۔ امید دار است کہ آن عنایات و بشارات آخر این دُور افتادہ را دستگیری خواہد کرد و از مکایدِ نفس و مفاسدِ این پر تلبیس رہائی خواہد بخشید و حسنِ بشارہ کہ بارہا بر لسانِ حق ترجمان گذشتہ و ہم از خامۂ عنبرین محرر گشتہ ظہور نماید۔ مخدوما حقایق و معارف کہ از غایتِ نازکی در قیدِ تحریر و تقریر نہ گنجد چندان از آن عالی جناب استماع نمودہ کہ گوشِ ہوش از ان لآلی متلالی اِلیٰ یَوْمِنَا ھٰذَا مملو است و خارقِ عادات و تصرفات و مکاشفات کہ از ان عروۂ وثقیٰ و ذروۂ علیا مشاہدہ نمودہ تا کجا بیان نماید۔ اگر خواستِ الٰہی است برخے تصرفات و کرامات را خود مشاہدہ نمودہ مرقوم ساختہ بخدمت خواہد فرستاد۔ و از آن جملہ آن است کہ در ذکرِ علوم و معارفِ علیا این مخلص را

مخاطب می ساختند و تا این حقیر حاضری بود به طرفِ دیگر متوجه کم می شدند۔ و از آن جمله آن است که اکثر امور را به استصواب و استفسار دور از کار بموجب وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ در منصّهٔ ظهور می آوردند بارها شده که امرے را از امور بعضے ملازمانِ حضور در خدمت سراسر معرفت دلنوز مقرر نموده حضرت ایشان این حقیر را از خانه و خانقاه طلب داشته اند که به لسانِ الهام ترجمان بیان فرمودند و در راے فقیر خلاف مقرر قوم صواب نموده و مطابقِ آن معروض داشته حضرت ایشان همچنان کردند و ثمرات و نتایجِ شایسته به ظهور آمده گاہے در بابِ این مسکین این کلمه می فرمودند که جَآءَ الْعَقْلُ۔ و از آن جمله آن است که گاہے به کمالِ عنایت از احوال بعضے یاران مخصوص خود ازین مخلص پرسیدند که فلانے در نظرِ توجه طور در آمده و تا کجا رسیده و آنچه به خاطرِ فاتر رسیده عرض نموده و مقبول افتاده و لہٰذا از احوال و مواجید باریافتگان و معتکفان حرم عالی نزد این سینه مجروح ساخته و از استعداد و همت آنها خبر داده و در اظهار بعضے از آن ممتنع نموده در باب بعضے اذن فرموده۔ از آن جمله آن است که عشرهٔ آخر ماه رمضان فقیر را براے امامت تراویح معین نمودند و موردِ عنایت و بشارات ساختند۔ روزے به خدمتِ سامی معروض داشت که حقیقتِ قرآنی را که فوق تعینات است در رنگِ دریاے عظیم یافتم و خود را و اقل قلیل را از اصحابِ حضرتِ ایشان دران اثنا دیدم عَلٰی تَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ به کمال عنایت فرمودند که ما را کجا یافتهٔ گفتم فوقِ آن مقام یافتم ما که وصولِ مقام را به عبارت کلمه اِنَّهٗ مَمْسُوْسٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ تعبیر فرمودند کَمَا وَرَدَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ و خود را نیز به طفیل حضرت ایشان از آن مقام بهره ور دیدم بلکه لطف عالی خود را دران مقام داخل یافتم۔ مخدوما به استماع این مقدمه شگفتگی تمام ظاهر ساختند و به شدند۔ حتی که به حقایق آگاه شیخ محمد فضل الله که

یکے ازان آشنایان بود۔ ازین معنی آگاہ ساختند و فرمودند کہ شمارا فلانے بہ چنین امر عالی بشارت می دہد وَقَدْ حَانَ اَنْ یُّوْفِیَ الْوَعْدُ مَا یُرَادُ الْمَکْتُوْبُ الْعَالِیْ کہ سابقاً مذکور آن شدہ بود۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ در بیان بعضے حقایق و معارف الٰہی بہ لسان فارسی و عربی در جواب مکتوب حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی قدس سرہٗ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ گرامی نامہ کہ از راہِ شفقت و لطف مرسول شدہ بود وُرود یافت بہ مطالعۂ آن بہرہ ور گردید بابے بود پُر از دقایق کتابے بود پُر از معارف و حقایق عبارات رنگینش بے غش بود و اشارات نازنینش دل کش ؎

نکتہایش ہمہ ہم رنگِ چمن　　کردہ بر دفترِ گل مشقِ سخن

جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَاَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ۔ مرقوم نمودہ بودند کہ وصول بسعادتِ ہویتِ ذاتیہ بہ سیرِ مستطیل صعب الوصول است وَاِلَّا فَالْحَقُّ سُبْحَانَہٗ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ قُلْتُ ہٰذَا فِی الْوُجُوْدِ اَمَّا فِی الْوِجْدَانِ فَہُوَ سُبْحَانَہٗ وَرَآءَ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءَ الْوَرَآءِ ؎

برگِ ہر رنگے بساز اے عندلیبِ بے نوا　　کاین گلے ما برنتابد ار براکب رنگ را

آنجا مستدیر در رنگ مستطیل در راہ ہست و اثبات مانند نفی ازانجا کوتاہ ؎

لَادَھُوْ زان سرائے روزہی　　باز گشتند جیب و کیسہ تہی

"دوہرہ"

بنت بکت لاستکم اکم کرمانہ جیون جہانہ　　جگ اکین بکہ ہن زہی ملی بہر سہر مانہ

عطارؒ فرمودہ ؎

با این ہمہ نزدیکی جاناں چہ بسے دوری ‎ ‎ درعینِ وصا ‎ ‎ تو گشت این ہمہ مہجوری

مرقوم بود لَا ثَمَّہ طَرِیْقٌ مَوْصُوْفٌ لَا مَامُوْنٌ وَلَا مَخُوْفٌ وَلٰکِنْ دُوْنَھَا قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَھَا خُیُوْفٌ ثُمَّ الطَّرِیْقُ اِلَیْہِ کَائِنٌ وَالسَّعْیُ ثَمَّہ ثَابِتٌ وَالْاَقْدَامُ فِیْہِ وَاقِعَۃٌ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ رمزیست بدان اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ اشارتے ست بآن قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عبارت ازان ست فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ دلالت برآن وآن دوبیت تازی کہ در ظہور لوز مطلوب و قصور طالب از ادراک آن مرقوم بود بغایت ذوقین ساخت لِلّٰہِ دَرُّ قَائِلِهَا وَرَاقِمِهَا نِعْمَ کَذٰلِکَ الْاَمْرُ فَھُوَ کَمَا قِیْلَ اَنْتَ الْحَمَامَۃُ عَلٰی شَمْسِکَ دَعْ نَفْسَکَ وَ تَعَالَ۔ وآنچہ در اشعار فارسی بیافتِ مطلوب وہم آغوشیِ محبوب ورموز بود ہر ہمہ دلسوز وسینہ افروز ست ومبنی از عرفان وصلِ عریان ست هَنِیْٓـئًا لَّکُمْ۔ اما باید دانست کہ این ہمہ از گلہائے گلشن تشبیہ ست واز شعبدہائے عالم سکر و مستی ومقام تنزیہ کہ اقرب الی الحضرت دانست چنین امور را برنتابد ع

آنجا ہمہ آن ست کہ برتر ز بیان ست

درآنجا جز حیرت ونکارت در دست نیست وجز عجز عن درک الحقیقت نقد وقت نہ ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چین ‎ ‎ کانجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ ؎

تو از خوبی نمی گنجی بہ عالم ‎ ‎ مرا ہرگز کجا آئی در آغوش

ازینجا ست کہ حُزن واندوہ ابدی دامنگیر بارگاہِ آمد ویاس وحرمان سرمدی خاصۂ خاصانِ درگاہ گشت۔ فَفِی الْخَبَرِ کَانَ عَلَیْہِ السَّلَام دَائِمُ الْحُزْنِ مُتَوَاصِلُ الْفِکْرِ ؎

دلہا ہمہ آب گشت وجانہا ہمہ خون
تا چیست حقیقت از پس پردہ برون

وآن دوہرہ کہ درمیان دشواری این راہ تحریر یافتہ خیلے دل نشین ہست بے تکلف ہمچنین است۔ صعوبت این طریق بیش ازین ہست مانا کہ مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام اشارت باین دشواری نمودہ آنجا کہ فرمودہ اِنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَۃً کَؤُوْدًا۔ ولیکن ؎

گر موج زند عنایت او
موران بکنند کار پیلان

فِی الْاٰثَارِ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ بِالضَّعِیْفِ مَا یَتَحَیَّرُ فِی الْقَوِیِّ ؎

عجائب رہِ عشق اے رفیق بسیار است
ز پیشِ آہوے این دشت شیر نر برمید

(دوہرہ)

سہی کر در ہم کوئل جہان رسار دکھو
کارج سہ کو جو کجیب سہی دہارد

(رباعی)

روزان بتو بودم ونمی دانستم
شب با تو غنودم ونمی دانستم
ظن بودم اکہ جملہ من بود منم
من جملہ تو بودم ونمی دانستم

گہہ قسم نمودہ اند نیز مخبر از وصال است و از باب غلبہ سکر وحال وَاِلَّا لَیْسَ عِنْدَ رَبِّکَ صَبَاحًا وَّلَا مَسَاءً۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ عنوان صحیفہ اجلال اوست وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ دیباچہ توقیع کمال او ؎

ابروے دوست کے شود دستکش خیال من
کس نزدہ است این کمان تیر مراد بر ہدف

وَمَا قِیْلَ لِیْ مِنْ قَبْلِیْ فَتَغَنَّیْتُ کَمَا غَنّٰی وَکُنَّا حَیْثُ مَا کَانُوْا وَکَانُوْا حَیْثُ مَا کُنَّا فَمِنْ ذٰلِکَ الْقَبِیْلِ وَالْاَقْلِیْسِ ہُنَالِکَ قَالَ وَلَا قِیْلَ وَلَا حَیْثُ وَلَا کَانَ وَلَا اِنْسَ وَلَا جَانَ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ کریمہ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔ نقادِ جوہر سالکان است۔ وَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰہِ الْاَمْثَالَ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ معیار جلیہ

علیہٗ عارفان ہمی بینی کہ پیشوائے محبان زخم لَنْ تَرَانِیْ بر داشت و سرِ دفترِ محبوبان ندائے لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ بشنید ہم بیشتر عنایت و ہم بیشتر مرقوم بود کہ نوشتہ بودند آنچہ سخن حق ہست در گفت نیاید ظاہراً مراد آن ہست کہ در گفت نہ آید بہ جہتِ قصورِ افہام مستمعین از ادراکِ آن۔ و اگر نہ سخن لفظے ہست عین گفتہ ہست و اگر نفسے ہست فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا وَلَہٗ بَیَانٌ کَلَّا بَلِ الْمُرَادُ قُصُوْرُ الْمُتَکَلِّمِ کَذَا اَمَرَّہٗ و مراد از سخن حق بیانِ حقیقت دانست کہ بدیہیت از طاقتِ بشر خارج ہست و بہ ظنّ و تخمین دران جا دم زدن سوءِ ادب فَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ہویدا ہست کہ آنچہ در درک ممکن و متناہی خواہد بود فَالْوَاجِبُ غَیْرُ الْمُتَنَاہِیْ تَعَالٰی شَانُہٗ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔ حضرت خواجہ بزرگ عَطَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ فرمودہ ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر حق ہست آن را بہ حقیقتِ کلمہ لا نفی باید کرد ؎

بس بے رنگ ہست یار دلخواہ اے دل　　قانع نہ شوی برنگ ناگاہ اے دل

فَالْحَاصِلُ اِنَّمَا کَانَ مُنَزَّھًا عَنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ بِہٖ یَکُوْنُ مُنَزَّھًا عَنِ التَّکَلُّمِ عَنْہُ بِالْاَوْلٰی لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ اَیْ تَصَوُّرُ کَانَ مِنَ الْفِکْرِ وَالْوَھْمِ وَالْاِنْتِظَارِ ؎

چسان نشان دہم بے نشانِ یکتا را　　کس چہ شرح دہد آشیانِ عنقا را

عزیزِ من آن را کہ خلعتِ کلام پوشانیدند و بہ نوید اِنِّیْ اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِیْ وَبِکَلَامِیْ معزز ساختند صدائے یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ بر آورد۔ آن را کہ جوامع الکلم عنایت کردند و بتاجِ معراج سابقیت و خاتمیت مکرم ساختند ندائے لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ در داد و سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ

عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ مثنوی ؎

اے از تو گمان خلق بس دُور　　حلوائے تو از پرِ مگس دُور
ہر کس کہ ز کنہِ تو سخن گفت　　خود گفت و ز گفتِ خود برآشفت
اے برتر از آن ہمہ کہ گفتند　　وانہا کہ پدید یا نہفتند
توحید تو ہر کہ ماند در قیل　　بر مورچہ زد عماریِ فیل

اَمَّا قَوْلُكُمْ فَمَا مِنْ عَيَانٍ اِلَّا لَهٗ بَيَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ نَعَمْ لٰكِنْ مَا كَانَ عَالِيًا مِنَ الْعَيَانِ كَانَ خَالِيًا مِنَ الْبَيَانِ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ فِيْ قَوْلِهِمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ طَالَ لِسَانُهٗ ذٰلِكَ مِنْ مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَالشُّيُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَاَمَّا قَوْلُكُمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ فَمِنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمُعَرَّاتِ عَنِ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ فَاِنَّهٗ مَجْهُوْلُ الْكَيْفِ مُطْلَقًا قُلْتُ فَمِنَ الْاَوَّلِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ صِفَةٌ مِّنَ الصِّفَاتِ وَلِذَا صَدَّرَ الْكَرِيْمَةَ بِاسْمِ الصِّفَةِ دُوْنَ اسْمِ الذَّاتِ وَمِنَ الثَّانِيْ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى حَيْثُ دَبُّهُمُ الْمُوْحٰى بِهٖ وَاَضَافَ الْعَبْدَ اِلٰى هُوِيَّةِ الذَّاتِ وَكَاَنَّهُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَبْهِمُوْا مَاۤ اَبْهَمَ اللّٰهُ اَيْ لَا تَبْحَثُوْا عَنِ الذَّاتِ تَعَالٰى فَاِنَّكُمْ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْا كَشْفَ الْغِطَاۤءِ عَنْ وَجْهِ الْكِبْرِيَاۤءِ لِلّٰهِ دُرُّ قَائِلٍ ؎

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان　　چون بہ عشق آیم خجل باشم ازان

دیگر عیان را چه بیان۔ نکته چون نماز مقرب ترین اعمال است و مورد تجلیات و مشاہدات حدیث نفیس اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ و خبر معتبر اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی السَّجْدَۃِ شاہد عدل برین مدعا است۔ بسیار است که سالک را در حین ادائے آن توہم ہم آغوشی مطلوب بے حجاب و ہم دوشی محبوب بے نقاب پیدا شود و در مظہر و ظاہر و صورت و حقیقت از فرط تعشق و تعطش تفریق نه نماید۔ بنا بران در جمیع ارکان آن حکم به تکبیر نمودند و تسبیح مَرَّۃً بعد اُخْرٰی امر فرمودند اَیْ مَا خَطَرَ مِنَ الْوِصَالِ بِبَالِکَ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ مُنَزَّہٌ عَنْ خَیَالِکَ۔ حافظ شیراز از توہم وصول سالک که در ورود تجلیات و مشاہدات ناشی می شود و فی الحقیقت نه آن چنان است درین بیت خبر داده ؎

عکس روئے تو چو در آئینهٔ جام افتاد   عارف از خندهٔ مے در طمع خام افتاد

یعنی وصول عارف که محلّ نشاط محبت است که بسبب ذہول نقوش ماسوا است مورد تجلی ذات که وجه کنایت ازان است گردد و کیفیت باطن از اول صد چندان ترقی نماید و شگفتگی تمام و فرخندگی مالا کلام دران ظہور فرماید ناچار عارف در طمع وصال و وصول به اصل بے پردهٔ ظلال افتد نه داند که اَلتَّجَلِّیْ اَیْ تَجَلِّیْ کَانَ لَا یَخْلُوْا عَنْ شَائِبَۃِ الظِّلِّیَّۃِ فَاِنَّ ظُھُوْرَ الشَّیْءِ فِی الْمَرْتَبَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالثَّالِثَۃِ ؎

خلق را روئے کے نماید او   در کدام آئینه در آید او

فَاِنْ قِیْلَ فَاِذَا لَا یُمْکِنُ الْوُصُوْلُ اِلَی الذَّاتِ اَصْلًا وَقَدْ نُقِلَ عَنْ کِبَارِ الْمَشَائِخِ اَلْوُصُوْلُ اِلَیْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ ؎

دانش من نیست جز تجلّی ذات   ذات بر من زده است راه صفات

وَقَالَ غَيْرُهٗ ؎

حقا کہ رسیدہ ایم بے ساخت
از اسم و صفت گذشتہ با ذات

وَاَقْوَالُ الْمَشَايِخِ فِی هٰذَا كَثِيْرَةٌ جِدًّا حَيْثُ لَا يَكَادُ يُنْكِرُ مَنْطُوْقُهَا قُلْنَا نَحْنُ لَا نُنْكِرُ الْوُصُوْلَ اِلَى الذَّاتِ مُطْلَقًا بَلْ اِنَّمَا نَمْنَعُ الْوُصُوْلَ اِلٰى كُنْهِ الذَّاتِ وَ دَرْكِ كَيْفِيَّتِهٖ بِطَرِيْقِ الْحُصُوْلِ۔ وَاَمَّا الْوُصُوْلُ بِلَا كَيْفٍ وَبِغَيْرِ اِدْرَاكٍ فَمُمْكِنٌ بَلْ وَاقِعٌ وَلَهٗ اَمَارَاتٌ وَبَرَاهِيْنُ كَمَا تَقَرَّرَ اَرْبَابُهَا۔ ازان جملہ آن است کہ گرانی ابدی باوجود این وصول دامن گیری باشد و اندوہ و حزن دائمی باوجود این دولت ہرگز مفارقت نمی نماید وَذٰلِكَ لِاَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا فُقْدَانُ التَّلْوِيْنِ وَالتَّلَذُّذِ الَّذِیْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِی التَّجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِيَّةِ وَقَدْ يَاْنَسُ الْبَاطِنُ بِهٖ كُلِّيًّا وَالثَّانِیْ عَدَمُ اِحَاطَةِ السَّالِكِ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بِوُسْعَةِ الذَّاتِ مَعَ كَمَالِ تَعَطُّشِهٖ وَتَشَوُّقِهٖ لِاَنَّهٗ وَاِنْ كَانَ الْبَسْطُ لَبَسِيْطٌ وَلٰكِنَّهٗ اَوْسَعُ وَسِيْعٌ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِلَا كَيْفٍ۔ درین مقام عارف حکم مستسقی دارد کہ ابدالآباد ازان سیر نہ گردد و نہ آن مقام را کران پدید آید و نہ آن را غایت و نہ این را نہایت نہ آن را انجام و نہ این ماسرانجام ع بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی — شیخ عطار فرماید ؎

نمی بینی کہ شاہے چون پیمبرؐ
نہ دیدہ فقر گل تو رنج کم بر

یعنی وصول بہ مرتبہ کہ فوق بر آن متصور نہ باشد و در خزانۂ جبروت جوہرے کہ توان احتیاج بدان برہانی نہ ماند محال است وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ۔ اگر گویند آن را کہ نہ دانند و نہ شناسند چگونہ طلبند۔ و چون در پیے آن جگر کباب و دیدہ پر آب کردند گوئیم دانستن و شناختن شرطِ طلب نیست۔ آوازۂ شاہدِ حسن حریفِ عشق را بے قرار و بے آرام می سازد

وگفتگوے جمالِ محبوب سوداے محب را در جوش وخروش می آرد چنین گلہا درین وادی بسیار می شگفد وچنین نیرنگیہا درین راہ چندان می تراود این از دیوانگیہاے عشق بازان واین از شگفتگیہاے جان گدازان ست ع عشق چنین بوالعجبیہا باشد۔ مولوی عبدالرحمن جامی می فرماید ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　بسا کین دولت از گفتار خیزد

آرے مقتضاے ادب این ست ولایقِ کبریائی معشوق چنین ؎

این عشق ز عاشقان عجب نیست　　معشوق شناسی از ادب نیست

ثُمَّ لِيُعْلَمْ اَنَّ الذَّاتَ تَعَالٰى كَمَا لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَّلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ كَذٰلِكَ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَّلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ مِثْلُ الرُّؤْيَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ نُؤْمِنُ بِهَا وَلَا نَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔

اگر گویند پس فرق در مبتدی ومنتہی چیست چہ ہر دو در سوز وگداز اند وہر دو طالب این راز ونیاز۔ لکن فارق فریقین یافت مقصود ست پس در ہر دو مفقود ست واگر حزن واندوہ ست خود در ہر دو گروہ ست۔ گوییم مبتدیرا نایافت حقیقی ست ومنتہی را صوری۔ گریۂ مبتدی از راہ حجابہا ست وگریۂ منتہی از مشاہدۂ عظمت وکبریا۔ او ہنوز در پردۂ سبعین الف حجاب ست این در شعشعانِ انوارِ قدم بے تاب۔ او بارِ ہستی از دوش نینداختہ این بارِ عظمتِ او برداشتہ۔ او از لباسِ مائی ومنی برنیامدہ این بخلعتِ وجودِ موہوب مکرم آمدہ۔ او از خیال وظلال نہ وارستہ۔ این از ظل واصل درگذشتہ۔ او پاے از آفاق وانفس نکشیدہ این از ہمہ آن بالا رسیدہ اَيْنَ بُكَاءُ الْمُرِيْدِ مِنْ بُكَاءِ الشَّيْخِ بالجملہ درپئے کہ جانِ جہان جہانے باید کند از اسم ورسم واز نام ونشان وارستہ قبلۂ توجہ تنزیہ مطلق وغیب صرف باید نمود اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ ع آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد طلبم۔

وَقَعَتِ الْكَلَامُ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ وَالْمَطْلُوْبُ هُوَ الْقُرْبُ لَا الْاِدْرَاكُ ــــ دوہرہ

نانو نخالو اکا اور مارک لاکی جانو
جاتی جاتی جہان سکئے تہان نہ کانو نہ تھانو ؎

گرفتم ناید این عنقا بدامم
تنید نہلے دامش را غلامم

کسے را گرچہ برگ این سفر نیست
بہ از سودائے او چیزے دگر نیست

وَلْنَخْتِمِ الْمَكْتُوْبَ بِكَلَامِ الْمُجَدِّدِ اَلْفِ ثَانِیْ قَدَّسَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِسِرِّهِ الْاَسْنٰی۔ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِمْكَانَ مِرْاٰةً لِلْوُجُوْبِ وَصَيَّرَ الْعَدَمَ مُظْهِرًا لِلْوُجُوْدِ وَالْوُجُوْبِ وَاِنْ كَانَ صِفَتَیْ كَمَالٍ لَهٗ سُبْحَانَهٗ فَهُوَ تَعَالٰی وَرَآءَهُمَا بَلْ وَرَاءَ جَمِيْعِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَوَرَاءَ جَمِيْعِ الشُّيُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَوَرَاءَ الظُّهُوْرِ وَالْبُطُوْنِ وَوَرَآءَ الْبُرُوْزِ وَالْكُمُوْنِ وَوَرَآءَ التَّجَلِّيَاتِ وَالظُّهُوْرَاتِ وَوَرَآءَ الْمُشَاهَدَاتِ وَالْمُكَاشَفَاتِ وَوَرَاءَ مَحْسُوْسٍ وَّمَعْقُوْلٍ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ؎

چگویم با تو از مرغے نشانہ
کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

ز عنقا ہست نامے پیش مردم
ز مرغ من بود آن نام ہم گم

فَلَا يَصِلُ حَمْدُ حَامِدٍ اِلٰی جَنَابِ قُدْسِ ذَاتِهٖ بَلْ مُنَزَّهٌ عَنْ جَمِيْعِ الْمَحَامِدِ دُوْنَ سُرَادِقَاتِ عِزَّتِهٖ فَهُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَيْهِ نَفْسَهٗ وَحَمِدَ ذَاتَهٗ بِذَاتِهٖ فَهُوَ سُبْحَانَهُ الْحَامِدُ وَالْمَحْمُوْدُ وَمَا سِوَاهُ عَاجِزٌ عَنْ اَدَاءِ الْحَمْدِ الْمَقْصُوْدِ۔

انتہی کلامہ القدسی۔ ہیہات قلم بوقلمون درکف اندیشہ گداخت۔ ع
زنگ آخر شد و نیرنگ ز تصویر نہ شد

عرفان پناہا! اطالت معاوضہ از راہِ معارضہ و معاوضہ نیست بلکہ از راہِ نیم خامی و تنک جوشی است معاف فرمایند۔ اَلْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ در بیانِ گرفتاری چون بہ بیچون بہ دختر نیک اختر بادشاہ مدظلہ صد دیانت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؎

ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ ہرچہ نہ یادِ تو فراموش بہ

حیران است چہ نگارد و چہ املا نماید اگر حرفے گوید از دگوید تواند گفت و بجز لاف و گزاف نخواہد رفت ـ ع ـ اگر را با مگر تزویج کردند۔

از اینہا بچہ آید کاشکے نام۔ پس با این نارسائی سخن از بارگاہ کبریائی نارسائی است و با وجود آن ظاہر و باطن کلماتِ پاکان بر زبان آوردن دوکان آرائی است شکم از لقمہ پُر از شبہ و دل حرص اندوز حرف شبلیؒ و جنیدؒ و سریؒ از خیرہ سری است۔ و اگر از غیرِ او سخن گوید حیفِ وقت و حیفِ مقال۔ وقت عزیز کہ نفیس ترین متاع است در پئے خسیس ترین اشیا صرف نمودن نازیبا است و جواہر گران قیمت را بہ جوز و مویز در رنگِ طفلان باختن نہ رعنا است۔ حدیثِ نفیس لِمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ ثُمَّ يَذْكُرُ غَيْرَهٗ سامعہ افروز شدہ باشد۔ بعد ازین نہ گفتن را راہ است نہ مرد و زن را یارا۔ بشنو بشنو ہرچند نہ شایانِ اویم امّا آخر از آنِ اویم ہرچند نہ محرمم امّا از طائفۂ آن حرمم ؎

گرچہ در سیری نہ شایانِ توام این قدر بس کز گدایانِ توام
گرچہ پیشت کم پیامِ من برند این قدر بس کز تو نامِ من برند

چه از وا اگر توام گفت اما از دیگرے توام نشنفت۔ اگرچه با او نه همرازم اما با دیگرے نپردازم اگرچه او نه از آنِ من باشد۔ امّا من نه از آنِ دیگرے باشم۔ هرچند او در پے من بود حاشا که من پے دیگرے باشم ع برمن بسے بگزیده تو بر تو کسے نه گزیده من

این مشتِ خاک از دیارِ اوست خارِ گلزارِ اوست فدائے اوست گدائے اوست مجنونِ اوست مفتونِ اوست شیدائے اوست رسوائے اوست دل دادهٔ اوست بخاک افتادهٔ اوست غمناکِ اوست سینه چاکِ اوست گلِ پژمردهٔ اوست شمعِ افسردهٔ اوست دیدهٔ پُرآب از اوست جگر کباب از اوست۔ اگرچه هست از اوست اگر نیست از اوست اگر خار هست از آنِ اوست اگر گل هست از بستانِ اوست۔ با این کج مجی از و گویاست د باچنین نارسی و نارسائی اگر جویاست اورا جویاست۔ مثنوی

همیں بس گرچه من کاسد قماشم   که در سلکِ خریدارانش باشم
بلے آن را که چشمِ دوربین هست   ولے با داغِ حسرت همنشین است
بغیر از دست آرامے ندارد   به خود قطعاً سرانجامے ندارد

این داغ به از هزار باغ و ایاغ است و این سوز و گداز بهتر از نعمت و ناز هست۔ اَمَّا مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ۔ ع لذت این مے نشناسی بخدا تا نه چشی۔ دَرُّ قَائِلِهٖ

یکے به برگِ خزان گفت زرد رو ز چهٔ   بگفت تا که نه دانی بهارِ معذوری

وَنَخْتِمُ الْمَكْتُوْبَ بِالْمُنَاجَاتِ ؎

خداوندا به زخمِ سینه شان   به موے از جنونِ دل پریشان
به شور انداخته دیوانهٔ چند   به خرمن سوخته پروانهٔ چند
به آهِ بیکسان و نالهٔ شب   به صبحِ صادقان و بانگِ یارب

که این گم کردہ را راہ بنماے　　گدا را رہ به گنج شاہ بنماے
مس قلبم ز عشقت کیمیا کن　　بر و سکه ز داغ بے دوا کن
ز سوداے سرش افسر عطا کن　　ز اشک لعل گون گوهر عطا کن
سر این ذره را از مهر بر ساز　　سرو کارش بکن از سر خدا ساز
دلش را نغمه ساز عشق گردان　　زبان مضراب ساز عشق گردان
دو چشم از لخت دل گوهر فشان کن　　مرا فارغ ز یاد بحر و کان کن
چو پروانه درین دیرم مگردان　　به فانوس خیالم دل مسوزان
دلے خواهم ز عشقت حیرت انگیز　　چو اخگر از شرر پیمانه لبریز
توئی کز آئینه صورت نمائی　　بروے دل در عرفان کشائی
تو گنجانی درون غنچه صد رنگ　　گذاری گنج وحدت در دل تنگ
که آرد جز تو اے نقاش بے رنگ　　ز شاخ خشک نے گلهاے آهنگ

مکتوب پنجاه و هفتم۔ جواب مکاتیب به حقایق آگاه خدمت میاں محمد رضا دهلوی قدس الله سره العزیز صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْجَدَنَا فَوَجَدْنَاهُ۔ وَاَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فَعَرَفْنَاهُ۔ اَرْسَلَ اِلَیْنَا بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا فَتَبِعْنَاهُ۔ اَنْزَلَ اِلَیْنَا کِتَابًا مُّبِیْنًا فَتَلَوْنَاهُ۔ فَتَجَلّٰی لَهٗ بِجَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ۔ وَعَزَّزَ لَنَا بِنَوَالِهٖ وَوِصَالِهٖ۔ قَهَرَ عَلٰی قِلَالِ وُجُوْدِنَا فَجَعَلَهَا دَکًّا دَکًّا۔ ظَهَرَ عَلٰی مَعَالِمِ قُیُوْدِنَا فَمَا اَبْقٰی۔ مَا عَیْنًا وَلَا اَثَرًا اَرَیْنَا عَظَمَتَهٗ فَتَحَیَّرْنَا زَمَانًا سَقَیْنَا خَمْرَتَهٗ فَتَمَلَّأْنَا بِهَا عِیَانًا۔ رَاَیْنَا بِعَیْنِ الْمُکَاشَفَةِ فَعَشِقْنَا۔ شَاهَدْنَا بِبَصَرِ الْمُعَایَنَةِ فَشَغَفْنَا وَعَرَجْنَا مِنْ سِفَا

إِلٰى حَضْرَةِ ذَاتِهٖ وَعَامَلَ مَعَنَا بِمَا يَجْرِيْ بِكَمَالَاتِهٖ وَكَلِمَاتِهٖ۔ ثُمَّ بِمَا لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا يَدُقُّ صِفَاتُهٗ وَكَتْمُهٗ آحْظٰى لَدَيْهِ وَأَجْمَلُ هٰذَا۔ وَأَمَّا الْعَطَشُ فَبَاقٍ۔ مَا لَمْ تَلْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ وَيَتِمَّ الْمِيْثَاقُ۔ وَيَنْتَهِي الْمَسَاقُ فَيَوْمَئِذٍ يَنْعَدِمُ الْفِرَاقُ وَعَلٰى ذٰلِكَ شَدَدْنَا الْوَثَاقَ إِنَّا يَا مَوْلَانَا نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَلٰى مَقُوْلِنَا ذٰلِكُمْ وَعَلٰى جَمِيْعِ صَنْعِنَا بِوَسِيْلَتِكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ۔ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ طَالَعْنَا الرَّقِيْمَتَيْنِ وَتَعَزَّزْنَا بِحَقَائِقِهِمَا وَمَعَارِفِهِمَا وَتَشَرَّفْنَا بِإِشَارَاتِهِمَا وَبِشَارَاتِهِمَا أَكْرَمْتُمُوْنَا أَكْرَمَكُمُ اللّٰهُ عَزَّزْتُمُوْنَا عَزَّزَكُمُ اللّٰهُ وَنَحْنُ وَإِنْ كُنَّا فِي الْبَاطِنِ مَعَكُمْ وَلٰكِنَّ الظَّاهِرَ يَتَمَنّٰى ظَاهِرَكُمْ ؎

ہر چند کہ ہست یار پیوستہ بدل
در دیدہ بدیدن آرزوے دگر ست

وَالْمَرْجُوُّ مِنْ مَكَارِمِكُمُ الْعَلِيَّةِ أَنْ لَّنْ تَزَالُوْهُ فِيْ دُعَائِنَا وَإِمْدَادِنَا وَشَفَاعَتِنَا فَإِنَّا نَرَلْكُمْ فِيْ عِنَايَتِهٖ وَكَرَامَتِهٖ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ وَفِيْ قُرْبِ مَكَانَتِهٖ لَدَيْهِ تَعَالٰى شَأْنُهٗ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اخوی شیخ محمد خلیل اللہ بخدمت گرامی مذکور خواہند نمود ان شاء اللہ العزیز فَالْمَرْجُوُّ أَتَوَجُّهُكُمْ فِيْهِ شاہ بدالاسلام مَعَ الْمَسْتُوْرَاتِ الصَّالِحَاتِ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَأَمَانِهٖ وَأَلْطَافِهٖ فقرا بعرض سلام مصدع اند و امیدوار دعوات ظہر الغیب اند دیگر رسالہ خیر الکلام کہ احقر الانام بتسوید آن موفق شدہ اخوی اعزی بہ خدمت گرامی خواہند رسانید بمطالعہ سامی مشرف فرمایند

مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ در بیان بشارات عالیہ بہ حقائق آگاہ میاں عبد الرحیم برادر میاں محمد رضا دہلوی قدس سرہما صدور یافت۔

سُبْحَانَ مَنْ وَجَدْنَاهُ أَقْرَبَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ وَأَبْصَرْنَا بِهٖ وُجُوْدَنَا

اَبْعَدَ مِنْ کُلِّ بَعِیْدٍ۔ شَاهَدْنَا فَعَشِقْنَا۔ عَرَفْنَاهُ فَشَغَفْنَا۔ تَجَلّٰی لَنَا فَمَحَوْنَا۔ تَبَدّٰی لَنَا فَعَلَوْنَا۔ عَرَجَ بِنَا فَاَمَاتَنَا۔ وَاَفْنَانَا ثُمَّ اَنْزَلَنَا فَاَحْیَانَا فَاَبْقَانَا۔ ثُمَّ اَکْرَمَنَا بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَعَزَّزَنَا بِالْمُکَاشَفَةِ وَالْمُعَایَنَةِ بَشَّرَنَا بِالْمَحْبُوْبِیَّةِ وَالْمُرَادِیَّةِ وَالْعِرْفَانِ۔ وَالسَّابِقِیَّةِ وَالتَّرَابِحِیَّةِ وَالْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ۔ وَشَرَّفَهُمَا بِمَا لَا سَمِعَتْ اُذُنٌ وَلَا رَأَتْ عَیْنٌ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ ثُمَّ وَثُمَّ۔ مکتوبِ گرامی مشتمل انواع عنایات والتفات و متضمن اسرار و حقایق ذات وصفات بود نیازمند بجان مشتاق را معزز ساخت مراتب اشتیاق کہ مرقوم شدہ بو نائرہ آرزوے دریافت تمام یافت آن جناب ولایت مآب را دامان زن گردید و بحر مواج تشوق و تعشق را در جوش آورد۔ احقر نیز در اوقاتِ مخصوصہ چہ در روضۂ منورہ مجدد الف ثانی قدس سرہٗ وچہ در امکنۂ متبرکہ دیگر بہ دعائے ظہر الغیب ایشان رطب اللسان است۔ و ترقیاتِ درجاتِ ایشان خواہان ؎

بار دیگر ما بہ قصہ آمدیم ما ازان قصہ برون خود کے شدیم

وَجَدْتُکُمْ خَائِضًا فِیْ بِحَارِ الْوِلَایَةِ الْخَاصَّةِ وَمُتَحَقِّقًا بِالْکَمَالَاتِ الطَّرِیْقَةِ الْعَلِیَّةِ النَّقْشْبَنْدِیَّةِ مُحَقِّقًا بِالْکَمَالَاتِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِیَّةِ الْقَادِرِیَّةِ فَکَذٰلِكَ لٰکِنَّهٗ دُوْنَ ذٰلِكَ بَلْ بِبَعْضِ اَنْوَارِ الطَّرِیْقَةِ الْعَالِیَةِ الْاَحْمَدِیَّةِ اَیْضًا هٰذَا وَالْعِلْمُ لِذِی الْعَلِیْمِ تَعَالٰی ثُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا قُلْتُ وَصَنَعْتُ وَاُشْهِدُکُمْ عَلٰی ذٰلِكَ وَلَمْ نَزَلْ نَرْجُوْا مِنْ دَعَوَاتِکُمْ فِیْ اَوْقَاتِکُمْ وَاَذْکَارِکُمْ اَجْرٰی لِذٰلِکُمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ فقیر زادہا و ملا فتح محمد سلام خیر الختام می رسانند۔

مکتوب پنجاہ ونہم۔ در بیان منع انکار اولیاء ومواخذہ بر ظاہر کلام الیشان و اثباتِ قطبیت حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی مدظلہ العالی و در تردید محمد شریف راہونی بہ غلام مصطفیٰ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی امابعد صلاح وفلاح آمین شیخ غلام مصطفیٰ نقل نمود کہ ملا شریف راہونی بر مکاشفہ کہ مردم از تو روایت دارند کہ مقبولِ او مقبولِ ماست و مردودِ او مردودِ ماست بحث دارد و منطوقِ آن را انکار می نماید۔ محذو ما عم نیست زیرا کہ اگر این مکاشفہ صادق ہست از نفی او منتفی نمی شود واز اثبات محو او محو اثبات نمی گردد۔ ع چراغ مقبلان ہرگز نمیرد۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ واگر بالفرض کاذب ہست احتیاجِ تردید وتکذیب کسے نیست اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَہُوْقًا عزیزِ من این دار دار العمل ہست کار باید کرد واز رد وقبول شریف و وضیع نباید اندیشید حقیقتِ معاملہ فردا جلوہ گر خواہد گشت۔ صدق وکذب ہر یک نزدِ او سبحانہٗ ہویدا خواہد گردید قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ہُوَ اَہْدٰی سَبِیْلًا۔ المنۃ لِلّٰہ کہ ملحوظِ نظر ما سوی او نیست مخطورِ خاطر ماعدائے او نہ۔ کار با اوست اسرار با اوست۔ مطلوب اوست محبوب اوست قطعہ

کَلَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیَاتُ مَرِیْرَۃٌ　　لَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ
لَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ　　وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابٌ

معلوم نیست کہ وجہ تکذیب او از امورِ ثلثہ کدام یک ہست۔ انکارِ اصل الہامات و کراماتِ اہل اللہ ہست یا ثبوت چنین امر عالی نسبت باین عاصی یا ثبوتِ این مکاشفہ

بعینها درباب کسے اگر اوّل ہست پس قائل آن قابلِ جواب نیست کہ مخالفِ اہلِ سنّت است وموافقِ اہلِ اعتزال او در ایّامِ صحبتِ فقرا از عقائدِ اہلِ بدعت تبرّیٰ تمام ظاہر می نمود و آثارِ صدق ہم مفہوم می گشت معلوم نیست کہ باز چہ گل شگفتہ وکدام خار در پائے او خلیدہ۔ واگر ثانی ہست می تواند چہ این حقیر بہ چندین این معائب و نقائص متّصف ہست پس ثبوت چنان امر بہ چنین بے قدر محلِ تردّد بود لیکن اگر براہِ حسنِ ظن می رفت ونظر بر رحمت بے علت می کرد مسلمانے را از وعید وَتَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْھُھُمْ مُّسْوَدَّۃٌ خائف می دانست اغلب کہ تا بسرحدِ انکار نمی افتاد وپا در وادیِ مخالفت نمی نہاد اے عزیز این قدر باید اندیشید کہ اگر این امر من اللہ ہست پس فی الحقیقت این معارضہ با او ست سبحانہٗ فَیُوْشَکُ بَلْ لَا یَشُکُّ اَنْ یَکُوْنَ صَاحِبُ المعارضۃِ مُوْرِدًا لِلْمُقَدِّمَۃِ الثَّانِیَۃِ مِنَ الْمُکَاشَفَۃِ ؎

ای زدہ بر بے خبران ذوالفقار
برتنِ خود می زنی ہان ہوش دار

واگر من اللہ نیست پس لا اقلّ از غیبت نمی گذرد وَھِیَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا فَالْحَذَرُ عَلٰی کُلِّ التَّقَیُّدِ یُرِیْنِ فَخَتْمُ مُخِّ التَّصَوُّفِ تَرْکُ الْمِرَاءِ روزے این درویش در منزلِ خویش با دوستے صحبت داشت اتّفاقاً بیرونِ منزل شخصے شکوہٗ عزیزے نمود بگوشِ این درویش خواند بہ آن بہ ابرو اشارہ کردم کہ بشنو چہ می گوید۔ آخر الامر در عالَمِ باطن چنان نمودند کہ گوئیا ہر دو دستِ من بہ خون رنگین ہست۔ گفتم این چہ حال ہست گفتند کہ این خونِ آن عزیز ہست کہ غیبتِ آن کردہ۔ گفتم بیش ازین نیست کہ بہ ابروے برائے استماع قولے کہ شخصے می گفت کردہ بودم۔ گفتند آن حرفِ غیبت مسلمانے بود تو بہ استماع آن دلالت نمودی۔ آخر الامر متنبّہ شدم و از آن عزیز استعفا نمودم۔ غرض از ایراد این نقل آن است

که تا بدانی که یک اشارهٔ ابرو درین باب چون مثمر چنین معنے باشد قیاس باید کرد که خوض درین باب مثمر چه چیزها باشد إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ واگر ثالث است هم ممنوع است زیرا که چون اصل الهام ثابت شد هر چه بر آن متفرع بود نیز ثابت باشد إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مُخَالِفًا لِلنُّصُوْصِ الْقَطْعِيَّةِ وَلَيْسَ فَلَيْسَ وَإِنْ ادَّعَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمُ الْإِيْرَادُ وَعَلَيْنَا الْجَوَابُ۔ اگر گویند الهام مثمر قطع نیست پس به موجب آن حکم بر مغیبات نتوان کرد فَإِنَّ الْحُكْمَ عَلَى الْغَيْبِ مَمْنُوْعٌ در جواب آن اولاً به طریقِ منع گوییم أَيْ لَا نُسَلِّمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُثْمِرٍ لِلْقَطْعِ كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ ثانیاً بطریقِ معارضه گوییم که خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ مِنْ هٰذِهِ الْمُطَابَقَةِ الْعَلِيَّةِ از راهِ الهام و فراست حکم نموده آمدند و بموجب آن همواره عمل فرموده وَصَارَ هٰذِهِ الْمَعْنٰى فِيْمَا بَيْنَهُمْ كَالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ فِي الْأَنَامِ مَسِيْرَةً عَلَى الْأَعْلَامِ لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا عَنِيْدٌ جَاهِلٌ مِنَ الْعَوَامِّ وَلْنَذْكُرْ هٰهُنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا مُنَاسِبًا لِلْمَقَامِ سر سلسلهٔ خواجها حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ فرموده که بر افعالِ اهل اللّٰه انکار منمائے که منکرِ ایشان هرگز رستگاری نیابد۔ شیخ الاسلام فرموده که خداوندا هر کرا بر اندازی با ما در اندازی۔ شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ فرموده ؎

شیخ زنجانی ولیِّ خاص حق — با ورع کو برده در عالم سبق
گفت هر کو گفتهٔ این قوم را — بشنود از غیر وحی جان فزا
نورِ ایمان محو گردد از دلش — خود نباشد غیر ذلت حاصلش
زانکه تصدیقِ کمالِ اولیاء — واجب آمد بر همه خلق ای کیا

مولوی فرماید که ؎

منکرِ این قوم این دم در نظر　　شد مثّل سرنگون اندر سقر

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ فرمایند کہ ببارگاہِ صمدیت عرض کردم کہ ہر چہ من گویم و خواہم آن شود۔ بعد از ردّ و بدل خطاب شد کہ ہر چہ تو خواہی ہمچنان شود۔

حضرت مجدّد الف ثانی فرمودند (رضی اللہ عنہ) الٰہی چیست این کہ بہ اولیاے خود کردی کہ باطنِ ایشان زلالِ خضر ہست ہر کہ قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت۔ و ظاہرِ ایشان سمّ قاتل ہر کہ بہ آن نگریست بہ موتِ ابدی گرفتار آمد۔ ایضاً فرمودہ اما شخصے کہ منکرِ آن بزرگ ہست یا آن بزرگ ازو در بار ہست ہر چند بہ ذکرِ الٰہی تعالیٰ و تقدس مشغول ہست اما از حقیقت و ہدایت محروم ہست ہمان انکارِ او سدِّ راہِ او می گردد حقیقتِ ہدایت از وے مفقود ہست صورتِ رشد ہست صورت بے معنی قلیل النفع ہست و جماعہ کہ اخلاص و محبّت بہ آن عزیز دارند ہر چند از توجّہ مذکورہ و ذکرِ الٰہی تعالیٰ شانہٗ خالی باشند نیز ایشان را بواسطۂ مجرد محبّت نورِ رُشد و ہدایت می رسد۔ ایضاً فرمودہ کہ این دُور افتادہ را از خاکِ مذلّت برداشتند و این ندا در سرِ او در دادند کہ غُفِرَتْ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ و بہ تکرار این معنیٰ نواختند بہ حدّے کہ گنجایشِ ریب نماند۔ ایضاً فرمودہ سعادتِ خود در قبولِ پیر باید دانست و شقاوتِ خود در ردِّ او نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ رضاے حق سبحانہٗ را در پسِ پردۂ رضاے پیر داشتہ اند تا مرید خود را در مراضیِ پیر گم نہ سازد بہ مرضیاتِ حق سبحانہٗ نہ رسد۔ آفتِ مرید در آزارِ پیر ہست۔ ہر ذلّتے کہ بعد ازان باشد تدارکِ آن ممکن ہست۔ اما آزارِ پیر را ہیچ تدارک نہ توان نمود۔ آزارِ پیر بیخِ شقاوت ہست مر مرید را۔ عِيَاذًا بِاللهِ سُبْحَانَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔ خلل در معتقداتِ اسلامیہ و فتور در احکامِ شرعیہ از نتائج

وثمراتِ آن ہست از احوال و مواجید کہ بباطن تعلق دارد خود چہ گوید اثرے از احوال اگر باوجود آزار پیر باقی ماندہ از استدراج باید شمرد کہ آخر بہ خرابی خواہد کشید و غیر از ضرر نتیجہ نخواہد داد وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ زبدۂ عارفان میر محمد نعمان سرورِ انس و جان را علیہ الصلوٰۃ والسلام الاتمان والاکملان در واقعہ دیدہ کہ بہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطاب می فرمایند کہ یا ابابکر فرزندی میان محمد نعمان را بگو کہ ہر کہ مقبولِ شیخ احمد ہست مقبولِ ماست۔ ہر کہ مقبولِ ماست مقبولِ خدا ہست و ہر کہ مردودِ شیخ احمد ہست مردودِ ماست و ہر کہ مردودِ ماست مردودِ خدا است۔ بعد ازان باز فرمودند کہ مقبولِ تو و مردودِ تو نیز ہمین حکم دارد فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فِيْ حَقِّ هٰٓؤُلَآءِ فَهُوَ جَوَابُنَا وَمَا نُقِلَ عَنِ الْمُنْكِرِ اَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ مَخْصُوْصٌ بِالْاَنْبِيَآءِ فَغَيْرُ مَرْضِيٍّ وَمَرْدُوْدٌ بِالْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَغْضَبْتَ بِلَالًا فَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَ بِالْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ مَنْ عَادٰی لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ ماناکہ از رد و قبول کفر و اسلام فہمیدہ باشد وَهٰذَا مِنْ قُصُوْرِ الْفَهْمِ وَاٰفَتُهٗ مِنْ عَدَمِ الْمُمَارَسَةِ بِكُتُبِ هٰذِهِ الطَّآئِفَةِ الْعَلِيَّةِ ثَالِثًا بطریقِ حل گوییم کہ حکم بر غیب نمودن بہ طریقِ قطع ممنوع است اِلَّا مِنْ حَيْثُ الظَّنِّ مِثْلُ الْاَحْكَامِ الْفِقْهِيَّةِ فَاِنَّ حِلَّهَا ظَنِّيَّةٌ وَالْفُقَهَآءُ يَحْكُمُوْنَ بِاجْتِهَادِهِمْ حَرَامًا وَحَلَالًا مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ وَالْاِلْهَامُ اَوْلٰی مِنَ الْاِجْتِهَادِ عَلٰی مَا حَقَّقَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اگر گویند کہ حضرت مجددؒ در مکتوبے فرمودہ کہ در احکام الہیہ احتمالِ خطا ہست و در ماسبق و مواضع دیگر منع ریب شک می نمایند وجہ تطبیق چیست گوییم کہ خطا منافی حکم بہ منع شک نیست زیرا کہ شک در مساوی الطرفین ہست وَالْمَفْرُوْضُ هٰهُنَا الظَّنُّ وَلَا يُنَافِيْهِ

اِحۡتِمَالُ الۡخَطَآءِ وَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ وَاقِعًا وَلَنَا غَیۡرُ ھٰذَا الۡجَوَابِ جَوَابٌ حَسَنٌ اَعۡرَضۡنَا عَنۡ اِیۡرَادِہٖ لِقُصُوۡرِ فَہۡمِ الۡعَوَامِ۔ اے عزیز اگر منکرِ این قولِ خازن الرحمۃ را کہ دربارۂ این آوارہ وارد شدہ واو ترجمہ نمود کہ نُوۡدِیۡتُ فِیۡ حَقِّہٖ اَنَّہٗ ضَمِنَ لَکَ کَمَا کُنۡتَ اَنۡتَ لِاَبِیۡکَ فراموش نمی ساخت شاید از استبعاد این امر باز می ماند۔ واگر مکتوبِ حضرت قطب الاقطابی را کہ بنامِ این گمنام شرفِ صدور یافتہ وحسنِ اختتامِ آن بہ این کلمۂ مبشرہ واقع شدہ کہ احقر شمارا از خاصان می شمرد۔ وقربِ شمارا بیش از بیش می فہمد بنظرِ انصاف مطالعہ می نمود۔ اغلب کہ در قبولِ آن توقف نمی ورزید۔ دیگر استماع یافتہ کہ درباب قطب الربانی امام الزمانی شیخ محمد نقشبند ثانی سلمہ اللہ نیز سخنانِ ناملائم می گوید و بر خصائص وکمالاتِ ایشان رنگِ انکار ظاہر می نماید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ؎

ترسم آن قوم کہ بر دردکشان می خندند در سرِ کارِ خرابات کنند ایمان را

مناقب وکمالاتِ آن جناب در رنگِ آفتابِ عالمتاب ساطع ولائح ہست از انکارِ منکران مستتر نہ گردد واز کوری خفاش نشان جمالِ باکمالش نقصان نہ پذیرد ؏

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

دربزرگی این صاحبِ دولت بس است مکاتیبِ علیۂ حضرت قطب الاقطابی کہ بنامِ ایشان صدور یافتہ مِنۡہَا الۡمَکۡتُوۡبُ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی چہ نویسد کہ از مطالعہ رقعہ شریف کہ مشتمل بر الہاماتِ عجیبہ وتکریماتِ سنیہ کہ بہ آن ممتاز وسربلند شدہ اند چہ قدر خوش وقت وسربلند گردید وآنچہ از اسرارِ خلت ومحبت وتحقق بہ آن کہ از

لوازم الاستتار است بإجمال مرقوم نموده بودند و مشاهدهٔ انوار و برکاتِ این شهر مبارک و معاینه نمودن فتح آسمانها و ابواب جنان به وضوح پیوست این امورے است که دیدهٔ عقل و پاے فکر در درکِ آن خیره و در راه است جز به انوارِ الٰهی و تائیداتِ نامتناهی به آن نه توان پے بُرد احتیاج بتصدیق این حقیر ندارد وَمَعَ ذٰلِکَ تصدیق در تصدیق است۔ واقعه که دیده اند و تعبیر آن خواسته محتاج به تعبیر نیست از کمالِ مناسبتِ معنوی خبری دهد تا بجاے رسیده است که به اتحاد کشید و شرکت در معاملات پیدا شده و جهتِ تاکید بر رویا کفایت نانموده الهام باین معنی فرموده وَالسَّلَام۔ اے عزیز نمی دانم که این انکار او از کدام راه است از راهِ حسد است وَلَا عِلَاجَ لَهٗ فَاِنَّهٗ مِنْ خُبْثِ الْبَاطِنِ وَلَا يَنْفَعُهٗ مِرَآءُ الظَّاهِرِ وَ لِيَقْرَءْ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرَاهِيْمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا۔ وَقَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یا از راهِ علو و بزرگی آن مقامات و رفعت و عظمت آن کمالات است پس انکارِ آن غایت بسے استبعاد است و تحجیر است مر جوادِ مطلق را حق سبحانهٗ از آن بزرگ تر است که از قدرتِ او چیزے بیرون رود وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می کرد

یا از راه آنکه آن بزرگ را قابلِ این همه کمالاتِ علیه نمی دانند بلکه شرطِ کمالاتِ باطن حشمت و شوکتِ ظاهری انگارند فَهٰذَا اَفْحَشُ مِنَ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ مُشَابِهَةٌ لِقَوْلِ فِرْعَوْنَ حَيْثُ قَالَ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

مُقْتَرِنِيْنَ وَقَوْلُ قُرَيْشٍ حِيْنَ قَالُوْا لِسَيِّدِ الرُّسُلِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٌ۔ وَقَالَ تَعَالٰى فِيْ رَدِّهِمْ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهُ لَيْسَ ذُوْ كَرَامَاتٍ ظَاهِرَةٍ وَهُوَ بَاطِلٌ لِاَنَّهُ يُنْقَلُ مِنْهُ الثِّقَاتُ خَوَارِقَ كَثِيْرَةً وَكَرَمَاتٍ عَظِيْمَةٍ وَاَنَا رَاَيْتُ مِنْهُ اُمُوْرًا عَجِيْبَةً خَارِقَةً لِلْعَادَةِ وَرُبَّمَا اَخْبَرَنَا بِاُمُوْرٍ قَبْلَ وُقُوْعِهَا وَوَقَعَ كَمَا اَخْبَرَ وَلَوْ سَلَّمَ ظُهُوْرُ عَدَمِ الشَّيْءِ مِنْهَا لَا نَقْدَحُ فِيْ كَمَالِهٖ اَصْلًا لِاِتِّفَاقِ اَهْلِ الْحَقِّ عَلٰى عَدَمِ شَرْطِ الْكَرَامَةِ لِلْوَلِيِّ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ لَوْ كَانَ هٰذَا الرَّجُلُ كَمَا يُقَالُ لَانْكَشَفَ اَمْرُهُ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ زَمَانِهٖ وَهُوَ اَيْضًا بَاطِلٌ لِاَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ فَمَا ظَنُّكَ بِالْوَلِيِّ عَلٰى اَنَّا اَنْ نَقُوْلَ اَمْرُهُ مَا اخْتَفٰى عَلٰى اَصْحَابِ الْكَشْفِ الصَّحِيْحِ وَالْفِرَاسَةِ الْمُسْتَقِيْمَةِ اَلَمْ تَرَ اَنَّ جُمْهُوْرَ الْاَحْمَدِيَّةِ اِعْتَرَفُوْا بِكَمَالِهٖ وَجَلَالَةِ قَدْرِهٖ وَفَازُوْا بِصُحْبَتِهِ الشَّرِيْفَةِ وَاٰثَرُوْا عَلٰى مَشِيْخَتِهِمْ مُلَازَمَةَ الْعَتَبَةِ وَرَئِيْسُ الْاَحْمَدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ اَلشَّيْخُ مُحَمَّدُ يَحْيٰى سَلَّمَهُ اللّٰهُ يُثْنِيْ عَلَيْهِ وَيُصَدِّقُهُ فِيْ مَعَارِفِهٖ وَيُرْسِلُ اَوْلَادَهٗ اِلَيْهِ لِلْاِسْتِرْشَادِ وَشَيْخُنَا الْكَامِلُ الْمُكَمِّلُ اَلشَّيْخُ مُحَمَّدُ فَرُّخْ يُعَظِّمُهُ كَثِيْرًا وَيَقُوْلُ اِنَّهُ اَمِيْرُ الْقَافِلَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَلَا يَضُرُّهُ عَدَمُ اِدْرَاكِ سَائِرِ النَّاسِ مُعَامَلَتَهُ قَالَ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَيْفَ يُدْرِكُ اَهْلُ الْوِلَايَةِ الْمُعَامَلَاتِ

التي نشأت من كمالات النبوة واقتبست من أنوار الرسالة فضلا
عن سائر الناس. أو يقول المنكر أو كان مثل هذه الكمالات ثابتة
له لم يتوصل أحد أهل الطلب إلى غيره ولم يشد الرجال إلى من
سواه من المشايخ ضرورة أن إرشاده أتم وفيضه أعم فهذا
ليس بشيء لأن هذا فرع معرفته واشتهاره في العالم كما هو
وأما وصول الفيض فلا يتوقف على ذلك وشاهده ما ذكره المجدد
رضي الله عنه في المبدء والمعاد على أنا نقول أخذ الطريقة العلية
وطلب على يده من الرجال والنساء من أهل الهند ويمن والحرمين
الشريفين والروم والشام وما وراء النهر ألوف كثيرة لا يحصى عددهم
وقدوة اہل اللہ مخدومی شیخ عبید اللہ می فرمودند که زمانے یاد دارم که حضرت خازن
الرحمة و قطب الاقطابی قدس سرہما در رنگ قران السعدین دریکجا موجود بودند
و در نواحی شہر مردے خود را به شیخی فرانموده بود ہر دو حضرت به اتفاق از نقصان او
خبری دادند مع ذلک ہزاران مردم عوام از پے شہرت ترک استقبال این قبلتین
نموده به آن جانب رومی آوردند إلى أن بلغ الكتاب أجله فعلمنا أن
كثرة المريدين لا تدل على كمال الشيخ ولا قلتهم على نقصه أصلا
ای عزیز ہر چند آزمود و تأملها نمودم آن بزرگ را ہرگز مشتاق خودنمائی و مسند
آرائی و سیر سرگرمی در وے نیافتم در رنگ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ به این مقوله لبریز
ہست که ما را برائے پیری و مریدی نیافریده اند با ولایت من کار و بار دیگر است
درین ضمن ہر کرا مناسبت بود اخذ فیض نمود ہر کرا مناسبت نه بود محروم ماند انگارم

که اگر این بزرگ را سر و برگ مشیخت می بود کما حقهٗ باین معنی می پرداخت، هیچ مریدے در پیشِ شیخے دیگر رجوع نمی آورد و هیچ طالبے صادق قبلۂ توجہ دیگرے را نمی ساخت بلکہ از کثرتِ اہلِ ارادت در خانہ و خانقاہ یک قدم جا خالی کسے نمی یافت

اگر آن سروِ گل چہرہ شود روئے چمن آرا
ز ہر شاخے ہزاران قمری شہباز برخیزد
شود از خونِ بسمل دستِ گلچین دامنِ صحرا
بعزمِ صید گر آن شوخِ تیرانداز برخیزد
چو غنچہ چاک گردد گل رخان را خلعتِ خوبی
اگر آن سروِ بالا با قبائے ناز برخیزد
بیا در وادیٔ وحدت قدم نہ از سرِ ہمت
کہ ہر مرغے ازین جا عاقبت شہباز برخیزد

وَيَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهٗ يُنْقَلُ مِنْهُ اَسْرَارٌ عَظِيْمَةٌ فِيْ غَايَةِ الْكَثْرَةِ وَالتَّوَفُّرِ اَنَّ مِثْلَهَا لَمْ يُنْقَلْ مِنَ الْاَكَابِرِ اِلَّا بِطَرِيْقِ النُّدْرَةِ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ اَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَعَطِيَّتَهٗ اَوْسَعُ مِنْهُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمُ۔ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَاقِلًا عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ یاد دارم که حضرت خازن الرحمۃ قدس اللہ سرہٗ قبل از ارتحالِ خود بیک روز فرمودند دش

مرا میدانے بزرگ که از عرصهٔ زمین اوسع می نمود ظاهر ساختند دیدم که آن تمام عرصه خیمهاے عالی نصب کردند چنانچه جاے خالی اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ به نظر نمی در آمد وهزاران هزار بزینت و آرایش موجود ند گفتم این جماعه کیانند گفتند این عساکر که می بینی همه واقعه نگارانِ عبادتِ تو بودند اینک صلوٰة اینک زکوٰة نویسان اینک صیام نویسان اینک فلان اینک فلان گفتم سبحان اللّٰه عبادتِ من معلوم است این همه مردم چه چیزی نوشتند گفتند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ مَا يَتَّفِقُهُ كَثِيْرًا مِمَّا تَقُوْلُ مِنَ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ فَلَعَلَّ بَعْضُ ذٰلِكَ نَشَأَ مِنْ مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ وَاِنْ كَانَ بَعْضُهَا صَحِيْحًا لٰكِنْ نَظَرُوْهُ بِشُبْهَةٍ فِي الْكُلِّ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ لَمَّا ثَبَتَ جَلَالَةُ قَدْرِهٖ وَعُلُوُّ دَرَجَتِهٖ فِي الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰى وَشَيْخُهُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيْ وَصَدَّقَهٗ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ كَمَا ذُكِرَ وَكَمَا سَنَذْكُرُهٗ اِنْدَفَعَ ذٰلِكَ الْاِحْتِمَالُ لِاَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْعَارِفِ مُنَزَّهٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ كَمَا ذَكَرَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبَعِيْدٌ مِّنَ الْاِنْصَافِ كُلَّ الْبُعْدِ نَفْيُ مَا لَا يُدْرَكُ كُرْمَهٗ لِاِحْتِمَالِ قُصُوْرِ الْفَهْمِ اَوْ اَمْرٍ اٰخَرَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى شِكَايَةً عَنِ الْكُفَّارِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۔ ای عزیز قطع نظر از کمالات مذکور این بزرگ را صادق القول می دانند یا نه۔ اگر نمی دانند فَاَيْنَ الْمَفَرُّ مِنَ الطَّرِيْقَيْنِ اَلْخَلَّةُ مِنْ وَرَعِهٖ وَتَقْوٰهُ وَتَصْدِيْقُ شَيْخِهٖ تَحْرِيْرًا اَوْ تَقْرِيْرًا وَثَنَاءَهٗ عَلَيْهِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى كَادَ هٰذَا الْاَمْرُ اَنْ يَكُوْنَ مُتَوَاتِرًا فِيْ اَصْحَابِهٖ

قدس سرہ۔ واگر صادق می دانند پس باید کہ البتہ اقرار بہ منصب قیومیت او بکنند زیرا کہ آن بزرگ در مکاتیب شریفہ خویش این معنی را منقولًا عن شیخہ القطب الربّانی نمودہ است کما سیجیئ فلما ثبت ہذا الامر ثبت سائر معارفہ بالضرورۃ قلت لو لم یثبت شیئ من فضائلہ غیر ہذا المنصب العلیۃ لکفت فی شرفہ وعلو شانہ وتفردہ ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو صنوبر است
شمشاد سایہ پرور من از کہ کمتر است

فالحذر کل الحذر من انکارہ فانہ یورث الحرمان الابدی علی ما سبق من کلام المجدد رضی اللہ عنہ ؎

تو آسان مپندار انکار ما
گران است بسیار آزار ما

گویند منصب قیومیت فرع ثبوت اصالت است و ثبوت اصالت محل تردد است زیرا کہ آن مخالف منطوق عبارت مکتوب حضرت قطب الاقطابی است کہ در باب اسباب اصالت تحریر یافتہ است و آن این است کہ بیش از دو سہ کس معلوم نیست کہ باین کرامت ممتاز باشند گوییم کہ منطوق این عبارت قلت اسباب این معنی است نہ حقیقت عدد کما ہو الظاہر فلا یدل الا علی النفی و آنچہ از لفظ مبارک نقل کنند کہ نفی ما عدای خود فرمودہ اند بعد تقدیر ثبوت نقل حمل آن قبل از ظہور این امر در باب دیگرے باید کرد فصار منسوخا کما قال حل المعارف فی مکاتیب المجدد رضی اللہ عنہ وناہیک قدوۃ فی ہذا الامر اثبات شیخہ القطب الربانی ہذہ المعنی لنفسہ الشریفۃ مع ان المجدد رضی اللہ عنہ نفاہ عن غیر نفسہ الکریمۃ لان زیادۃ لنفسہ مقبولۃ ومؤید این معنی وسند این مدعی است آنچہ حقائق آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری

نقل می کنند کہ چون من بعرض عالی حضرتِ ایشان رسانیدم کہ فقیر بعضے اعضائے خود را بہ این دولت یعنی طینتِ اصالت مشرف می یابم فرمودند کہ می تواند و تنقیح آن بر وقتِ دیگر موقوف داشتند۔ غفران پناہ مخدومی شیخ عبید اللہ نزد جماعۃ کہ احقر یکے از آنہا بود نقل نمودند کہ حضرت قطب الاقطابی قدس سرہٗ نزد من فرمودند کہ آن اسرار لازم الاستتار کہ از زبانِ درفشان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ استماع یافتہ بود و ما ہرگز آن را بر زبان نیاوردہ بودیم و ہیچ یکے را از آن محرم نہ ساختہ بعد از چندین سال ہمان اسرار از زبان محمد نقشبندؒ شنیدیم۔ و آن خلعتِ ارشاد کہ ما را از مجددؓ رضی اللہ عنہ رسیدہ بود از ما بہ محمد نقشبند رسید۔ و این معنی را آن صاحبِ دولت در مکاتیبِ علیہ خود با چندین شواہد بینات و چندان معارف و اسرار از خلت و محبوبیت و امامت مطلق ایراد نمودہ اند اِنْ شِئْتَ تَفْصِیْلَهَا فَعَلَیْكَ بِهَا وَنَحْنُ نُوْرِدُ فِیْ کِتَابِنَا عُکُوْسًا مُوْجِزًا مِنْهَا تَتْمِیْمًا لِلْفَائِدَۃِ وَتَحْسِیْنًا لِلْخَاتِمَۃِ۔ اگر گویند کہ از جملہ ملہمات آن بزرگ اشارت طینت اصالت است مر چندی را از اصحاب خود۔ و آن امریست بزرگ و موجب مساوات است بہ اربابِ آن دولت و مزیت بر غیر ایشان از حضرات وَهُوَ خِلَافُ الْمُعْتَقَدِ گوییم کبری ممنوع است زیرا کہ اصالت باوجود آنکہ مقامے ست عالی و کمالے است متعالی۔ اربابِ این مقام فی الحقیقت انبیائے کرام اند عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ و بہ طفیل آن بزرگواران ہر کرا بہ این دولت سرفراز و ممتاز سازند لیکن موجب فضل است نہ افضلیت پس می تواند کہ در حضرت رفیع الدرجات آن قدر مناقب و فضائل باشد کہ در ان اربابِ اصالت نہ باشد۔ پس بعضے از ان عدیل اصالت بود و بعضے از ان کہ آن حضرت بہ آن مقامات ممتاز اند و بے شرکت بہ آن کمالات متحقق اند موجب مزیت و زیادتی

بر آنها مثل الخلفاء الراشدین رضوان الله تعالیٰ علیهم۔ وَقَدْ حَقَّقْتُ هٰذَا فِیْ غَیْرِ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ حاصل کلام آن شد که عزیزان مذکور را بر حضرات اندرین رهگذر اصلا مزیت لازم نیاید۔ اے عزیز بر تو فضلے املا نمائیم تا این شبهه بشراشرها محو و متلاشی گردد و بعد ازان هیچ گونه درین باب تردد نماند۔ بدان و آگاه باش که این حقیر ازان پیر روشن ضمیر حل این شبهه خواسته بودم فرمودند که اصالت بر سه نوع است و هر یکے را ازان انواع ثلثه احکام و آثار علیحده است۔ قسم اول آنست که انبیاء علیهم السلام بآن ممتاز اند دیگرے را دران مدخل نیست وَمِنْ اَحْكَامِ الشَّرْعِ وَعَدَمِ حَيْلُوْلَةِ اَحَدٍ بَيْنَ صَاحِبِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى۔ ثانی آنست که بقیه طینت یکے ازین بزرگواران صاحب شرائعے را مشرف سازند یعنی عضوے از اعضاے آن سعادت منش ازلی را به آن بقیه نعیه متصور سازند وَمِنْ اَحْكَامِهٖ وُصُوْلُهٗ اِلٰى مَقَامِ النَّبِيِّ الَّذِيْ تَشَرَّفَ بِفَضْلِ طِيْنَتِهِ الطَّيِّبَةِ وَعَدَمِ تَوَسُّطِ اَحَدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حَضَرَاتِ الذَّاتِ بِالْاٰخِرَةِ۔ ثالث آنست به لونے و بهره از طینت یکے ازآن حضرات علیهم التسلیمات سعادت مندے را مشرف سازند و عضوے را از اعضاے آن برگزیده حق به آن لون ممتزج نمایند وَمِنْ لَوَازِمِهِ الْوُصُوْلُ اِلٰى مَرَاتِبِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ وَيُرْجٰى رَفْعُ التَّوَسُّطِ مِنْ بَيْنِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تعالیٰ بِشَرْطِ الْاِسْتِقَامَةِ وَكَمَالِ مُتَابَعَةِ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْفَرْقَ الَّذِيْ ثَبَتَ بَيْنَ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى۔ وَالثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ الْفَرْقُ بَيْنَ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا فَمَثَلُ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى اَوَّلًا وَالْفِرْقَةُ الثَّانِيَةُ ثَانِيًا مِثْلُ عِبَادِ اللهِ الَّذِيْنَ حَظُّهُمْ عَيْنَ

الْكَافُوْرِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۔ اَذْ مِثْلُ الْفِرْقَةِ الثَّالِثَةِ مِثْلُ الَّذِيْنَ نَصِيْبُهُمْ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۔ قَالَ عَمَّ مِنْ قَائِلٍ كَرِيْمًا۔ بعد ازان فرمودند که بودن تفاوت در مراتبِ اصالت از لسانِ گوهر فشان حضرت ایشان در طریق حرمین الشریفین استماع یافته بود۔ پس اگر با چندے را از اصحاب خود بہ قسم اخیر مبشر ساخته باشیم چه جائے تردّد باشد و کدام مظنّهٔ مساوات با حضرتِ عالی درجات بود۔ و با این همه حق سبحانهٗ قادر است که پس ماندگان را با پیش روان هم عنان فرماید و لاحقان را به طفیل سابقان از سابقان گرداند وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ اے عزیز امت امتِ محمدی است و ملت ملتِ مصطفوی است اینجا از ظهور حق چنین غرائب چه عجب در اینجا از طلوع چنین کواکب کدام تعجب۔ پیر انصار قدس اللہ سرّهٗ فرموده ؎

صد هزاران همچو موسیٰ مست در هر گوشه
رَبِّ اَرِنِیْ گو شده دیدار جویان آمده

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ عُلَمَاۤءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاۤءِ بَنِیْ اِسْرَاۤئِيْلَ گویند اصالت امریست پس عالی ارباب آن باید که اهلِ ریاضات شاقّه و مجاهدات شدیده باشند۔ گویم که جواب همان کلمه حضرتِ خواجه بزرگ است قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ که ما فضلیانیم۔ جانِ برادر اگر ریاضات و مجاهدات سبب چنین امورِ عظام می بود بایست که متقدمین اولی والنسب می بودند به آن از خاندانِ احمدیه و سلسلهٔ رحمانیه وَنَحْنُ نَرٰى جَمَاعَةً مِنْهُمْ مَعَ حُصُوْلِ الْكَمَالَاتِ الْخَاصَّةِ وَالْبِشَارَاتِ الْمُخْتَصَّةِ بِهٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ فِیْ ثَرْوَةٍ وَغِنًى بَلْ فِیْ اِمَارَةٍ وَتَوْلِيَةٍ وَلَا يُذْكَرُ عَلَيْهِمْ مَعَ اَنَّهٗ يُذْكَرُ فِیْ حَقِّهِمْ اُمُوْرًا مُمَاثِلَةً لِلْاَصَالَةِ اِنَّ اَوْلِيَاۤئِیْ تَحْتَ قِبَاۤئِیْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِیْ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاۤءَتْ

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ۔ قَالَ خَازِنُ الرَّحْمَةِ وَالْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُمَا هٰذِهِ الْأُمُورُ مَوْهِبَةٌ صِرْفَةٌ لَيْسَ فِي حُصُولِهَا سَبَبٌ مِنَ الْأَعْمَالِ وَالْأَفْعَالِ وَلَيْسَ فِي ثُبُوتِهَا مَدْخَلٌ لِلْكَسْبِ وَالتَّعَمُّلِ فِي أَيِّ حَالٍ بَلْ هِيَ عِنَايَةٌ أَزَلِيَّةٌ خَصَّهَا اللّٰهُ فِي عِلْمِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالَتِهِمْ قَالَ تَعَالٰى نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔ اگر گویند آن بزرگوار خویشتن را بر مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تفضیل می دہد و این خلاف معتقد سلسلۂ حنفیہ است۔ گوییم این نقل موضوع و مفتری است زیرا کہ این احقر از ایشان استکشاف این معنیٰ نمودہ فرمودند مَعَاذَ اللّٰهِ مَا أَنَا قُلْتُ هٰذَا وَهُوَ كَمَا قَالَ الْمُعَانِدُونَ فِي حَقِّ الْمُجَدِّدِ قُدِّسَ سِرُّهُ أَنَّهُ يُفَضِّلُ نَفْسَهُ عَلَى الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَيْسَ هٰذَا أَوَّلُ قَارُورَةٍ كُسِرَتْ فِي الْإِسْلَامِ۔ اے عزیز بہ مجرد قول نمام و غماز جرأت نمودن بر اہل اللہ بلکہ بر ادنائے مسلمانے از مسلمانی دور است و طعن و طرد خواص بلکہ عوام الناس بہ محض گفتۂ اہل عناد از طریقۂ صلاح و تقویٰ بعید چہ بلا شد طریقۂ حضرات عالی درجات تا حال محو نہ شدہ است و گلہائے بیزدِ اخلاقِ ایشانان ہنوز پژمردہ نہ گردیدہ۔ این ہمہ زاغ و زغن درین گلزار اسرار از کدام راہ در آمدہ و این ہمہ خار و خاشاک درین حدیقۂ انیقہ چگونہ پیدا گردیدہ۔ عزیز من ہنگامہ برپا داشتن و معائبِ اہلِ حقوق در رنگ حقایق و معارف مذکور ساختن از شریعت است یا از طریقت یا از مروت۔ بزرگان فرمودہ اند کہ اگر کلمۂ موہمہ از زبان یکے ازین طائفہ سر بر زدہ باشد حتی المقدور در تاویلِ آن باید کوشید و بر معانی معروف حمل باید نمود نہ آن کہ آن را بر معنی غیر واقع فرود آوردہ ابلہانِ چند را در شورش آرند۔

ومنتسبانِ ایشان را بہ زعمِ فاسد وظنِ کاسد از اہلِ جہالت وضلالت شمرند۔ اے عزیز اگر این گفتگو بہرِ رعایتِ طریقہ است پس آدابِ حقوق نیز از آن جملہ است واگر بہرِ شریعت است پس طریقش ہمان است کہ حق سبحانہٗ بہ آن دلالت فرمودہ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ کَرِیْمًا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ عجائب کارے است زلتے کہ از بزرگانِ سابق بہ وقوع آمدہ ہر چند صراحۃً خلافِ شریعت است در تاویلِ آن کوشش می نمایند وحسنِ ظن را درباب آنہا لازم وواجب می شمارند واگر در مَا نَحْنُ فِیْہِ اِیْہَامُ زلتے در طریقت از تفوہِ عوام کالانعام فرو گرفتہ یا شنید آن را نمکِ مجلس می سازند۔ درِ راہِ حسنِ ظن را مسدود ساختہ حصائدِ السنہ را مطلق العنانی می نمایند۔ قَائِلِ لِوَائِیْ اَرْفَعُ مِنْ لِوَاءِ مُحَمَّدٍ را ناجی دانند وکاملے را بہ سبب تہمتِ خلافِ طریقت غیر ناجی شناسند۔ این چہ انصاف است۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی است

عزیزِ من اگر وقوعِ چنین امر را بہ ایشان علیٰ فرضِ المحال منسوب نمایم بیش از خطائے کشفی کہ در رنگِ خطائے اجتہادی معفو است نسبت نتوان کرد۔ واین ہمہ کمالات را بہ سبب زلتے برباد نتوان داد۔ نمی بینی کہ حضرتِ امیر کرم اللہ وجہہٗ بر حضرتِ ذی النورین خود را رضی اللہ عنہ تفضیل می دادند وَھُوَ خِلَافُ جُمْھُوْرِ الْاُمَّۃِ بَلْ کَافَّۃِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ یَعْتَذِرُوْنَ مِنْہُ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْمَ۔ اَنَّ ذٰلِکَ مُؤَدّٰی اجتہادہٖ فَلَا یُلَامُ عَلَیْہِ وَکَیْفَ یُلَامُ وَھُوَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِبْنُ عَمِّ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَھُوَ الَّذِیْ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ بِطُرُقِ السَّمَآءِ مِنْ اَحَدِکُمْ بِطُرُقِ الْاَرْضِ فَالْحَذَرُ کُلَّ الْحَذَرِ مِنْ ھٰذِہِ الْجُرْأَۃِ فِیْ حَقِّ الْاَکَابِرِ رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اے عزیز این حقیر از سرگذشتِ خود می نویسد به گوشِ ہوش استماع باید نمود۔ چون این ہمہ کمالاتِ آن بزرگ بر السنۂ انام از خواص و عوام مذکور شد بعضے آن را تصدیق و بعضے تکذیب نمودند و این درویش دل ریش درین معاملہ تأمل دانی و توجہ شافی بکار برد۔ رائے روشن به مطلوب یافت و آن استادِ طریقت را به حقیقت صادق الاقوال کامل الاحوال شناخت اولاً ظاہر آن بزرگ را به احتیاطِ تمام ملاحظہ نمود بحلیتِ شریعتِ غرا متحلی دید و در اقوال و احوال و اوضاع و اطوار او امرے مخالفِ صاحب الشریعت علیه و علیٰ آله الصلوٰة و التحیة نیافت و در خلوت و جلوت و سفر و حضر بجز حرفِ صدق و صفا و زہد و تبتل و انقطاع از ماسوا بر صفحۂ روزگار او ہویدا نه نمود و بغیر از حکمت و موعظۂ حسنه و تحریص بر سنتِ سنیه و اعراض از بدعت دنیائے دنیه و دلالت بر علوِ ہمت و خلوصِ طویت مشاہدہ نیفتاد۔ ثانیاً احوالِ باطن آن جناب را به میزان شرعِ شریف بسنجیدم۔ ہیچ یکے را مخالفِ نصوصِ قطعیه و خارج اجماع اہلِ حق نیافتم۔ آرے علوِ آن معارف و بزرگی آن اسرار از آن قبیل ظاہر شد که دیدۂ عقلِ ظاہر بین از ادراکِ آن عاجز می شد و باصرۂ وہم و خیال از تصور آن خیره خیره می گشت جز به نورِ باطن و فراستِ معنوی درک نه توان کرد۔ کَمَا وَقَعَ فِیْ مَکْتُوْبِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ بالجمله آن بزرگ را مصداق قولِ سلطان ابوسعید ابوالخیر یافتم که فرموده سخنِ طریقت کسے را شاید گفتن که اگر ظاہر او را بر اہلِ زمین عرض کنی ہیچ یکے از اہلِ علم انکار نه کند۔ و اگر باطن او را بر اہلِ آسمان عرض کنی ہیچ یکے انگشتِ عیب برو نه نہد۔ قُلْتُ فِیْ نَفْسِہٖ ہٰذِہٖ اُمُوْرٌ مُمْکِنَةٌ اُخْبِرُ بِہَا رَجُلٌ صَالِحٌ فِیْ غَایَةِ الصَّلَاحِ وَرِعٌ فِیْ غَایَةِ الْوَرَعِ ہُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْہِ شَیْخُہُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِیْ کَتْبًا بِحَقَائِقَ عَالِیَةٍ وَمَعَارِفَ مُتَعَالِیَةٍ وَتَحَقُّقِہٖ بِاَسْرَارِ الْخُلَّةِ وَالْمَحَبَّةِ

وَالْمَنَاصِبِ الْعَظِيْمَةِ هُوَ كَتَبَ هُوَ قَدَّسَ سِرَّهٗ فِیْ جَوَابِهٖ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی مَا يُصَدِّقُ كُلَّ ذٰلِكَ كَمَا سَبَقَ بَعْضُهٗ فِيْمَا سَبَقَ فَلَا مَجَالَ لِلْاِنْكَارِ اَصْلًا فَاِنَّ الْاِنْكَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَجُرُّ اِلٰی اِنْكَارِ شَيْخِهِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ وَاِنْكَارُهٗ اِلٰی اِنْكَارِ الْمُجَدِّدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَلَوْ بِالْجُمْلَةِ چون بعد از تحقیق و تفتیش بسیار جلالت قدرِ آن بزرگوار مثل رای العین گردید و قطبیت و قیومیت آن جناب وَاَنَّهٗ لَيْسَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مِثْلُهٗ به ثبوت پیوسته صحبت تمام سعادتِ آن عالی منقبت را اختیار نمودم ؎

دل ربایم سخت رعنا بود وحدت ورنه ما
دل به هر شوخے نمی دادیم جانے داشتیم

بحمد الله سبحانهٗ که در زمانِ قلیل فوائدِ کبیر حاصلِ روزگارِ این خاکسار گردید وَبِمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ پے برد ؎

گر بگویم شرح این بے حد شود
دفترم هفتاد من کاغذ شود

تنبیه۔ بزرگانِ طریقت را باید که چون یکے از منتسبان آنها پا از طریقِ ادب بیرون گذارد و زبانِ طعن بر اهل الله دراز نماید زجرش نمایند و از ادب دلالت به تسلیم و انقیاد اربابِ طریقت فرمایند و عزیز و ذلیل را درباب شریعت وضیع و مانع نه شناسند قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ حضرت قطب الاقطابے درباب خواجه شریف که مرشدِ خود یعنی مولانا محمد صدیق پشاوری را نارضامند ساخته ارادهٔ آستانه بوسی نموده بود مرقوم فرمودند از پیر که قطع می کنید بکه می پیوندید مگر از خدا جل و علیٰ قطع می خواهید بخاطر

مریدان از پیران قطع نمی توان کرد۔ و بجہت رضاے مخلوق از خالق نمی توان برید مشیخت بر خود بستن و بہ طالبان صحبت داشتن درین وقت از محرمات طریقہ است عجب ست کہ ایمان بہ سلامت ماند ارادۂ آمدن سرہند دارید۔ آمدن سرہند بے رضاے مولانا محض عبث است باز بہ پشاور باید رفت و مولانا را راضی باید ساخت۔ و بہ میر منصور چنین تحریر فرمودہ کہ مقبول یکے مقبول ہمہ و مردود یکے مردود ہمہ از یکجا قطع نمودہ ہوس ترقی از خاطر شریف بدر کنید ہرچند رواست کہ از راہِ استدراج کشایش و ترقی رو نماید اما از حقیقت و معنی آن بے بہرہ است شیطان دشمن قوی است از مکر آن ہیچ کس ایمن نیست فَالْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ سخن در جاے دیگر است کہ کشایش و ترقی بر آن متفرع است فَالْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ شیخ عبدالقادر بدایونی در تاریخ اکبری می نویسد کہ چون شریف نام مردے در ولایت مذہب الحاد ظاہر ساخت بادشاہانِ آن جاے آن را اخراج نمودند ازانجا بہ بیجاپور رسید و چندگاہ تستر حال نمودہ روزگار بسر برد۔ آخر الامر چون پیشۂ ناشایستہ او ہویدا گشت ضرر او را متعدی دیدہ والی بیجاپور نیز بہ نکبت تمام اخراجش نمود و متعرض گشتن حاجی شریف و احد العین از جہت معارضۂ او با حضرت ایشان علی ما نقلہ السید شرف الدین لاہوری مسموع شدہ باشد و مطعون شدن شریف نابینا از ترک ارادت مرحومی شیخ عبیداللہ ذاکر بگوش ہوش رسیدہ باشد فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ اگر سند از شریعت خواہی حدیث مذکور بس و اگر از طریقت خواہی مکتوب مزبور بس و اگر از ارباب سلطنت خواہی حکایت مسطور بس و اگر از عرف و عادت خواہی روایت این دو معدود بس و اگر از ہیچ کدام عبرت نہ گرفتی مالک یوم النشور بس۔ اے عزیز نقلے از نفحات بر تو بخوانم۔ تا روشن تر شود کہ حسن ادب با اہل اللہ سرمایۂ خیر و سعادت است و بے ادبی با این طائفہ علیہ بیخ شقاوت است و آن چنین است کہ مولوی در احوال شیخ حماد دباس آوردہ کہ یکے از علماے شام عبداللہ نام گفتہ است کہ در طلب علم بہ بغداد رفتم و ابن سقا دران وقت

رفیقِ من بود۔ در نظامیہ بغداد بہ عبادت مشغول می بودم و زیارتِ صالحان می کردم و
دران وقت در بغداد عزیزے بود می گفتند کہ وے غوث ہست و می گفتند کہ ہر وقت
می خواہد پیدا می شود و ہرگاہ می خواہد پنہان می شود پس من و ابن سقا و شیخ عبدالقادر در
وے ہنوز جوان بود بہ زیارتِ غوث رفتیم۔ ابنِ سقا در راہ گفت از وے مسئلہ خواہم
پرسید کہ جواب آن نداند۔ و من گفتم از وے مسئلہ خواہم پرسید تا بہ بینم کہ چہ می گوید۔
شیخ عبدالقادر گفت کہ معاذ اللہ کہ از وے چیزے پرسم۔ من پیش وے می روم و انتظارِ
برکاتِ وے می برم۔ چون بر وے در آمدیم وے را بر جاے خود نہ دیدیم۔ یک
ساعت بودیم دیدیم کہ بر جاے خود نشستہ۔ پس از سرِ خشم بر ابنِ سقا نگریست و گفت
واے بر تو اے ابن سقا از من مسئلہ خواہی پرسید کہ جواب آن ندانم آن مسئلہ این ہست
و جوابِ آن این۔ ہر آئینہ می بینم کہ آتشِ کفر بر تو زبانہ می زند۔ بعد ازان بمن نگریست
و گفت اے عبد اللہ از من مسئلہ می پرسی و می بینی کہ چہ می گویم۔ آن مسئلہ این ہست
و جواب آن این۔ ہر آئینہ کہ فرو گیرد ترا دنیا تا بدو گوش کہ با من بے ادبی کردی۔ بعد
ازان بہ شیخ عبدالقادر نگریست و وے را بخود نزدیک نشاند و گرامی داشت و
گفت۔ اے عبدالقادر خدا و رسولِ خدا را خوشنود ساختی از ادبے کہ نگاہ داشتی
گویا کہ می بینم ترا در بغداد کہ بہ منبر بر آمدہ می گوئی قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ
اللہ۔ می بینم کہ اولیاے وقت ترا ہمہ گردنہاے خود را پست کردہ اند اجلال و اکرامِ
ترا۔ پس در ہمان ساعت غائب شد۔ بعد ازان وے را ہرگز نہ دیدیم۔ و ہرچہ نسبت
شیخ عبدالقادر گفت واقع شد۔ و ابن سقا بہ تحصیلِ علوم اشتغال بلیغ نمود۔ بر اقرانِ
خود فائق شد۔ ملکِ وقت وے را بہ رسالت بہ ملکِ روم فرستاد۔ ملکِ روم علماے نصرانی را

باوے بہ مناظرہ فرمود ہمہ را الزام وافحام کرد در نظر ملک بزرگ نمود۔ ملک را دخترے بود خوب رویے بہ وے مفتون شد۔ وے را از ملک خواستگاری کرد۔ گفت بہ شرط آن کہ نصرانی شوی اجابت کرد و دختر بوے داد۔ پس ابن سقا کلام غوث را یاد کرد و دانست کہ آنچہ بوے رسید سبب وے رسید۔ واما من چون بہ دمشق رسیدم نور الدین شہید مرا بر تولیت اکراہ کرد و دنیا بہ من روے نہاد و سخنے کہ غوث در حق من گفتہ بود درست شد۔ انتہیٰ۔ وَالْمَکْتُوْبُ الْمَوْعُوْدُ ھٰذَا۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِیْ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ۔ شبے سحری فقیر را ملہم ساختند کہ قدم تو بر گردنِ جمیع اولیا است۔ چون این معنی را بہ عرض پیرِ دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعتِ ارشاد و تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ فقیر رسیدہ بود او را بتو پوشانیدند و فرمود ترا با خود مثال زد نعلین یافتم۔ بعد ازان فقیر معروض داشت کہ خلعتے کہ از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت رسیدہ است خلعتِ قیومیت است کہ مدارِ نظامِ عالم و معاملہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن است۔ این خلعت کہ بہ این احقر عنایت شدہ است ہمان است یا غیر آن۔ فرمودند کہ ہمان است۔ بعد از ارتحال آن حضرت فقیر آثار و علامات آن معاملہ نیز در خود احساس نمودم۔ روز دوم از قضیۂ ارتحال بعد از نمازِ عصر عنایاتِ خاص از حضرت واہب العطیات جلت آلائہٗ کہ بیرون از حیطۂ بیان است مشاہدہ نمود و معاملۂ قطبیت را بصد آب و تاب بصد طبل و نفیر در خود یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ اِنْتَھٰی کَلَامُہُ الْقُدْسِیُّ۔ شیخ روزبہان بقلی قدس اللہ سرہٗ فرمودہ ؎

آنچہ ندیدست دو چشمِ جہان　　وانچہ کہ نشنید دو گوشِ زمین
در گلِ ما رنگ نمودست آن　　خیز و بیا در گلِ ما آن بہ بین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (تَمَّتِ الرَّقِيْمَہ)

مکتوب شصتم۔ دربیان بشارت قرب حق ورضامندی وے تعالیٰ بمؤلف شیخ محمد مراد تحریر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ۔ برادر گرامی صاحب الکمال والرشاد شیخ محمد مراد در مراتب قرب مترقی باشند۔ احوال فقرائے باب اللہ موجب محامد الٰہیہ ست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ تَوْفِيْقَاتُ دَرَجَاتِكُمْ۔ تفصیل احوال تو د اکثر مذکور و مسطور گردیدہ احتیاج تکرار نیست مجملاً درحین توجہ رضامندی و قرب خاص وعنایت مخصوص دربارۂ شما مفہوم می شود۔ ع فراغت جز تو میسر نمی شود مارا۔

وَالسَّلَامُ عَلٰى اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ۔ از فقیرزادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ محمد نورالحق در عسکر ہست۔ شاید درین نزدیکی برسد۔ قرب سلطان در گلو افتاد۔ منجر بخیر باد مخدوم زادہ شما بکمال برسد۔ اخوی محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ برادران کرام شان نیز و سائر اہل طریق دعوات خوانند۔

مکتوب شصت ویکم۔ دربیان بشاراتِ کشفی در احوالِ یارانِ کشمیر واحقر مؤلف بتحریر سطور صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ۔ درحق یاران چنین مکشوفِ خاطر گردیدہ ست۔ شیخ محمد مراد او مدارِ دیارِ خود ست و بکمالاتِ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ممتاز ست و بہ معاملہ کہ فوقِ حقایقِ ثلثہ بہ طریقِ ضمنیت مشرف وازاسرارِ صباحت وملاحت بہرہ ور اطراف واکناف از نور او مملو ست۔ شیخ محمد یوسف

او به ولایات ثلثه و کمالات عالیات و حقایق ثلثه مشرف است و از ولایت محمدیه علیه السلام بهره مند و رو به فوق دارد۔ محمد ولی او به طریق تبعیت با والد خویش در ولایات و کمالات شرکت دارد اما مقام او فی الحال در ولایت کبریٰ قرب علیا است درین ولا دخول ولایت علیا متوہم گردید۔ و رو به ترقی است۔ و عبد الرزاق او کثیر المناسبت با مرشد خود است و در قطع دوائر ولایت کبریٰ است بلکه از علیا ترقی یافته بلکه دَخَلَ فِیْهَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ عبد الغفور ولایت صغریٰ اکثر دائره قطع نموده۔ ابو الفتح کذلک و رو به فوق دارد و قرب کبریٰ رسیده۔ عبد الصبور او ولایت صغریٰ به فنائے نفس قدم رسیده۔ محمد ہاشم به سلوک اجمال مشرف و بذکر بلند زاده اللّٰه حضوراً۔ محمد صالح ولایت صغریٰ فی الجمله منازل آن قطع نموده محمد شریف جوابر ولایت صغریٰ امید دارد دخول آن است بَلْ دَخَلَ۔ سید اسمٰعیل که از غیر یاران طریقه است آگاہی و صفائی باطن و حصول منافع ذکر دارد۔ حافظ احمد غیر از یاران طریقه قطع منازل سلوک بر طریقه متقدمین مجملاً نموده و بهره از ولایت اولیا یافته و بحصول حضور مشرف شده۔ شیخ عبد الرشید ان شاء اللّٰه سبحانه به کمالات مختصه احمدیه مشرف خواہد شد. بلکه شده۔ ایضاً محمد اعظم ملکه ذکر۔ عبد السلام کذلک۔ عبد الشکور کذلک قرب فنائے قلب. خواجه سوده بزاز کذلک۔ عبد اللطیف کذلک۔ محمد اشرف در ترقی است۔ صادق شیخ در لذت ذکر۔ ملا محسن کذلک۔ عبد العزیز قرب فنائے نفس۔ عبد اللطیف کذلک۔ احمد شیخ فنا قلب

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔

مکتوب شصت و دوم۔ به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَحَدًا اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ اَبَدًا۔ اما بعد تحیه و سلام مشتاقانه به آن عزیز یگانه اعنی اخوی شیخ محمد مراد زاده اللّٰه کمالاً و اکمالاً موصول باد احوال شکسته بال موجب محامد الٰہی تعالیٰ است.

وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ الْقُدْسِ سَلَامَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ۔ چندگاه است که ازان برادر گرامی اخبار و آثار نه رسیده انتظار دامن گیر است۔ اولی آنکه پیهم سلسله جنبان باشند که اطمینان بخش احبه است۔ زیاده احسانِ ربانی باد۔ فرزندانِ عزیز و سائرِ اهلِ طریق سلام خیر انجام خوانند۔ الجمعه ۹ جمادی اُخریٰ۔ ازان زمان که برخوردار کمالات آثار اعنی شیخ عبدالرشید متوجه آن سمت شده خبرے وخطے ازان جانب نه رسیده و این موجبِ قلقِ خاطر است۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ از فقیرزادها باشتیاق دعوات آمیز خوانند۔

مکتوب شصت و سوم۔ در بعضے احوال به کمینه درویشان محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْاَکْرَمِ وَعَلٰٓی اٰلِهِ الْاَعْظَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکاتیبِ شریفه برادر گرامی خداوند معارف سامی شیخ محمد مراد رَزَقَهُ اللّٰهُ اَعْلَی الرَّشَادِ وصول یافته گل بدامانِ آرزو ریخت زَادَکُمُ اللّٰهُ کَمَالًا وَّاِکْمَالًا وَّرُشْدًا وَّاِرْشَادًا۔ سابقاً در بابِ احوالِ یاران آن عزیز آنچه بخاطر شکسته آمده بود مرقوم ساخته بود معلوم شده باشد۔ واحقر از توجهات و دعوات غائبانه در بارهٔ آن محبوب القلوب غافل نیست و معاملهٔ رشد و ارشاد شما در نظرِ ناقص منقش گردیده است۔ الٰهی متمماتِ کمالاتِ علیه و خزائنِ پیهم ظهور مفاض باد۔ راضی خان گاه گاه به طریق ندرت ملاقات می کنند و سرسری صحبت داشته می روند۔ ع هر کسے مصلحتِ خویش نکو می داند۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَآئِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔ اخوی برخورداری شیخ ولی الله سلام خیر انجام خوانند۔ برائے وجه معیشت رسیدن شما مناسب بنظر می درآید۔ اَمَّا بَعْدُ استقرار پادشاه در موضعے زیاده عنایتِ الٰهی باد۔ فرزندم عبدالرشید سلام و تحیه خوانند و مشتاق دانند و در

دعواتِ خویش شناسند سابقاً رسید اشیاے مرسولہ مرقوم نمودہ بودند تَقَبَّلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْکُمْ اَخُوِی محمد یوسف وسائر یارانِ طریق سلام خوانند۔

مکتوب شصت و چہارم۔ در ترغیب رفاقتِ سفر حرمین الشریفین از اکبرآباد بہ احقر العباد صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد۔ تحیّہ وسلام اقلّ الانام بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد رزقہ اللّٰہ الرشاد موصول باد کیفیاتِ واردات این حدود موجبِ سپاسِ بے قیاس الٰہی ہست ہموارہ ترقیاتِ درجاتِ آن برادر گرامی مطلوب است۔ مکتوب شریف کہ مخبر بر استقامت بر شریعت و طریقت بود لذّاتِ معنوی ارزانی داد لِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ احقر از دعاے ظہر الغیب آن اعز غافل نیست و متوقع آثار می باشد بلکہ مشاہدہ می نماید زَادَکُمُ اللّٰہُ دیگر مفہوم خاطر عاطر باد کہ احقر تا امروز کہ سہ شنبہ دہم ربیع الاول باشد در مستقرّ الخلافت اکبرآباد اقامت دارد و عزم آن دارد کہ در ماہِ آیندہ از اینجا بہ بندر سورت متوجہ گردد وَہُوَ اللّٰہُ مُیَسِّرٌ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ اگر درین سفر رفاقتِ شما میسر می آمد چہ نعمتے بود صحبتِ اخوی محمد یوسف ہم بسیار مغتنم بود امّا کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ مخدوم زادہا ہر ہمہ بکمال برسند۔ یارانِ طریقہ سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما چون سفر دور و دراز ہست امدادِ دعا بر ذمّۂ محبت لازم گیرند و فقیر زادہ مرحوم را بہ ختم و دعاے مغفرت یاد دارند۔ از ملّا فتح محمد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند از میان قریب اللّٰہ دعوات خوانند۔

مکتوب شصت و پنجم۔ در بیان احوال سفر حج از بندر مخ با احقر محرر صدور یافتہ است۔

اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اَمّا بعد اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فِی الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ۔ از احقر العباد تحفۂ التحیہ و السلام قبول نمایند۔ بحسب التقدیر مسکین مع

قبائل تا به بندر مخا که آن طرف دریاے اخضر هست بعد از مضی موسم حج بعد از تفرقه تمام رسید و ناچار دران دیار انتظار موسم کشیده نشست امید از حضرت کریم آن هست که در سال حال که سنه بعد از یک هزار ١١٠٩ و یک صد از هجرت معلی باشد به اداے حج مشرف شده باز به وطن مالوف متوجه شویم. تا امروز که نسبت محرم الحرام باشد در بندر مذکور اقامت داریم به عزم آنکه منتصف الربیع الاول از اینجا متوجه آن دیار پرانوار شویم یَسَّرَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ۔ مخدوما هرجا هستیم از دعوات ترقیات شما غافل نیستیم۔ از شما نیز همین قسم امید داریم وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْکِرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ از احقر زاده ابوحنیفه محمد و محمد تقی سلام خوانند۔ از سائر یاران سیما ملا فتح محمد تحیات خوانند۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خیرانجام خوانند۔ فرزندان آن اعزی در حفظ الٰهی باشند۔ سائر اهل طریقه نیز۔

مکتوب شصت و ششم۔ در شکر مراجعت از زیارت حرمین الشریفین به وطن مالوف خود و ذکر رقعه سلطان وقت مع لوازم طلبگاری به احقر مؤلف صدور یافته هست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اما بعد تحیه و سلام احقر الانام به اخوی اعزی شیخ محمد مراد ارادهُ اللّٰهُ باحسن الرشاد موصول باد۔ اعز من منت خداے را که این مسکین بے تمکین را مشمول عنایات ظاهر و باطن فرموده به زیارت حرمین الشریفین معزز ساخته به اطفال و عیال بخیر و خوبی باز به دیار مالوف رسانید۔ چون احقر به بندر سورت رسید و خواست که متوجه وطن گردد طلب سلطانی و دستخط ظل الٰهی مع لوازم در رسید۔ بعد ازان ناچار و بے اختیار به اردو رسیده شد چنانچه مورد الطاف و عنایات منعم مجازی بسیار شده و می شود مع ذلک دل را یک برودت خاص ازین امور هست بهر نوع می خواهد که ازین جا زود برآید و به دار الارشاد برسد۔ وَنَرْجُوْا مِنْکُمُ الدَّعْوَاتِ الصَّالِحَةَ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَرْجُوَّةِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ

وَصَحْبِہٖ۔ ملا فتح محمد در مکۂ معظمہ مقبور شد رحمۃ اللہ۔ نور چشمانِ شما فی امان اللہ از بندۂ رحمت اللہ سلام سلامت انجام قبول باد۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ در بیان مراجعت بہ وطنِ مالوف از زیارت حرمین شریفین بہ مولف صدور یافت۔

ھُوَ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تحیّہ و سلام اقلّ الانام بہ اخوی اکرمی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد حسن اللہ فی النَّشْاَتَیْن موصول باد۔ المنۃ للہ احقر با خیر و عافیت مع متعلقان و ارادتمندان بہ کلبۂ احزان رسید و از کشاکشِ سفر وا رہید۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعضے از کیفیات و ارادات مواضع متبرکہ چیزے مرقوم نمودہ بہ ایشان خواہد رسانید۔ و اگر ملاقات میسّر شود بہ طریقِ احسن صورت خواہد یافت انشاء اللہ۔ نور دیدہ ہاے شما ہر ہمہ در امانِ رحمان۔ والسَّلامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اخوی محمد یوسف ارشدہُ اللہ سلام مشتاقانہ خوانند۔ اخوانِ طریقت کلھم سلام خوانند۔ مخدوما پروانۂ پانصد عدد روپیہ نیاز فقرا از بابت بسالت خان نزد شما فرستادہ شدہ ہست۔ اگر توانند مبلغ مزبور حاصل نمودہ زود ارسال دارند کہ بکار آید۔

والسلام علیکم۔

مکتوب شصت و ہشتم۔ در واقعات رحلت برادر اکبر ایشان و اخبار از مرض بہ احقر محرر صدور یافتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ سلام و تحیہ بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ الرَّشَادَ موصول باد۔ احوال ہمہ منوال موجب سپاس بے قیاس اوست تعالٰی وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِکُمْ دَائِمًا۔ مخدومی میان سعد الدین بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ رحلت نمودند بہ ختم و دعا ممد باشند و این فقیر را نیز بہ دعاے حسنِ خاتمہ یاد دارند و حقیر را در دعاے خویش مشغول دانند۔ درین ولا شیخ عبد الصبور را بہ آن سمت مرخص

می نمود. اما مشارٌالیه بیمار شد. اگر فرصت یافت ان شاء الله می رسد و اگر نه شهادت نقدِ وقت است بر متعلقانِ او ترحم بسیار می آید. ترقی هم از مقامِ سابق نموده امیدوار فوق است وَهُوَ سُبْحَانَهٗ قَادِرٌ عَلٰی شِفَائِهٖ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِهٖ قَالَ عَزَّ قَائِلًا کَرِیْمًا اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی مخدوم زادهٔ شما و اخوی شیخ محمد یوسف و سائر اخوان الطریق سلام خوانند. در باب فقیر زادها به دعوات ظهر الغیب معاون باشند از ملا فتح محمد سلام خوانند نهم رمضان تحریر یافت سنه ۱۱۰۵ھ۔

مکتوب شصت و نهم۔ در بیان سیرِ اجمالی لطائفِ ستّه و ما یناسبها من درجات الولایات والانبیاء علیهم الصلوٰة والتسلیمات مع حقایق الغریبه به یارے صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی انسان که عالمِ صغیر عبارت از آن است مرکب از اجزاء عشره است که اصولِ اینها در عالم کبیر است. و عالمِ کبیر عبارت از مجموعِ کائنات است چه خلق و چه امر. و پنج از آن از عالم خلق است که نفس و عناصرِ اربعه باشد. و پنج از آن از عالمِ امر. چنانچه اصولِ عناصر اربعه در عالمِ خلق موجوداند همچنین لطائفِ خمسه مذکوره در عالمِ امر که عبارت از فوقِ عرش است و به لامکانیت معروف و متحقق است و فوقِ عرش مجید و تحتِ اصولِ دیگر اصلِ قلب است لهذا قلب را برزخ در میانِ عالمِ خلق و امر فرمودند چه منتهی بر عالمِ خلق عرشِ مجید است به این وجه که عرش مجید منتهای عالمِ خلق است و رو به امر دارد وی را نیز برزخ گفتند و فوقِ اصل قلب اصلِ روح است و فوقِ آن اصلِ سر و فوقِ آن اصلِ خفی است و فوقِ آن اصلِ اخفی است چون حق جل و علیٰ خواست که انسان را به مقتضای حکمتِ بالغه به این نوع ترکیب دهد. بعد از تسویهٔ قالب هر یک از این لطائفِ خمسه را تعلقے و تعشقے به این عنصرِ جسمانی داده از فوق

العرش فرود آوردہ بہ مقامِ خاص ہر یک را کہ بآن مقام مناسبت دارد متمکن ساخت۔

لطیفۂ قلب را درین مضغہ کہ در تہ پستانِ چپ ہست و قلب صنوبرش خوانند جا دادہ اند۔ و صنوبر لقبش برائے آن گویند کہ وے مانند ثمرۂ صنوبر مقلوب ہست و اصل الاصلِ این لطیفہ صفتِ اضافیِ حق ہست کہ عبارت از فعلِ تکوین ہست۔ کمالِ این لطیفہ آن ہست کہ در فعلِ حق جلّ و علیٰ فانی و مستہلک گردد و بہ ہمان فعل بقا یابد۔ این زمان سالک خود را مسلوب الفعل خواہد یافت و افعالِ خود را از دست دادہ منسوب بہ حق جلّ و علیٰ خواہد کرد و فنائے قلب و تجلیٔ فعلی کنایہ از ہمین ہست و نشانۂ آن آنست کہ تعلقِ علمی و حبّی بغیرِ حق نماند۔ یعنی قلب مطلقاً خود را فراموش سازد بہ حدّے کہ اگر سالہا تکلف نماید یک لحظہ یادِ ماسوا نتواند کرد۔ درین ہنگام چنانچہ علمِ اشیا از وے زائل شدہ محبت اشیا ہم بطریقِ اولیٰ رخت بر بستہ باشد و چون سالک بہ فنائے قلب مشرف شد داخلِ جماعۂ اولیا گشت۔ و این فنائے قطعِ تمامِ دائرۂ امکان کہ عبارت از مرکزِ فرش تا عرش و از مرکزِ عرش تا تمامیِ عالمِ امر باشد و بے قطعِ مراتبِ عشرہ کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودند صورت نہ بندد و نورِ قلب را نورِ زرد بیان فرمودند و ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدمِ حضرتِ آدم ہست علیٰ نبینا و علیہ الصّلوٰۃ والسلام۔ ہر کہ آدمی المشرب باشد وصولِ وے بہ جنابِ قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود مگر بہ قسر و کششِ پیرِ کامل۔ و صاحبِ این مشرب را استعدادِ حصولِ یک درجہ از درجاتِ پنجگانہ ولایت ہست مگر بِقَبَسٍ مِّنَ الْقَابِسِ۔ لطیفۂ روح را چون الطف ہست از قلب مناسب بہ آسمان زیادہ بود بنا بران وے را بہ جانبِ راست از سینہ در تہ پستان جا دادہ اند و اصل الاصلِ این لطیفہ صفاتِ ثبوتیۂ حق ہست و یک گام بہ حضرتِ ذات از فعل نزدیک ہست۔ سالک بعد از حصولِ فنائے این لطیفہ کہ مربوط است

بہ تجلیِ صفاتی صفاتِ خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب بہ جنابِ قدس خواہد دانست نورِ این لطیفہ نورِ سرخ بیان فرمودند۔ ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرت ابراہیم است علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہرکہ ابراہیمی المشرب باشد وصولِ او بہ جنابِ قدس از راہِ ہمین لطیفہ خواہد بود۔ بعد از قطعِ مراتبِ قلب وصاحبِ این قلب را استعداد دو درجہ از درجاتِ پنجگانہ ولایت است اِلَّا يَقْتَبِسُ مِنَ الْقَابِسِ۔ لطیفۂ سِر کہ از روح الطف است وے را نزدیک وسطِ سینہ جا دادہ اند واصل الاصلِ وے شیوناتِ ذاتیہ است کہ گامے از صفات بہ حضرتِ ذات نزدیک تر است۔ وحصول فنائے این لطیفہ بہ تجلیِ شیوناتِ ذاتیہ خواہد بود ونورِ این لطیفہ را نورِ سفید بیان کردہ اند وولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام۔ ہرکہ موسوی المشرب باشد وصول وے بہ جنابِ قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود۔ امابعد از قطعِ لطائفِ سابق۔ وصاحبِ این مرتبہ را استعدادِ حصول سہ مرتبہ است از مراتبِ پنجگانۂ ولایت۔ ولطیفۂ خفی کہ از سِر الطف است مابین روح ووسطِ سینہ جا دادہ اند واصل الاصلِ این لطیفہ صفاتِ سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوقِ شیوناتِ ذاتیہ اند وحصول فنائے این لطیفہ تنز بہالی صفت است۔ نورِ این لطیفہ را نورِ سیاہ تعین نمودند۔ وولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرت عیسیٰ است علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہرکہ زیرِ قدم حضرت عیسیٰ است راہ وے بہ جنابِ قدس از راہِ ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطعِ لطائفِ سابق اِلَّا يَقْتَبِسُ مِنَ الْقَابِسِ۔ وصاحبِ این مرتبہ را حصول چہار مرتبہ است از مراتبِ پنجگانۂ ولایت۔

ولطیفۂ اخفیٰ کہ الطف واجمل لطائفِ عالمِ امر است واقرب است بہ حضرتِ اطلاق وے را در وسطِ حقیقی سینہ کہ مرکز است ومناسبت تمام بہ حضرتِ اجمال دارد جا دادہ اند۔ واصل الاصلِ این لطیفہ مرتبۂ السیت کہ کا بَرزَخ است میانِ مرتبۂ تنزیہی ومیانِ احدیتِ مجردہ

وفناے این لطیفه مربوط به تجلی همان مرتبهٔ مقدسه است۔ و نور این لطیفه را نورِ سبز بیان فرموده‌اند۔ و ولایتِ این لطیفه زیرِ قدمِ حضرتِ رسالت است صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ و صاحبِ این مشرب عالی را بالذات استعدادِ حصول تمام مراتبِ پنجگانهٔ ولایت است۔ این سالک را محمدی المشرب نامند۔ و چون این مراتبِ پنجگانهٔ ولایت طے کند تواند که یکے از مرادان باشد چه مرید را تا به این جا راه نیست ترقی ازین چه ممکن۔ و چون قدمِ توفیق در بادیهٔ فوق الفوق نهد و شروع در کمالاتِ نبوت کند که منصبِ آن ختم است نه کمالاتِ آن ثُمَّ یَتَرَقّٰی اِلٰی مَرَاتِبِ حَقَائِقِ الثَّلٰثِ حَقِیْقَةُ الصَّلٰوةِ وَحَقِیْقَةُ الْقُرْاٰنِ وَحَقِیْقَةُ الْکَعْبَةِ ثُمَّ اِلٰی مَرْتَبَةِ الْمَحْبُوْبِیَّةِ وَالْمَعْبُوْدِیَّةِ وَالْخُلَّةِ وَالْمَلَاحَةِ وَالصَّبَاحَةِ وَیُمْکِنُ اَنْ یَرْتَقِیَ اِلٰی مَرْتَبَةِ کَمَالَاتِ الرِّسَالَةِ وَکَمَالَاتِ اُولُو الْعَزْمِ بِطُفَیْلِ اتّباعِ نَبِیِّهٖ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ثُمَّ یَأْخُذُ الْفُیُوْضَ عَنِ الْاَحَدِیَّةِ الْمُجَرَّدَةِ بِالْاَصَالَةِ لَا یَتَوَسَّطُ بِتَوَسُّطِ الْمُرْشِدِ بَلْ یَأْتِیْ عَلَیْهِ زَمَانٌ لَا یَجِدُ حَیْلُوْلَةَ رَسُوْلِهٖ وَلَا نَبِیِّهٖ بَلْ یَأْخُذُ مِنْ هُنَالِکَ الْفُیُوْضَ بِلَا وَاسِطَةٍ۔ چه رسول هم پیر و مرشد است و این عدمِ توسط نه از راه استغنا است که آن کفر است، بلکه از راهِ مناسبت و قوتِ باطن است به آن جناب۔ چه هر چه سالک می یابد و نوے می دهند از راهِ متابعت است۔ گو یک وقت توسط در میان نباشد آخر منجر به آن است چنانچه بسا اوقات نائب وزیر از نزد سلطان بلا واسطه جواب سوال می گیرد و به لقاے دیدار و اکرام مشرف می شود و وزیر را از آن خبر نه بود۔ اگرچه جهتِ نیابتِ وے این مرتبه باقی است اما از راهِ کمال مناسبت و اعتماد راه شاه بلا واسطه وزیر میسر است و چون یکے از مرادان بتزکیه اجزاے عالمِ خلق و تصفیه عالمِ امر مشرف گردد کَمَا مَرَّ اٰنِفًا بصدقه

جنیب خویش از آن اجزاء عشرهٔ مصفیٰ و مزکّیٰ این مضغه را هیأت وحدانی پیدا شود و اعجوبهٔ غریب بظهور آید که هر کدامی ازین اجزا در صورت تنها میسّر نه بود چنانچه اجزاء سکنجبین در صورت تنهائی اثرے دارند و چون ترکیب یابند هم نامے دیگر و هم اثرے دیگر می بخشند هٰکَذَا فِیْمَا نَحْنُ فِیْهِ و برین تقدیر هیأت مضغه بر وجدانی حقائق و معارف مترتب است که کار هر ولی نیست که اطلاع بر آن تواند یافت تا بغیر ولی چه رسد۔ درین ماده مکتوبے مفصل از حضرت مجدّد الف ثانی رضی الله عنه در مکتوبات قدسی آیات الشان ایراد یافته که بسبب تفصیل و تفریق است فَاطْلُبْ هُنَاكَ اِنْ كُنْتَ طَالِبًا۔

مکتوب هفتادم۔ در بیان وفات شیخ عبد الصبور عرف کردن که در حضور پر نور رحلت نموده بر احقر محرر صدور یافت۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ ازین مسکین برادر با معرفت و تمکین شیخ محمد مراد زَادَهُ اللّٰهُ الرَّشَادَ وَالْاِرْشَادَ سلام و تحیّه مطالعه نمایند! احوال شکسته بال موجب هزاران محامد ذی الجلال است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَانِبِ الْقُدُسِ تَرَقِّیَاتُ دَرَجَاتِكُمْ۔ مخدوما صلاح و تقوی سرشت ملّا عبد الصبور به رحمت حق پیوست دائم فراوان به دوستان رسانید۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ که احوال عجیب پیدا کرده به معارف خاصه مشرف گشت۔ اما معامله عمر تا همین جا بود۔ به فرزندان او از فقیر دلاسا دهند همه این شربت آخر باید چشید اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احوال شریف را همواره نویسان بوده تسلّی بخش دور افتادها باشند و به دعاے حسن خاتمه این احقر را یاد آرند و حقیر را در دعوات ظهر الغیب خویش مشغول دانند۔ دیگر در باب حصول مبلغ فقیرزاده سعی موفور نموده بر ندکه درین ایام برائے امر ضرور فرزندے بسیار محتاج اند و میعاد هم گذشته است۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ برخوردار

به کمال برسد از جمیع فقیرزادہا سلام و تحیه خوانند۔ به سائر اہل طریق سلام خوانند از ملا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و یکم ۔ در بشارت به حقائق آگاه محمد جان تبتی صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اخوی حقائق آگاهی شیخ محمد جان وحدت سلام خیر انجام خوانند۔ احقر از دعاے ترقی ایشان غفلت نه دارد۔ توقع ازان یار عزیز ہمچنین ہست۔ روزے در باب شما متوجه بود چنین در دل ریختند که اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ نَاجٍ مِّنَ النَّارِ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و دوم ۔ در جواب رقیمه منظومه به میرزا یوسف بیگ صدور یافت۔

سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ نمیقه انیقه رقیمه کحل الجواہر دیده غم کشیده گردید ع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

فرط تعطش دریافت سرسریافت برآن آورد که امروز زبان خامه سیه جامه اظہار انتظار قدوم میامن لزوم نموده کلبه احزان را یوسفستان گردانید و نقد قلب را بر محک صرافان دار المعانی و نقادان ممالک سخندانی عرض نماند۔ باشد که برکشاد ذاتی خویش اطلاع یافته از انکه حجاب چہره مقصود بود رو تافته پویان و جویان مطلب اعلیٰ و مقصد اسنیٰ گردد ع

تا بہره ور نه گردد ہرگز که بر نه گردد

ما خود به گرد دامن مردے نه می رسیم
شاید که گرد دامن مردے بما رسد

وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ مَخْلُوْقِ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و سوم ۔ در بیان بشارتے به حقائق آگاه مدار جہان شیخ عبد الحق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فضائل و کمالات پناه

شیخ عبدالحق سلمہ اللہ معلوم فرمایند کہ احقر از دعوات ظہر الغیب ایشان غافل نیست از خدمت شریف نیز چنین توقع دارد۔ در باب ہمشیرہ عزیزہ والدۂ فرزندان ایشان توجہے رفتہ بود۔ دران ضمن یک عنایت خاص از جناب قدس دربارۂ شان مفہوم گشت دران میان نظر بر باطن آن برادر نیز افتاد ہم مشمول لطف خاص یافت چنانچہ در عالم مجاز سلطان وقت یک خانوادہ را بہ اختصاص تمام می نوازند و از آن خود ساختہ ممتاز می سازند در باب ہر دوے شما این چنین معنی از آن حضرت جل آلائہ مقصود گردید و بعضے از اخلاق شما را نیز درین حکم داخل یافت هٰذَا مَا بَدَءَ لَنَا وَالْغَیْبُ عِنْدَهٗ تَعَالٰی ۔ دیگر در باب قضای صلوٰۃ را کہ بر وجہ فساد آن متحقق نہ شود یا شبہ در شرائط و واجبات آن راہ نہ یافتہ بعضے علماء دران تامل دارند۔ بلکہ بہ کراہت رفتہ اند۔ اگر شبہ دران ہا پیدا آید بجاے نوافل اگر قضاے آن صلوٰۃ ادا یابد مستحسن می نماید۔ تعیّن آن را بہ کشوف احتیاج نیست۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔

مکتوب ہفتاد و چہارم ۔ بہ قطب الاقطاب وقت اعنی حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی مدظلہ العالی در طلب تعبیر وقائع صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ بہ عرض امام زمانی قطب ربانی اطال اللہ ظلال ارشادہ می رساند۔ چند واقعہ عجیب بہ نظر در آمدہ امیدوار است کہ کرم فرمودہ تعبیر آن بہ قلم معارف رقم عنایت نمایند۔ روزے می بینم کہ با جمعے از دوستان متوجہ سفر گشتہ ام و از خانہ رخت کشیدہ پارۂ راہ را قطع نمودہ بر چشمۂ شیرین برائے تغدی فرود آمدہ است۔ درین ولا بہ ملا فتح محمد خادم کہ ہم دران جا حاضر است۔ احقر خطاب می کنم لے فلان مردم کدام سفر تصور نمودہ اند۔ ما را خود سفر آخرت پیش آمدہ است اینک ملائکہ

هفت آسمان برای استقبال بیرون آمده اند۔ و دران زمان مفهوم می شود که سکانِ سبع سمٰوٰت اطباقِ نور گرفته بر ابواب اطرافِ افق برآمده منتظر قدوم من اند و فیض و برکات در رنگ باران از افقِ اعلیٰ بر اطرافِ عالم ریزان است چنان که مقربے از مقربانِ خاص در عالم مجاز به ملازمتِ سلطانِ عظیم الشان لشتابد و سلطان بهر اعزاز و اکرام او مقربانِ حضور را به انواعِ لطائف و نفائس به استقبال فرستد و اهتمام تمام در تعظیم و تکریم وے فرمایند و هم دران وقت می گویم که امروز برائے من درے از آسمان کشوده اند که الیٰ یومنا هٰذا نه کشوده بودند و نام آن در بَابُ الْعِنَايَةِ است۔ و امور دیگر که در حقیقت متممات این معنیٰ باشد به نظر درآمده چون به افاقت آمد مستعد سفر آخرت گشت لیکن مَرَّةً ثَانِيَةً چنان نمودند که هنوز معامله نمودن ازین دار در است وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ ثانیاً معروض خدمتِ عالیه می گرداند که روزے بَيْنَ النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ بودم۔ دیدم که من امامت می کنم و عقب من تا مشرقین هر که از بنی نوعِ بشر است اقتدا نموده است بعد ازان که لمحه بر آن گذشت مفهوم گردید و مشاهد شد که جن نیز مانند انس اقتدا نموده اند۔ بعد ازان معلوم شد که جمادات از اشجار و امدار و احجار و غیرها که در عرصهٔ وجود آمده اند هر همه اقتدا نموده اند بعد ازان که ساعتے بر آن برآمد منکشف گردید که ملائکه کرام که سکانِ سمٰوٰت اند نیز اقتدا نموده۔ بعد ازان امرے دیگر که از جمله متشابهات متمم شد والله اعلم بالصواب۔ ثالثاً معروض آنکه شبے حضرت سرورِ کائنات را صلی الله علیه وسلّم در منام دیدم و گویا من به قربے تمام در خدمت تمام سعادت حاضرم و سلام بر آن حضرت می دهم و سر و سینه خود را بر اعضاے مبارک می مالم۔ درین ولا آن حضرت علیه الصلوٰة والسلام مرا یک نامهٔ مُسَرَّة طولانی عنایت می کنند و می فرمایند که اِقْرَأْ هٰذَا فقیر هر چند جهد می کنم هرگز

نمی توانم خواند۔ زیرا کہ آن را بزبانِ ہندی مرقوم نمودند۔ عرض نمودم کہ برادر کلان پارہ ہندی آشنا است اگر حکم شود وے را شریک کنم۔ اجازت دادند۔ دیدم کہ برادر کلان اعنی شیخ عبید اللہ نیز حاضر آمدہ شریک مطالعہ شدند۔ اما ہر چند جہد کردیم ہیچ روان نہ شد۔ گفتم برادر خورد محمد تقی ہم درین امر وقوفے دارد اگر حکم شود او را نیز شریک سازم اجازت شد۔ او نیز گویا حاضر است و آمدہ شریک شد و ہیچ کشایش نہ شد۔ چون از خورد و بزرگ عقدہ کشایش نہ شد باز التفات فرمودہ در اواخر آن مکتوب را بہمین اشارہ فرمودند و برائے تعیین بروے خطِ شکی نمودند۔ فقیر بہمین ارشاد آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یک مصراع ہندی ازان برخواندم مضمونش آنکہ اوست سبحانہٗ ہمراہ من چہ بیرون و چہ اندرون۔ حضرت سلامت توقع کہ ہر سہ واقعہ را تعبیر فرمایند اگرچہ بطریقِ اجمال در حصولِ بشارت ثلثہ چیزے فرمودند۔ امّا امیدوارِ تفصیل است۔ مخدوما

عنایتہات مارا کرد گستاخ   والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در طلب شیخ محمد یوسف واحقر بہ شیخ محمد یوسف کنت صدور یافتہ بود۔

للہ الحمد۔ اخوی صلاح آئین شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ احوال فقرا موجب حمد الٰہی است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ معلوم نمایند کہ عزمِ احقر این است کہ اواخرِ ماہ ربیع الاول یا اوائلِ ربیع الثانی از عسکر برآمدہ متوجہ حضرت سرہند شود۔ اگر قصدِ ملاقاتِ فقرا باشد حساب نمودہ ہمانجا خواہید رسید و اگر تشریف آوردن برادر گرامی شیخ محمد مراد شد نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَالسَّلَامُ۔ ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۱۱۱ھ

مکتوب ہفتاد و ششم۔ در طلبِ مؤلف بزیارتِ روضہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ صدور یافت

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ برادر سبحانی برادرم شیخ محمد مراد اَرَادَ بِہٖ خَیْرًا کَثِیْرًا

سلام مطالعه نمایند۔ ازین بیش مکرر به آن اعز نوشته جات رفته۔ اگر توانند یکے به زیارت روضۂ علیه و آشیانۂ بهیه حضرات شتابند و این مشتاق را بهره ور سازند و اگرنه بر رابطۂ معنویه اکتفا نمایند لیکن در اخذ فیوض قرب ظاهری ادخل است۔ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ۔ وَالسَّلَامُ اخوی محمد یوسف و سائر اہل طریقه خصوصاً برخورداران آن برادر سلام خیر انجام خوانند و از والدۂ معنویۂ اخوان تحیات خوانند

مکتوب ہفتاد و ہفتم۔ در بشارات عالیه مختصه نادره در حق مؤلف و بیان احوال فرزندان و یاران طریقه مع اعطاے خرقه متبرکه مصحوب شیخ محمد یوسف به احقر العباد صدور یافت۔

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَالْتِزَامُ مُتَابَعَةِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ صحیفه شریفۂ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد زاده الله الرشاد وصول یافته بر استقامت حال و حصول مقامات اہل کمال اطلاع بخشید و لذات معنویه ارزانی داد ع اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی۔

ہم برین مرضیه احبه محبه را یاد و شادی نموده باشند و آنکه با وجود حصول مقامات سنیه و حالات علیه از راه دید قصور نا امیدی را کار فرموده اند و بشارات حضرات را یکے محو نموده در تشویش افتاده اند باید که پلۂ رجا را غالب داشته به ترویج طریقه علیه کوشند و طلبه را مطابق مشائخ کرام تربیت فرمایند ترقی شما را ما از اینجا مطالعه می نمائیم۔ خاطر جمع نموده به وظائف بندگی پردازند۔ زیرا که این دار دار العمل است دار الجزاء پیشتر است مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ نص قاطع است۔ آرے بعضے از برگزیدگان باشند که دنیاے آنها را حکم آخرت باشد اینجا به آنها معامله فرمایند که دیگران را در آنجا وعده نموده باشد وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ بکرم الله تبعیت و وراثت به این

مقامِ بزرگ و بمقاماتِ خاصّهٔ احمدیّه علیّه مکرّم گشته مع ذلک اگر دقیقه از دقائق مانده باشد راهِ ترقی مسدود نیست بحسبِ رابطهٔ معنویّه و جذبهٔ باطنیّه امید است که چیزے فرو گذاشته نخواهد کرد۔ اگرچه صحبتِ صوریه در تحصیل چنین امور مؤثر تر است۔ امّا موانع ظاهری عذر خواه بباعثِ مشتاقان است لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ حق سبحانهٗ قادر است که بعد صوری را مانعِ قربِ معنوی نسازد و هجر ظاهری را حجابِ وصالِ باطن نگرداند وَهٰذَا نَرْجُوْا مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ فِيْ حَقِّكُمْ۔ دیگر اخوی اعزّی شیخ محمد یوسف درین نوبت فوائدِ جلیله اخذ نموده۔ و به ترقیِ معتبره مشرف گشته در ولایتِ احمدی که حقیقت الحقائق است خیلے ترقی کرده آن حقیقت با وجود مرکزیّت وسعتِ بے چونی از حد زیاده دارد۔ آنجا امتیاز تمام پیدا کرده و از مقامِ صباحت بلکه از ملاحت هم بهره ور گشته و از مقطّعاتِ قرآنی نیز نصیبے یافته درین هر سه مقامات ردیفِ شما ظاهر می شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا۔ در باب فرزندانِ شما توجّهے رفته شیخ محمد ولی را داخلِ ولایتِ صغریٰ و به فنائے قلب محرز شناخته و شیخ عبد الرّشید را قرب فنائے قلب دیده۔ اگر مقیّد شود امید است که زود در انجا سر کشد۔ والدهٔ ایشان بتوفیق ظاهر شد و با شما معیتِ باطنی مفهوم می شود به کثرتِ کلمهٔ طیّبه دلالتش فرمایند و بشارتِ فنائے قلب دربارهٔ محمد هاشم صحیح است و همچنین در باب شیخ اسمٰعیل که وصولِ او در ولایتِ صغریٰ از نصف دائره تجاوز نموده باشد محمد صالح داخلِ اهلِ فنائے قلب مفهوم شد و صادق را که هم دران ولایت بر تقیید مراقبه و کثرت نفی و اثبات تحریص نمایند وَالْغَيْبُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ۔ مرقع که چندگاه رفیقِ احقری بود و در آوانِ متبرکه در مواضعِ معظّمه مشرف شده به شما مرسل شد بپوشند و موجبِ ترقی شناسند و از والدهٔ معنویه و برادران دلنور چشمان

دعوات و تحیات خوانند۔ سوغاتہاے شما رسید قبول باد۔ از شیخ خلیل الرحمن سلام خیر انجام مطالعہ نمایند بتحریر یاد شوال ۱۲۱۱ھ۔ از فدوی خاک پاے رحمت اللہ عرض تسلیمات بدرجۂ عالی قبول باد والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ در تعارف میرزا محمد اشرف بمؤلف نوشتہ است

ہو من محامدہ۔ اما بعد۔ تحیہ و سلام احقر الانام بہ اخوی اعزی صاحب السعادت و الکرامت شیخ محمد مراد اداد اللہ کمالاً و اکمالاً موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب ہزاران سپاس الی الناس است والمسئول من جناب قدسہ ترقیات درجاتکم در دین لا اقبال منزلت میرزا محمد اشرف کہ از قدیم ہم طریقہ این مسکین اند و بہ اخلاص تمام موصوف اند۔ آن جا می رسند۔ باید کہ طرح مواصلت در میان آرند۔ والصلوٰۃ علیٰ سید الانام والسلام اخوی شیخ محمد یوسف مع اخوان صغار و سائر اہل سلسلہ علیہ سلام خیر انجام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و نہم۔ در وعظ و نصیحت بہ مریدزادہا محمد ولی اللہ و عبد الرشید نوشتہ است۔

ہو۔ للہ الحمد۔ اما بعد۔ مکتوب مرغوب برخورداران جان پیوند شیخ محمد ولی اللہ و شیخ عبد الرشید وصول یافتہ مسرت تازہ ارزانی داد و زادکم اللہ سبحانہ شوقاً و ذوقاً و رشداً و ارشاداً۔ اعزہ من جوانی غنیمت است تا توانند اوقات عزیز را بہ عزیز ترین اشیا صرف نمایند و جواہر نفیسہ را در رنگ طفلان بہ جوز و مویز رائگان نہ دہند۔ ارض استعداد شما بسیار عالی ظاہر می شود مبادا معطل دارند یا تخم فاسد اندازند و ذلک اشد مضرۃ من الاول۔ ارشدکما اللہ الی الرشاد و اوصلکما مراد المراد والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانام۔ و از فقیرزادہا سلام۔

مکتوب ہشتادم۔ در بیان بعضے احوال بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بعد۔ تحیہ وسلام احقر الانام باخ اعز اکرم شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ بِہِ الْخَیْرَ الْاَعْلٰی وَالْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی۔ موصول باد احوال شکستہ بال خیر منوال است۔ وَنَسْئَلُ اللّٰہَ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ۔ وَاسْتِقَامَتِکُمْ وَحُصُوْلَ جَمِیْعِ مَآرِبِکُمْ۔ جواب مکتوب را می خواستم۔ اما حامل رقیمہ بسیار مستعجل بود۔ انشاء اللہ عنقریب خواہد رسید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ نور چشمی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام بجواب مکتوبکم۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند ویاران طریقہ کاہم اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ۔ جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد ویکم۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ برادر ریحان برابر شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ کَمَالًا وَّاِکْمَالًا از مسکین سلام خیر انجام مطالعہ نمایند آہ صد آہ از بے نہایتی این راہ بہر حال افتان و خیزان درین بادیہ باوجود رمق ساختے باید بود۔ زیادہ زیادہ ہست۔ دیگر جواب مکاتیب گرامی و فرزندی می خواست کہ بنویسد اما حامل رقیمہ شیخ عزیز اللہ کہ از دوستان خاص خاندان حضرات ہست وامیدوار لطف و اعانت بزرگان مستعجل بود اکتفا بریں قدر افتاد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ فرزندان گرامی و دوستان سامی شیخ محمد یوسف وغیرہ سلام خوانند از فقیر ابو حنیفہ ومحمد تقی واز میاں محمد ہادی جیو نیز سلام خوانند۔ از فدوی خاص رحمۃ اللہ عرض سلام وتحیہ تمام قبول نمایند۔

مکتوب ہشتاد ودوم۔ در حضور طلبی بہ فرزندی عبد الرشید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکتوب مرغوب برخوردار احسن الاطوار کمالات شعار محمد رشید اَرْشَدَہُ اللّٰہُ وصول یافتہ بر مطالب آگاہ ساخت عندنا رسیدن خویش

بدین دیار مرقوم نموده بودند مفهوم شد۔ احقر ہم مشتاق لقائے شماست اما اختیار بدست
کردگار است الٰہی بطریق احسن میسر باد۔ وَاَجَرَکُمُ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ فِیْ مُصِیْبَتِکُمْ وَزَادَکُمْ
رُشْداً وَّاِرْشَاداً من بعد اگر توانند عزم این جانب نمایند قطع باقی مراتب درجات
احمدیہ علیہ نمایند ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ از والدہ معنویہ اخوانِ اخوات
دعوات برسد از سائر اہلِ طریقہ دعوات خوانند ازین جانب بوالد ماجد خویش سلام اشتیاق
انجام رسانند به اخوان ارباب طریق سلام رسانند۔

مکتوب ہشتاد و سوم۔ در دعوات به احقر مؤلف صدور یافت۔

لِلّٰہِ الْوَحْدَۃُ ۔ اَمَّا بَعْدُ اخوی اعزی شیخ محمد مراد ارادہ اللہ مَا اَرَادَ
لِلْمُقَرَّبِیْنَ الْکِبَارِ سلام خیر انجام خوانند احوال شکستہ بال خیر مآل است۔ اَلْمَسْئُوْلُ
مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ کَرَامَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ وَقُرَّۃُ عَیْنِکُمْ فِیْ شَاْنِ اَوْلَادِکُمْ
وَاَحْفَادِکُمْ وَاَصْحَابِکُمْ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ ما از فقیرزادہا
مع والدہ شان دعوات خوانند اعزی شیخ ولی اللہ مع برادر و اہلِ ارادت و منتسبان
فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ اخوی شیخ محمد یوسف و ہمہ ارباب طریقہ سلام خیر انجام خوانند از ملا رحمت اللہ
اشتیاق تمام۔ بتاریخ ۲۱ شہر شوال ۱۱۱۴ھ۔

مکتوب ہشتاد و چہارم۔ ایضاً به مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تحیہ و سلام احقر الانام باخ اعز اکرم شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ
بِہِ الْخَیْرَ الْاَعْلٰی وَالْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی موصول باد احوال شکستہ بال خیر منوال است
وَنَسْاَلُ اللّٰہَ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ وَاسْتِقَامَتِکُمْ وَحُصُوْلَ جَمِیْعِ مَآرِبِکُمْ۔ جواب مکتوب
رامی خواستم۔ اما حامل رقعہ بسیار مستعجل بود ان شاء اللہ عنقریب خواہد رسید والسلام علی سید الانام

نور چشمی محمد ولی الله سلام خیر انجام جواب مکتوبکم اخوی محمد یوسف سلام خوانند و یاران طریقه کلهم احسن الله الیهم اجمعین آمین۔ جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ ۳۰ ذی قعده۔

مکتوب هشتاد و پنجم۔ در جواب سوالات به میاں شیخ محمد دهلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّيًا عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ از حقیر عبد الاحد هَدَاهُ الصَّمَدُ به میان شیخ محمد ارشده الله الارشد استفسار نمودند که اول ارادت از کجا جنبید آخر به کجا رسید۔ گوینده کُن کیست و شنونده خطاب الی آخره۔ الجواب۔ اول ارادت از حضرت لاهوت که آن را مرتبهٔ ذات خوانند از خانهٔ کمون بعرصهٔ بروز ظهور فرمود و آخر به مرتبهٔ ناسوت که آن را مرتبهٔ تقیدات نامند کشید کُن عبارت از همین مرآت است۔ و مخاطب این امر جلیل القدر صور اشیاء است که در مرتبهٔ علم مندمج بودند و آن صور علمیه بجهت تعلق از عدم مطلق تمیز یافته قابل خطاب گشتند اے عزیز در حقیقت چنان که گوینده کُن اوست شنونده این خطاب هم اوست جزر و مد غیر از تنبیه بیش نیست ، ه

جامی معاد و مبدءِ ما وحدت است و بس
ما در میانه کثرت موهوم والسلام

روشن تر بشنو اصل کائنات صفات حقیقت الٰهیه است و مرتبهٔ امکان باسرها برابر ظلال مرتبهٔ وجوب است۔ تعالیٰ آنچه در اینجا نمود است از شبح و مثال آن عالم اسرار است و هر خیر و کمال که درین نشأة موجود است مستعار و مستفاد از ملک ودود است۔ ممکن بے چاره غیر از تحمل امانت کارے دیگر نه کرده است و جز آئینه داری جمال واجب امرے از وے بظهور نیامده۔ درین صورت اگر او را معدوم خوانیم شاید و اگر موجود دانیم هم تواند۔ و اگر همه اوست گوئیم جا دارد و اگر همه از وست گنجایش دارد وَهُوَ الْاَوْلٰی

وَالْاَنْسَبُ لِاَنَّ الْوَحْدَةَ حَقِیْقَةٌ وَالْکَثْرَۃُ مَجَازٌ یَنْفِی۔ اے عزیز تا کس از ہستیٔ خود صاف و پاک بیرون بر نیاید بہ حقیقتِ این معاملہ پے نبرد و از گرداب بُعد بہ ساحلِ قرب سر نہ بر آرد۔ بہ بیانِ این ماجرا بہ طریقِ تمثیل درین چند بیت آوردہ شدہ است

ابیات۔ ۵۰

کس از خود چون الف بیرون نہد پا   خدا گردد خدا گردد ہویدا!
حلول و اتحاد آن جا نہ دانی   کہ آن اتحاد باشد نزد دانا.
کجا چون را بہ بے چون راہ باشد   تعالی اللّٰہ تعالی اللّٰہ تعالیٰ
درینجا اے جوان نثر لیست غامض   بیا تا سر کنم زان سرّ افشا
ولے در پردہ گویم رازِ پنہان   بہ انگشتِ کنایت سازم ایما
الف از نقطہ این جا الف بنمود   وگرنہ در حقیقت ہست یکتا
تعدّد در نقط باشد وگرنہ   الف را اندر انجا نیست ما وا
الف اصلِ نقط باشد اگرچند   ز نقطہ نیست نامی اندران جا
الف از وحدتِ خود بر نیاید   نہ گردد بر رخِ کثرت ہویدا
ز کثرت اندرو نام و نشان نیست   تعین را دران جا نیست ماوا
ولیکن نقطہ شد آئینہ دارش   بصد آئین الف بنمود آنجا
دران آئینہ منکر گشتہ زان یک   ہزار اندر ہزاران آشکارا
نہ گوئی نقطہ صفرِ خالی آمد   کہ او خود از الف گردید برپا
چو گردیدہ تہی از خویش نقطہ   در و رنگِ الف گشتہ ہویدا
اگرچہ اصلِ ہر رنگ ست آن رنگ   ولے رہ نیست آن جا رنگہا را

بجز بے رنگی آن جا رنگ نبود　　شد این نیرنگها ز آئینه پیدا
ز آئینه شد این اشکال و الوان　　طویل و ناقص و خضرا و حمرا
درین دفتر بغیر از یک الف نیست　　کنم بر تو عیان زین سِرّ والا
اگر با یا بود تا یا بود ثا　　ازان جا تا به یا بنگر تماشا
همان خطِ الف باشد به هر نوع　　مُدوّر یا مُقوّس یا مُسوّیٰ
مقوّس گر کنی زاید ازان نون　　مدوّر گر کنی زاید ازاں ہا
اگرچه بے الف یک شکل و خط نیست　　الف زین شکل و خط آمد معرّا
ازان یک حرف زیبا اندرین لوح　　بسے معناے رنگین گشته پیدا
به کوے وحدت از کثرت گذر کن　　ز تن تن زن بگو از جان نجاها

فصلنا بالخیر۔ این جا کوته اندیشی خطا نه کند و کثرت را محض منحوت خیال تصور نه کند و ازین تخیل پا از دوطرهٔ شریعت کشیده به هلاکت خسارت سرمدی مبتلا نه گردد۔ زیرا که مجازی بودن این مرتبه نسبت به مرتبهٔ وجوب است و موهوم بودن او بمقابلهٔ آنجناب مقدس است۔ وَاِلَّا فَحَقَايِقُ الْاَشْيَاءِ وَمُعَامَلَةُ الْاُخْرَوِيَّةِ مِنَ الْاِنْعَامِ الْاَبَدِيِّ وَالْاِيْلَامِ السَّرْمَدِيِّ عَلَيْهَا مَنُوْطَةٌ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللّٰه بسره السامی فرموده اند که موهوم بودن عالم نه به آن معنیٰ است که وجود نمود این در وهم و خیال است و بس بلکه به آن معنیٰ است که خلق این عالم در مرتبهٔ وهم شده و هم دران عالم تقرر و ثبات پیدا کرده است بحیثیتے که از ارتفاع وهم و اوهام مرتفع نه شود۔ و از انتفاے تخیل متخیلان منتفی نه گردد۔ زیرا که ارادهٔ فاعل حقیقی و حکیم مطلق به آن تعلق گرفته است۔ و آن نیست محض را به قدرت کامله هست محض ساخته و آثار و لوازم وجود

وجودِ مطلق بر وے جاری ساختہ و معاملۂ ابدی از ثواب و عقاب بر وے منوط فرمودہ است صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ۔ ولیکن ہذا آخر المکتوب۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مکتوب ہشتاد و ششم در بیان حقائق و معارف الٰہی کہ از قبیل مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ غالباً بخدمت حقائق سرشت میان محمد رضا دہلوی مرسول بود۔

[در نسخۂ خطی تقریباً دہ سطور سرنامۂ و آغاز مکتوب و ابتدائے مضمون این چنین خالی گذاشتہ شدہ است و از سیاق بیانات وافر محذوف معلوم می شود۔ چونکہ مکتوب ہذا مشتمل بر حقائق و اسرار غامضہ است۔ شاید حصۂ محذوفہ از خوف فتنہ قابل استتار داشتہ شد۔ یا بمطابق مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ در بیان آوردن گنجائش نداشت۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (عبد اللہ جان)]

......۴ بر آن متصور نباشد محال است فمأخوذ من قولہ تعالیٰ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَمِنْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّکُمْ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْآ اَنْ تَغْلِبُوْا ہٰذَا الدِّیْنَ تَوْنُکُمْ فِیْ سَیْرِ الصِّفَاتِ۔ وَاَمَّا بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلٰی حَضْرَۃِ الذَّاتِ فَتَصَوُّرُ الْفَوْقِ مُحَالٌ قُلْنَا الْوُصُوْلُ اِلٰی حَضْرَۃِ الذَّاتِ بَعْدَ انْقِطَاعِ سَیْرِ الصِّفَاتِ بِالْاِجْمَالِ فَمُمْکِنٌ بَلْ وَاقِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَالتَّرَقِّیْ مِنْہُ اِلَی الْفَوْقِ مُحَالٌ عَقْلًا وَّنَقْلًا فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَاَمَّا الْاِحَاطَۃُ نُکْتَۃً فَکَذٰلِکَ مُحَالٌ فَاِنَّہٗ وَاِنْ کَانَ الْبَسِیْطُ مِنْ کُلِّ بَسِیْطٍ اَوْسَعُ مِنْ کُلِّ وَسِیْعٍ بَلْ غَیْرُ مُتَنَاہٍ فَالسَّیْرُ الْوَاقِعُ فِیْہِ الْمُسَمّٰی عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ بِالسَّیْرِ فِی اللّٰہِ اَیْضًا غَیْرُ مُتَنَاہٍ وَالْقِطْعَۃُ

شَرِبْتُ الْحُبَّ کَاْسًا بَعْدَ کَاْسٍ فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَمَا رَوِیْتُ

ع ـ بمیرد تشنۂ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

قَالَ صَاحِبُ التَّعَرُّفِ وَالْقَوْلُ بِالْاَصْلَحِ يُوْجِبُ نِهَايَةَ الْقُدْرَةِ وَتَنْفِيْدُ مَا فِي الْخَزَائِنِ وَتَعْجِيْزُ اللّٰهِ جَلَّ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اِذَا فَعَلَ بِهِمْ غَايَةَ الصَّلَاحِ فَلَيْسَ وَرَاءَ الْغَايَةِ شَيْءٌ فَلَوْ اَرَادَ اَنْ يَّزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ صَلَاحًا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَجِدِ الَّذِيْ يَعُدُّ اِعْطَائَهُمْ مَا يُعْطِيْهِمْ فَمَا يُصْلِحُ لَهُمْ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔ اِنْتَهٰى۔ وَلْيُعْلَمْ اَنَّ التَّرَقِّيَ فِي الْمَقَامِ شَيْءٌ اٰخَرُ وَمَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ مَمْنُوْعٌ وَفِيْ وَاقِعٍ فَلَوْلَاهُ لَمَا كَانَ بَيْنَ الْوَاصِلِيْنَ اِلَى الذَّاتِ تَفَاوُتًا وَكَانُوْا مُتَسَاوِيْنَ فِي الْقُرْبِ وَكَانُوْا مَحْبُوْسِيْنَ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ وَكُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِنْ قِيْلَ لَا نُسَلِّمُ اَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَهُمْ بِهٰذَا الْوَجْهِ بَلْ بِوَجْهٍ اٰخَرَ قُلْنَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ فَذٰلِكَ جَوَابُنَا فِيْ مَنْعِ تَصَوُّرِ التَّفَوُّقِ اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ لَيْسَ التَّرَقِّيْ وَالتَّفَوُّقُ مِنَ الْعَتَبَةِ اِلَى الْبَيْتِ وَمِنْهُ اِلَى السَّطْحِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوْكِ الْحَرْكَةَ الْاَيْنِيَّةَ بَلْ شَيْءٌ وِجْدَانِيٌّ غَيْرُ بَيَانِيٍّ مَنْ لَمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ وَاَقْرَبُ مَا يُقَالُ فِيْ رَسْمِهٖ اَنَّهٗ حَرْكَةٌ كَيْفِيَّةٌ وَانْتِقَالٌ عِلْمِيٌّ مِّنْ حَقِيْقَةٍ اِلٰى حَقِيْقَةٍ هٰذَا بِالنَّظْرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَاَمَّا بِالنَّظْرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الذَّاتِ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ اِزْدِيَادِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِنْكِشَافِ وَنُفُوْذِ النَّظْرِ اِلٰى اَبْطَنِ الْبُطُوْنِ كَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْكَشْفُ الصَّحِيْحُ هٰذَا حَقِيْقَةُ الْاَمْرِ عِنْدَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ تَعَالٰى قَوْلُنَا مِثْلُ الرُّؤْيَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ نُؤْمِنُ بِهَا وَلَا نَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا۔ قَوْلُكُمْ هٰذَا صَرِيْحٌ فِي الْكَيْفِيَّةِ لِلرُّؤْيَةِ وَيَسْتَلْزِمُ الْمُتَنَبِّهُ لِلْوُصُوْلِ وَكِلَاهُمَا بِلَا كَيْفٍ قُلْنَا بَلْ مُصَرِّحٌ بِعَدَمِ الْكَيْفِيَّةِ وَكَثِيْرًا مِمَّا

يقع مثل هذا التسامح في العبارات والسباق والسياق شاهد عدل
للمدعي قال بعض الكبراء في حق ذاته تعالى انه مجهول الكيفية اي
لا كيفية لها ثم التنبيه في بعض الامور لا يستلزم المثلية كما بينوا
في البيان وبعد التسليم فكون امرين غير متكيفين مماثلين غير مستلزم
للكيفية كما في جميع صفاته تعالى قولنا از اسم و رسم بگذشته قبله توجه تنزيه
مطلق وغيب صرف بايد ساخت ان الله يحب معالي الهمم قولكم التوجه
لنسبة بين المتوجه والمتوجه اليه فلفظ التوجه اسم وذات المتوجه
رسم فلا يمكن التوجه مطلقا قلنا انا لله وانا اليه راجعون۔ ايها
العارف فاذا النسي باب المعرفة والولاية فانها لا تحصل الا بعد الفناء
والنسيان عن جميع ما يسمى بما سواه فلولاه لما حصلت المعرفة ولما تيسر
الوصول الى الحقيقة كما نطقت به السنة القوم الكافة ـــه

هیچ کس را تا نگردد او فنا　　نیست ره در بارگاه کبریا

ولا يغرنكم قول صاحب النزهة ـــه

گویند عزان خود چه یابی　　گم شو که چو گم شوی بیابی

جواب ـــه
این نکته نمود ناصوابم　　چون گم شوم آن کے را چه یابم
پاینده اگر کسے دگر خواست　　از گم شدنم پس او چه می خواست

قال هذا من جنس تدقيقات الفلاسفة وليس من المعارف في شيء
ولا ينبغي للسالك ان يقول به ولو ترى ان المحققين كيف اخذوه
وكيف طعنوه وردوه عليه واجابوا عنه باجوبة شافية كافية مع

كَوْنِ الْكَلَامِ بَعْدَ التَّكْلِيْفِ قَابِلًا لِلتَّاوِيْلِ وَنَحْنُ بِمَعْزِلٍ عَنِ التَّفْصِيْلِ وَلٰكِنْ نَذْكُرُ مِنْ كَلَامِ قُدْوَةِ الْمَعَارِفِ الْكَامِلِ خُوَاجَه اَحْرَار نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ مَا يُفِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ قَالَ قُدِّسَ سِرُّهٗ وَبَعْدَ تَحَقُّقِ فَنَاءِ ذَاتِ السَّالِكِ وَصِفَاتِهٖ اَنْ رَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاَوْصَلَهٗ اِلَى الْبَقَاءِ يَهَبُ لَهٗ نُوْرًا مِنْ عِنْدِهٖ فَيُشَاهِدُ بِهٖ ذَاتَهٗ لَا مُشَاهَدَةَ لَهٗ غَيْرَهٗ تَعَالٰى شَانُهٗ ثُمَّ لِيُعْلَمْ اَنَّ خِلَافَ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الثَّابِتَةِ لِلذَّاتِ لَازِمٌ لِمُتَوَجِّهِ الذَّاتِ تَعَالٰى كَمَا تَقَرَّرَ وَاَنْتُمْ اَيْضًا اَقْرَرْتُمْ اِلٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ حَذَفَ اِسْمَهٗ وَرَسْمَهٗ وَحَذَفَ اِعْتِبَارَاتِ نَفْسِهٖ كَقَوْلِكُمْ اَلتَّنْزِيْهُ وَاِنْ كَانَ اَقْرَبُ الْمَقَامَاتِ اِلَى الذَّاتِ فَهُوَ مَقَامٌ وَلَيْسَ فِي الْحَقِيْقَةِ مُقِيْمٌ وَلَا مَقَامٌ قُلْنَا لَعَلَّ الْمُرَادَ بِالْحَقِيْقَةِ هُنَا مَرْتَبَةُ الذَّاتِ الْبَحْتِ وَلَا مَعْنٰى لِنَفْسِهٖ عَنْهُ سُبْحَانَهٗ فَهٰذَا لُطْفٌ وَعِنَايَةٌ اِلَيْنَا وَرُجُوْعُ الْتِفَاتٍ بِالْاٰخِرَةِ اِلٰى قَوْلِنَا بَلْ اِلٰى قَوْلِ الْمُحَقِّقِيْنَ كَافَّةً وَهُوَ اَنَّ كُنْهَ الذَّاتِ بَرِيٌّ عَنِ الْاِدْرَاكِ وَمُعَرًّى عَنِ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ فَلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ وَلَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ ؎

درافگنده دف این آوازه از دوست　　　گزد بر دست دف کوبان بود پوست

قَالَ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ قَالَ ذُو النُّوْنِ اَلتَّفَكُّرُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ جَهْلٌ وَالْاِشَارَةُ اِلَيْهِ شِرْكٌ وَحَقِيْقَةُ الْمَعْرِفَةِ حَيْرَةٌ۔ قطعه ؎

آفاق روشن و مهر تابان پدید نیست　　　پرشور عالمی و نمکدان پدید نیست
از مهر تا بذره و از قطره تا محیط　　　چون گوی در تردد و چوگان پدید نیست

قَالَ حُسَيْنُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَدَّسَ سِرَّهٗ لَمْ يَسْبِقْهُ قَبْلُ وَلَا يَقْطَعُهٗ بَعْدُ وَلَا يُصَادِرُهٗ مِنْ وَلَا يُوَافِقُهٗ عَنْ وَلَا يُلَاصِقُهٗ اِلٰی وَلَا يَحِلُّهٗ فِیْ وَلَا يُؤَامِرُهٗ اَنْ وَلَا يُظِلُّهٗ فَوْقُ وَلَا يُقِلُّهٗ تَحْتُ وَلَا يُقَابِلُهٗ حَذَآءٌ وَلَا يُزَاحِمُهٗ عِنْدَ وَلَا يَأْخُذُهٗ خَلْفُ وَلَا يَحُدُّهٗ اَمَامُ وَلَا يُظْهِرُهٗ قَبْلُ وَلَا يُفْنِيْهِ بَعْدُ وَلَا يَجْمَعُهٗ كُلٌّ وَلَا يُوْجِدُهٗ كَانَ وَلَا يَفْقِدُهٗ لَيْسَ تَقَدَّمَ الْحَادِثَ قِدَمُهٗ وَلِلْعَدَمِ وُجُوْدُهٗ لَيْسَ لِذَاتِهٖ تَكْيِيْفٌ وَلَا بِفِعْلِهٖ تَكَلُّفٌ وَقَالَ الْكَلَابَاذِیُّ عَنْ بَعْضِ الْاَكَابِرِ عَرَفَ الْخَلْقِ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ قَالَ ابْنُ الْعَرَبِیِّ قَدَّسَ سِرَّهٗ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اَنَّ الضَّمِيْرَ رَاجِعٌ اِلَی الشَّیْءِ بِاَنَّ تَسْبِيْحَ اَحَدٍ لَا يَصِلُ اِلٰی جَنَابِ قُدْسِهٖ تَعَالٰی وَقَالَ الْقُوْنَوِیُّ قَدَّسَ سِرَّهٗ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ وَلَا يَصْلُحُ اَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ اَوْ يُعْرَفُ بِوَصْفٍ اَوْ يُضَافُ اِلَيْهِ بِاِضَافَةٍ قَالَ الْمَوْلَوِیُّ قَدَّسَ سِرَّهٗ ؎

حق منزہ ہست از ہر اسم و نام   تو چہ می جفتی بہر اسم اے غلام
ہرچہ گویم عشق را شرح و بیان   چون بعشق آیم خجل باشم ازان

قَالَ صَاحِبُ گلشنِ راز ؎

بود اندیشہ اندر ذات باطل   محالِ محض دان تحصیل حاصل

قَالَ الْمُجَدِّدُ الْاَلْفِ الثَّانِیْ قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَسْنٰی۔ ہرگز نہ پرستم خدائے راکہ در حیطۂ شہود در آید یا متخیل و متوہم گردد ع آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد طلبم فَهِمَ مَنْ فَهِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ التَّحْقِيْقِ فِیْ قَوْلِ مُوْسٰی حِيْنَ اَجَابَ فِرْعَوْنَ وَقَدْ سَئَلَهٗ عَنْ مَاهِيَةِ الْحَقِّ بِقَوْلِهٖ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا هٰذَا مِنْ بَابِ اَسْلُوْبِ الْحَكِيْمِ حَيْثُ سُئِلَ عَنْ مَاهِيَةِ الْحَقِّ الْمُمْتَنِعِ بَيَانُهٗ وَاَجَابَ عَنْ اٰثَارِهِ الدَّالَّةِ عَلٰى صَانِعِهَا ؎

جانہا ہمہ آب گشت و دلہا ہمہ خون   تا چیست حقیقت از پس پردہ برون

لِلّٰهِ دَرُّهٗ حَيْثُ قَالَ چیست وَلَمْ يَقُلْ کیست قَوْلُنَا الْمَقْصُوْدُ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ قَوْلُكُمْ لَعَلَّهٗ فُهِمَ مِنْ قَوْلِيْ صَعْبُ الْحُصُوْلِ قُلْنَا بَلْ مِنْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا قَوْلُكُمْ لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُ الْكَلَامِ الْقُدْسِيِّ عَلٰى كَلَامِ نَبِيِّهٖ فَكَيْفَ وَلِيِّهٖ قُلْنَا اِنْ كَانَ فِيْهِ اَثَرٌ صَحِيْحٌ وَخَبَرٌ مُعْتَبَرٌ فَعَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ وَاِلَّا فَلَا يُحْكَمُ بِالْحُرْمَةِ فِيْ شَيْءٍ فَاِنَّ الْاَصْلَ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ عَلٰى مَا قَالُوْا نَعَمْ اِنَّهُمْ قَسَّمُوا الْحَدِيْثَ اِلٰى قُدْسِيٍّ وَ غَيْرِ قُدْسِيٍّ فَلَا يَجُوْزُ فِي الْاَحَادِيْثِ اِطْلَاقُ هٰذَا عَلٰى ذٰلِكَ لِلْاِشْتِبَاهِ وَ حَيْثُ لَا اِشْتِبَاهَ لَا بَاْسَ ثُمَّ لَمَّا كَانَتِ الْاَرْضُ مُقَدَّسَةً وَالْبَلْدَةُ قُدْسِيَّةً كَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ وَالْوَلِيِّ مُقَدَّسًا وَقُدْسِيًّا بِالْاَوْلٰى فَاِنْ قِيْلَ الْقُدُّسُ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهَلْ يَجُوْزُ اِطْلَاقُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ قُلْنَا لَيْسَ مِنَ الْاَسْمَآءِ الْمُحْسِنَةِ لَهٗ تَعَالٰى حَتّٰى لَا يَجُوْزَ ذٰلِكَ وَلَوْ سُلِّمَ فَهٰذَا مِنْ قَبِيْلِ قَوْلِهِمْ اَلْاَسْرَارُ بَلِيَّاتُ الْاِلٰهِيَّاتِ فَحِيْنَئِذٍ لَا مَحْذُوْرَ اَصْلًا اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ اِطَالَةُ الْمَقَالِ وَكَثْرَةُ الْقِيْلِ وَالسُّؤَالِ لَا يَزْدَادُ اِلَّا وَحْشَةً لَا تُوْرِثُ اِلَّا نَفْرَةً فَالتَّقْلِيْلُ اَحْرٰى مِنَ التَّطْوِيْلِ وَالْاِيْجَازُ اَقْرَبُ مِنَ الْاِعْجَازِ ؎

خموشی فیض دیگر می دہد دیوانۂ مارا   چراغ کشتہ روشن می کند ویرانۂ مارا

وَنَحْنُ نَرْجُوْا مِنْ جَنَابِكُمْ اِلَّا دَعْوَةً صَالِحَةً فِيْ اَوْقَاتٍ مَرْجُوَّةٍ وَهٰذَا لِسَانُ حَالِنَا ؎

ما خود بہ گرد دامن مردے نمی رسیم   شاید کہ گرد دامن مردے بما رسد

ثُمَّ كُنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَ اَشْعَارٍ فَاَحَتّٰی يَشُوْفَ بِمُطَالَعَتِكُمْ لٰكِنْ اَعْرَضْنَا عَنْهُ خَوْفًا مِنَ الْمَلَالِ وَاكْتَفَيْنَا عَلٰى هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ ؎

کجا ہر ذرہ دارد تاب حسن بے حجابش را
کہ بیش چشمۂ خورشید شبنم آفتابش را
نہ گنجد نشاۂ وحدت درین خمخانۂ کثرت
ازین نہ شیشہ بیرون یافتم موج شرابش را

درخانۂ ما جلوہ گر آن رشک چمن شد   ہر خار و خس گلشن ما برگ سمن شد
عمریست کہ در حلقۂ زلف تو اسیریم   مجنون ترا خانۂ زنجیر وطن شد

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ دربیان تحقیق بشارات وانتقال منصب قیومیت بہ قطبی ومرشدی مدظلہ العالی وبایناسبۂ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ صحیفۂ شریفہ برادر سبحان برابر صاحب الرشد والارشاد شیخ محمد مراد زادہُ اللہ کمالاً ووصولاً یافتہ موجب شگفتگی گردید ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

این سلسلہ را ہموارہ برپا دارند فَاِنَّ الْكِتَابَ كَالْخِطَابِ دیگر مروج الشریعت قاضی محمد حیدر را اخلاق کریمانہ موجب حسن ظن بہ این مسکین بکاری برند زَادَهُ كَرَامَةً وَاسْتِقَامَةً دیگر بر حصول بشارات علیہ شما احقر را کالیقین است اگر در احاطۂ علم چیزے از ان آید فِيْهَا وَاِلَّا غنیمت منیست کہ اصل مقصود حاصل است دیگر واثبات کمالات

خاصه حضرت حجة الله قدس سره امریست معنوی هر یکے از یاران به خود منسوب می سازد تا حق بجانب کیست۔ و دوستان فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را و حقیر متأمل است و هیچ حکم نمی تواند کرد زیرا که خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امور عظام نمی داند۔ اگرچه اشارات و بشارات آن جناب عظمی مُصَحَّحَةٌ کالنص است بر این معنی کَمَا سَتَفْهَمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ دیگر روز وصال آنجناب قُدِّسَتْ نَفْسُهُ روز جمعه سلخ محرم الحرام بوده سنه ۱۱۱۵ھ۔ و ضریح منور الشان متصل باغ فتح به جانب مسجد و خانقاه حضرت شاه جیو واقع شده و مرض الشان بیش از هفته نبود اما زبان از بس ضعف ممنوع التکلم بود چنانچه نماز و رموز دیگر به اشاره ادا می یافت۔ این امر موجب ازدیاد غم و ماتم و اندوه شده بود۔ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَذٰلِكَ مِثْلُ أَمْرِ الْخِلَافَةِ حِيْنَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ دیگر چون عوام از حقیقت سلسلهٔ رحمانیه احمدیه چندان آگاه نیستند ناچار استفسار از آنها نموده می آید و هر طریقه را که آنها طلب می نمایند فاتحه به پیر سلسلهٔ آنها چنانچه حضرت خواجه بزرگ یا حضرت غوث خوانده تلقین می نمایند وَإِلَّا فَالسِّلْسِلَةُ الْأَحْمَدِيَّةُ أُمُّ السَّلَاسِلِ كُلِّهَا وَمُتَضَمِّنَةٌ لِمَعَارِفِ طُرُقِ الْمَشَائِخِ جُلِّهَا مَعَ مَا أُوْدِعَ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ دیگر چون طالب در سلسلهٔ مشائخ رشد یافت اندک از این سلسلهٔ علیه آشنا باید کرد۔ بعضے قطعهٔ تاریخ حجة الله محمد نقشبند ثانی قدس سره۔ ؎

نائب خواجهٔ زمین و زمن — وارث تختگاه وعد و وعید
زین گذر چون نسیم پاک گذشت — زین چمن چون بهار دامن چید

جست وحدت سحر و سال وصال　　از فلک "خواجہ نقشبند" شنید
بار دیگر ندا ز عالم غیب　　"عاشقِ وے خدائے بود" رسید
ثالثاً باز آر حضرۂ قدس　　"شیخ رہ" را بہ گوش ہوش شنید

نور دیدہ ہائے ایشان مع ضعیفات در حفظِ الٰہی باشند و از فقیر زادہ ہا مع والدہ شان دعوات خوانند۔ اخوی اعزی محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ الٰہی جمعیتِ ظاہر و باطن ارزانی باد قاضی محمد ہاشم سلام و تحیہ خوانند اَللّٰھُمَّ ارْزُقْھُمْ بِالْجَمْعِیَّۃِ الصُّوْرِیَّۃِ وَالْمَعْنَوِیَّۃِ اٰمِیْن روزِ ارتحال مروّج الشریعت میان حضرت اعنی شیخ عبید اللہ بن حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہما نوزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۰ھ۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت۔

لَہُ الْوَحْدَۃُ۔ اَمَّا بَعْدُ، برادر عزیز صاحبِ کمالات شیخ محمد مراد شَرَّفَہُ اللّٰہُ بِاَعْلَی الرَّشَادِ سلام خیر انجام مطالعہ نمایند صحیفہ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ و مشعر استقامتِ فوق الکرامت خورسند ساخت ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعد تامل، ہیچ آن مرقوم خواہد نمود۔ دیگر سعادت سرشت برخوردار حاجی رحمت اللہ دو شالہ سادہ بمبلغ دوازدہ عدد روپیہ طلب داشتہ کرم نمودہ خرید کردہ زود ارسال دارند وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ نور چشمان ہر ہمہ مِنَ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ بہ کمالاتِ ظاہر و باطن و جمعیتِ صوری و معنوی متحلی باشند محمد یوسف کذالک فردا کہ پنجشنبہ پنجم جمادی ثانیہ باشد انشاء اللہ از دار الخلافہ بدار الارشاد سرہند متوجہ می شویم۔ یسر اللہ۔

مکتوب ہشتاد و نہم۔ در بیان تحقیق و تصدیق بشارتِ سابقہ بہ احقر محرر صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ مکاتیبِ متعدّدہ برادرِ گرامی صاحبِ کمالاتِ سامی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ الرُّشْدَ وَالِاَنْ شَادَ وصول یافت در بابِ خویش مؤکداً بشارت طلبیده اند مخدوما درین باره شما جنابِ حجۃ اللہ قدس سرہ غَیْرَ مَرَّةٍ بشارت علیہ فرمودند گنجایش تردّد نیست۔ لیکن چون مکرّراً این سوال از شما بہ ظہور آمد صفحۂ احوالِ شما بہ طریقِ تعمق نظر باز ملاحظہ نمود حصولِ ولایاتِ ثلثہ وکمالاتِ عالیات وحقایقِ سہگانہ بہ نظر درآمد بلکہ بہرہ از فوقِ حقیقتِ صلوٰۃ نیز مفہوم گردید وحصولِ مقاماتِ کمالاتِ خلّت ومحبوبیت ومرادیت ہم متصوّر گشت وحظّی از معاملاتِ سابقان معلوم گردید وخدمتِ معہودہ یعنی مداریتِ آن نواحی ثابت یافتہ شد۔ واز راہِ شما بہرہ ازان بہ ولدِ شما محمد ولی متوہم می شود بشرط الاستقامت نسبت قوت پیدا خواہد کرد وکَذَا محمد رشید بہ استعدادِ حسن در باقی متعلقانِ شما نیز نورانیتے بہ سببِ شما معلوم می شود موافق استقامت ضعفاً وقوةً وبر اصحابِ شما ہم کیفیتے ونورانیتے خاص از راہِ شما در ضمنِ شما ظاہر می گردد تفصیلِ آن امید ہست کہ از باطنِ خود خواہد دریافت واگر خدشہ در احوال یارے خواہد ماند باز مرقوم خواہد نمود۔ اگر حق سبحانہٗ بہ طفیلِ حبیبِ خود علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات معلوم خواہد کنانید در تحریر خواہد آورد ان شاء اللہ العزیز المتعال زیادہ ترقی درجات نشأتین باد والسلام علیٰ سید الانام الیٰ یوم التناد دیگر چندگاہ مسکین در شاہجہان آباد ہست بعد ذی حجہ متوجہ وطن خواہد شد ان شاء اللہ العزیز۔ ودیگر دربارۂ خود وآن برادرِ عزیز براے تفصیل علم باطن ملتجی ہست یسّر اللہ سبحانہٗ بہر نوع آدابِ بندگی بجا می باید آورد ورشتۂ امید ہیچ گونہ از دست نہ باید داد ولعلّ اللہ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ والسلام ۲۰ ذی قعدہ سنہ ۱۱۲ھ

مکتوب نودم ـ به احقر مؤلف نوشته اند

لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ اخوی اعزی حقیقت آگاهی شیخ محمد مراد سلام و تحیه مشتاقانه خوانند۔ احوال شکسته بال موجب سپاس بی قیاس حضرت ذی الجلال است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ سَلَامَتُكُمْ وَتَرَقِّيْ دَرَجَاتِكُمْ چند گاه است که نامهٔ نامی نه رسید انتظار دامنگیر است كَانَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مَعَكُمْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَكْرَمِ فرزندان گرامی در حفظ الٰهی باشند اخوی محمد یوسف سلام خوانند سائر اهل طریقه در یاد حق سبحانه باشند و سلام خوانند۔

مکتوب نود و یکم ـ در ذکر عنایات به محرر احقر صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اما بعد تحیه و سلام به اخ اعز اکرم اعنی شیخ محمد مراد زَادَهُ اللّٰهُ كَمَالًا وَّاِكْمَالًا موصول باد احوال اقل الانام خیر منوال است وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ تَرَقِّيْ دَرَجَاتِكُمْ اعز اکرم اگر حق سبحانه خواسته در جواب اتحاد نامه شما مفصل مرقوم خواهد شد۔ اکنون به همین قدر اکتفا افتاد بالجمله از دعای خیر ایشان هرگز غافل نیست وَذٰلِكَ الْمَرْجُوُّ مِنْكُمْ وَالسلامُ علی اسعد الانام ۔ از جناب خلیل الرحمانی انواع سلام و تحیه و از فقیرزادها کَذٰلِكَ از این جانب به مخدوم زادها و سائر ارباب طریقه محمد یوسف وغیره سلام اشتیاق انجام موصول باد ارسال شال و جدوار و زعفران سابق امرین وصول یافته تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْكُمْ ۔ ۲۰ر محرم سنه ۱۱۸ھ

مکتوب نود و دوم ـ در دعوات و خبر وحشت اثر ویرانی حضرت سرهند به محرر صدور یافت۔

اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَمَّا بَعْدُ تحیه و سلام خیر انجام احقر الانام به اخوی اعزی صاحب الکمالات العلیه شیخ محمد مراد اعزه الله فی النشاتین موصول باد گرامی نامجات آن عزیز

رسید گل بدامان ریختہ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ عَلٰی اِسْتِقَامَتِکُمْ باقی احوال موجب حمد ذی الجلال است آنچہ از دست کفرہ بر دار الارشاد گذشتہ مسموع شدہ باشد از دعوات ظہر الغیب ممد و معاون و این مسکین را اصلاً از یاد خویش و دعاے خویش غافل نہ شمرند قاصد بغایت استعجال داشت بدین قدر اکتفا افتاد۔ ازین جانب سائر احبہ خصوصاً بہ فرزندان ایشان دعوات اشتیاق اندوز برسد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ اتحاد مرتبت محمد رشید اخبار فرحت آثار البتہ نویسان باشند۔ نوزدہم ربیع الثانی

مکتوب نود و سوم۔ در طلب احقر العباد محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد تحیہ وسلام احقر العباد بہ صاحب رشد و ارشاد برادر ریجان برابر شیخ محمد مراد موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ست تعالیٰ شانہٗ استقامت و کرامت آن اعز اکرم مطلوب ست بعد از مدتے مکتوب گرامی رسید سرگرم دعا و توجہ نمود۔ امید کہ پیہم بہ اخبار خندہ آثار یاد و شاد دارند۔ اگر ملاقات یکدیگر میسر می شد بہا و نعمت والا نہ رابطۂ قلبی و اتحاد معنوی ہم علمے ست۔ احقر در اوقات مرجوہ از دعوات ایشان فارغ نیست وَالْمَرْجُوْ مِنْکُمْ کَذٰلِکَ و عذر نارسیدن اخوی شیخ عبد الرشید مفہوم شد۔ اما خاطر بسیار بجانب آن برخوردار متعلق ست کَانَ اللّٰہُ مَعَہٗ اَیْنَمَا کَانَ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ سائر فرزندان اعزہ بکمال برسد از فقیر زادہا ہر ہمہ سلام اشتیاق آمیز مطالعہ نمایند دُفِعَ التَّحْرِیْرُ ۲۳ رَمَضَانُ الْمُبَارَکُ

مکتوب نود و چہارم۔ در بشارت برخوردارم عبد الرشید بمولود کمینہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ لِلّٰہِ۔ امابعد تحیہ وسلام احقر الانام بہ اخوی اعزی کمالات

پناہی شیخ محمد مراد اَرادہُ اللہُ کمالاً بعد کمالٍ موصول باد۔ احوالِ شکستہ بال موجبِ محامدِ ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَتِکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ معلومِ آن برادر گرامی باد کہ برخوردار کونین اعنی شیخ عبد الرشید در طے مقامات سلوک طریقہ علیہ احمدیہ سرگرم ہست و بہ بقاے این سلسلۂ سنیہ مشرف شدہ۔ انشاء اللہ العزیز در اندک مدت امور عظام حاصل نمودہ آنجا می رسد و از صحبت کثیر البہجت الشان بہرہ ور می شود اِنَّہٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْعِظَامِ از حضرت اعز اکرم خلیل الرحمانی و اولاد فقیر سلام خیر انجام و اشتیاق تمام مطالعہ نمایند از فقیر نور حسینی ولی اللہ سلام خوانند از فقیر زادہ ابو حنیف سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ از فقیر ابو حنیف معلوم نمایند کہ اخوی شیخ عبد الرشید در خدمات شما بہ نیابتِ شما از عالمِ غیب مشرف شدہ باشند بعد ازان معاملۂ شان بہ اصالت کشد از محمد نور الحق و از محمد تقی سلام خیر انجام خوانند۔ بتاریخ بست و ششم شہر صفر سنہ ۱۱۲۰ھ تحریر یافت۔

مکتوب نود و پنجم۔ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ لِلّٰہِ اَبَدًا امابعد سلام و تحیۃ احقر البریۃ بہ اخوی اکرمی صاحب الکمال والارشاد شیخ محمد مراد اَرادہ اللہ بہ کمالاً فوقَ کمالٍ و ارشاداً فوقَ اِرشادٍ موصول باد۔ کیفیاتِ این جانی موجبِ ازدیادِ انواع محامد الٰہی ہست وَالمسئولُ من جنابہ الاقدس ترقی درجاتکم۔ نور حسینی شیخ عبد الرشید و اکثر احباب طریقہ احمدیہ اخذ نمودہ ہست اما ہنوز ترقی خواہ ہست۔ احقر نظر بہ جدائی آن برادر گرامی نمودہ می خواہد کہ درین نزدیکی رخصت نماید اگر حق سبحانہٗ خواستہ ہست اوائلِ شہر شعبان متوجہ آن دیار شود۔ این مسکین را بدعاے حسنِ خاتمہ امداد می نمودہ باشند۔ زیادہ عنایتِ الٰہی باد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ

وَاٰلِهِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ۔ ازین مسکین بسائر نورچشمان وسائر ارباب طریقه شیخ محمد یوسف وغیرهم سلام خیر انجام برسانند۔

مکتوب نود و ششم۔ در بیان رخصت بعد از کسب کمالات معنوی به وطن مالوف بتحریر سطور صدور یافت۔

اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ الصَّمَدِ۔ اما بعد سلام وتحیۂ احقر البریۂ برادر بجان برابر صاحب کمالاتِ السنیۂ والمقاماتِ العلیۂ شیخ محمد مراد اعزه الله فی الدارین موصول باد۔ احوال شکسته بال موجب سپاس بے قیاسِ الٰهی است تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ سُبْحَانَهٗ سَلَامَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ۔ گرامی نامجات شما پیهم می رسد و تسلی بخش دل افتادها می گردد جزاکم الله۔ درین ولا برخوردار نشائتین شیخ عبد الرشید احسن الله الیه بحقایق و معارف حضرات عالی درجات قدس الله اسرارهم لبریز گشته متوجه وطن مالوف و حصولِ مرضیاتِ الشان گشته اَوْصَلَهُ اللّٰهُ سَالِمًا وَّغَانِمًا چه نویسد که آن فرزند این مسکین را چه قدر رضامند داشته و چسان خدمات این جاے را به حسن تدبیر بجا آورده بے آنکه اظهار نماید انجام کار می نمود ع تو سخن نه گفته باشی به سخن رسیده باشی۔

گویا در باب این مرد واقع شده۔ شکر آن را لازم دانسته مزید آن را از کریم مطلق خواهند۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ نص قاطع است۔ مشارٌ الیه در باب بشارات اصحاب الیشان پرجد باشد و از جانب الیشان نیز مؤکدًا ابرام نمود باوجود عدم لیاقت این معنیٰ اِدْخَالًا مِّنَ السُّرُوْرِ عَلَى الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ مُتَوَكِّلًا عَلَى الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ۔ حرفے چند بر اسامی آنها نوشته مفهوم خواهد گشت رَبَّنَا اَعِنَّا وَلَا تُعِنْ عَلَيْنَا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ

از فقیرزادہا ہمہ مع والدۂ آنہا دعوات و تحیّات خوانند این مسکین و این جماعہ را در اوقاتِ خاصہ بہ دعاے حسنِ خاتمہ یاد آرند۔ از فقیر صوفی جان محمد عرض سلامِ سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق اخوی نمایند۔

مکتوب نود و ہفتم۔ در دعوات بکمینہ مؤلف صدور یافت۔

یَا اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الْمِنَّةُ۔ امابعد برادر صاحبِ کمالات شیخ محمد مراد ذَادَہُ اللّٰہُ الرَّشَادَ سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ احوال شکستہ بال موجبِ سپاسِ بے قیاسِ الٰہی است تعالیٰ وَ الْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ زیادہ عنایتِ الٰہی باد۔ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ از مقام کوت کجھوہ کہ بر دو منزل از حضرت دار الارشاد دوم ذی حجہ تحریر یافت مخدوم زادہا فی حفظ اللہ کُتُبَ اِلَی الْعَسْکَرِ مُلْتَمِسُکُمْ۔

مکتوب نود و ہشتم۔ در جوابِ رقیمہ بخدمت حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ الْکِرَامِ ہُوَ الْاَحَدُ مِنْہُ الْمَبْدَءُ وَ اِلَیْہِ الْاَمَدُ عنایت نامہ شفقت شمامہ رسید رابطہ مصادقت و یکتائیِ شما استحکام پذیرفت جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِکْرَامِکُمْ وَ اَوْصَلَکُمْ سُبْحَانَہٗ اِلٰی مَرَامِکُمْ مرقوم بود کہ ؎

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی مُعَادَ وَ دُوْنَہَا   قُلَلُ الْجِبَالِ وَ دُوْنَہُنَّ حُیُوْفُ
وَ الرِّجْلُ حَافِیَةٌ وَ مَالِیْ مَرْکَبٌ   وَ الْکَفُّ صِفْرٌ وَ الطَّرِیْقُ مَخُوْفُ

الحق کہ وصول بہ سعاد ہویتِ ذاتیہ مطلقہ بہ اطلاقِ حقیقی بہ سر مستطیل کہ مبنی بر عبور شواہقِ جبالِ اعتباراتِ مختصہ و اضافاتِ وہمیہ صرفہ عالمِ خلق و امر است ہمچنین صعبُ الحصول است زیرا کہ سالک حقیقتِ خود را مخوف گردانیدہ و مشاعر و مدارکِ خویش را بدان متبع ساختہ۔ و الّا

فَالْحَقُّ سُبْحَانَهٗ فِی الْحَقِیْقَۃِ مِنَ الْوَجْہِ الْخَاصِ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبِیْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ اَلْمُتَقَدِّسُ عَنِ الْوَصْلِ وَالْمُنَزَّہُ عَنِ الْفَصْلِ وَاِلَّا لَہٗ طَرِیْقٌ مَوْصُوْفٌ لَا مَامُوْنٌ وَلَا مَخُوْفٌ وَلَا یَسَعُ رَجُلٌ حَافَۃٌ وَلَا مَرْکَبٌ وَلَا کُفٌّ حَافِیَۃٌ

کسری کہ سکل ہے جہاں سلسلے سل ۔   وکب ما نو بلیل کی ہو لوکوں لاوے بپل

فَسُبْحَانَ مَنِ احْتَجَبَ بِاِشْرَاقِ نُوْرِہٖ وَاخْتَفٰی بِاسْتِغْرَاقِ ظُھُوْرِہٖ ۔ ؎

حجاب روے تو ہم روے تست درہمہ حال   نہانی از ہمہ عالم زلسکہ پیدائی

تو ہمت قدما آن دلیلے ترفعت   وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَیْنِ مَا تَمْنَعُ اللَّتَمَا

فَلَاحَتْ فَلَا وَاللّٰہِ مَا ثَمَّ مَانِعٌ سِوٰی   اَنَّ عَلَیْنِیْ کَانَ مِنْ حِیْنِھَا عَمٰی

گل این باغ را بدم غنچہ   سر این گنج را بدم سرپوش

پردہ برخاست تا بہ خود دیدم   دوست با دوست کرد در آغوش

آن شناسد حدیث این دل ہست   کہ ازین بادہ کردہ باشد نوش

دَعْ لِیْ مِنِّیْ قَلْبِیْ فَغَنِیْتُ کَمَا غَنِیَّ   وَکُنَّا حَیْثُ مَا کَانُوْا وَکَانُوْا حَیْثُ مَا کُنَّا

روزان بتو بودم ونمی دانستم   شب با تو غنودم ونمی دانستم

ظن بودم را کہ جملہ من بود منم   من جملہ تو بودم ونمی دانستم

نوشتہ بودند کہ آن چہ سخن حق ہست درگفت نیاید ۔ ظاہر مراد آن ہست کہ درگفت نیاید بجہت قصور افہام مستمعین از ادراک آن واگرنہ سخن اگر لفظے ہست فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا وَلَہٗ بَیَانٌ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ہ وَفِی التَّفْسِیْرِ الْبَیَانُ ھُوَ التَّعْبِیْرُ عَمَّا فِی الضَّمِیْرِ مِنْ تَعَرُّفِ الْحَقِّ وَمُلْقِی الْوَحْیِ۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ وَاَتْقٰکُمْ ۔

مکتوب نود و نهم ـ به احقر مؤلف صدور یافت۔

احمد لله الحمد ابداً سرمداً۔ اما بعد فقد وصل الکتاب من احسن الاحباب اعنی الاخ الصالح صاحب العرفان الشیخ محمد المراد رزقه الله کمال الرشد والارشاد واخبرنا من اخبار الضروریة المعنویة و الصوریة فنحن بکرم الله العزیز فی عافیة واستقامة ونرجو ان تکونوا انتم کذلکم ثم انا کتبنا فی حق اولادکم ثانیاً الی قاضی القضاة مؤکداً یسر الله امرکم وانا کتبنا فی حق حامل مکتوبکم الشیخ عبد السلام الی القاضی کذالک والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیه الصلوة والتسلیمات العلی۔

مکتوب صدم ـ در رسیدن فرزندی عبد الرشید و احوال استعداد آن به احقر محرر نوشته است

الحمد لله والصلوة والسلام علی اسعد خلقه وآله واصحابه وتبعه اما بعد مکتوب تمام مرغوب اخوی اعزی شیخ محمد مراد اکرمه الله رسید ابتهاج تمام رسانید و نور چشمی عبد الرشید ارشده الله آمده مسرور ساخت انشاء الله العزیز در اندک فرصت احوال سنیه حاصل خواهد نمود که صاحب استعداد است و بر شریعت و طریقت مستقیم است۔ اگرچه حسب ظاهر اذن شما نه داشته در حقیقت اذن شما ثابت بود خاطر از جانب آن فرزند جمع دارند و او را و ما را به عنایت الهی سپارند معامله اش یوماً فیوماً در ترقی است امید که عنقریب متحقق به کمالات احمدیه علیه خواهد گشت۔ انه تعالی قریب مجیب۔ مع هذا الشان هرگاه اجازت طلبند از ینجا رخصت نموده شود والسلام علی اسعد الخلق وآله از ین جانب به سائر اهل طریقه خصوص اولاد شریفه واخوی محمد یوسف سلام

خیر انجام رسانند۔ التحریر ۱۲ ازذی قعدہ از فدوی خاکسار حاجی رحمت اللہ عرض تسلیمات قبول فرمایند و بہ خدمت مخدوم زادہ مہربان شیخ ولی جیو و مشفق مہربان قدردان شیخ محمد یوسف عرض سلام قبول باد۔

مکتوب صد و یکم۔ در طلب احقر العباد و استعذار از فرزندی بہ مؤلف صدر یافت۔

اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب گرامی برادر حقایق سرشت شیخ محمد مراد وصول یافتہ ابتہاج تام رسانید و گل تازہ در دامن تمنا ریخت آنچہ از شوق دریافت و عذر نارسیدن مرقوم بود ہر دو امر واضح گردید آرے اشتیاق جانبین قطعی است لیکن معاملہ از ارادۂ ما و شما برتر است ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ این دار الابتلا است بہر حال شکیبائی لازم است خوب گفتہ ع

گر در یمنی چو با منی پیش منی

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اگر معیتِ ظاہری بدست آید بہا و نعمت و الا رابطۂ معنوی ہم عالمے است۔ دیگر برخوردار صاحب الاحوال شیخ عبد الرشید اگرچہ حسب بشریت مصدر بعض امور گردیدہ و صورت مخالفت مرضیاتِ شما گشتہ اما مقولۂ ارشاد بخش حضرت خضر علیہ السلام عذر آن می نماید آن این است ہجور معاملہ مہجور بہ اصل نیست باید کہ شما ہم از سر تقصیرات او بگذرند و بہ عفو و التفات تدارک نمایند فَاِنَّہٗ نُوْرُ حَدَقَتِکُمْ وَنُوْرُ حَدِیْقَتِکُمْ۔ و چون متوجہ دریافت فقرائے باب اللہ گردیدہ امیدوار ازدیاد کرم و لطف گشتہ ؎

دلم غلام تو شد من غلام تو باشم سرم بہ گرد تو گردید گرد سر گردم

دیگر احقر چشم آن دارم کہ او از شاہراہ برنیامدہ است و در طراز طریقۂ احمدیہ

قُدِّسَتْ اَرْوَاحُهُمْ اصلا انحراف نه ورزیده لیکن به مقتضای اَلْمُجْتَهِدُ یُخْطِیْ وَ یُصِیْبُ اگر ذلتی واقع شود امکان دارد با این همه فقیر دلالت به استرضای شما نموده. بلکه به استرضای سائر اهل حقوق مهما امکن مؤکداً امر کرده. وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ. وَقَعَ التَّحْرِیْرُ رَابِعَ ذِی الْحِجَّةِ سنه ۱۰۶۱ھ. از والده معنویه و اخوان و اخوات تحیات خیر انجام خوانند و شال رسید قبول باد. از فقیر به سعادت آئین شیخ محمد یوسف و سائر اهل طریقه انیقه سلام خیر انجام رسانند و ملا عبد اللطیف خادم این جا رسید اغلب که به فنای قلب رسیده است یاران دیگر شیخ عبد اللطیف و اعزه باقی امیدوار ترقی باشند اگر حق سبحانه خواست از فرزندی استفسار نموده از احوال آنها نیز مرقوم خواهد ساخت کَانَ اللّٰهُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فرزندی ارجمندی شیخ ولی الله مع سائر نورچشمان وَاُمَّهَاتِهِمْ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ.

مکتوب صد و دوم. در جواب عریضه محرر سطور صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ. اما بعد مکتوب گرامی اخوی اعزی ارشاد پناهی شیخ محمد مراد اَرَادَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ بِهٖ کَمَالَ الرَّشَادِ وصول یافته ابتهاج تمام ارزانی داد. آنچه از ظهور جلال القدس ثُمَّ جَمَالُهٗ مرقوم بود مفهوم شد دلتنگی را اصلاً راه نه دهند قبض و بسط لازم ارباب السلوک است و معامله باطن آن برادر اعز در نظر این احقر خیلی با طراوت و ابتشاش ظاهر می شود و امیدواری هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ است و بشارات و اکرامات سابقه بر همه انشاء الله سبحانه هم قرین. دیگر فرزند عزیز اعنی شیخ عبد الرشید یوماً فیوماً مترقی و متصاعد است. قدم بر قدم شما است. اوقات خاصه در یاد شما و تذکیر نزد این فقیر تقصیر نه دارد. انشاء الله سبحانه بهر ارضای شما به وطن مالوف می رسد خاطر از جانب او

خوش و خرم دارند۔ اگرچند روز در خدمت احقر الفقرا هم باشد موجب نفع او و نفع آن برادر ست ان شاء اللہ سبحانہ، و اجوبہ دیگر امید ست کہ از پے هم خواهد رسید وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ از ین جانب بہ فرزندان ادعوات رسانند کَانَ اللّٰہُ مَعَهُمْ اَجْمَعِیْنَ ارباب طریقہ همہ از ین جانب سلام خوانند۔ ۷ ذی حجہ تحریر ست۔

مکتوب صد و سوم۔ در بیان اطمینان و نصیحت بنام فرزندی محمد ولی صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْد رقیمہ کریمہ برخوردار سعادت آئین شیخ محمد ولی وصول یافتہ ابتہاج تازہ ارزانی داد

ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ از امر ضیق معیشت و حدوث بعض امور ضرور مرقوم بود مفہوم شد دعا و توجہ آنچہ لازمہ مودت ست دریغ نخواهد شد سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا اوقات را بذکر الٰهی معمور داشتہ امیدوار ترقی ظاهر و باطن باشید و این مسکین را در دعاے ظهر الغیب غافل نہ شناسید اِنَّ اللّٰہَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ۔

مکتوب صد و چهارم۔ بہ خواجہ محمد اعظم کہ از یاران احقر ست صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ سعادت و توفیق آئین محمد اعظم در یاد مولا حقیقی بودہ از هر چہ مسمی بہ داغ ماسوا ست معرض باشند اخلاص شما استماع نمودہ احقر فقرا بدعاے ظهر الغیب ممد حال شما گردید زَادَکُمُ اللّٰہُ رُشْدًا وَّ اِرْشَادًا در حین توجہ آگاهی و نورانیت در باطن شما احساس نمودہ عجب نیست کہ دائرہ ولایت ظلی اکثر قطع نمودہ باشید امیدوار بودہ متوجہ فوق الفوق باشند مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ۔ حیرن رسید الٰهی قبول باد۔

مکتوب صد و پنجم۔ در بیان ترقی بعض یاران بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَحَدٌ اَلْمِنَّةُ لِلّٰہِ الصَّمَد۔ اَمَّا بَعْدُ ازین حقیر بیمار بے نظیر اعنی صاحب الکمالات الشیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا کَثِیْرًا سلام خیر انجام باشتیاق مالاکلام مطالعہ نماید احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ہست تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ اِسْتِقَامَتُکُمْ وَکَثَّرَ اُمَّتَکُمْ شیخ عبد اللطیف اخذ بہرہ معقول نمود از کمالات طریقہ مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَالصُّغْرٰی وَالْکُبْرٰی انشاء اللہ مرخص شدہ و فرزندی اعزی عبد الرشید در قطع منازل خاصہ اعزہ احمدیہ سرگرم ہست امید ہست کہ عنقریب او ہم بخدمت شما برسد و اجوبہ بعضے سوالات آن برادر گرامی بیارد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ ازین جانب نور دیدگی شیخ ولی اللہ دعوات برسد و جمیع ارباب اتحاد فی امان اللہ۔ التحریر ۲۶ محرم۔

مکتوب صد و ششم۔ بہ جلالت نشان دین پرور شاہ فرخ سیر صدور یافت۔

ھُوَ اَحَدٌ وَالْمِنَّةُ لِلّٰہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ خاکسار بے مقدار معروض می دارد کہ آنچہ لازمۂ خیر اندیشی ہست بہ سمع والا می رساند اگر بہ مرتبۂ قبول برسد زہے شرف۔ در ملازمت ثانیہ مراقبہ کہ موجب نورانیت باطن و شرح صدر و طول بقاے عالی قدر دانستہ القا نمودہ بود۔ فرمودہ بودند کہ این را ضبط بہ سوے حقیقت اظہار خواہم کرد۔ مسکین بے تمکین ازان باز منتظر نوید پُر امید ہست۔ اگر بہ حضور خاص جواب آن را بخطِ خاص رقم فرمایند دور از آئین کرم و سنتِ اسلاف کرام نباشد۔ و مراتب دعاگوئی مضاعف گردد آفتاب سلطنت ہموارہ تابان باد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ۔

مکتوب صد و ہفتم۔ دربیانِ فضیلتِ صدقہ بہ احقر محرر نوشتہ اند۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

أَمَّا بَعْدُ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْلُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَامَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْ يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔ یعنی این عمل بنی آدم اشدست از باد که بر اشیاء مذکوره غالب است۔ این جا چند وجه بخاطر می رسد یکے از انها آنکه زبانیهٔ جهنم اشدست صدقهٔ سر آن را بنشاند۔ چنانچه منطوق اخبار معتبره است۔ پس لاجرم اشد باشد۔ دیگر آنکه باد با همه پنهانی آثار قویه از وے ظاهر می شود مردم آن را عیاناً مشاهده می نمایند و آثار صدقهٔ سر فی الحال از نظر مردم اغلب پوشیده است پس در حقیقت از ریح اشد باشد لِأَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ هٰذَا افْصَاءٌ مَعْلُوْمًا دیگر آن که باد هرچند قوی است اما شیاطین انس و جن در وے می آویزند و صدقهٔ سر قلعهٔ محکم می گردد که جنود ابلیس در آن نمی توانند دخل کرد و صاحب آن را از باد نمی توانند انداخت كَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْاٰثَارُ فَيَكُوْنُ أَشَدَّ دیگر آنکه آدمی بر بخل و قبض و تنگ دستی مجبول شده است۔ بخلاف الرِّيْحِ فَإِنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ عَلَى الْكَرَمِ وَالْبَسْطِ و کارے که بر خلاف جبلّه بظهور آید یقین است که از همه اشد خواهد بود۔ دیگر آنکه آدمی در صدقهٔ سر نائب پروردگار خود و متخلق به اخلاق او می گردد وَهُوَ

اَقْوٰی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ دیگر آن کہ صدقہ سرِ غضبِ جبّار را تعالیٰ فرو می نشاند فَاَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ وَاَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَدَقَۃَ السِّرِّ تُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فَاِنْ قِیْلَ صِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ کَیْفَ یَغْلِبُ عَلٰی صِفَۃِ الْخَالِقِ قُلْتُ لَمَّا کَانَ ہٰذِہِ الصِّفَۃُ مُظْہِرًا لِصِفَۃِ الْخَالِقِ فَفِی الْحَقِیْقَۃِ غَلَبَتْ مَلَکُ الصِّفَۃِ عَلٰی ہٰذِہِ الصِّفَۃِ وَہُوَ الْعَفْوُ عَلَی الْغَضَبِ وَصِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ لِنِسْبَۃٍ اِلَّا مُحَرِّکَۃً وَمُظْہِرَۃً لِصِفَۃِ الْخَالِقِ وَلَا مَحْذُوْرَ فِیْ ذٰلِکَ وَخَبَرُ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ یُنَادِیْ بِاَعْلٰی جَلْوَتٍ عَلٰی ذٰلِکَ۔ وجہ دیگر بہ زبانِ اہلِ طریقہ بشنو آدمی مرکب از عناصرِ اربعہ است کہ اصول آنہا در عالمِ ناسوت منبسط است و ہر عنصر بہ کثافت و خباثت متصف است این ہمہ بہ تصفیہ و تزکیہ مطہر نمودن و منقادِ احکامِ الٰہیہ ساختن و از مقتضاے طبائعِ اصلیہ برآوردن و مرآتِ انوارِ قدسیہ گردانیدن اشد و اقوے باشد وَلَیْسَ صَدَقَۃُ السِّرِّ اِلَّا عِبَارَۃً عَنْ اِیْصَالِ الْخَیْرِ خُفْیَۃً وَاَیُّ خَیْرٍ فَوْقَ التَّصْفِیَۃِ وَالتَّزْکِیَۃِ الْمُثْمِرَۃِ الْمَعْرِفَۃَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَکَوْنُہٗ سِرًّا بَدِیْہِیٌّ ثُمَّ نَفْسُہٗ اَحَقُّ مِنْ غَیْرِہَا لِاِیْصَالِ الْخَیْرِ قَطْعًا۔ وجہ دیگر بہ لسانِ اربابِ حقیقت و کمالِ اصحابِ معرفت استماع کن انسانِ کامل چو بر نفسِ فرعون منشِ خود کہ از بس شرارتِ ذاتی و خبثِ جبلّی سر از اطاعتِ الٰہی و پا از دائرۂ بندگی برآوردہ و بہ ندائے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی دہان کشادہ قہر نماید و بہ دستگیریِ عنایتِ ربانی ظفر بر او یابد و عین و اثرِ او بر باد دہد و جمیع ما یُسمّٰی بما سواہ را فراموشش گرداند ہر آئینہ وے را شایانِ مرتبہ خلافت و سزاوار بہ حملِ امانت کہ سمٰوٰت و اراضی آن را نتوانستند برداشت سازد۔ درین ولا صدقہ از وے بہ ظہور آمد و ایصالِ خیرِ پنہانی این ہنگام

بتحقق خواہد گردید ازین جا تاویل کریمہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ نیز معلوم گردید زیراکہ ظلم عبارت از قہر او بر نفس ہست و جہل او کنایہ از نسیانِ اوست از ماسوا وَهُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ مَدْحٌ يُّشْبِهُ الذَّمَّ ؎

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

فَافْهَمْ فَاِنَّ كَلَامَنَا رُمُوْزٌ وَّاِشَارَاتٌ بَلْ كُنُوْزٌ وَّبِشَارَاتٌ۔ معلوم شریف یاد کہ فرزندی عبد الرشید بکرم اللہ بکمالاتِ خاصۂ خاندانِ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مشرف شدہ و در حضورِ این مہجور بوضع مرضی گذرانیدہ بجائے خادم بود و بجائے مصاحب مصاحب۔ بالجملہ فقرا را خوشنود داشتہ باید کہ شما ہم از وے رضامند باشند بالغرض اگر چندے مقصر شما شدہ باشد معاف فرمودہ مشمول عنایت نمایند۔ دیگر این مسکین از دعوات ظہر الغیب آن برادر گرامی و سائر متعلقان الیشان سیما برخوردار محمد ولی اللہ غافل نیست و امیدوار دعائے الیشان دربارۂ خویش ہست جمیع یارانِ طریقہ سیما اخوی محمد یوسف و محمد حاجی و محمد اعظم سلام خیر انجام خوانند۔ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ مَا دَامَتِ الْكَعْبَةُ وَالْحَطِيْمُ وَالْمَقَامُ۔

مکتوب صد و ہشتم۔ در بیان حصول مطالب بہ خواجہ محمد اعظم صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحَامِدُ كُلُّهَا۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب مرغوب صلاح و سعادت آئین شیخ محمد اعظم رسیدہ خورسند ساخت ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔ ازین مسکین استمداد حصول مطالب کونین نمودہ اند توجہاتِ متعددہ و امدادہائے متنوعہ نمودہ آمد ان شاء اللہ العزیز آثار آن ظہور خواہد فرمود اِنَّهٗ تَعَالٰى قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ وَالسَّلَامُ

عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ۔ اگر این پنج کلمہ مبارک را بعد ہر نماز پنجگانہ فریضہ ادبا و حضوراً ہفتاد بار درد نمایند انشاء اللہ مطالب کونین ارزانی شود در آخر دہ بار صلوٰۃ بر آن سرور البتہ بخوانند این ہست کلمہ ہا یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاقَوِیُّ یَاقَادِرُ

مکتوب صد و نہم۔ در بیان بعضے نصائح و اشغال معمولات بہ حاجی عبداللطیف صدور یافت۔

اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم سعادت و توفیق آثار شیخ عبداللطیف باد کہ چون اخذ طریقہ علیہ احمدیہ نمودہ و بہرہ از معارف ...

...... و خصائص حضرات قَدَّسَتْ اَسْرَارُھُمْ از فنا و بقا و قربیت و معیت بلکہ از مقام اقربیت کہ از ثمرات ولایت اصلی ہست انشاء اللہ العزیز حظے برگرفتند پس باید کہ اوقات معمور بہ ذکر و فکر دارند و مہما امکن عمل بر سنت و عزیمت نمایند و لہو و لغو را تا توانند راہ نہ دہند کہ بہ کرم اللہ طریقہ احمدیہ متضمن این امور اند چون رعایت آداب این طریق انیق خواہند نمود و استقامت بر اطوار و اسرار این بزرگان خواہند ورزید از خلل و ذلل یقینی مامون خواہند ماند و ترقی بعد ترقی ارزانی خواہد شد بیشتر اوقات را بہ تکرار نفی و اثبات معمور دارند و بہ مراقبۂ قربیت نیز اشتغال دارند و بہ نماز ضحیٰ و اوابین و تہجد مقید باشند و حتی المقدور نماز پنجگانہ را بہ جماعت و حضور حق ادا نمایند و کم گوئی و کم خوری و کم خوابی را عادت گیرند و اگر طالبے صادق رجوع نماید سفارت در طریقۂ علیہ نقشبندیہ و سلسلۂ سنیّہ قادریہ داخل نمایند و توبہ و استغفار فرمودہ بر استقامت دلالت نمایند و اذکار معہودہ تلقین سازند و بہ ترتیب معلوم ارشاد بخشند و در وقت تلقین نسبت را تصحیح نمایند و بہ ارواح کرام رجوع کنند و مدد خواہند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ۔ کَتَبَہُ الْفَقِیْرُ اِلَی اللّٰہِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْاَحَدِ ابْنِ خَازِنِ الرَّحْمَۃِ

اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ سَعِیْدُ قُدِّسَ سِرُّهُ الْمَجِیْدُ۔

مکتوب صد و دہم۔ در بیان اجازت خواندن پنج کلمات مبارک بہ شیخ محمد ولی اللہ صدور یافت۔

اَحْمَدُ اَلْمِنَّةَ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ برخوردار سعادت آئین اخی شیخ محمد ولی اللہ بہ ترقیات درجات این نشاء و آن نشاء ممتاز باشند۔ الحمد للہ کہ بہ صحبت اہل اللہ کہ منبع الکمال والاقبال بسر برید و ہموارہ امداد و استعانت از فقرای باب اللہ الکریم می جوئید۔ احقر در اوقات مرجوۃ الاجابت بدعوات ظہر الغیب آن فرزند ارجمند اشتغال دارد کَانَ اللّٰہُ مَعَکُمْ اینما کُنْتُمْ امید ست کہ آثار آن یوماً فیوماً ظہور فرماید اِنَّہٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ برخوردارم این پنج کلمہ مبارک برای حصول مطالب کونین آزمودہ شدہ ہر روز بلکہ بعد ہر نماز فریضہ آن را ورد نمایند آثار نیک خواہند بخشید انشاء اللہ سبحانہ و ہر کرا خواہید آن را تعلیم نمائید وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ این ہست آن کلمات مبارک یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ ہفتاد مرتبہ بعد الصلوۃ الخمس بخوانید و ختم بدہ بار درود بر پیغمبر خدای صلوات اللہ علیہ وَالسلام والتحیۃ نمایند۔

مکتوب صد و یازدہم۔ در ارشادنامہ فرزندم عبد الرشید صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ۔ لَمَّا صَحِبَنَا الْاَخُ الصَّالِحُ الشَّیْخُ عَبْدُ الرَّشِیْدُ مِثْلَ وَالِدِہِ الْمَاجِدِ الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْکَشْمِیْرِیِّ صَاحِبِ الْکَمَالَاتِ الْعَلِیَّةِ تَمَامًا وَنَالَ حَظًّا وَافِرًا مِّنَ الْمَعَارِفِ الْاَحْمَدِیَّةِ وَالْحَقَائِقِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَقَطَعَ مَنَازِلَ الْوِلَایَاتِ الثَّلٰثَةِ وَکَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ بِطَرِیْقِ الْوِرَاثَةِ عَلٰی اَرْبَابِہَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَیْضًا وَصَلَ اِلَی الْحَقَائِقِ الثَّلٰثَةِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَجَزْنَاہُ تَعْلِیْمَ الطَّرِیْقَةِ

اُلعلیّۃِ النّقشبندیّۃِ وَارشادُہٗ فِی السِّلسِلَۃِ السَّنِیَّۃِ القادِرِیَّۃِ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسرَارَ اَرْبَابِہِمَا الطّالبِیْنَ وَالسَّالِکِیْنَ وَذٰلِکَ بِشَرْطِ الاِسْتِقَامَۃِ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ الْمُطَهَّرَۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنَا لَہٗ وَثَبِّتْہُ عَلَیْہِمَا اٰمِیْنَ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ وَالزَّکِیَّۃِ وَالسَّلَام۔

مکتوب صد و دوازدہم۔ در بیان دعوات و ذکر بعضے از احوال فرزندم عبدالرشید به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْاَکْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ سلام خیر انجام مسکین بے تمکین به برادر بجان برابر اعنی شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ الْکَمَالَ فَوْقَ الْکَمَالِ موصول باد مکاتیب گرامی رسیده ابتہاج مالا کلام رسانیده۔ احقر از دعوات ظہر الغیب آن حقیقت سرشت غافل نیست۔ امید که ایشان نیز برہمین نمط باشند ودر اوقات خاص امداد می نموده بوند۔ ہرگاه اقرب الخلق الی الله اعانت از دیگران جوید از دیگران چه عجب ؎

در سر مرد و زن می زد پیمبر　　ہمی گفت در دعاہا یادم آور
تماشا کن تو این اسرار باری　　که شیران خواستند از مور یاری

احقر در خلال نماز بود بر کلمه اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ چون عبور واقع شد چنان از عالم غیب مفہوم گشت که اگر نه این کلمه استغاثه ظہور نمودی عالم ہلاک گردیدے۔ اعنی حق عبادت از ہیچ یکے کَائِنًا مَّنْ کَانَ اصلا بجا نمی آید الا به اعانت الٰہی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ دیگر چون احقر ذکر معیشت ظاہری اخوی میان عبدالرشید درین ولا به خاطر آورده است چند روز بودن او در دربار حسن می نماید حق سبحانهٗ چنان کند که زود این معنی به ظہور آید

من بعد بہ خدمتِ ایشان می رسد انشاء اللہ و در مرضی ہائے اہلِ حقوق بسر می برد فقیر بر حصولِ این دولت یعنی رضامندی ایشان دلالت کردہ است و آن برخوردار بہ حسنِ عقیدت قبول نمودہ جائے تردّد نیست انشاء اللہ سبحانہٗ آخر نتیجہ بشما است از وے جز نیکی توقع نیست ع

شاخِ گل ہر جا کہ می روید گل است

ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ۔ ۳ ذی القعدہ تحریر گشت سنہ ۱۱۲۶ھ۔ اہل و متعلقانِ ایشان در حفظِ الٰہی باشند۔ از والدۂ معنوی و اخوان دعوات و تحیات خیر انجام مطالعہ نمایند۔ اخوی شیخ محمد یوسف دعوات مشتاقانہ خوانند۔

اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ وَاَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کوفی بنائی متوسط

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ←
بطور متعاکس راست
و چپ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تتمۂ مکتوبات

مکتوب صد و سیزدہم ۔ در بیان حکایتِ مخالفان طریقۂ عالیہ از حضرت محمد فرخ شاہ برادرِ کلان قطبی و مرشدی مدظلہما بہ احقر مؤلف صدور یافت ۔

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ ۔ حضرت سبحانہٗ آن برادر ذوالفضلِ والکمال را از بلیاتِ دوجہانی عافیت ارزانی داشتہ بہ حصولِ مراداتِ دارین مشرف گرداناد بِمَنِّہٖ وَعَوۡنِہٖ مجاری امور مشکور ہست وَالۡمَسۡئُوۡلُ مِنۡہُ سُبۡحَانَہٗ اِسۡتِقَامَتُکُمۡ عَلٰی جَادَۃِ مِلَّۃِ الۡبَیۡضَآءِ ۔ صحیفہ شریفہ رسید مسرت افزود ۔ امید کہ این دوراز کار را در اوقاتِ مرجوّہ بہ دعاے سلامتِ خاتمہ و استقامت یاد نمودہ باشند ۔ چہ نویسد کہ چندے از اوباشان درِ دارِ جہان مدار جمع شدہ بر مکتوبات حضرت ایشان ہنگامہ برپا نمودہ اند و بسیارے از سادہ لوحان را منحرف ساختند حتّٰی کہ خلیفۂ وقت مدظلہٗ العالی نیز بہ لونِ آنہا متلوّن گشتہ گونہ انحرافے بہم رساندہ بود ۔ اما یک چندے است کہ فتنہ چندان شر بار نیست حق تعالیٰ ما را و سائر مبتہجانِ این طریق را از شر آن دواہی مامون ہما داراد ۔ در جواب آنہا چند کلمہ خام ناتمام بہ تحریر آمدہ ہست محمد سعید کشمیری این جا ہست شاید کہ وے نقل برداشتہ آنجا بہم رساند ۔ اگر مسلمانان

به نظرِ انصاف مطالعه نمایند محتمل که تشفی به واقعی حاصل شود وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا۔ درخدمتِ شریف فقاهت دستگاهی حضرت اخوند سلام خیرانجام رسانند۔ از استماع قصّهٔ هائلهٔ ارتحال مرحومی برادر خورد شما جیان دلهاے دوستان کباب شده حضرت اخوند دانا اند چه حاجت که چیزے از قسم تسلیم ورضا به خدمتِ ایشان نگاشته آید حق تعالیٰ در بدلِ این مصیبت اجرهاے جزیل در هر دو جهان ارزانی داراد۔

مکتوب صد و چهاردهم۔ دربیانِ احوال سفرِ حج قطبی ومرشدی از علامۂ عصر حضرت محمد فرخ شاه مدظلهما به محررِ سطور صدور یافت۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ۔ صحیفهٔ شریفه عز ورود انداخته مسرّت افزود حق تعالےٰ درهمه وقت و درهمه حال ناصر و معین آن گرامی برادر ذوالفضل والکمال باد۔ پیرِ دستگیر شما وسائر اعزّه این جاے در موسمی رحلت گزینِ سفرِ مبارک شده بودند۔ اگر باد موافقت می‌کرد تا حال حج کرده به سرهند رسیده کهنه می‌شدند۔ لیکن جهازِ ایشان در تباهی شد یک چندے به بنادر گردید آخر بالخیر والعافیه به بندر مخه رسید از انجا مکاتیب اعزّه به فقیر رسید که ما به سلامت در اینجا رسیدیم قصد نهضت بجانب مکه معظمه داریم امیدواریم که از برکات وثمرات این حج متمتع گشته در تحویل اسد یا سنبله مراجعت به این صوب نمایند۔ حق سبحانهٗ آنهارا بهره‌مند وسلامت بیاراد بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ زیاده چه نوشته آید۔ این فقیر ساقط الاعضا والقوی گشته مثل وهم مانده به دعاے خیر خویش یاد فرمایند۔ ایام بکام باد۔

وَالسَّلَام.

مکتوب صد و پانزدہم۔ در بیان بشارات کشفی حضرت مخدوم زادہ کلان میان ابوحنیفہ مدظلہٗ کہ در احوال یاران کشمیر بہ تحریر آوردہ اند۔

نقل بشارات نامہ کہ بہ التجاے این احقر از جناب حضرت حقایق و معارف آگاہ کمالات دستگاہ ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ اعنی حضرت شیخ ابوحنیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ صادر گشت در روز دوشنبہ بسیت و ہشتم ربیع الاول سنہ ۱۱۲۰ھ از دستخط مبارک بر آمد۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَکْرَمِ اَمَّا بَعْدُ۔ صاحب مدار شیخ محمد مراد کہ بہ فوق حقیقت صلٰوۃ مشرفست الیٰ ھٰذا در باب اخوی مذکور چنان بہ خاطر القا شد ھُوَ حَبْلُ الْمَتِیْنُ ھُوَ مَغْفُوْرٌ وَ مَنِ انْتَسَبَ بِہٖ و در آخرت در اعطاے آب حوض کوثر مدخل بہ طریق پیر خود عنایت شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ شیخ محمد یوسف در باب اخوی مذکور رضامندی از جناب قدس بسیار ظاہر شد مع مغفرت باوجود از کمال مدار مذکور بہ اخوی بہرہ تام ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی اخوی مذکور منور باطن ظاہر می شود مع مغفرت و استعداد خوب دارد بر سلوک مقید شوند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ عبد الغفور در باب اخوی مذکور قبولیت از جناب قدس ظاہر می شود مع مغفرت سلوک مشارٌ الیہ قریب کمالات ظاہر می شود تا حال ولایات متممات دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ ابوالفتح در باب اخوی مذکور از جناب قدس عنایت ظاہر می شود از ولایت ہم بہرہ دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ عبد الرزاق اخوی مذکور از کمالات نبوت بہرہ تام دارند بلکہ فوق یارہ ظاہر می شود۔ یوم حشر قابلِ این کلمہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ

ظاهر می شود وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اخوی مذکور در امورِ مطلوبه سعی موفور دارند رَزَقَهُ اللهُ مُتَمَنَّاهُ مَعَ مَغْفِرَةٍ وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف اخوی مذکور صاحب فنا و بقا ظاهر می شود مع استعدادِ خوب وَاللهُ اَعْلَمُ۔ عبد الرشید برخورداری کنندهٔ کار حکم و جذبهٔ کلّی پیدا کرده باید دید معاملهٔ مشارٌ الیه تا کجا کشد وَاللهُ اَعْلَمُ۔ سید اسمٰعیل از یاران رسمی غیر طریقه تصفیهٔ باطن خوب دارند کمالات احمدیه چیزے دیگر اند۔ وَاللهُ اَعْلَمُ۔ حافظ احمد از یاران رسمی غیر طریقه است اخوی مذکور پاره از هم جنس خود بلند تر به نظر می در آید وَاللهُ اَعْلَمُ۔ و در توجه دوم چنین فرمودند شیخ محمد مراد بکرم الله اسمی با مسمّٰی ظاهر می شوند یعنی از دائرهٔ مریدین بر آمده در دائرهٔ مرادین داخل شده و تمام آن بقعه از وجود پرفیض آن برادر منوّر و مفاض به نظر می در آید۔ و از همه کمال حضرات موافق استعداد خود لبریز ند خصوصاً خلّت وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ محمد یوسف از کمالات حضرات متحقق اند هُوَ مَقْبُوْلُ عِنْدِيْ هُوَ مَرْضِيَاتِيْ درباب این دوست وقت نوشتن ملهم شدم وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی به استعداد بلند ظاهر می شود اگر چند روز مقید شود به طریقِ ضمنیت شما دائرهٔ ولایت را قطع نموده وَاللهُ اَعْلَمُ۔ عبد الغفور معاملهٔ مشارٌ الیه از ولایت بیشتر گذشته نصیبے از کمالات به نظر می در آید و ترقی در سلوک هم می شود وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اسم با مسمّٰی است منوّر الباطن در سلوک سعی تمام دارند وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف ضمنِ پیرِ خود ظاهر می شود و بر سلوک خود هم کار می کند وَاللهُ اَعْلَمُ۔ عبد الصبور فنا بیشتر ظاهر می شود از دیگر کمال هم خالی نیستند وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد هاشم منوّر الباطن تلاش این عزیز خالی نمی گذارد عنقریب حصول است۔ وَاللهُ اَعْلَمُ۔ شیخ اسمٰعیل کسب این عزیز دیگر طریقه ظاهر می شود از این طریقه هم بهره است وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد اعظم محبت فقرا بسیار دارد.

بجاے خواہد رسانید تدریجًا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد سلام موافق اشتیاق بہرہ از طریقہ خواہند گرفت مقید بسیار شوند بہ متمنّی خواہند رسید وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبدالشکور صحبتِ درویشان بسیار غنیمت شمرند و مقید شدہ استعداد را در کار آرند۔ مقتداے وقت شوند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ خواجہ سود خوب متمنّٰی دارند رفتہ رفتہ سرانجام کار خواہند کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبداللطیف بزاز سلوکِ این عزیز کار می کند لیکن سیر این از سعی دریغ نہ دارند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔ محمد اشرف بر سلوک مقید شوند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ صادق شیخ باطنِ این عزیز رفتہ رفتہ بر ظاہر غالب شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ مُلّا محسن منوّر الباطن و ترویج طریقہ رفتہ رفتہ ظاہر می شود۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ عزیز میر بہ طریقہ بسیار مقید شوند نفع کلّی خواہند شد۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبداللطیف مقتدا شود اگر خوب مقید شوند۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ شیخ احمد منوّر الباطن و صاحبِ کمال ظاہر می شود۔ تدریجًا و مروّج الطریقہ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ برخوردار کونین عبدالرشید ارشد رشید ہست بشارات بہ قراری سلوک راہ حاصل نمودہ پا در زوائدات گذاشتہ چنانچہ قبولیت و قطع دائرۂ رضا بلکہ وصول بہ مرکز ضمنیت کُل چہ از حضرتِ الشیان سلمہ ربہٗ و چہ از حضرات ثلٰثہ و چہ از فقیر و چہ از شما و نیابت شما در خدمتِ شما مع رجاے اصالت تا کجا قلم رانی نماید۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔

مکتوب صد و شانزدہم۔ در بشارات بعضے مقامات مخدوم زادہ حضرت شیخ ابوحنیفہ بہ مؤلف نوشتہ اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امّا بعد احوال این شکستہ بال

مهجور اصل و معامله همین ایزد متعال تا این مدت که نهم ربیع الثانی سنه ۱۱۲۸ھ روز سه شنبه من محرر مقرون هست عافیت و ترقیات کونین مع وصولِ ذات بحت مطلوب و مرغوب ست۔ امید از دعوات ظهر الغیب بزرگان هست ؎

شاید که گردِ دامنِ مردے بما رسد　　ما خود به گردِ دامنِ مردے نمی رسم

آنچه خیالاتِ روز و شب می گذرد خودش اهلِ حقیقت چه اظهار سازد که شرم می آید و احوالِ خود را به آن کمالات مستبعد می شناسد لیکن نظر به آن نموده ؎

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید　　دیگران هم بکنند آنچه مسیحا می کرد

و باز وقتے که رحمت بجوش می آید مثل مطر هست بر گلخن هم می بارد وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْز۔ نور دیده عضد شدید اخوی شیخ عبد الرشید سلمه ربُّ العرش المجید ازین خلعتِ نارسید سلام خیر انجام به شوقِ تمام مطالعه فرمایند نور دیده صاحب معالی بابا خواجه محمد مقصود پیش احقر النّاس از حسنِ ظنِّ خود چند گاه هست که هست لیکن فنا فی الشیخ را بدرجهٔ کمال رسانیده و از مراعاتِ آداب هیچ دقیقه نگذاشته امید که امروز و فردا به کمالاتِ خاصه مجددیه رضی اللّٰه تعالےٰ عنه برسد و بسیار بسیار لبریز شکر شما هست همه اهلِ طریقه را سلام رسانند۔ در اثنائے نوشتن کتابت مقامے عالی شگرف ظاهر شد۔ شما هر دو را بیرونِ آن مقام دید بعد توجه هر دو پدر و پسر را داخل نموده شد لیکن در وصول هر دو عموم و خصوص من وجه ظاهر شد تمکّن در شما بیشتر یافته شد و در بعضے جزئیات وصول بیشتر در پسر شما یافته شد بعد از تأمّل معلوم نموده شد که آن مقام خاصه مجدد بود که الیشان و چندے دیگر ممتاز شدند۔ آن مقام مخلصیت بود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ از فقیر زاده محمد زکی و برهان اللّٰه

و محمد محفوظ سلام خوانند بالخصوص محمد رشید مطالعه نمایند۔

مکتوب صد و هفتدهم۔ در بیان بشارات و بعضے حالات مخدوم زاده حضرت محمد تقی به مؤلف نوشته است۔

اَحَدٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی جامع کمالات احمدی و احدی حق رسیده و حق رسانِ ارشاد و هدایت مرتبت برادر دینی اعز واکرم صاحب معنیٰ اسرارِ اتحاد محبوبی شیخ محمد مراد سلمه الله ازین هیچ کاره سلام شوق مطالعه فرمایند۔ بمکتوب محبت اسلوب به مصحوب صلاح آئین میان عبدالشکور در احسن ازمنه رسید دوستان را شاد گردانید۔ ع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

اکثر اوقات دلِ حزن منزل نگرانِ این معنیٰ باشد توقع که آینده برهمیں دستور مسرور می کرده باشید همشیر ها مع سائر اولاد خصوص فقیرزاده ها محمد اظهر و محمد ظهور الله مع سائر همشیر هاے خود دعوات می رسانند اهل خانه آن ملاذ صغار و کبار در حفظِ الهٰی باشید۔ برادرانِ عزیز داغر ولی محمد و رجل الرشید سلام خوانند۔ رجل الرشید حضرت ایشان را قدس سره به مرتبه رضامند داشته که برعکس احسانهاے آن عزیز بر احقر است و همیشه شکر گذار و خدمت گارِ آن مقبول درگاهم۔ و آنچه به این عاصی از مقدمه بشارات قلمی بود بمصداق۔ رنگریز به ریش خود گرفتار است۔ مع هذا ایشان را از مقبولانِ خاص الهٰی می دانیم۔ در عین نوشتن مفهوم شد که محمد مراد ' مراد احد و احمد است وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالرَّشَادِ۔ قبل ازین چند خط مرسل شده اغلب در راه غائب شدند معلوم میان رجل الرشید آنکه عرضی شما از مدت

منظور شدہ برآمدہ بود حوالہ میان عبد اللطیف نمودہ شد خدا آن عزیز را توفیق دہد و ہر آنچہ مقدور فقیر بود بجا آورد و بیشتر سعی مشارٌ الیہ فرماید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مکتوب صد و ہژدہم۔ در بیان تشریح واقعہ مخدوم زادہ حضرت محمد تقی بہ کمینہ مؤلف نوشتہ است۔

اَحَدٌ۔ حقایق و معارف آگاہ خلاصۂ خلفاے احمدی واحدی ازین درویش وحدت کیش سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ مکتوب محبوب بہ معرفت خواجہ مومن کہ در جواب این عاصی نوشتہ بودند رسید مسرور ساخت۔ توقع کہ بہمین دستور گاہ گاہے این دُور از کار را خوش وقت می کردہ باشند دیگر آنچہ مقدمۂ بشارات کہ دربارۂ ایشان پیر و مرشد فرمودہ ظاہر شد در حق مرادان ہر عانے کہ از عالمِ قدس ظاہر شود عین بجا است۔ ہر چند مثل فقیر بہ آن می ماند کہ رنگریز بر ریش خود درماندہ است۔ بہر کیف در عین تحریر این کلمہ ظاہر شد کہ هُوَ مِنِّیْ وَلَا مِنْہُ وآن کہ مراد اوست مراد ماست۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ آنچہ بقدر تفہیم انشاء اللہ ظاہر خواہد شد بقید علم خواہد آمد۔ و یک بروز مکوّنی بہ احوالِ خود نیز محسوس می گردد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ۔ فضائل مرتبت مقبول احد در خلاص وحید رجل رشید بہ شوق تمام سلام خوانند و فضائل مرتبت منظور نظر اہل اللہ در مرتبت رفیع علی محمد ولی مع والدہ و ہمشیرہا و جمیع متعلقان و اہلِ طریق سلام خوانند و از فقیر زادہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ سلام رساندہ اند خصوص بہ رجل الرشید۔ و دیگر معلوم رجل رشید باد کہ ورقے شما کہ دستخط شدہ بود قریب یک سال است کہ حوالہ وکیل شما

کردہ ایم الحال ہم تاکیدے کہ باید بہ وکیل کنند اندکے در کار شما تغافلے دارد والسلام و انشاء اللہ در کار خواجہ مومن موافق مقدور دریغ نخواہد داشت۔

مکتوب صد و نوزدہم۔ در بیان ارشاد نامہ طریقہ چشتیہ و کبرویہ و سہروردیہ از ولایت پناہ ارشاد دستگاہ شاہ علی رضا مدظلہ العالی ابن محمد فرخ شاہ بہ دستخط خاص الشان نزد احقر العباد محمد مراد موجود است۔

حق حق۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْاَعَزَّ الْاَکْرَمَ الْمُھْتَدَّ بِطَرِیْقِ الْاَمْجَدِ الْاَقْوَمِ سَالِکُ مَسَالِکِ الطَّرِیْقِ عَارِفُ مَعَارِفِ الْحَقِیْقَۃِ الْجَامِعُ بَیْنَ الشَّرِیْعَۃِ وَالْمَعْرِفَۃِ اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ الْمُرَادُ الْکَشْمِیْرِیْ دَامَ حُبُّہٗ فِی اللّٰہِ وَزِیْدَ عِرْفَانُہٗ بِاللّٰہِ لَمَّا صَحَّ صُحْبَتُہٗ اِرَادَۃً وَشَوْقًا مَعَ اُسْوَۃِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ وَقِبْلَۃِ زُمْرَۃِ الْوِجْدَانِ قُطْبُ فَلَکِ الْھِدَایَۃِ وَغَوْثُ سَبِیْلِ اِنْدِرَاجِ النِّھَایَۃِ فِی الْبِدَایَۃِ مَحْبُوْبُ حَضْرَۃِ الصَّمَدِ عَمِّیْ اَعْظَمِیْ اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْاَحَدِ السَّرْھِنْدِیْ سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَبْقَاہُ وَبَلَغَ بِتَوَجُّھَاتِہٖ وَعِنَایَاتِہٖ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَحَصَّلَ مِنْ جَنَابِہٖ خِلَافَۃَ الْکَمَالِ فِیْ طَرِیْقِ الْعَلِیَّۃِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ وَطَرِیْقِ الْعَالِیَۃِ الْقَادِرِیَّۃِ فَاَجَزْنَا لَہٗ اَیْضًا فِی الطَّرِیْقِ السَّنِیَّۃِ الْچِشْتِیَّۃِ الْعِشْقِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْجَلِیْلَۃِ الْکُبْرَوِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْعَظِیْمَۃِ السُّھْرَوَرْدِیَّۃِ کَمَا اَجَازَ لَنَا سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدُنَا وَقِبْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ قُطْبُ الْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ وَفَرْدُ الْاَفْرَادِ الْمُسْتَغْرِقُ فِیْ نُوْرِ الْقَدِیْمِ حَضْرَتْ سَیِّدُنَا مُحَمَّدْ اِبْرَاھِیْمُ الْمُرَادْ آبَادِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

وارضاه وجعل جنة الفردوس ماواه فالمسئول من الله سبحانه وتعالى ان يرزقه تجليات الذات والصفات ويجعله صاحب العلم بالمكاشفات ويجعله صاحب ايات البينات والكرامات الباهرات وان يحببه الى المخلوقات بحرمة من سيد السادات حبيبه محمد افضل البريات عليه وعلى آله وصحبه افضل الصلوة واكمل التحيات اجازه احقر عباد الله محمد علي رضا ابن شيخ الاسلام شيخ محمد فرخ السرهندي عفي عنهما۔ كتبه بخطه يوم السبت خامس شوال سنة ١٣١١ه في بلدة المباركة الكشمير بحمد الله سبحانه والسلام على من اتبع الهدى۔

لا اله الا الله محمد رسول الله

قطعۂ تاریخ طبع از عبداللہ جان شائق

اے طلبگارِ گلشنِ وحدت محوِ انتظارِ گلشنِ وحدت
طبع شد این حدیقۂ عرفان رمز و اسرارِ گلشنِ وحدت
مئے خُلت دران ہمی جوشد عشقِ دِلدارِ گلشنِ وحدت
رشحۂ فیض عارفِ باللہ گشت اظہارِ گلشنِ وحدت
قطبِ قیوم آن امام ہُدا بود سالارِ گلشنِ وحدت
مظہرِ علم و فضل و جود و کرم زبدہ احرارِ گلشنِ وحدت

سالِ طبعش چنین ندا آمد
"جنیبِ شہوارِ گلشنِ وحدت

۱۳۸۵ھ

تعلیقات

(حضرت وحدتؒ۔ گلشنؒ۔ ولی گجراتی)

جامعِ مکتوبات شیخ محمد مرادؒ نے مجموعے کے آخر میں بطور تتمہ چند اور مکتوبات بھی درج کیے ہیں جو اُنھیں دوسرے بزرگوں نے بھیجے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت وحدتؒ کے دو فرزند ابو حنیفہؒ اور شیخ محمد تقیؒ بھی ہیں۔ حضرت وحدتؒ کے چار صاحبزادے تھے:۔ شیخ ابو حنیفہؒ، شیخ محمد تقیؒ، شیخ محمد جوادؒ اور نور الحقؒ۔ شیخ محمد جوادؒ کی شادی کا ذکر مکتوب ۱۴ میں آچکا ہے۔ اسی تتمہ میں حضرت وحدتؒ کے بڑے بھائی علامہ فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ شوال ۱۱۱۸ھ) کے بھی دو مکتوبات درج ہیں (اصل مجموعے میں پہلا مکتوب اُنہی کے نام ہے) اور بالکل آخر میں ان کے صاحبزادے شیخ علی رضاؒ (م ۱۱۴۳ھ) کا ۱۱۰۳ھ کا اجازت نامہ بھی درج ہے جو شیخ محمد مرادؒ کو چشتیہ، کبرویہ اور سہروردیہ طریقوں کے لیے اُن سے حاصل ہوا تھا۔ روضۃ القیومیہ (۱/۲۹۵ بعد) میں شیخ علی رضاؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ حضرت علامہ فرخ شاہؒ (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ) کے صاحبزادے ہونے کے باوجود، علوم سیمیا، کیمیا، ریمیا وغیرہ اور نغمہ و سماع سے بھی تعلق رکھتے تھے اور جنات بھی ان کی تسخیر میں تھے۔ لیکن بعد میں وہ پھر اپنے والد صاحبؒ سے رجوع ہو گئے تھے۔ نیز یہ کہ وہ گجرات چلے گئے تھے اور وہیں ان کے پانچ صاحبزادے بھی قیام پذیر تھے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن سے اردو کے مشہور شاعر ولی گجراتی (م ۱۱۱۸ھ) بیعت ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے شیخؒ کے متعلق کہا ہے:۔

بعدِ شاہِ نجف، ولی اللہ　　پیرِ کامل علی رضا پایا

یعنی اے ولی اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضاؒ جیسا پیرِ کامل حاصل ہوا ہے۔ اس شعر سے ظاہر ہے کہ ولی گجراتی نے ان سے نقشبندیہ سلسلے میں بیعت نہیں کی تھی جس کی ابتدا حضرت علیؓ کے بجائے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوئی تھی۔

یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ولی گجراتی نے سنہ ۱۱۱۲ھ میں گجرات سے دہلی کا سفر کیا تھا اور وہاں حضرت سعد اللہ گلشنؒ کے مشورے سے اپنی دکنی شاعری کو فارسی کے شعرائے متاخرین کے انداز پر لکھنا شروع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلشن نے ولی کو بطورِ نمونہ ایک غزل لکھ کر دی تھی جس کا مطلع یہ ہے:-[1]

خوبیِ اعجازِ حسنِ یار اگر انشا کروں　　بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

اسی تقلید کی وجہ سے ولی کو اپنی شاعری پر ناز ہے:-

دکنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے ولی　　لیکن نہیں بولا ہے کئی یک شعر خوش تر زیں نمط

ولی نے اپنے فارسی رسالہ نور المعرفت میں خود کو شاہِ گلشنؒ کا شاگرد کہا ہے۔ لکھتے ہیں:- "مصنفِ ایں عبارت کہ بہ یمنِ ثنا پردازیِ بزرگاں، بہ خطابِ ولی سرفراز است از شاگردانِ[2] زبدۃ العارفین حضرت شاہِ گلشنؒ ممتاز۔ ۔ ۔ ۔" اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ولی نے کئی بزرگوں کی مدح میں قصیدے لکھے ہوں گے (جن میں سے اب دو تین ہی باقی رہ گئے ہیں)۔

سنہ ۱۱۱۲ھ میں ولی نے دہلی کا سفر کیا تھا۔ بہت ممکن ہے کہ وہیں سے وہ کشمیر بھی

---

[1] ملاحظہ ہو طبقات الشعراء مولفہ قدرت اللہ مراد آبادی۔ بحوالہ کلیاتِ ولی مرتبہ احسن مارہروی ضمیمہ ۲ صفحہ ۲۸۷۔ [2] شاگرد کے معنی مرید کے بھی ہو سکتے ہیں۔

گئے ہوں، جہاں اس مجموعے کے جامع یعنی شیخ محمد مرادؒ رہتے تھے۔ ولی کے اس شعر سے ان کا کشمیر جانا استنباط کیا جا سکتا ہے، گو کہ یقینی نہیں :۔

ولی کے دل کو یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

اگر واقعی وہ کشمیر بھی گئے تھے تو پھر اُن کے ایک ممدوح شیخ محمد مرادؒ کا گجراتی ہونے کے بجائے کشمیری ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ ولی کا ایک شعر ہے :۔

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زبان کا وِرد محمد مراد ہے

یعنی اس مجموعے کے جامع محمد مرادؒ سے یہاں مراد ہوگی۔ [۱]

روضۃ القیومیہ (۱/ہ۳۰) میں شاہ گلشنؒ کو حضرت وحدتؒ (المعروف شاہ گل) کا خلیفہ کہا گیا ہے اور مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے سروِ آزاد میں شاہ گلشنؒ کو خواجہ عبدالاحد وحدتؒ (شاہ گل) کا شاگرد کہا ہے۔ تذکرۂ نشترِ عشق میں ہے کہ شاہ گلشن نے اپنا تخلص حضرت بیدلؒ کی تجویز پر اختیار کیا تھا (اور بیدل بھی نقشبندی مجددی [۲] سلسلے سے وابستہ تھے) اب شاعری میں یہ سلسلہ یوں ہوا کہ شاہ گلؒ کے شاگرد شاہ گلشنؒ اور شاہ گلشنؒ کے شاگرد عندلیب (اور ولی گجراتی بھی) اور ان کے صاحبزادے خواجہ میر درد اور آثر سب ایک ہی سلسلے اور ایک ہی مشرب سے تعلق رکھتے تھے۔

ہر گل کا پتا چاک ہووے درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہِ سحری کوں
(ولی)

---

[۱] اسی سرہندی تعلق کی وجہ سے ولی نے اپنے ہم عصر ناصر علی سرہندی کا ذکر کیا ہے :۔
پڑے مُن کر اچھل جیوں مصرعِ برق
اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

[۲] ملاحظہ ہو ملفوظاتِ اقبال۔ مرتبہ محمود نظامی۔ لاہور۔ صفحہ ۱۲۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

ملفوظات حضراتِ کرام نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف

محبوب احمد بھٹی

☆☆

حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کے حالات زندگی ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی جلد ششم میں آچکے ہیں۔ یہاں آپ کے ملفوظات پیش ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کلام مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ کے ملفوظات سننا توفیق (زیادتی، شوق) کا موجب، قلب کی رقت کا سبب، ماسوا اللہ سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

مشائخ عظام کے ملفوظات کا مطالعہ ظاہری و باطنی ترقی کا موجب ہے البتہ یہ مطالعہ حضور قلب کے ساتھ ہو۔

ملفوظات حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری:

ولادت: ۱۲۱۶ھ، قندھار
وصال: ۱۲۸۴ھ، موسیٰ زئی شریف

فرمایا:

۱.....صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے۔ پھر آخر میں یہ آیات پڑھیں:

لَآ الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین. حسبنا اللہ ونعم الوکیل .

۲.....فرمایا، ان ابیات کو روزانہ پڑھا کرو، جو ان اشعار و ابیات کو روزانہ صدق دل سے پڑھا کرے گا تو

بے حد تاثیر ملاحظہ فرمائے گا۔

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد
احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم زبان شود ہر موئی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

(ترجمہ) آپ کی عنایت کے بغیر مجھے کوئی سکون نہیں۔ آپ کے
احسان شمار سے بالاتر ہیں۔
اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان مل جائے تب بھی ہزاروں میں
ایک کا بھی شکر ادا نہ کرسکوں۔

۳...... فرمایا حضرت شاہ غلام علی شاہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص ختم "یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الرّٰحمین . وصلی اللّٰہ علی خیر خلقه محمد. کا وظیفہ کرے گا اس کو دولت ظاہری اور باطنی دونوں نصیب ہوں گی۔

۴...... فرمایا ترک دنیا یہ نہیں کہ برہنہ ہو کر لنگوٹی باندھ لے اور لنگوٹی باندھ کر دھونی رچالے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ کپڑے اچھے پہنے اور کھانا اچھا کھائے اور جو کچھ اللہ کریم کی جانب سے بغیر کسب وصول ہو وہ لوگوں کو کھلائے اور جمع نہ کرے اور ساتھ ہی ماسوا اللہ کے ہر چیز سے منہ موڑ لے۔

۵...... فرمایا اس طریقہ عالیہ کا مجاز اور خلیفہ جب توجہات نہیں دیتا اور حلقہ نہیں کرتا اور طریقہ کے اعمال و افعال کو عملاً جاری نہیں کرتا تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اجازت یافتہ کو لازم ہے کہ اشاعت سلسلہ عالیہ میں کوشاں ہو جائے۔

۶...... فرمایا، شیخ الاسلام (حضرت عبداللہ انصاری شیخ ہرات علیہ الرحمۃ) نے فرمایا ہے کہ ایک کرامات فروش ہوتا ہے اور ایک کرامات خر (یعنی خریدنے والا) کرامات فروش وہ ہے جو لوگوں پر اپنی کرامات کے ذریعے پنی پیری جتوائے اور منوائے اور کرامات دکھانے پر زور لگائے یہ پیر مغرور ہے۔ کرامات خر وہ ہے جو کرامات کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی خواہش رکھتا ہے یا اس سے کرامتوں کی طلب کی جاتی ہو۔ یہ کتا ہے۔

لہٰذا کرامات فروش اور کرامات خر دونوں فقر سے عاری ہیں۔ کیونکہ فقر کی حقیقت و اصلیت کرامات

نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کرامات کی طلب رکھنا فرعونی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے اور کشف کی طلب کرنا خدائی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے۔ یعنی پہلی حالت لوگوں میں زور اور رعونت سے بزرگی منوانے کے مترادف ہے اور دوسری حالت لوگوں میں اپنے علم اور غیب دانی سے لوگوں کو مرعوب اور مرغوب کرنے کے مترادف ہے۔

۷......طریقہ نقشبندیہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طریقہء عالیہ میں فقر دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلا جذبہ ہے جو خاص عطیہء الٰہی جل شانہ ہے اور یہ اختیاری نہیں ہے۔ دوسرا سلوک ہے اور یہ عمل سے عبارت ہے۔ یہ بھی توفیق الٰہی جل شانہ سے ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول ہے کہ طالبان حق کو پہلے پہل اپنی توجہات شدیدہ سے سلوک طے کراتے ہیں۔ جن مریدان کو جذبہ طاری ہو جاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عنایت ہے۔ جو پیر اس جذبہ کو اپنی طرف سے سمجھے تو وہ مشرک ہے اور علماء سوء کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا جو شیطان سے بھی برا ہے اور جن مریدان کو عمل اور مجاہدہ سے ترقی اور درجات قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی دراصل وہی معاملہ ہے مگر پیر کا سینہ باب رحمت ہے اور پیر کی توجہ قلبی سے مرید کا کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اس لیے پیر منشاء حق تعالیٰ اور مقصود سببی کی حیثیت سے نعمت عظیم ہے۔

۸......فرمایا شیخ کی محبت خدمت، آداب ظاہری اور باطنی کی بجا آوری کامیابی کی راہ ہے۔ ظاہری اور باطنی بے ادبی محرومی اور ناکامی کا ذریعہ ہے۔

۹......فرمایا انسان عبارت انس سے ہے۔ محبت اور انس جس میں نہیں وہ حیوان ہے۔ چونکہ انسان میں محبت اور انس فطرتاً ودیعت کی گئی ہیں۔ اسی لیے تو اس کو انسان کہتے ہیں بمعنی انس کرنے والا۔

۱۰......فرمایا، اگر شیخ اول سے جذبات قویہ اور احوال معتبرہ کا اکتساب کر لیا ہے تو دوسرے شیخ پکڑنے کی ضرورت نہیں اگر شیخ سے یہ احوال حاصل نہیں ہوئے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر دوسرے شیخ کے پاس جو شیخ اول سے زیادہ توجہات کامل رکھتا ہو اور اس ملکہ کا مالک ہو تو ضرور اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے اکتساب فیض کرے کیونکہ غرض تو شیخ پکڑنے سے فیضان کا حصول ہے یہ منکرین بیعت ثانیہ اس مقدس صوفیہ علیہ کے احوال و مقامات اور معارف سے ناواقف ہیں۔

۱۱......فرمایا طریقت میں کتاب خوانی کی ضرورت نہیں، یہ محض فضل ربی جل شانہ ہے۔ کتاب خوانی سے تو محض بزرگوں کے حالات اور مقامات سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ علم طریقت وہ لطف ربانی ہے

جو کہ سینہ بسینہ اپنے حضرات کرام سے منتقل ہوتا چلا آتا ہے۔

۱۲...... حصول نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ پر ہے۔ ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ اور دیگر عبادات حصول نسبت کے مضبوط ذریعے ہیں اور بس۔

۱۳...... فرمایا، امی (ناخواندہ) شخص طریقہ شریفہ کو خوب حاصل کر لیتا ہے کیونکہ اس کا دماغ علمی اور عقلی دلائل کا حامل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے کوئی شک اور شبہہ پیدا نہیں ہو سکتا بر خلاف ایک عالم کے کہ اس کو خطرے اور وسوسے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۴...... فرمایا، معرفت نام ہے حق تعالیٰ کو معبود جاننے کا اور اپنے آپ کو معدوم محض جاننے کا، علماء اس کو دلائل سے جانتے ہیں اور عالم لوگ ایک دوسرے سے سن کر سمجھتے ہیں اور فقراء حق تعالیٰ کو وحدہ لاشریک یقین قلب سے جانتے ہیں اور اپنے آپ کو معدوم محض گردانتے ہیں۔

۱۵...... فرمایا اہل طریقت ماسوا اللہ کے خیال کو آنا گناہ سمجھتے ہیں اور اس کو شرک خفی کہتے ہیں۔

۱۶...... فرمایا انسان کو ہمیشہ غمناک رہنا چاہیے کیونکہ غم ناکی میں جمعیت قلب نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدام دائم الفکر اور متواصل الحزن رہا کرتے تھے۔

۱۷...... فرمایا کبرائے دین اور روندۂ راہِ یقین سب طریقوں کے خواہ طریقہ نقشبندیہ ہو یا قادریہ یا چشتیہ ہو خواہ سہروردیہ اور اسی طرح دیگر چار طریقوں کے امام خواہ شطاریہ ہو خواہ مداریہ ہو یا کبرویہ یا قلندریہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں اور ساتھ ہی چاروں مذاہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی بھی متفق ہیں کہ اس راہ سلوک میں کشفیات اور تصرفات اور خرق عادات کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ پانی پر چلنا تو مچھلیوں کا کام ہے اور ہوا میں اڑنا پرندوں کا اور غیبی خبریں دینا کاہنوں اور جادوگروں کا اور ایک ہی لمحہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچنا شیطان کا کام ہے۔ یہ سب کام کچھ بھی نہیں اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حقیقت میں کرامت بزرگان دین کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کا ظاہر شریعت اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور متابعت سے آراستہ ہو اور باطن حق تعالیٰ کے حضور میں مستغرق ہو اور دل غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مراقبہ میں اس طرح محو ہو کہ اس کو اپنے اور کل کائنات کے افعال وصفات کلی و جزئی نظر نہ آئیں اصل بات یہ ہے اور باقی سب لغو اور ہیچ ہے۔ اللہ اکبر

۱۸...... محمد جان اخوندزادہ صاحب کو فرمایا: بھائی جان اپنی ساری ہمت اللہ کی طلب و جستجو اور اس کی یاد میں

صرف کریں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کی یاد میں ایک لمحہ اور ایک لحظہ بھی غفلت نہ آنے پائے اور ہمیشہ متوجہ بخدا رہیں۔

۱۹……فرمایا جو شخص آسمانوں اور زمین کی سیر اور پرواز کر جانے کا علم حاصل کرنے اور کشف و کرامات و خوارق عادات کے حصول کے لیے عبادت و ذکر کرتا ہے تو وہ ان چیزوں کی عبادت کرنے والا شمار ہوگا نہ کہ حق تعالیٰ کا پس اس طرح وہ اپنی عمر کو ضائع کر رہا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم ناسوت اور اس کی سیر کرنا اور اس میں تصرف کرنا کوئی معتبر نہیں۔

۲۰……فرمایا سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عدم محض خیال کرے اور اپنے کمالات کو اس کے اصل سے جانے اور اپنے حسنات کو قابل قبول نہ سمجھے اور اپنے گناہوں کو ایک بڑے پہاڑ کی مانند جانے جو اس کے سر پر کھڑا ہے۔ نیز غیر کی برائیوں میں ہمیشہ نیک تاویل کرے اور روزمرہ کے وقائع کو حق تعالیٰ کے ارادہ سے جانے پس اہل معرفت رحمۃ اللہ علیہم کا یہی طریقہ ہے۔

۲۱……فرمایا اپنے قیمتی اوقات کو طاعت اور ظاہری و باطنی عبادات سے معمور رکھیں کیونکہ اعمال شرعیہ اور احوال طریقت وحقیقت سے اصلی مقصود پاکی نفس اور صفائی دل ہے۔ جب تک کہ نفس کو پاکی اور دل کو سلامتی حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک ایمان حقیقی کا حاصل ہونا محال ہے۔ پس دل کی سلامتی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب بندہ کے دل میں اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کا دخل نہ ہو اگر کسی پر ہزار سال گزر جائیں اور اس مدت میں اس کے دل میں غیر کا خیال نہ گزرا ہو یہاں تک کہ ماسوا اللہ اس سے بالکل فراموش ہو جائیں اور یاد دلانے پر بھی ماسوا اس کو یاد نہ آئیں تو اس مقام کو ہمارے بزرگان طریقت مقام فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی راہ سلوک میں پہلا قدم ہے۔ فرمایا طالب حق کو چاہیے کہ وہ اس حد تک کوشش کرے کہ اس کا سانس حضور حق سے خالی نہ جائے اور نہ ہی غیر کا اس کے دل میں کچھ دخل آنے پائے۔

۲۲……فرمایا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کے لیے کشفیات وغیرہ کے اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ طالب خدا کے لیے اعتقاد کا درست رکھنا احکام شرعیہ کو پورا پورا بجالانا اور ہمیشہ جناب حق جل شانہ کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ دولت عظمیٰ اگر ہے تو یہی ہے باقی سب ہیچ ہے۔

۲۳……فرمایا اکابرین طریقہ عالیہ نقشبندیہ نے واقعات و کشفیات اور خوارق عادات کو کوئی وقعت نہیں دی

ہے۔ اسی واسطے انھوں نے دوامِ حضوری ہی کو دولت کبریٰ جانا ہے یہی وجہ ہے کہ ان پر ماسوا اللہ کا نسیان ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ حضرت شیخ یحییٰ منیری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:

> ''دنیا میں بت پرستی بہت ہے اور عارفین کے گروہ کا بت ان کی کرامات ہیں اگر کرامت سے ان کو تسکین قلب ہوتی ہے تو یہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں اور اگر کرامات کے اظہار سے پرہیز کریں اور اسے مقصود نہ جانیں تو ذات واحد عز اسمہ تک ان کی رسائی ہو جائے گی''

اگر کوئی اللہ کا ولی، اللہ کے سوا باقی چیزوں سے قطع تعلق کر لے تو وہ حقیقت میں صاحب ولایت ہے، پس ہر وہ سالک جس نے کرامت پر ہی تکیہ کیا ہو اور اس کو اپنے لیے کامیابی کا ذریعہ اور مقصد جانا ہو تو وہ حقیقت میں اپنے اصلی مقصد سے کوسوں دور بھاگا۔ کیونکہ یہ کلیہ قوم کے ہاں مقرر ہے کہ محبت کا تحقق اس صورت میں نہیں ہو سکتا جس میں دوست سے اعراض اور غیر کے ساتھ میل کرنا دونوں جمع ہوں۔

من شغلک عن اللہ فھو صنمک (حدیث شریف)

جس نے تمہیں اللہ سے غافل کر دیا تو وہی تمہارا خدا ہے۔

ہمارے اس مدعا پر دلیل صریح ہے۔ چونکہ آدمی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس کو اپنی اصل کا تابع ہونا چاہیے یعنی خاکسار ہونا چاہیے اور غرور اور خود بینی سے پرہیز کرنا چاہیے نہ ہی اپنے گزشتہ بزرگوں پر فخر کرنا چاہیے بلکہ اسے چاہیے کہ عجز و نیاز اور خاکساری کو اپنا طریقہ بنائے اور اپنے آپ کو ساری دنیا سے کم تر جانے اور ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۲۴......ملا میر واعظ اخوند کو تحریر فرمایا، بھائی آج کل فرقہ وہابیہ پیدا ہو گیا ہے، یہ فرقہ خود کو اہل حدیث کے نام سے پکارتا ہے، خباثت باطن اور فساد عقیدہ سے یہ لوگ ہمارے امام اعظم نعمان ثابت الکوفی جو در حقیقت مفسرین اور محدثین کے امام ہیں، زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فرقہ وہابیہ اگلے پچھلے مجتہدین کے اجتہاد کا انکار کر کے مذاہب اربعہ کی تقلید کا انکار کرتا ہے حالانکہ اس پر سلف صالحین کا اتفاق ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

۲۵......خان ملا خان صاحب کو تحریر فرمایا، چونکہ علماء اور خاص و عام دینی اور دنیاوی کاموں میں آپ سے

رجوع کرتے ہیں اس لیے آپ کو تحریر کیا جا رہا ہے کہ آپ برائے خدا فرقہ وہابیہ کی مخالفت میں تبلیغ کی کوشش فرمائیں اور اہل سنت وجماعت کے عقائد کو پھیلائیں ان شاء اللہ سعادت کونین و برکات دارین آپ کو نصیب ہوں گی۔

۲۶...... فرمایا، طالب حق جل شانہ کو چاہیے کہ وہ علم لدنی کی طلب اور نسبت صوفیہ کرام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے ان کا حاصل کرنا نعمت کبریٰ ہے اور صاحب دل شخص و شیخ کامل مکمل ڈھونڈنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا عزیز اس کو میسر آجائے کہ جس کی صحبت مبارک میں نسبت جذبی حاصل ہوتی ہو اور اس کی صحبت شریف میں آکر لوگ فیض و برکات سے مالا مال ہو کر جا رہے ہوں اور اس کی صحبت مبارک میں بیٹھنے سے نسبت حضور و آگاہی ملکہ ءدل بن جائے تو ایسی شخصیت عظیم کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور قیمتی سمجھیں۔

۲۷...... مولوی عبداللہ صاحب کو تحریر فرمایا، بھائی جان فقیر نے سنا ہے کہ مولوی غیاث الدین مسائل فرقہ وہابیہ کے معتقد ہیں اور لوگوں کو بھی مسائل بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا لکھا جاتا ہے کہ انھیں سمجھائیں کہ آپ فرقہ وہابیہ سے پرہیز کریں بلکہ دل ہی سے اعتقاد گروہ اسماعیلیہ (گروہ اسماعیلیہ سے مراد مولوی اسمٰعیل دہلوی کا گروہ اور ان کے معتقدین ہیں) سے بیزار ہو جائیں اور صحت اعتقاد اور اعمال کے لیے کتب ہائے سلف صالحین اہل سنت وجماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) ہمارے لیے کافی ہیں۔ ان کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں، فرقہ وہابیہ اور ان کے رسائل و اعتقاد سے بجان و دل بیزار ہو جائیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے باطن میں پیران عظام رضی اللہ عنہم کا اثر قوی دیکھوں تو آپ کے لیے لازم ہے کہ جملہ اعتقادی اور عملی مسائل میں اور اپنے ظاہر و باطن میں اپنے پیران عظام کی متابعت اختیار کریں۔ ان شاء اللہ آپ حقیقت معرفت پر سرفراز ہوں گے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی:

ولادت: ۱۲۴۴ھ قصبہ لونی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۱۴ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ارشاد فرمایا:

۱...... دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حب جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ **حب الدنیا رأس کل خطیئة** (دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لامذہبوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے۔ اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضار و نافع ہیں تو سبب ہیں اور ان حضرات کی سببیّت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ سنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبب سبب سے ہوتا ہے۔

۲......مولوی حسین علی واں بھچروی نے عرض کی کہ تعلیم وتدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبندیہ مجددیہ) میں ذریعہ ترقی ہے۔

۳......فرمایا، ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے، انسان کو چاہیے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

۴......فرمایا، خوشحالی اور فقر وفاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کر، وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے۔ لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے ذکر ہمیشہ کرنا چاہیے۔

۵......فرمایا، اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدق نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائے گا۔

۶......فرمایا، بے شک حبیب خدا (ﷺ) کی اتباع کے بغیر کوئی فیض نصیب نہیں ہوتا لیکن اس زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت مشکل ہوگئی ہے۔ تصوف و طریقت کی تمام کتابوں سے عوام الناس کو دس مقامات جو توبہ، انابت، زہد، قناعت، تقوٰی، صبر، شکر، توکل، تسلیم اور رضا ہیں حاصل کرنے چاہئیں اور حالات کے اسرار، جو اسرار الٰہی خاصان (درگاہ) کو نصیب ہوتے ہیں۔ (ان کا حصول) اس زمانے میں بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوگا جس کے ازلی نصیب میں یہ نعمت عظمیٰ لکھی ہوتی ہے۔ انہیں یہ حاصل ہوتے ہیں۔

۷......فرمایا، فنا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نہ دنیا کی خوشی پر خوش ہوتا ہے اور نہ دنیاوی غم پر غمگین ہوتا ہے۔ وہ تمام اعمال افعال اپنی ذات کو اور تمام ممکنات کو ہیچ سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں کو نیست و نابود

خیال کرتا ہے۔ سو اس طرح کی فنا کا حاصل ہو جانا ہی معرفت الٰہی کا کمال ہے۔

۸......فرمایا، بے چارے انسان نے اپنی حقیقت کو بھلا کر انانیت (غرور) کی پوشاک پہن لی ہے۔ اگر وہ اپنی اصلیت کو یاد رکھتا تو اسے عجز وانکساری کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا اور وہ شکستگی اور نیستی کو اپنا شعار بناتا۔

۹......فرمایا، مولانا روم اسی چیز سے آگاہ کرتے اور اسی مطلب کو بیان کرتے ہیں:

مولوی گشتی و آگاہ نیستی
از کجا و زکجا و کیستی
از خودی آگاہ نئی اے بے شعور
بر چنیں علمت نباید شد غرور

یعنی تو مولوی تو بن گیا ہے اور نہیں جانتا کہ تو کہاں اور کس سے ہے اور تو کون ہے۔ اے بے عقل تو خودی سے آگاہ نہیں ہے۔ تجھے اپنے ایسے علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰......فرمایا، اس فتنے کے زمانے اور ابتلاء وغم کے وقت میں نقشبندیہ مجددیہ نسبت کو محفوظ رکھنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی تیلیوں (تیل بنانے والے) کے گھر میں رہتا ہو اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھے۔

۱۱......فرمایا میری مثال ایسی ہے گویا قبرستان کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں (اور پھر) بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے:

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

یعنی ہم نے تجھے گنج مقصود کا پتا بتا دیا ہے، اگر ہم اس تک نہیں پہنچ سکے تو شاید تو اس تک پہنچ جائے۔

۱۲......فرمایا، رابطۂ تعلق (مرشد) اس لیے موصل تر (ملانے والا) ہے کہ پیر پر فیض کا نالہ (ندی) جاری ہے، جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو لازمی طور پر وہ نالہ (ندی) فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

۱۳......فرمایا، سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔ کیونکہ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس

بدستور فخر و غرور میں بتلا رہتا ہے۔ بلکہ الٹا مسئول عنہ (جس سے سوال کیا جائے) پر احسان جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

۱۴...... فرمایا، خانقاہ ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کتاب کی جگہ، مطالعہ کتاب گھر کرنا چاہیے البتہ کتاب کا تعلق اس معاملہ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ذکر بہت زیادہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

۱۵...... فرمایا، جس شیخ کے دل میں کسی زمیندار یا مالدار کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہو کہ یہ امیر آدمی میرا مرید ہو جائے تو وہ شیخ کافر (یعنی کافر طریقت) ہو جاتا ہے۔

۱۶...... چاہیے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی توجہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر کی صورت اپنے روبرو تصور کریں اس کے بعد لطیفہ روح پھر لطیفہ سر پھر لطیفہ خفی پھر لطیفہ اخفی پھر لطیفہ نفس اور پھر لطیفہ قلب پر توجہ کریں۔ تا کہ بال بال ذکر کرنے لگے اسے سلطان الاذکار کہتے ہیں پھر اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الٰہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔

۱۷...... فرمایا، مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید (ہوتا) ہے۔

۱۸...... پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت قلب ہے۔ یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو پراگندگی خاطر (کا ذریعہ) ہو اور (جس سے) جمعیت و طمانیت کو نقصان و خرابی لاحق ہو۔

۱۹...... فرمایا، خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں ذکر کے ساتھ شغل رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔ فرمایا، **واعمل واستغفر** یعنی عمل کر اور استغفار بھی۔

۲۰...... فرمایا، ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔ سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے باقی سب ہیچ فقط اللہ بس۔

۲۱......فرمایا، پس جملہ منسلکین و مریدین سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے۔

☆......وقوف قلبی: یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا

☆......رابطہ شیخ مقتدیٰ: یعنی مدام یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیل قلوب شریفہ میرے پیران عظام کے فیض کا پرنالہ جاری وساری ہے۔

☆......جملہ طاعات وعبادات اور فرائض وسنن اور مستحبات پر کامل پابندی اور ریاضت ومجاہدہ۔

۲۲......فرمایا، آفات وبلیات، سحر وجادو کے دفعیہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار سورۂ فاتحہ ۷ بار آیت الکرسی ۷ بار اور سات بار چاروں قل پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں ان شاء اللہ سحر وجادو کی آفت رفع دفع ہو جائے گی۔

۲۳......فرمایا، مجھے پیری اور بزرگی کا دعویٰ نہیں ہے میں تو اپنے مرشد کے مزار پُر انوار کا جاروب کش اور زائرین کا خدمت گار ہوں۔

۲۴......فرمایا، حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا۔ اپنی محبت کے معیار کے مطابق وہ دور سے ہی اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے۔

۲۵......فرمایا، دل سے خطرات ووساوس شیطانی کا دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن اللہ والوں کی توجہ سے یہ سب خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔

۲۶......مولوی حسین علی واں بھچروی کو فرمایا، اے مولوی! تم اپنے گھر جاؤ جب تم واپس آؤ گے جو حالات ومعاملات تم کو پیش آئیں گے مجھ سے پوچھو ان شاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ تم کو بتا دوں گا اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

۲۷......مولوی حسین علی اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا تھے۔ اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے متعلق مولوی صاحب نے کہا کہ علم غیب خدا تعالیٰ جل شانہ کی خصوصیت ہے، مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں (بطریق الہام وکشف) ڈال دیتا ہے تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔

۲۸......مولوی حسین علی یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کرام کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو مخفی توجہ وخیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا

ہے۔ مولوی حسین علی اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ شریف میں گئے وہاں حضرت قبلہ (خواجہ عثمان دامانی) پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے جونہی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا مولوی صاحب!

''اولیاء ہمہ می دانند ولکن مامور با ظہار نیستند''

اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔

پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی:

ولادت: ۱۲۹۷ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۳۳ھ موسیٰ زئی شریف

۱...... فرمایا، اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کام اور کلام کی تاویل کرے اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو اور وہ کام گناہ کا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اس کے فعل، اس کے کام پر عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔

۲...... فرمایا جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور فسق اور گناہوں میں شرابور ہو وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا تو ایسے پیر کا کلام کی تاویل کے قابل بھی نہیں اور نہ وہ پیر پیری کے قابل ہے۔

۳...... رابطہ کامل وہ ہے کہ پیر کو اپنی ذات، اپنی بیوی، اپنے فرزند اور ہر چیز سے زیادہ محبوب جانیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ''کوئی شخص ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں'' اس درجہ سے جو کچھ بھی کم ہو رابطہ ناقص ہے۔

۴...... فرمایا، وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے لیے ہمیشہ ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ حضرات کرام کے اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں یعنی تمام بدن کو قلب کی طرف متوجہ کریں تاکہ اس میں کوئی خطرہ اور وسوسہ باقی نہ رہے۔ پھر قلب کو ذات واحد قدوس کی طرف متوجہ کریں۔ ان شاء اللہ العزیز اس طرح پر ذکر کرنے سے ہر قسم کے خطرات و وساوس کا دفعیہ ہو جائے گا۔

۵...... فرمایا، انسان کے پاس یہ عمر عزیز ایک عارضی امانت ہے۔ یہ حقیقت میں بے بہا گوہر ہے۔ جس کی

قیمت دنیا و مافیہا سے بالاتر ہے۔ پس اس قیمتی عمر کو ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے حرص و ہوس کے غبار سے آلودہ کرنا چاہیے۔ ہر حال میں اسے پاک و صاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں حاضر ہو تو انعام و اکرام کا مستحق قرار دیا جائے ورنہ تو تباہی و بربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور حشر کے روز خسارہ، رسوائی اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

۶...... فرمایا، مقامات کی بشارت بڑے غور و خوض کے بعد دینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بطور انعکاس پیر کے باطن سے مرید کے باطن میں اگلے مقامات کے حالات درخشاں ہونے لگتے ہیں اور مرید اپنے آپ کو ان حالات سے متصف پاتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ انعکاسی ہے۔ غرض کہ جس طرح بھی ہو مقامات کی بشارت دینے میں بڑے تامل سے کام لیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اس راہ سلوک میں بال سے بھی زیادہ باریک لاتعداد ٹکتے ہیں یہ نہیں
سمجھ لینا چاہیے کہ ہر کس و ناکس بال منڈا کر قلندر بن جاتا ہے۔

۷...... فرمایا، حضرت خواجۂ خواجگان شاہ غلام علی صاحب مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ''جو مشغول ہے وہ مقبول ہے اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہو سکتا ہے آپ نے یہ شعر فرمایا ہے:

ہر آنکہ غافل از حق یک زمانست
در آندم کافر است اما نہانست

یعنی جو دم غافل سو دم کافر

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

(عرصہ تیس سال کی ریاضت سے خاقانی کو اس بات کی تحقیق ہوگئی ہے کہ اللہ کی یاد ایک لمحہ سلیمانی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے)

۸...... فرمایا، حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے جس کو دنیاوی چیزوں سے زیادہ رغبت نہیں ہوگی اس کو حساب آخرت میں سہولت ہوگی۔

۹...... فرمایا، جو صاحب درد نہیں وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اس پر آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا

عبدالاحد نے عرض کیا حضور یہ اختیاری امر تو نہیں۔ یہ سن کر آپ جوش میں آ گئے اور فرمایا:

> ''مولانا جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر کوئی آدمی خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے (باطنی و حقیقی) فیوضات و برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے گا''

۱۰......فرمایا، مرید کا اصل مقصد طلب طریقت ہے اور طلب طریقت واجب ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے:

> ''جاننا چاہیے کہ طلب طریقہ اور کمالات باطنیہ کی تحصیل میں کوشش کرنا واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **''اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ''** اے مسلمانو اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ اختیار کرو پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کمال تقویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور ولایت کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تقویٰ کے حصول کا حکم امر سے ہے یعنی ''اتقوا'' اور مطلق امر وجوب کے لیے ہوتا ہے پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا اور تقویٰ کا حصول بجز ولایت کے ہو نہیں سکتا اور حصول ولایت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں بلکہ یہ امر وھبی ہے اور توفیق مالا یطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے **''لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا''** اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ نیز **''فاتقوا اللّٰہ ما استطعتم''** اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ پس معلوم ہوا کہ تحصیل ولایت تو واجب نہیں بلکہ طلب ولایت واجب ہے''

☆......☆......☆

کتابیات:

۱...... تجلیات دوستیہ از حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، ناشر مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

۲...... تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری مترجم صوفی محمد احمد، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

۳...... مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۳ھ

۴...... کمالات عثمانیہ، خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

۵...... مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی)، سید اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ۱۳۸۲ھ

۶...... تحفہ زاہدیہ، مترجم صوفی محمد احمد نقشبندی، مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء

۷...... مجموعہ فوائد عثمانیہ، مترجم محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

۸...... فیوضات حسنیہ، از صاحبزادہ احمد حسن الحسنی، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

۹...... جواہر نقشبندیہ، محمد یوسف مجددی، مطبوعہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

۱۰...... حیات صدریہ، قاضی عبدالدائم، ناشر خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ۲۰۰۶ء

۱۱...... مقامات سراجیہ، حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۹ء

۱۲...... تحفہ سعدیہ، مولانا محبوب الٰہی، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی ۱۹۷۹ء

۱۳...... تاریخ تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف، محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء

۱۴...... ماہنامہ نور اسلام، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

☆......☆......☆

۴۷۴

۱۶۷۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

نقشبندی اہم مخطوطات

پروفیسر محمد اقبال مجددی

☆☆

نقشبندی سلسلہ کے مندرجہ ذیل مخطوطات جن کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ان مخطوطات کی اشاعت ناگزیر ہے سلسلے کے حضرات متوجہ ہوں اور شائع کریں۔

۱۔ خلاصۃ المعارف مؤلفہ شیخ آدم بنوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ
۲۔ نکات الاسرار مؤلفہ شیخ آدم بنوری
۳۔ نتائج الحرمین (درحالات شیخ آدم بنوری) مؤلف شیخ محمد امین بدخشی
۴۔ ظواہر (درحالات شیخ سعدی لاہوری خلیفہ شیخ آدم بنوری) مؤلف میاں محمد عمر چمکنی
۵۔ طبقاتِ حُسامیہ (حالات خواجہ حسام الدین احمد خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ)
۶۔ سنوات الاتقیاء مؤلف شیخ بدر الدین سرہندی مؤلف حضرات القدس
۷۔ اسراریہ (حالات مشائخ خصوصاً وابستہ حوزۂ حضرت خواجہ باقی باللہ) مؤلف کمال الدین واسطی
۸۔ تحفۃ الفقراء (حالات معاصرین شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نقشبندی) مؤلف شیخ محمد مراد کشمیری
۹۔ حسنات المقربین (حالات مشائخ مجددیہ) مؤلف شیخ محمد مراد تنگ کشمیری
۱۰۔ روضۃ السلام (حالات شیخ اخوند عبدالسلام حسنی کشمیری نقشبندی) از شرف الدین محمد زیگر کشمیری
۱۱۔ مبلغ الرجال (حالات بے دینانان عالم اسلام وہندوستان) از خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ
۱۲۔ کمالات مجددیہ از عبدالحی احراری
۱۳۔ فیض مراد (حالات شیخ محمد مراد تنگ کشمیری) از محمد اعظم دیدہ مری
۱۴۔ اصطلاحات الصوفیہ مؤلف شیخ علامہ محمد فرخ مجددی سرہندی
۱۵۔ سلسلۃ العارفین (احوال حضرت خواجہ عبیداللہ احرار) از مولانا محمد قاضی
۱۶۔ بہجۃ النظار فی براۃ الابرار (دفاع حضرت مجدد الف ثانی) از ملا معین ٹھٹھوی

سورۂ اخلاص مربع

مشق "ج م ع" بخط ثلث [illegible]

۴ےے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم...... باب سوم

☆

۱۶ےے

جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی

پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی

چہ عالی شان دربارِ امامِ دینِ ربانی
ملائک صف بہ صف ایستادہ اینجا بہ دربانی

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی

(سات تا گیارہ)

صاحبزادہ ابو المسرور محمد مسرور احمد مجددی

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

روئداد

امام ربانی کانفرنس، کراچی

(منعقدہ ۱۱؍مارچ ۲۰۰۷ء، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی، کراچی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی علمی اور روحانی شخصیت عالم گیر ہے، ان کا علمی اور روحانی مقام بہت بلند ہے اور یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاءِ دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد الف ثانی عالم اسلام کے محسن ہیں، یوں تو آپ کی تعلیمات اور اسرار و معارف سے دنیا کے کئی حصے متعارف تھے مگر ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی بارہ جلدوں کی اشاعت کے بعد ساری دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کی عظیم آفاقی اور روحانی شخصیت کا چرچا ہو رہا ہے......

ان خیالات کا اظہار خانوادۂ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی) نے امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے زیر اہتمام ۱۱؍مارچ ۲۰۰۷ء کو کراچی میں ہونے والی سالانہ ''امام ربانی کانفرنس'' میں خطبۂ صدارت پیش کرتے ہوئے کیا...... یہ کانفرنس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال کی مناسبت سے ہر سال ماہ صفر المظفر میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی اور ادارۂ مسعودیہ کراچی کے اشتراک سے کراچی میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ اور معروف دانشور و اسکالرز حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات و خدمات اور عالمگیر افکار کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں، جنہیں آئندہ برس ''مجلہ یادگار مجدد'' میں شائع کیا جاتا ہے۔

کانفرنس کا آغاز قرآن خوانی وختم درود شریف سے ہوا، پھر صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد اور قاری محمد سلیمان اعوان نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور متعدد نعت خواں حضرات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کی سعادت حاصل کی جبکہ نظامت کے فرائض حسب سابق مولانا جاوید اقبال مظہری نے ادا کیے......

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد (چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی) نے ’’ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت‘‘ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ان ممالک کے سلاطین کی حضرات نقشبندیہ سے عقیدت کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ کون کون سے حکمران سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ارادت رکھتے تھے......

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی مسعودی (ناظم تعلیمات نصرۃ العلوم، کراچی) نے ’’تعارف جہان امام ربانی‘‘ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ’’جہان امام ربانی‘‘ کا بھرپور موضوعاتی تعارف پیش کیا......

علامہ صاحبزادہ سید محمد علیم الدین الازہری نے ’’مجدد الف ثانی کا شان تقوٰی‘‘ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے آپ کا اتباع سنت اور کمال احتیاط کا ذکر کیا......

پروفیسر غلام مصطفٰی مجددی (شکر گڑھ، نارووال) نے ’’حضرت مجدد الف ثانی کے علم الکلام میں اجتہادات‘‘ کے عنوان سے تفصیلی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی اجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے......

مولانا جاوید اقبال مظہری (بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے خطبہء استقبالیہ کے علاوہ ’’آئینہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ‘‘ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ طریقہء عالیہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے، ان کی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کے فضائل وکمالات کا عکس اور نمونہ نظر آتا ہے......

انھوں نے خطبہء استقبالیہ میں آنے والے تمام علماء ومشائخ اور شرکاء کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی......

پروفیسر محمد عامر بیگ مسعودی (استاد، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، کراچی) نے ‘‘پاکستان میں نفاذ شریعت مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں’’ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ علماء حق اور مشائخ عظام پاکستان میں جو نفاذ شریعت کے قیام کے خواہاں ہیں ان کے پاس وہی راستہ ہے جو حضرت مجدد الف ثانی نے اختیار کیا یعنی بااثر ارکان پارلیمنٹ اور وزراء مملکت سے تعلقات استوار کر کے انھیں حکومت وقت کو نیک مشورے دینے پر آمادہ کیا جائے......

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے ‘‘حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ حضرت مجدد کی نظر میں’’ مولانا فضل اللہ حسینی رحمانی نقشبندی نے ‘‘النفس وآفاق حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں’’ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے ‘‘فتاوٰی رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی’’، صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) نے ‘‘لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ’’ اور پروفیسر قاری محمد رفیق نقشبندی مسعودی (لاہور) نے ‘‘مستحقین کے لیے اعیان مملکت کے نام حضرت مجدد الف ثانی کی سفارشات مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں’’ کے عنوانات سے کانفرنس کے لیے مقالات پیش کیے......

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (چیئرمین سیرت اکادمی کوئٹہ) نے ‘‘حضرت مجدد الف ثانی، چند اہم پہلو’’ کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اسلامی خدمات اور علمی و روحانی کمالات کے پیش نظر انھیں ‘‘ہند میں سرمایہء ملت کا نگہبان’’ قرار دیتے ہیں، جبکہ دوسری جگہ ‘‘عرفان وسلوک کا مجتہد اعظم’’ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ‘‘انھوں نے اپنے زمانے کے تصوف کا تجزیہ جس بے باکی اور تنقید و تحقیق سے کیا اس سے سلوک وعرفان کا ایک نیا طریقہ وضع ہوا......

امام ربانی کانفرنس کے نام درج ذیل علماء و مشائخ اور اسکالرز کے پیغامات بھی موصول ہوئے جنہیں دوران محفل وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنایا گیا......

☆......میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقپور شریف)

☆......پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
(چیئرمین سیرت اکادمی، بلوچستان، کوئٹہ)

☆......صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆......ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ، حیدرآباد سندھ)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(صدر شعبۂ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج، لاہور)

☆......پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

(نگراں، مرکزی مجلس رضا، لاہور)

☆......جناب شمس الحق

(سکریٹری کراچی یونیورسٹی، کراچی)

☆......خواجہ محمد نعیم صدیق

☆......محمد خالد حسن مجددی قادری

☆......منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

صدر محفل حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی نے خطبۂ صدارت ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کو ۱۲ر جلدوں کی صورت میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اتنے عظیم رہبر و رہنما اور وحید عصر کے حالات زندگی اور اسرار ومعارف پر ہزاروں صفحات پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کی تدوین اور اشاعت بڑی سعادت کی بات ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس عظیم وجلیل القدر خدمات کے لیے مجدد مأۃ حاضرہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ان کے معاونین (صاحبزا ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری) کا انتخاب فرمایا......انھوں نے کہا کہ آج کی یہ ''محفل تشکر'' جہان امام ربانی کے منصوبہ کی تکمیل پر اظہار تشکر کے بطور منعقد کی گئی ہے، جہان امام ربانی کا پاکستان میں شائع ہونا باعث مسرت ہے کیونکہ یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے محسن ہیں......انھوں نے حضرت مسعود ملت، مرتبین جہان امام ربانی،

ادارۂ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے تمام معاونین اور اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا......

امام ربانی فاؤنڈیشن کی مجلس شوریٰ کے رکن ڈاکٹر صفی الدین صدیقی مسعودی نے سرپرست فاؤنڈیشن حضرت مسعود ملت کی طرف سے، صدر محفل، علماء ومشائخ، مہمانان گرامی، ممتاز مقالہ نگار حضرات، نعت خواں اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا......

اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر کے بعد تمام شرکاء کو طعام ۔ کے ساتھ ''مجلہ المظہر کا امام ربانی نمبر'' اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا گیا جبکہ مستحقین زکوٰۃ علماء وطلبہ کو زکوٰۃ کی مد سے ''جہان امام ربانی'' کے سیٹ مفت تقسیم کیے گئے......کانفرنس میں جہان امام ربانی اور دیگر کتب، کے نمائشی اسٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ شرکاء محفل کو ان کے گھروں تک واپسی کے لیے مفت ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا......

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب ____________ السلام علیکم

آپ کو تقریب میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے

بتاریخ 18 مارچ بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سنٹر لاہور 02:00 بجے دوپہر

زیر صدارت

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد مجددی بحیثیت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مہمان خصوصی

جناب میاں محمد اسلم اقبال وزیر سیاحت پنجاب

افتتاحی کلمات ○ جناب جمیل احمد نقشبندی ○ جناب ڈاکٹر سید جمیل الحسن [illegible]

تلاوت: جناب قاری [illegible] نقشبندی نعت: جناب قاری نصیر احمد نقشبندی

کلام اقبال: جناب [illegible] نقشبندی

مقالہ نگار / مقررین

- ○ [illegible]
- ○ [illegible] مشتاق احمد
- ○ [illegible] گیلانی
- ○ [illegible] جلالی
- ○ [illegible] قریشی
- ○ [illegible] محمد اقبال مجددی
- ○ [illegible]
- ○ [illegible]

خصوصی شرکاء

- ○ [illegible] عبدالحکیم شرف قادری
- ○ [illegible] محمد سرفراز احمد نعیمی
- ○ جناب محمد عالم مختار حق
- ○ [illegible]
- ○ [illegible] اقبال احمد فاروقی

نوٹ

اس تقریب سعید کے موقع پر [illegible] محمد مسعود احمد [illegible] کی زیر نگرانی مرتب [illegible] "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" کی 7 جلدوں کی تقریب رونمائی 24 اپریل 2005 کو ایوان اقبال [illegible] میں ہو چکی ہے اگلی [illegible] پانچ جلدوں کے شائع ہونے پر [illegible]

مجلس استقبالیہ

مجلس مشاورت

مجلس انتظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

روئداد جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(منعقدہ ۱۸؍ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر لٹن روڈ، لاہور)

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع تھا۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس و چین، امریکہ و یورپ بھی اس دائرہ میں شامل ہیں۔ عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدین سنبھلی سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندی، شیخ محمد مراد منزلوی، شیخ خالد کردی علیہم الرحمۃ وغیرہ سے ہوئی۔ حرمین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکہ معظمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کی اشاعت سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد جگر گوشۂ مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ زیر اہتمام اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی و شیر ربانی اسلامک سینٹر ۱۸؍ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر، لاہور میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر کام کا آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی کی ''زبدۃ المقامات'' اور خواجہ بدر الدین سرہندی کی ''حضرات القدس'' اور ''مجمع الاولیا'' آپ کے سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کی بین الاقوامی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کنیڈا وغیرہ دس ملکوں میں آپ کے حالات و افکار پر بارہ محققین پی۔ ایچ۔ ڈی

کر چکے ہیں۔ اس وقت نیوزی لینڈ میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالر ڈاکٹر آرتھر بیولر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ عبد الاحد بن خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے نادر مخطوطہ ''الجنات الثمانیہ'' پر یونیورسٹی آف گلاسکو، اسکاٹ لینڈ، یو۔ کے میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور اسی مخطوطہ پر دار العلوم سلطانیہ جہلم میں بدر الاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں۔ الغرض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک مینارہ نور ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں محترم و مکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی اور ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اراکین و معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالے سے یہ کامیاب اور منفرد کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔

مولانا جاوید اقبال مظہری بانی (امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی) نے اپنا مقالہ ''آئینہ فاروق اعظم'' کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت فرمائی۔ آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ جہاں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کا مشرق و مغرب میں بول بالا ہو گیا۔ اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی۔ آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمۂ حق بلند فرمایا اور شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی جگہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سربلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نور باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمٰن بنایا۔

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نظام تبلیغ'' کے عنوان پر اپنا پُرمغز مقالہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے

تقاضوں کو پورا کرنا۔ تمام شریعتوں کو بجالانا ہے۔ چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات کے مظہر ہیں۔ اس لیے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گزشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں۔ کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدہ کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اس طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں، مقربین فرشتوں کے اعمال کے خلاصے کا انتخاب کیا۔ لہٰذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کا بجالانا ہے۔ اس لیے اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوئے۔ اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اس کے مطابق عمل نہ کرنا گزشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔ اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کا جامع ہیں اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے۔ لہٰذا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے۔

جناب پروفیسر محمد اسحٰق قریشی (وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد) نے ”امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے شرک وکفر، الحاد، منکرین نبوت، دین الٰہی، خام صوفیہ، بھگتی تحریک، صحابہ کرام اور اہل بیت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مجاہدانہ قوت وکاوش سے اکبری فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی (صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے باہمی روابط“ پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حسن خان افغان نے حضرت امام ربانی کے مکتوبات کو تحریف کر کے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو پیش کیا اور اس طرح حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی، لیکن

حضرت امام ربانی نے اپنے دست مبارک سے اصل مکتوبات تحریر فرما کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا تو حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقہء ارادت سے منسلک تھے، ان کے درمیان اخلاقی وروحانی، علمی وادبی روابط مستحکم ہو گئے اور اس بنا پر معاندین اپنی سازش میں ناکام ہوئے۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد (صدر شیر ربانی اسلامک سینٹر و جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دوقومی نظریہ'' کے موضوع پر قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے پُر مغز مقالہ پیش کیا۔ جس میں حضرت امام ربانی کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان دوضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کا باعث ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کو فرماتا ہے: اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا، عزت دینے سے مراد یہ نہیں کہ ان کی خوامخواہ کی تعظیم کی جائے اور انھیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انھیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے۔ انھیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیاوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انھیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیاوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس ومحبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے۔ ان دشمنوں سے دوستی کا کم از کم ضرر ونقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر ونقصان ہے۔ دشمنان خدا عزوجل سے

دوستی والفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ و رسول کی تصدیق پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکلیہ مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی (شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، لاہور) نے ''حضرت امام ربانی اور سرمایہ ملت کی نگہبانی'' کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوئے کہا، ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کے بعد عمل صالح مومن کے لیے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شھوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ غلبۂ اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے۔ خود نیک بننے کے ساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریق سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ فرزندان ملت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے۔ عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اور فکری محاذ پر پہرہ دینا ملت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ابنائے ملت کے آپس کے تعلق اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلق کی کجی سے بچانا ملت کی بہت بڑی حفاظت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ان تمام حدود پر بھرپور پہرہ دے کر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرات) نے ''حضرت امام ربانی کا جرگہ ممدان دولت اسلام'' کے عنوان پر سیر حاصل اور پُر مغز گفتگو فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ نوید الحسن مشہدی نے ''اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد'' پر مقالہ پیش کرتے ہوئے فرمایا حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ اس نورٌ علیٰ نور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ جن خطوط پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے کام کیا انہیں کو تادم زیست رہنما اصول بنائے رکھا۔ خانوادۂ مجددیہ کے اصحاب نے مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ اپنی علمی، روحانی، عملی، اخلاقی قدروں اور حکیمانہ طریقہ تبلیغ اور مکتوبات سے بادشاہوں، علماء کرام، وزراء اور صاحب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں گراں قدر خدمات

انجام دیں۔ ان میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت خواجہ صبغۃ اللہ، حضرت خواجہ محمد نقشبند اور خواجہ محمد زبیر علیہم الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جہان امام ربانی کانفرنس کا آغاز قاری ظہیر احمد نقشبندی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔ قاری نصیر احمد نقشبندی نے بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ نعت اور جناب اصغر علی نقشبندی نے بحضور امام ربانی کلام اقبال پیش کیا۔ ڈاکٹر سید شجاع الحسن (پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی، سمن آباد لاہور) اور جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی نے اسٹیج سکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ ممتاز صحافی و دانشور جمیل اطہر سرہندی چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت وتجارت (سکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور) نے افتتاحی کلمات میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا کی ۱۲؍جلدوں کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرتبین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو مبارک باد پیش کی اور کراچی سے آئے ہوئے ادارہ مسعودیہ کے صدر حاجی معراج الدین مسعودی اور دیگر مسعودی برادران کا شکریہ ادا کیا، آپ نے کہا فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی تعلیمات وعقائد ونظریات، کارہائے نمایاں اور دینی وملی خدمات کو عام کرنے کا سلسلہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوا اور ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جوکہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی آٹھ سالہ شب وروز محنت وکاوش سے منصۂ شہود پر آیا۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا کا اولین محرک ثابت ہوا۔ انھوں نے کہا وہ عرصہ تقریباً انتیس سال تک حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ سے حضرت امام ربانی پر ایک علمی تحقیقی جامع سوانح حیات جوکہ ان کی علمی ادبی خدمات، عقائد ونظریات، کارہائے نمایاں پر مشتمل عظیم شاہکار ہو مرتب کرنے کی التجا کرتے رہے۔ بالآخر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے تقریباً پانچ برس قبل اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کیا اور سات جلدوں کی تکمیل اپریل ۲۰۰۵ء کو ہوئی۔ اس ضمن میں اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سینٹر، لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' ایوان اقبال، لاہور میں ۲۴؍اپریل ۲۰۰۵ء کو منعقد کرنے کا انھیں شرف حاصل ہوا اور اس عظیم انسائیکلوپیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اظہار تشکر

کے لیے ”جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس“ ہمدرد سینٹر، لاہور میں ۱۸ر مارچ ۲۰۰۷ء کو منعقد کرنے کی بھی انھیں سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ان کی نظر میں برصغیر پاک و ہند میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ حضرت امام ربانی پر کام کرنے والی علمی اور تحقیقی شخصیت اور کوئی نہیں تھی۔

صوفی غلام سرور نقشبندی نے حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی ۱۲ر جلدوں کی تکمیل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور آپ نے حضرت مسعود ملت مدظلہ کی اس کرم فرمائی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور اس کارنامہ کو بحسن خوبی انجام دینے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ریسرچ اسکالر امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اور دیگر مسعودی برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صوفی غلام سرور نقشبندی نے اس کانفرنس کے معاونین واراکین، جملہ احباب، مقررین وحاضرین کے لیے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

☆......☆......☆

مہمانانِ خصوصی

☆ محترم [illegible] بیگ صاحب

☆ حضرت [illegible] صدیقی صاحب نقشبندی سجادہ نشین خانقاہ [illegible] (اندور)

☆ محترم جناب عبدالمجید صاحب مجددی سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ (رام پور)

☆ جناب [illegible] صاحب سجادہ نشین [illegible] درگاہ شاہ عبدالسلام [illegible]

☆ محترم جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب سجادہ نشین آستانہ حضرت خواجہ باقی باللہ

☆ محترم جناب پیر طریقت عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی (احمد آباد)

☆ محترم جناب پیر طریقت اقبال بھائی صاحب سجادہ نشین خانقاہ [illegible]

☆ محترم جناب مولانا محمد آفاق صاحب مجددی، بانی الجامعۃ الاحمدیہ (ٹونک)

☆ محترم جناب پروفیسر ضیاء الدین [illegible] صاحب خطیب عیدگاہ (ٹونک)

☆ جناب صوفی [illegible] الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ)

مجلس مشاورت

[illegible]

مجلس انتظامیہ

[illegible]

مجلس استقبالیہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ (روم ۳۰:۲۲)

بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے،

جہانِ امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

(۱۱) جلدیں

افتتاحیہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

[illegible] جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔

حضرت امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

عظیم الشان عالمی
کانفرنس

۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی
ملائک صف بصف ایستادہ این جا بدربانی

20-03-2007

زیر اہتمام

المجدد اکیڈمی، انٹر نیشنل، [illegible] دہلی

[illegible]

فون نمبر: 23918322,23879610

almujaddid academy@mail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

محترم [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالم اسلام کے مجدد اعظم امام العارفین قدوۃ السالکین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان اصلاحی خدمات حالات و [illegible] کے حوالے سے مورخہ ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق 20 مارچ ۲۰۰۷ء بروز منگل بعد نماز عشاء [illegible] ہال مسجد فتحپوری دہلی میں دوسری عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے حسب پروگرام آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔

والسلام مع الاکرام

(مولانا مفتی) محمد مکرم احمد غفرلہ

صدر المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل دہلی

صدر حضرت امام ربانی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

نوٹ: [illegible]

[illegible]

[illegible] e-mail:almazhar@[illegible].net.pk

[illegible]

زیر سرپرستی

☆ حضرت مجدد العصر مسعود ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ

☆ مرشد برحق امین ملت علامہ پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں صاحب مدظلہ

سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف (یوپی)

☆ فضیلت مآب حضرت شاہ [illegible] فاروقی صاحب مجددی

سجادہ نشین درگاہ شاہ [illegible] دہلی

☆ عزت مآب حضرت سید محمد صادق رضا صاحب

سجادہ نشین آستانہ مجددیہ (سرہند شریف)

زیر صدارت

☆ رہبر شریعت شیخ طریقت حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب نقشبندی

[illegible] شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی

مقررین گرامی

☆ محترم مولانا مفتی [illegible] احمد صاحب [illegible]

[illegible]

☆ خطیب الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

☆ [illegible]

[illegible]

☆ [illegible] صاحب نقشبندی [illegible]

☆ جناب مولانا [illegible] نقشبندی [illegible] صاحب

المجدد اکیڈمی انٹر نیشنل کے اغراض و مقاصد

زیر سرپرستی

حضرت پیر طریقت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب

نقشبندی مجددی دامت برکاتہم شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

المجدد اکیڈمی انٹر نیشنل دہلی

[illegible] 8490 [illegible] 110006 (انڈیا)

فون/فیکس: 23879610,23918322

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی

(منعقدہ ۲۹/ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰/ مارچ ۲۰۰۷ء،
جیون بخش ہال، مسجد فتحپوری دہلی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت اور نعمت تھے، اس دور میں ان جیسا عزیمت و عظمت والا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، شہنشاہوں سے ٹکر لے کر ان کی اصلاح فرمانے والے اکیلے امام ربانی ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں روحانی اور مذہبی انقلاب برپا کر دیا...... ان خیالات کا اظہار شیخ طریقت ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام و خطیب مسجد فتحپوری دہلی) نے ''مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی'' سے صدارتی خطاب کے دوران کیا جو کہ المجدد اکیڈمی دہلی اور نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، دہلی کے اشتراک سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال اور ان پر شائع ہونے والی عظیم کتاب ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے حوالے سے ۲۹/ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰/ مارچ ۲۰۰۷ء کو جیون بخش ہال مسجد فتحپوری، دہلی میں منعقد کی گئی...... موصولہ دعوت نامہ اور اشتہار کے مطابق یہ دوسری مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس صاحبزادہ ابو النصر محمد انس فاروقی (سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) اور صاحبزادہ سید محمد صادق رضا (سجادہ نشین درگاہ مجددیہ، سرہند شریف) کے زیر سرپرستی علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی...... مہمانان خصوصی میں مرزا نواب حکیم

فرید الدین بیگ، حضرت عبد العزیز صدیقی نقشبندی (سجادہ نشین خانقاہ نذر محمدی، اندور)...... حضرت عبد المجید مجددی (سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ، رام پور)...... صوفی محمد عمر فریدی (متولی درگاہ شاہ عبد السلام، دہلی)...... ڈاکٹر محمد مجیب احمد (سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ باقی باللہ، دہلی)...... پیر طریقت عبد الرحمٰن نقشبندی (احمد آباد) پیر طریقت بھائی اقبال نقشبندی مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ، (احمد آباد)...... مولانا آفاق احمد مجددی (بانی الجامعۃ الاحمدیہ قنوج)...... پروفیسر ضیاء الدین شمسی تہرانی (خطیب عید گاہ، ٹونک) اور صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ) شامل ہیں جبکہ درج ذیل علماء ومشائخ اور اسکالرز نے مقالات پیش کر کے حضرت امام ربانی کو خراج تحسین پیش کیا......

☆...... مولانا مفتی محمد معظم احمد

(صدر المجد اکیڈمی و نائب امام فتحپوری مسجد، دہلی)

☆...... علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

(خلیفہ تاج الشریعۃ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، بریلی شریف)

☆...... ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی

(صدر شعبۂ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی)

☆...... علامہ محمد اشتیاق القادری

(پرنسپل جامعہ امام احمد رضا، مہرولی)

☆...... علامہ محبوب المرسلین نقشبندی (احمد آباد)

☆...... مولانا محمد انس احمد نقشبندی مجددی

اس محفل مبارک سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تو سرہند شریف میں آرام فرما ہیں مگر ان کے افکار پر ساری دنیا میں کام ہو رہا ہے،

عقیدت مند جوق در جوق بارگاہ مجددیہ میں فیض پانے کے لیے حاضر ہو رہے ہیں...... مجدد العصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کے زیر سایہ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان) نے ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی'' کی سات جلدیں شائع کیں اور اب مزید پانچ جلدیں شائع کی ہیں، وہ اور ان کے رفقاء اس عظیم کام پر مبارکباد کے مستحق ہیں انھوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کے نقشبندی مراکز مجدد العصر یا امام ربانی فاؤنڈیشن پاکستان سے رابطہ قایم کریں تو سلسلہ کا عظیم الشان کام ہوگا کیوں کہ المجدد اکیڈمی بھی جہان امام ربانی اور حضرت مجدد العصر کا فیضان ہے......

کانفرنس کی نظامت کی سعادت مولانا محمد انس نقشبندی مسعودی اور جناب قیصر خالد نے حاصل کی...... تلاوت قرآن کریم سے شروع ہونے والی اس کانفرنس کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر پر ہوا...... شرکاء میں درج ذیل رسائل بطور تحفہ پیش کیے گئے......

☆...... مجدد اعظم (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

☆...... مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت

(صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد)

☆...... ماہنامہ امان الہند دہلی کا حضرت مجدد الف ثانی نمبر

☆......☆......☆

لفظ
اسم اللہ
بصورت ستارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم……باب چہارم

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی کا

موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ
صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

۵۰۰

آئینہ خانہ

نمبر شمار	عنوان
۱	ابتدائیہ ——— محمد عبدالستار طاہر مسعودی
۲	باب ۱ ——— انتسابات
۳	باب ۲ ——— حمد و نعت
۴	باب ۳ ——— ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ
۵	باب ۴ ——— مناقب
۶	باب ۵ ——— مناجات
۷	باب ۶ ——— تأثرات
۸	باب ۷ ——— اکابر نقشبندیہ
۹	باب ۸ ——— حضرت مجدد الف ثانی ——— حالات و خدمات
۱۰	باب ۹ ——— حضرت مجدد الف ثانی، امتیازات و تفردات
۱۱	باب ۱۰ ——— حضرت مجدد الف ثانی اور تفسیر
۱۲	باب ۱۱ ——— حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ
۱۳	باب ۱۲ ——— تخریج احادیث از مکتوبات شریف
۱۴	باب ۱۳ ——— حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات
۱۵	باب ۱۴ ——— حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف
۱۶	باب ۱۵ ——— حضرت غوث اعظم، امام اعظم اور حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۱۷	باب ۱۶ ——— حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

۱۷۰۰

نمبر شمار	عنوان
۱۸	باب ۱۷ـــــ مکتوبات شریف اور عربی زبان و ادب
۱۹	باب ۱۸ـــــ مکتوبات شریف اور فارسی زبان و ادب
۲۰	باب ۱۹ـــــ تفہیم مکتوبات شریف
۲۱	باب ۲۰ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور متفرقات
۲۲	باب ۲۱ـــــ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۲۳	باب ۲۲ـــــ نگار خانہ (تعارف مقالہ نگاران)
۲۴	باب ۲۳ـــــ جہانِ امام ربانی کے مبصّرین (جامِ جم)
۲۵	باب ۲۴ـــــ روئداد محافل تشکّر
۲۶	باب ۲۵ـــــ مخطوطات
۲۷	باب ۲۶ـــــ مرقعاتِ علمی (علمی نوادر)
۲۸	باب ۲۷ـــــ مرقعات عمومی (مزارات و عمارات)
۲۹	باب ۲۸ـــــ کتابیات
۳۰	باب ۲۹ـــــ اشاریات
۳۱	باب ۳۰ـــــ نظائر خوشنویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

☆☆

''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے پہلے محرک حضرت علامہ رضوان احمد نقشبندی مجددی ہیں انہوں نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں نبہانی العصر، مجدد عصر حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز پر تحقیقی مقالات کو یکجا کر کے شائع کرنے کی تحریک و ترغیب دلائی۔

اس اثناء میں مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کو خواب میں حضرت مجددؒ پر کام کرنے کیلئے اشارہ ملا، چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ مسعود ملت زید لطفہٗ سے ذکر کیا۔ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کا ۲۰۰۲ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ، حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہیں جبکہ چیئرمین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو منتخب کیا گیا اور مولانا جاوید اقبال مظہری بانی اور ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے معاملات چلانے کے لیے ایک انتظامی بورڈ مقرر کیا گیا۔

○

امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام سے قبل حضرت مجدد قدس سرہٗ العزیز کے حوالے سے کام کے لیے ۱۹۹۲ء میں حضرت مسعود ملت کی زیرنگرانی ''ادارہ معارف مجدد الف ثانی'' کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرستوں میں پیر محمد ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ اور پیر عبدالوحید جان سرہندی تھے۔ اس ادارے کے صدر حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی ہیں اور نائب صدور حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور مفتی محمد جان نعیمی اور مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سکریٹری جنرل ہیں۔

اس ادارے نے چند کتابیں شائع کیں، لیکن فعال نہ رہا۔ چنانچہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر کام کے

لیے امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام ناگزیر ہو گیا۔

○

ماہ ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ/ مئی ۲۰۰۲ء میں ''جہان امام ربانی'' پر کام کا آغاز ہوا۔ حضرت قبلہ مسعود ملت اس کی جلد اوّل کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''ابتدا میں خیال تھا کہ یہ کام ایک جلد میں سمٹ جائے گا ـــــ پھر کام بڑھا تو خیال آیا کہ شاید دو جلدوں میں سمٹ جائے، پھر بڑھتے بڑھتے، بڑھتا ہی چلا گیا، اور سمیٹا تو برسوں کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام ہفتوں میں، ہفتوں کا کام دنوں میں، دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام لمحوں میں سمٹتا چلا گیا ـــــ اور ایک نہ دو، مکمل سات ضخیم جلدوں میں کام سمٹا ـــــ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و نصرت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ خاص اور اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور آباء و اجداد کرام علیہم الرحمۃ کی توجہات عالیہ کے طفیل برق رفتاری سے یہ کام انجام پایا ـــــ حوصلہ بڑھتا گیا، وہ کام ہوتے رہے جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔''

۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۵ء تک تین سال مسلسل جدوجہد کر کے پہلی چھے جلدیں ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء میں منظر عام پر آئیں جو ایک سو ملکی و غیر ملکی فضلاء و محققین کے علمی و تحقیقی مقالات سے آراستہ ہیں۔ ایک اضافی جلد ''نورٌ علیٰ نور'' کے عنوان سے شائع ہوئی جو جہانِ امام ربانی کے مختلف مرقعات پر مشتمل ہے اس میں مقدس و تاریخی یادگار عمارات اور مزارات کی ۱۰۸ رنگین تصاویر آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہیں۔ جہانِ امام ربانی کی گیارہ جلدوں میں ہر جلد میں پانچ ابواب ہیں ـــــ ہر جلد کو ''اقلیم'' سے تعبیر کیا گیا ہے اور باب کو ''کشور'' سے ـــــ ہر جلد میں نعت، منقبت اور تاثرات ہیں ـــــ ہر جلد میں ابتدائیہ بھی ہے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات میں ایک مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

○

پہلی چھے جلدوں کی اشاعت کے بعد مزید مقالات اور نگارشات دستیاب ہوتے رہے، اور یوں مزید

پانچ جلدوں کا مواد جمع ہوگیا۔ پھر یہ خبر ملی کہ ”باقیات جہانِ امام ربانی“ کے عنوان سے تین اور جلدیں مرتب ہوں گی۔

○

”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کی گیارہویں جلد کتابیات، اشاریہ کتب و رسائل، اشاریہ اماکن، اشاریہ اسماء الرجال پر مشتمل ہے ——— ”جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی“ کے تعارف اور سرسری موضوعاتی جائزہ پر مبنی ”جہاں نما“ برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے مرتب کیا تھا جو مزید اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اب حضرت قبلہ مسعود ملت نے احقر کے نام ایک کرم نامے میں تحریر فرمایا کہ:

> ”محققین کی سہولت کے لیے یہ خیال آیا کہ مقالات کا ایک (تفصیلی) موضوعاتی اشاریہ مدوّن کیا جائے۔“

چنانچہ تعمیل ارشاد میں زیر نظر اشاریہ مرتب کیا گیا ——— اُمید ہے کہ اہل علم و فضل اور محققین اس سے بھرپور استفادہ کرسکیں گے۔ برادرم پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی مدظلہ العالی نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر احقر کی رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح برادرم ملک محمد سعید مسعودی نے شبانہ روز محنت شاقہ سے قارئین کے ذوق کا سامان کیا، پھر تمام تیاری کے بعد برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مدظلہ العالی نے اس پر نظر ثانی فرما کر بعض اضافات اور ترامیم فرما کر نوازا، احقر ان حضرات کا تہ دل سے ممنون ہے۔ مولائے کریم تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو مقبول و منظور فرمائے، اور ہم سب کو حسن عاقبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اللّٰھم ربنا آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم

احقر

محمد عبدالستار طاہر مسعودی

مرتب
علی چار دفعہ مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱

انتسابات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......ا——انتسابات

نمبر شمار	بنام	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قافلہ سالار خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام	اوّل	۷
۲	شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام	دوم	۵
۳	محقق اہل سنت حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمۃ (درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) کے نام	سوم	۵
۴	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام	چہارم	۵
۵	برصغیر کے اُس مردِ کامل کے نام جس نے چودہویں صدی ہجری میں تعلیماتِ مجدّدیہ کو فروغ دیا اور اس کی مؤثر ترجمانی فرمائی۔	پنجم	۵
۶	چراغ دہلی فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ششم	۵
۷	محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ہفتم	۵
۸	شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے نام	ہشتم	۵
۹	حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ کے نام	نہم	۵
۱۰	محدث علی پوری حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ کے نام	دہم	۵
۱۱	حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے نام	یازدہم	
۱۲	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ (امام و خطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی) کے نام	نورٌ علیٰ نورٌ	۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
• نحمدهٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲

حمد و نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲...... —— حمد ونعت

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱	ذہن میں عالم تنویر کہاں سے لاؤں حرف میں نور کی تصویر کہاں سے لاؤں	کیف بنارسی	اوّل	۱۲۰
۲	وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	اول	۱۲۱
۳	زمین وزماں تمہارے لیے، مکین ومکاں تمہارے لیے چنین وچناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دوم	۱۱
۴	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	سوم	۱۱
۵	کس کے جلوہ کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے؟ ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ، تکتا کیا ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	چہارم	۱۳
۶	سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا ووالا ہمارا نبی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۱۱
۷	کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ قرض لیتی ہے گناہ، پرہیز گاری، واہ واہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ششم	۱۳
۸	لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ، مثلِ تو نہ شد پیدا جانا جگ راج کو تاج تورے سرسو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہفتم	۱۱
۹	زہے عزت واعتلائے محمد کہ ہے عرشِ حق، زیر پائے محمد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہشتم	۱۱

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن، اے بہار پھرتے ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	نہم	۱۱
۱۱	بھینی سہانی صبح میں، ٹھنڈک جگر کی ہے کلیاں کھلیں دلوں کی، ہوا یہ کدھر کی ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دہم	۱۳
۱۲	سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	یازدہم	۱۳

سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۳

ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

باب ۳ —— ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

نمبر شمار	ابتدائیہ/افتتاحیہ	لکھنے والے	جلد	صفحہ
۱	تقدیم	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	اول	۳۱ تا ۵۸
۲	ابتدائیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	اول	۵۹ تا ۶۸
۳	افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۶۹ تا ۱۱۵
۴	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۱۹ تا ۲۰
۵	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۱۹ تا ۲۰
۶	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۲۵ تا ۲۶
۷	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۲۳ تا ۲۵
۸	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۲۱ تا ۲۳
۹	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہفتم	۲۳ تا ۲۶
۱۰	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۱۹ تا ۲۲
۱۱	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	نہم	۱۹ تا ۲۲
۱۲	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۹ تا ۳۳
۱۳	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۲۹
۱۴	اختتامیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۹۰۳
۱۵	حرف آغاز	مولانا جاوید اقبال مظہری	نورٌ علیٰ نور	۱۱ تا ۱۲

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۴

مناقب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۴ — مناقب

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرِ عرشِ روحِ سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	اوّل	۱۲۳
۲	امام زماں قطبِ اقطاب عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ	اوّل	۱۲۵
۳	زبابے را تمنائے شکر شد بدین سودا سوئے ہر بام و در شد (مثنوی شریف در شان حضرت مجدد الف ثانی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۳۵
۴	سراپا نسخۂ اخلاقِ فاروق بزہر منقصت تریاق فاروق	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۴۴
۵	نقشبندیہ عجب طائفہ پرکاراند کہ چو پرکار درین دائرہ سر برکاراند (قصیدہ در مدح خواجہای نقشبندیہ)	شیخ محمد شعیب	اوّل	۲۰۱
۶	مرکزِ نور و تجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عزّ و وقار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اوّل	۳۸۹
۷	مرکزِ نور و تجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عزّ و وقار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اوّل	۳۹۲
۸	کیا نہادِ شکستہ دیں کو آ کے پھر استوار تو نے خزاں رسیدہ چمن کو پھر کردیا سراپا بہار تو نے	سید فیض الحسن شاہ	دوم	۱۴
۹	اے خاکِ پاک روضہ عبیری و عنبری کہ اہلِ جہاں زبوئے تو مدہوش گشتہ اند	شاہ عبدالغنی محدث دہلوی	دوم	۱۶

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ زیر فلک مطلع انوار	ڈاکٹر محمد اقبالؒ	دوم	۱۸
۱۱	خلاق دو عالم ہے نگہ دار مجددؒ ہیں سرور کونین بھی دلدار مجددؒ	قمر یزدانی	سوم	۱۳
۱۲	پلادے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	سوم	۱۴
۱۳	خود آشنا بھی رہا اور خدا آگاہ بھی تھا وہ ایک مرد قلندر جو بادشاہ بھی تھا	کلیم عثمانی	سوم	۱۵
۱۴	تم سا ہے مجدد کون ولی سلطان عالم سرہندی ہے شان تمہاری البیلی سلطان عالم سرہندی	اعزاز الدین احمد صدیقی	سوم	۱۶
۱۵	صاحب تجدید دینِ احمد مختار ہے اس لیے تو شیخ سرہند سے ہم کو پیار ہے	عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	سوم	۱۷
۱۶	مجدد نامہ (منظوم سوانح)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	سوم	۳۵
۱۷	ای شہنشاہ ھدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	چہارم	۱۷
۱۸	بگو داستان ز احمد نقشبند کہ داری دل از داغ مہرش سپند	خواجہ عبد الاحد وحدت	چہارم	۲۱
۱۹	دکھادے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	چہارم	۲۲
۲۰	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی ہے تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	چہارم	۲۴

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۲	آفتابِ شرف (قصیدہ)	محمد ابوالشرف مجددی معصومی	چہارم	۳۴
۲۲	محی دین شیخ احمد بے گماں طبق حال عہد خود کردہ بیاں	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۰
۲۳	چوں دگر فرسود رنگ اسلام را داد شرکت با خدا اصنام را (مثنوی صمدانی)	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۲
۲۴	اشک ریزاں بنشتم سر ہر رہ گزرے ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پرسم خبرے (اشک باری و دل فگاری)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۲۵	سرہند کی وہ پاک زمیں خطہ جنت آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار	تاج الدین تاج	پنجم	۱۴
۲۶	تیرے انوار تاباں یا مجددؒ گلستاں در گلستاں یا مجددؒ (مقام رفیع)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۱۶
۲۷	یہ کچھ اشعار بے جاں یا مجدد کہاں ہیں تیرے شایاں یا مجدد (خلق کریم)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	چہارم	۱۸
۲۸	صدر بزم عارفاں ہیں تاجدار سرہند رہنمائے سالکاں ہیں تاجدار سرہند	ابوالارشد محمد حفیظ نقشبندی	پنجم	۳۶۹
۲۹	سرمہ ہے مری آنکھ کا یہ خاک گہر بار خوابیدہ ہے اس خاک میں وہ بندہ بیدار	سید انیس احمد نقشبندی	ششم	۱۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۰	رُخِ توحید کے زیور مجدد الف ثانی ہیں نوید ظلِ پیغمبر مجدد الف ثانی ہیں	بشیر حسین ناظم	ششم	۱۸
۳۱	عظیم المرتبت ذی شاں مجدد الف ثانی ہیں ظہور جلوۂ یزداں مجدد الف ثانی ہیں	ابوالطاہر فدا حسین فدا	ششم	۱۹
۳۲	دہر را مژدہ کہ وضعے دگرے پیدا شد زشبِ تیرہ مبارک سحرے پیدا شد (میلادِ مجدد)	محمد سلیم جان سلیم مجددی	نورٌعلیٰ نور ہشتم	۲۴ ۱۶
۳۳	سپیدۂ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی (کدام شاہ مجدد)	عابد حسین عابد سہسوانی	نورٌعلیٰ نور	۲۷
۳۴	تعالیٰ اللہ کسے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا (قصیدہ درشانِ مجدد الف ثانی)	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	ہفتم	۱۵
۳۵	اے مجدد! لاج رکھ لی تھی ہماری آپ نے کر کے تجدید وفا کی تاجداری آپ نے	ڈاکٹر اقبال سرہندی	ہفتم	۱۶
۳۶	چراغِ نقشبنداں خواجہ معصوم ملاذ مستمنداں خواجہ معصوم (قصیدہ درمدح حضرت خواجہ معصوم)	مولانا محمد حسن نوحانی زکوڑی	ہفتم	۱۷
۳۷	سرور افزا فضا سرہند کی معلوم ہوتی ہے یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے (دربار عالیہ مجددیہ سرہند شریف)	حمید صدیقی لکھنوی	ہفتم	۱۹

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۸	جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں نہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین و دل کی تفسیریں (شانِ مجددؒ)	فیض لدھیانوی	ہفتم	۲۱
۳۹	امام زماں قطب اقطابِ عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ ابن خواجہ باقی باللہ	ہشتم	۱۳
۴۰	فخر الکرام وقدوۃ لفقہائہم زین الخلیقۃ مقتدیٰ دین الہدیٰ	محمد جان العمری البحری آبادی	ہشتم	۱۴
۴۱	مکاتیب آن شاہ عالی نسب کہ در الف ثانی ست امام ہمام (قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی) امرتسر ایڈیشن ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء	محمد عبداللہ نقشبندی مجددی	ہشتم	۱۷۷
۴۲	یا الٰہی! اپنی ذات کبریا کے واسطے رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے (حضرت مجدد کا شجرۂ طریقت قادریہ صابریہ)	مرزا غلام جیلانی پشاوری متخلص بہ صحیح سالم	ہشتم	۳۶۱
۴۳	مرے دل میں محبت ہے مجدد الف ثانی کی مرا توشہ عقیدت ہے مجدد الف ثانی کی	علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	نہم	۱۵
۴۴	شمع رہ عرفاں ہیں مجدد الف ثانی ایماں کے نگہباں ہیں مجدد الف ثانی	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار قادری نوری	نہم	۱۷
۴۵	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سرعرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۴۶	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی تھی تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	دہم	۲۲

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۴۷	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۴۸	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۴۹	عصر نو میں دین حق کا ترجماں جاتا رہا مسلک حب نبی کا پاسباں جاتا رہا	ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری	دہم	۵۱۳
۵۰	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۵۱	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار	قمر یزدانی	دہم	۲۲
۵۲	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہِ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۵۳	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۵۴	کتابوں میں لکھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا مجدد الف ثانی کے بارے میں سنا ہوگا	سید یونس جمشید پوری	یازدہم	۲۰
۵۵	اس کا جاہ و مرتبہ اس کا حشم انقلاب وقت سے ہوگا نہ کم	طارق سلطانپوری	یازدہم	۲۲
۵۶	ولایت کے وہ میر کارواں ہیں مجدد قصر حق کے پاسباں ہیں	محمد حفیظ نقشبندی	یازدہم	۲۴
۵۷	صاحب تجدید دین احمد مختار آپ ماحی دین الٰہی، ناہی اشرار آپ	سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم	۲۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۵۸	دل وجاں میں جلوہ نما شیخ مجدد ہیں بحمد اللہ! میرا آسرا شیخ مجدد ہیں	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۴۴
۵۹	رہے زباں پہ شان امام ربانی سنا اے کلک بیانِ امام ربانی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۷۷۵
۶۰	عجب رنگ پر ہے جہان مجدد فروغ قمر ہے جہان مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۷۷۸
۶۱	اُٹھایا جس نے دین حق کا پرچم بنا جو غازیانِ ہند کا ضیغم	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	یازدہم	۸۶۲
۶۲	اے خاک پاک روضہ عبیری و عنبری کہ اہل جہان ز بوئے تو مدہوش گشتہ ارز	شاہ عبدالغنی مہاجر مکی	یازدہم	۹۰۲
۶۳	آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۹۲۴

فاصبحتم بنعمته اخوانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۵

مناجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۵ —— مناجات

شمار	مطلع	شاعر	جلد	صفحہ
۱	جفا ہر سو ہے رقصاں یا مجدد یہ اُمت ہے پریشاں یا مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۲۰
۲	حضرت احمد مجدد المدد الف ثانی راضیای اوّل	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود، ص ۳۸۵)	پنجم	۳۴۰
۳	لا پھر ایک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی	ڈاکٹر محمد اقبال	پنجم	۵۰۷
۴	میں ہوں اور موج بلا خیز ہے شیاً للّٰہ شاہ سرہند، ہوا تیز ہے شیاً للّٰہ	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۱۷
۵	یا مجدد الف ثانی اے شہہ عالی جناب مقتدائے شرق و غرب و ملجائے شیخ و شباب	عبداللہ جان عرف شاہ آغا سوم	ششم	۴۰۸
۶	خداوندا بحق اسم اعظم بنور سید اولاد آدم	مولانا خالد کردی شامی نقشبندی	ششم	۸۵۸
۷	المدد چشم و چراغ قادری می سزد در خواجگانت خواجگی (ہشت لوائے غوث اعظم علیہ الرحمۃ)	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود)	ہشتم	۳۷۰
۸	یا مجدد الف ثانی پیر غمخوارم مدد ای شہنشاہ ھدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	نہم	۱۳
۹	خداوندا بحُسن بے مثالت بمرآتی کہ مے تابد جمالت	مولوی وکیل احمد سکندر پوری	یازدہم	۹۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب……٦

تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۶ —— تأثرات

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱	خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	''زبدۃ المقامات'' مطبوعہ کانپور	اوّل	۱۲۹
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مکتوب بنام خواجہ معصوم، دفتر دوم، مکتوب ۶	اول	۱۳۲
۳	حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	''جواہر مجددیہ'' از خواجہ احمد حسین خان	اول	۱۴۰
۴	حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ	''حضرات القدس'' جلد دوم	اول	۱۴۰
۵	حضرت خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ	''حضرات القدس'' جلد دوم	اول	۱۴۱
۶	شیخ عبداللہ قطب علیہ الرحمۃ	مکتوبات شیخ عبداللہ قطب (قلمی)	اول	۱۴۱
۷	شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۸	شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۹	شیخ نظام نارنول علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۱۰	شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۱۱	ارکان سلطنت اکبری	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۳
۱۲	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	''مرج البحرین''	اول	۱۴۵
۱۳	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	''تتمہ اخبار الاخیار''	اول	۱۴۶
۱۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	''نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات	اول	۱۴۷
۱۵	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	''مکتوبات امام احمد رضا بریلوی''	اول	۱۴۷
۱۶	مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ	بروایت شیخ محمد عارف ضیاء مدنی	اول	۱۴۸
۱۷	نواب صدیق حسن خان	''تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار	دوم	۲۱
۱۸	ابوالحسن علی ندوی	''تاریخ دعوت و عزیمت'' جلد چہارم	دوم	۲۲

شمار	تاثرنگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	شیخ محمد اکرام	''رودِ کوثر''	دوم	۲۳
۲۰	رشید احمد گنگوہی	قلمی بیاض علامہ محمد ہاشم جان سرہندی	دوم	۲۴
۲۱	ڈاکٹر محمد اقبال	مکتوب پروفیسر یوسف سلیم چشتی	سوم	۲۱
۲۲	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	''شیخ سرہند''	سوم	۲۲
۲۳	ڈاکٹر حفیظ ملک	مسلم نیشنل ازم ان انڈیا & پاکستان	سوم	۲۲
۲۴	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	ہسٹری آف دم فریڈم موومنٹ	سوم	۲۲
۲۵	ڈاکٹر زبید احمد	دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربیک لٹریچر	سوم	۲۲
۲۶	پروفیسر عزیز احمد	اسٹڈیز ان اسلامک کلچر	چہارم	۲۸
۲۷	پروفیسر سید خورشید حسین بخاری	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	چہارم	۲۸
۲۸	پروفیسر محمد عارف اظہر	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	چہارم	۲۸
۲۹	پروفیسر محمد اسلم	دین الٰہی اور اس کا پس منظر	چہارم	۲۹
۳۰	پروفیسر محمد رضا خان	تاریخ مسلمانانِ عالم	چہارم	۲۹
۳۱	ابوالکلام آزاد	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۲۶
۳۲	ابوالاعلیٰ مودودی	مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۲۶
۳۳	مولانا محمد سعید احمد مجددی	''البیان''	پنجم	۲۷
۳۴	شاہ حسین گردیزی	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	پنجم	۲۷
۳۵	مولوی داؤد غزنوی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۶	عبداللہ روپڑی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۷	عبدالمجید سالک	مسلم ثقافت ہندوستان میں	ششم	۲۴
۳۸	جمیل اظہر سرہندی	شیخ سرہند	ششم	۲۴
۳۹	اکبر شاہ خان نجیب آبادی	''قول حق''	ششم	۲۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۴۰	سید انور علی ایڈووکیٹ	شیخ سرہند	ششم	۲۵
۴۱	سید انور علی ایڈووکیٹ	رئیل اچیومنٹ آف ہیومن لائف	ششم	۲۶
۴۲	انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود	ششم	۲۶
۴۳	شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا		ششم	۲۶
۴۴	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد دوم	ششم	۲۶
۴۵	ڈاکٹر محمود الحسن عارف		ششم	۲۹۲
۴۶	جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری		ہفتم	۲۷
۴۷	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	ہفتم	۲۸
۴۸	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد		ہفتم	۲۸
۴۹	پیر سید عاشق حسین مجددی سرہندی		ہفتم	۲۸
۵۰	محمد خالد مجددی		ہفتم	۲۸
۵۱	منیر حسین مسعودی	برمنگھم (یو۔کے)	ہفتم	۲۸
۵۲	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	نہم	۲۳
۵۳	علامہ یٰسین اختر مصباحی	بانی وصدر ”دار القلم“، ذاکر نگر، دہلی	نہم	۲۳
۵۴	مولانا شیر محمد خان رضوی	دار العلوم اسحاقیہ، جودھ پور راجستھان	نہم	۲۴
۵۵	حاجی معراج الدین مسعودی	صدر ادارۂ مسعودیہ، کراچی	نہم	۲۵
۵۶	حضرت ابوحفص عمر المجددی	سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ	ہشتم	۲۳
۵۷	علامہ محمد علیم الدین نقشبندی	شیخ الحدیث دار العلوم سلطانیہ، جہلم	ہشتم	۲۵
۵۸	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو	پرنسپل پبلک اسکول، حیدر آباد سندھ	ہشتم	۲۵
۵۹	سید ذوالفقار شاہ مسعودی	ٹورنٹو، کینیڈا	ہشتم	۲۶
۶۰	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی	دہم	۳۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
٦١	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور	دہم	٣٦
٦٢	مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر کراچی	دہم	٣٧
٦٣	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	استاد گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او، کالج لاہور	دہم	٣٨
٦٤	ڈاکٹر سید محمد عارف	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور	یازدہم	٣٧
٦٥	ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی	علی گڑھ مسلم یونیوسٹی	یازدہم	
٦٦	عبدالحئ لکھنوی		یازدہم	٣٧
٦٧	محمد عظیم نقشبندی		یازدہم	٣٧
٦٨	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر		یازدہم	٦١٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۷

اکابر نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۷ ـــــ اکابر نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق ؓ	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری	اوّل	۲۰۴
۲	حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	اول	۲۲۳
۳	خواجگان نقشبندیہ اور تبلیغ اسلام	پروفیسر عبدالحکیم مراد مترجم: ڈاکٹر علی سرفراز مسعودی	اوّل	[illegible]
۴	خواجہ محمد عبدالباقی کابلی (حیات، مناقب و کرامات)	مولانا محمد صادق کابلی مترجم: مولانا سید محمد دہلوی	اوّل	۲۶۹
۵	حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	اوّل	۲۹۳
۶	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (مختصر حالات زندگی)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	اوّل	[illegible]
۷	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (ایک تعارف)	محمد عبدالمجید یزدانی	اوّل	۳۶۵
۸	حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے حضرات قدسیہ	خواجہ بدرالدین سرہندی مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۵۴
۹	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی	چہارم	۳۶۷
۱۰	خواجہ محمد معصوم، مقامات آدمیہ کی روشنی میں	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	چہارم	۳۸۷
۱۱	تذکرہ خلفائے مجدد الف ثانی	مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی	چہارم	[illegible]

۳۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۸

حضرت مجدد الف ثانی ـــــ حالات و خدمات

(جلد ۱ تا ۱۱)

۱۷۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۸ —— حضرت مجدد الف ثانی —— حالات و خدمات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات زندگی	ڈاکٹر سراج احمد خاں	اول	۴۰۵
۲	حضرت مجدد الف ثانی، لباس اور حلیہ شریف	محمد احسان مجددی سرہندی	اول	۴۴۱
۳	خانقاہ مجددی کا علمی ماحول	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی	اول	۴۴۲
۴	ماہ و سال (سیرت مجدد الف ثانی)	علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری	دوم	۲۷
۵	حضرت مجدد الف ثانی کے معمولات	سید زوّار حسین شاہ	دوم	۴۰۷
۶	معمولات حضرت امام ربانی	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	دوم	۴۲۵
۷	امام ربانی کا لقب ''مجدد الف ثانی''	علامہ محمد فیض احمد اویسی	دوم	۶۱۷
۸	''مجدد الف ثانی'' ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر	دوم	۶۳۳
۹	شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ و سید نذیر نیازی	سوم	۲۵
۱۰	کرامات امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۵۷۲
۱۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	شاہ ابو الحسن زید فاروقی	چہارم	۵۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی	کوثر نیازی	چہارم	۵۸
۱۳	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی	چہارم	۶۳
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی کا سفر آخرت	خواجہ بدر الدین سرہندی مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۳۹
۱۵	اشک باری و دل فگاری	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۱۶	تاریخ ہائے وصال حضرت مجدد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۳
۱۷	تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۱
۱۸	حضرت مجدد الف ثانی	شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی	ششم	۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	محمد صادق قصوری	ہشتم	۲۹
۲۰	امام ربانی کا سلسلہ نسب	سید زوار حسین شاہ	ہشتم	۳۵۷
۲۱	شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۲۹
۲۲	احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دکتور جمال الدین الشیال اردو ترجمہ: ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	نہم	۵۱
۲۳	حضرت مجدد لاہور میں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	نہم	۶۵
۲۴	لاہور سے امام ربانی کی نسبت	ابوالسرور محمد مسرور احمد	نہم	۷۳
۲۵	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۴۱
۲۶	مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی	پروفیسر محمد وکیل احمد	دہم	۴۹
۲۷	شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر ابو اعجاز رستم	دہم	۹۱
۲۸	خواجہ محمد معصوم حرمین شریفین میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۱۷۱
۲۹	شاہجہان و اورنگزیب کے مرشد کریم	ڈاکٹر محمد ادریس	دہم	۱۸۱
۳۰	تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۴۵
۳۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	یازدہم	۶۵
۳۲	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	یازدہم	۹۹
۳۳	ایک مرد آگاہ	ڈاکٹر عبدالوارث خاں	یازدہم	۱۰۹

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
۱۴۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۹

حضرت مجدد الف ثانی
امتیازات و تفردات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۹ — حضرت مجدد الف ثانی — امتیازات وتفردات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور	اول	۳۶۵
۲	مقام حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر سید محمد کبیر مظہر	اول	۳۷۷
۳	امام ربانی کا منصب قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	اول	۶۷۲
۴	امام ربانی مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیت	علامہ محمد فیض احمد اویسی	اول	۶۹۰
۵	امتیازات امام ربانی مجدد الف ثانی	علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی	اول	۴۳۵
۶	مقاماتِ مجدد	مولانا محمد عبدالاحد	سوم	۱۱۱
۷	مقام مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	سوم	۱۲۱
۸	حضرت مجدد الف ثانی کا مقام تجدید	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۱۴۴
۹	حضرت مجدد الف ثانی کے مقاماتِ روحانی کی چند جھلکیاں	ڈاکٹر الف۔د۔نسیم	سوم	۱۵۳
۱۰	حضرت مجدد دانشوروں کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۳۲۰
۱۱	شیخ احمد سرہندی اور مستشرقین	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ	ہشتم	۳۹۳
۱۲	مجدد الف ثانی کی علم پروری اور علماء نوازی	صاحبزادہ بدرالاسلام صدیقی	نہم	۱۹۳
۱۳	امام احمد رضا پر حضرت مجدد کے اثرات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۲۰۷
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اوران کے ناقدین	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	نہم	۲۳۳
۱۵	خاندانِ مجددیہ سے قائداعظم کے اجداد کی عقیدت	سید صابر حسین شاہ بخاری	نہم	۵۷۴
۱۶	مقام مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	دہم	۱۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۰

حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علیٰ رسوله الکریم

باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

شمار	عنوان	تحریر	جلد	صفحہ
۱	تفسیر مظہری میں معارف واذکار امام ربانی	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	ہفتم	۲۵۱
۲	افکار مجدد الف ثانی اور تفسیر روح المعانی	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی	ہغتم	۲۰۷

ولقد علموا لمن اشتراه ماله
لقد علموا لمن اشتراه ماله في الآخرة

۳۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۱

حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۱ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد کی فقہی خدمات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	اول	۱۸۳
۲	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	اول	۳۵۷
۳	امام ربانی کا نظریہ قیومیت اور لفظ "قیوم" پر امام احمد رضا کے فتوے کی فقیہانہ تحقیق	مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی	اول	۶۵۱
۴	سنت حضرت مجدد کی نظر میں	پیر عبد اللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۵
۵	بدعت کیا ہے؟	پیر عبد اللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۹
۶	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	دوم	۳۵۷
۷	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۸	نماز کا جائزہ (مکتوبات و معمولاتِ امام ربانی کی روشنی میں)	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۴۳۰
۹	حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ نماز	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۴۴۶
۱۰	حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام	علامہ محمد صدیق ہزاروی	ہشتم	۱۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۲

تخریج احادیث از مکتوبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۲ —— تخریج احادیث از مکتوبات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تخریج احادیث (مکتوبات مجدد الف ثانی، جلد سوم)	پروفیسر ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	دوم	۳۲
۲	تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی)	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ہفتم	۲۹۷
۳	تخریج احادیث مکتوبات امام ربانی	ابوکلیم محمد صدیق فانی	ہفتم	۳۳۹

کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۳

حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۳ — حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد ونظریات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت	علامہ غلام مرتضی ساقی مجددی	اول	۳۷۵
۲	شیخ احمد سرہندی کی اصلاحی وتجدیدی تحریک کا مرکز ومحور نبوت محمدی (ﷺ) پر ایقان وایمان	ڈاکٹر اے۔ ایف۔ ایم ابوبکر صدیق مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	سوم	۲۳۷
۳	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	سوم	۲۴۰
۴	وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	سوم	۳۰۴
۵	ردِ روافض	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۳۰۹
۶	حضرت مجدد الف ثانی اور تقلید ائمہ مجتہدین	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۳۲۹
۷	امام ربانی اور رفع سبابہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سوم	۳۳۹
۸	مکتوبات امام ربانی در طریق ایصال ثواب ووسیلہ	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۳۵۵
۹	بعض عقائد ومعمولاتِ اہل سنت (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سوم	۳۵۷
۱۰	عقائد وتعلیمات حضرت مجدد الف ثانی	قاضی غلام محمود ہزاروی	سوم	۴۰۰
۱۱	مسلک مجدد الف ثانی	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	سوم	۴۱۲
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی کے تعلیمی افکار	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	سوم	۵۰۷
۱۳	مسئلہ اشارۂ سبابہ	مولوی سید احمد علی نقشبندی	ہشتم	۱۴۷
۱۴	طالبانِ علم کے لیے منارۂ نور	صاحبزادہ محمد بدر الاسلام صدیقی	ہشتم	۴۴۹
۱۵	احمد بن عبدالاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت	دکتور محمود احمد غازی مترجم: پروفیسر عبدالرسول	ہشتم	۳۳۱
۱۶	مجدد الف ثانی کا پیغام	مفتی علی احمد سندیلوی	ہشتم	۴۷۷
۱۷	فکر مجدد الف ثانی میں خلفاء راشدین کا مقام ومرتبہ	محمد یاسین مظہر صدیقی	نہم	۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۴

حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۱۴ —— حضرت مجدد الف ثانی اور تصوّف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تصوف اور اس کی بنیاد	صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی	اول	۱۵۱
۲	روحِ اسلام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۶۷
۳	مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ بنام حضرت مجدد الف ثانی	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	اول	۳۵۳
۴	امام ربانی اور علم لدنّی	شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش	اول	۴۳۱
۵	امام ربانی اور علم النفسیات	ڈاکٹر محمد اقبال مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۵۵۳
۶	امام ربانی اور علم الکائنات	میاں فضل احمد حبیبی	اول	۵۵۸
۷	دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی کا کارنامہ	ڈاکٹر خالد علوی	دوم	۲۹۵
۸	ذکر الٰہی کی اہمیت (حضرت مجدد کے مکتوبات کی روشنی میں)	مولانا نور الحسن تنویر چشتی	دوم	۳۹۳
۹	جذب وسلوک	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دوم	۴۵۲
۱۰	امام ربانی کی تعلیماتِ تصوف	صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن	دوم	۵۰۰
۱۱	عہد اکبری کے صوفیہ کی اصلاح میں مکتوباتِ امام ربانی کا کردار	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۵۱۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی، تزکیہ نفس اور اخلاص	پروفیسر عبد الباری فرنگی محلی	دوم	۵۱۹
۱۳	صحو وسکر مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	دوم	۵۳۵
۱۴	امام ربانی، عرفان کے مجتہد اعظم	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	دوم	۷۱۵
۱۵	حضرت مجدد الف ثانی اور وحدۃ الشہود	ڈاکٹر سراج احمد خاں	دوم	۷۴۰

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۶	ابن عربی اور امام ربانی کے بعض نظریات (ایک تقابلی جائزہ)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	دوم	۷۵۳
۱۷	وحدۃ الوجود	علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی	دوم	۷۵۸
۱۸	نبوت ورسالت کا اثبات	حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۱۹	حضرت مجدد کا انداز تعلیم وتبلیغ اور اُس کے اثرات ونتائج	پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی	سوم	۴۵۳
۲۰	چالیس ارشادات امام ربانی	علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری	سوم	۵۱۳
۲۱	حضرت مجدد کے اوراد	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۵۲۳
۲۲	راہِ ہدایت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	سوم	۵۳۸
۲۳	ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری	سوم	۵۴۶
۲۴	مقدمہ شرح مکتوباتِ امام ربانی	مولوی نصر اللہ ہوتکی	پنجم	۱۸۷
۲۵	فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۲۶	تاریخ مکتوبات امام ربانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	ہشتم	۱۷۹
۲۷	جواہر مکتوباتِ مقدسہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۱۹۷
۲۸	نرمی و آسانی (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۲۸۵
۲۹	مسلک اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	ہشتم	۳۰۹
۳۰	نقشبندیہ سلسلہ تصوف	محمد حنیف رامے	دہم	۱۹۳
۳۱	مرزا مظہر جانِ جاناں اور تصوف، ادیان ومذاہب کے درمیان وسیلہ	ڈاکٹر محمد تعظیم	دہم	۲۳۷
۳۲	ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی	سید شعیب افتخار مسعودی	دہم	۲۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۳	ملفوظاتِ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۵۱
۳۴	شجرہ مصافحہ		یازدہم	۱۳۲
۳۵	حقیقت محمدیہ، حقیقت احمدیہ اور حقیقت کعبہ، مکتوبات کی روشنی میں	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	یازدہم	۱۳۳

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۵

حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۵...... حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد کی نظر میں	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۵۴۲
۲	حضرت غوث اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی	مرزا مظہر جانِ جاناں	پنجم	۵۵۰
۳	حضرت غوث اعظم، شاہِ نقشبند اور حضرت مجدد	صوفی محمد صدیق ضیاء انجینئر	پنجم	۵۵۶
۴	حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت غوث الاعظم	مولانا محمد اقبال سعیدی	پنجم	۵۶۷

● ——— حضرت امام اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری	پنجم	۵۲۱

۵۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......١٦

حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

۱۷۵۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ وسیاست

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اول	۳۸۹
۲	شان سرہند بزبان مجدد سرہند	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	اول	۳۹۱
۳	دیار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اول	۳۹۲
۴	اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی	اول	۳۹۳
۵	سرہند شریف ایک نظر میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین مجددی	اول	۴۰۳
۶	حضرت مجدد الف ثانی کی ملی و دینی خدمات	پروفیسر محمد عارف اظہر	سوم	۱۷۶
۷	حضرت مجدد مطلع تاریخ پر	آباد شاہ پوری	چہارم	۶۵
۸	اکبر و جہانگیر اور مجدد الف ثانی	قاضی ظہور احمد اختر	چہارم	۱۰۱
۹	برصغیر میں حق و باطل کے معرکے	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۵۷
۱۰	دو قومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۷۲
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور دو قومی نظریہ	پروفیسر محمد اسلم	چہارم	۱۸۴
۱۲	برصغیر میں دو قومی نظریہ کی بنیاد اور تحریک مجدد الف ثانی	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۱۹۱
۱۳	خاندان مجدد کا زرّیں کردار	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۲۸۵
۱۴	شیخ احمد سرہندی، سلسلہ مجددیہ کا نقطہ آغاز اور سلطنت مغلیہ پر اس کے اثرات	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر سالم عبداللہ مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	چہارم	۳۰۶
۱۵	حضرت مجدد اور محمد علی جناح	مولانا محمد بخش مسلم	چہارم	۳۱۴
۱۶	سرمایہ ملت کا نگہبان	ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	چہارم	۳۱۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۷	وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	چہارم	۳۷۹
۱۸	مکتوباتِ معصومیہ، شاہ اورنگزیب عالمگیر کے نام — اور مکتوباتِ سیفیہ شاہ اورنگزیب عالمگیر، شہزادہ محمد معظم اور شہزادی روشن آراء کے نام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۴۰۱
۱۹	حضرت مجدد اور علماءِ عصر	ڈاکٹر سراج احمد خاں	چہارم	۵۰۹
۲۰	حضرت مجدد کے معاصر علماء و مشائخ سے اختلافات کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد انصار خاں نقشبندی	چہارم	۵۵۰
۲۱	شاہانِ کابل و افغانستان سرہند شریف میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین شاہ	ششم	۲۲۱
۲۲	حضرت مجدد کا کارنامہ (علماءِ سوء کے کردار و عمل کے حوالے سے)	صاحبزادہ محمد عبدالسلام	ہشتم	۴۴۹
۲۳	شیخ احمد سرہندی اور اہلِ حکومت میں شریعت کی ترویج	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۹۷
۲۴	شیخ احمد سرہندی، اصلاحی و تجدیدی خدمات کی روشنی میں	محمد شمیم اختر قاسمی	نہم	۱۲۹
۲۵	مجدد الف ثانی کی عربی نگارشات اور کارِ تجدید میں ان کی اہمیت	جمشید احمد ندوی	نہم	۱۷۵
۲۶	شیخ احمد سرہندی کی تحریک احیاءِ دین	پروفیسر محمد اقبال مجددی	دہم	۱۱۵
۲۷	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	یازدہم	۲۰۱
۲۸	مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والی یمن امام اسماعیل	خواجہ محمد سعید	یازدہم	۲۰۵
۲۹	توضیحات	پروفیسر سید کبیر احمد مظہر	یازدہم	۲۳۷

الأمثال للناس والله بكل شيء عليم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۷

مکتوبات شریف اور عربی زبان وادب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۷ــــــ مکتوبات شریف اور عربی زبان وادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت شیخ احمد سرہندی کی عربی زبان وادب میں خدمات	ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی	اول	۲۵۸
۲	مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ	عبدالحق انصاری	پنجم	۱۴۵
۳	اعلیٰ عربی زبان وادب کی مثال، مکتوبات امام ربانی	اورنگزیب اعظمی	دہم	۱۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۸

مکتوبات شریف

اور فارسی زبان وادب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۸ —— مکتوبات شریف اور فارسی زبان وادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	خاندانِ مجددیہ اور فارسی ادب	ڈاکٹر ادریس احمد	نہم	۴۷۵
۲	مکتوبات خواجہ ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	دہم	۱۳۹

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۹

تفہیم مکتوبات شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۹ —— تفہیم مکتوبات شریف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مکتوبات امام ربانی — ایک تحقیقی جائزہ	حکیم محمد موسیٰ امرتسری	پنجم	۱۰۳
۲	مکتوبات کی فہم و تفہیم میں حضرات مجددیہ کی کوششیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۱۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲۰

حضرت مجدد الف ثانی اور متفرقات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۰ —— حضرت مجدد الف ثانی متفرقات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	علم اور علماء حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	سوم	۴۶۳
۲	تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۶۳
۳	تکملہ: تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی جائزہ	میاں محمد عالم مختار حق	پنجم	۹۸
۴	مکتوبات امام ربانی حضرت ضیاء المشائخ کی نظر میں	ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی	پنجم	۱۷۷
۵	''زبدۃ المقامات'' اور ''حضرات القدس'' کا تقابلی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۲۰۷
۶	سلسلہ مجددیہ کا ایک ترک مصنف	ڈاکٹر امین وشیر	پنجم	۲۲۹
۷	حضرت مجدد الف ثانی اور مارکسی مورخین	ڈاکٹر جمال محمد صدیقی	پنجم	۲۳۹
۸	حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۲۶۷
۹	حضرت مجدد کے اقوال پر مبنی دو تصانیف: ''تعلیمات مجددیہ'' اور ''ارشادات مجددیہ''	وقار انبالوی	پنجم	۲۹۱
۱۰	حضرت مجدد مغرب میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۲۹۹
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	پنجم	۳۴۳
۱۲	حضرت امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	پنجم	۳۷۰
۱۳	امام ربانی اور امام اہل سنت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	پنجم	۳۸۷

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۹۴
۱۵	تصانیف اقبال میں ذکر مجدد	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۹۱
۱۶	فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۱۷	دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور اُن کا مقابلہ (حضرت مجدد کی دعوت حق اور طرز تبلیغ وارشاد کی روشنی میں)	پروفیسر محمد عامر بیگ	ہشتم	۴۳۱
۱۸	حضرت مجدد پر اعتراضات اور جوابات	ابوالرضا مفتی محمد نیّر مجددی	ہشتم	۲۲۱
۱۹	عہد حاضر اور حضرت مجدد الف ثانی (کام کی رفتار کا سرسری جائزہ)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۴۲۱
۲۰	حضرت مجدد اور ذرائع ابلاغ	صوفی غلام سرور نقشبندی	ہشتم	۴۴۳
۲۱	حضرت مجدد کا حسن ادب	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ہشتم	۴۷۱
۲۲	سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات کی اشاعت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی خدمات	ڈاکٹر مسرور احمد زئی	دہم	۵۱۵
۲۳	علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۱۵۱
۲۴	جام جم (جہانِ تبریک وتشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷
۲۵	فہارس جہانِ امام ربانی (اقلیم اوّل تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳

وقل رب اغفر وارحم وأنت خير الراحمين

الحياء شعبة من الإيمان حدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۱

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(جلد۴ تا۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۱ —— مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ مجددیہ کے نامور شیخ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۵۷۱
۲	حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	چہارم	۵۸۸
۳	ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی	شاہ رؤف احمد مجددی	چہارم	۶۰۵
۴	مولانا شیخ خالد نقشبندی	ڈاکٹر مہیند خت معتمدی مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	چہارم	۶۱۶
۵	قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی (مکتوبات شریف کا ایک مترجم)	محمد عالم مختار حق	پنجم	۱۹۵
۶	دنیائے عرب کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۷۱
۷	تیرہویں صدی کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۱۰۵
۸	ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حضراتِ نقشبندیہ	انا بلے بوشر مترجم: ڈاکٹر ثروت ندیم مسعودی	ششم	۱۲۲
۹	حافظ عمر ضیاء الدین داغستانی	زیب النساء مسعودی مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۳۷
۱۰	شیخ محمد معصوم ضیائے نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۴۴
۱۱	ترکی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۵۰
۱۲	کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ	فرہاد شکیلی مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	ششم	۱۵۵
۱۳	افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ	جناب بوتاس مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	ششم	۱۷۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	افغانستان کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۸۸
۱۵	دہلی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	ششم	۲۲۳
۱۶	مولانا غلام نقشبند گھوسوی (اعظم گڑھ)	فروغ احمد مصباحی	ششم	۲۸۷
۱۷	مولانا شاہ آل محی الدین ہادی نقشبندی	اشرف خان، ایم۔ اے	ششم	۲۸۹
۱۸	سندھ کے اولیائے نقشبند	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ششم	۲۹۵
۱۹	سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	تحریر: ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر مرتب: صاحبزادہ محمد مسرور احمد	ششم	۳۲۹
۲۰	ضمیمہ: سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۵۶۲
۲۱	بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	ششم	۵۹۱
۲۲	ضمیمہ: بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۵۳
۲۳	پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ششم	۶۴۲
۲۴	تکملہ: پنجاب کی نقشبندی خانقاہیں	محمد صادق قصوری	ششم	۶۵۹
۲۵	مولانا محمد حسین پسروری نقشبندی	محمد یونس	ششم	۶۸۱
۲۶	کشمیر کے چند مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۸۳
۲۷	سرحد کے بعض صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۷۰۷
۲۸	خانقاہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۷۹۳
۲۹	حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی	ششم	۸۰۳
۳۰	حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ	مرزا غلام جیلانی پشاوری	ہشتم	۳۶۱
۳۱	حضرت مجدد کے سلسلہ ہائے طریقت	سید محمد عبداللہ قادری	ہشتم	۳۶۳
۳۲	حضرت مجدد کے اربعہ سلاسل طریقت	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۳۷۳
۳۳	مشائخ نقشبندیہ (ماہ وسال کے آئینے میں)	محمد یوسف مجددی	ہشتم	۳۸۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۴	خدمت خلق اور صوفیائے نقشبند	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	نہم	۲۱۷
۳۵	شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبدالحق دہلوی	خلیق احمد نظامی	نہم	۴۳۳
۳۶	شیخ عبدالحق دہلوی کے ایک معاصر، مجدد الف ثانی	ڈاکٹر علیم اشرف خاں	نہم	۴۷۱
۳۷	قادری شہرت پانے والے مشائخ نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	دہم	۲۱۷
۳۸	شاہ امان اللہ نقشبندی افغانی	مولانا عبدالباقی نقشبندی	دہم	۲۶۳
۳۹	خواجہ فیض محمد شاہ قندھاری	پروفیسر غلام سرور رانا	دہم	۲۶۷
۴۰	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ (سرحد)	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۲۷۹
۴۱	خواجہ غلام حسن نقشبندی (سواگ شریف)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۳۱۳
۴۲	خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی	قاری محمد شریف کمبوہ	دہم	۳۱۹
۴۳	خواجہ رکن الدین صدیقی نقشبندی	کوکب زمان	دہم	۳۲۵
۴۴	شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۲۹
۴۵	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پوٹھوہار	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۴۳
۴۶	بلوچستان میں نقشبندی خانقاہیں	ڈاکٹر سلطان الطاف علی	دہم	۳۶۵
۴۷	مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۸۵
۴۸	مولانا سید محمد یوسف نقشبندی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۹۳
۴۹	پروفیسر علامہ محمد نور بخش توکلی	صوفی عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۳۷۷
۵۰	حافظ محمد رانجھا نقشبندی مجددی	شاہد احمد خان مسعودی	دہم	۳۹۹
۵۱	چند ممتاز مشائخ نقشبندیہ (خواجہ محمد نامدار، صوفی محمد علی، خواجہ سید امین)	ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی	دہم	۴۱۱
۵۲	خواجہ محمد سعید نقشبندی (پیر مٹھا)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۳۳
۵۳	مولانا غلام محی الدین قصوری	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	دہم	۴۴۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۵۴	خواجہ محمد فضل علی مجددی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۵۹
۵۵	خواجہ محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۷۵
۵۶	علامہ سید حبیب احمد حبیب نقشبندی	پروفیسر شاہ انجم بخاری	دہم	۴۸۷
۵۷	حضرت کرماں والے	ملک بشیر احمد	دہم	۴۹۱
۵۸	پروفیسر محمد حسین آسی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	دہم	۴۹۵
۵۹	شیخ محمد ناظم عادل قبرطی	مرتبین ''جہانِ امام ربانی''	یازدہم	۲۱۹
۶۰	مولانا نور الدین نورانی نقشبندی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۲۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۲

نگار خانہ

(تعارف مقالہ نگاران)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب۲۲ —— نگارخانہ (تعارف مقالہ نگاران)

شمار	نام شخصیت	مآخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۱	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۵۷
۲	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۸
۳	جمیل اطہر سرہندی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۹
۴	ڈاکٹر سراج احمد خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۵	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۶	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۱
۷	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۲
۸	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۴
۹	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۵
۱۰	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	دوم	۷۶۵
۱۱	پیر عبداللطیف نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۶
۱۲	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۷
۱۳	ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۸
۱۴	پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۸
۱۵	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۹
۱۶	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۹
۱۷	سردار علی احمد خان قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۴
۱۸	قاضی ظہور احمد اختر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	چہارم	۶۲۵
۱۹	مولانا کوثر نیازی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۵

شمار	نام شخصیت	مآخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۲۰	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	٦٢٦
۲۱	پروفیسر محمد اسلم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	٦٢٧
۲۲	پروفیسر محمد اقبال مجددی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	پنجم	٥٨١
۲۳	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	٥٨٢
۲۴	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	٨١٠
۲۵	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ششم	٨١١
۲۶	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	٨١٢
۲۷	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	٨١٣
۲۸	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار	ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	نہم	٥٨٨
۲۹	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	٩٠٦

السیاسۃ وعی کلمات فی العالم

قلم الرباشی

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
١٤٠٧ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب……۲۳

جامِ جم

(جہانِ تبریک و تشکر)

(جلد ۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۳ ——— جامِ جم (جہانِ امام ربانی کے مبصرین)

① ——— عُلماء ومشایخ کرام

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی	(اگھار، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲	علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی	(بہاول پور، پاکستان)
۳	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	(لاہور، پاکستان)
۴	علامہ جمیل احمد نعیمی	(کراچی، پاکستان)
۵	حضرت ابو حفص عمر مجددی	(کوئٹہ پاکستان)
۶	خواجہ محمد عبد اللہ جان نقشبندی	(پشاور، سرحد، پاکستان)
۷	حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	(میر پور خاص، سندھ، پاکستان)
۸	علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
۹	علامہ ڈاکٹر مفتی ابو الخیر محمد زبیر	(حیدر آباد، سندھ، پاکستان)
۱۰	علامہ عبد المبین نعمانی	(مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)
۱۱	علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	(جہلم، پاکستان)
۱۲	علامہ محمد منشا تابش قصوری	(لاہور، پاکستان)
۱۳	علامہ محمد صدیق ہزاروی	(لاہور، پاکستان)
۱۴	مولانا قاری محمد میاں نقشبندی	(ملتان، پاکستان)
۱۵	مولانا محمد قمر الدین نقشبندی	(سنام گنج، بنگلہ دیش)
۱۶	مولوی ابو الحسن سلطان احمد مسعود چشتی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۱۷	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	(کراچی، پاکستان)
۱۸	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱۹	ابوقاسم سید جلال الدین پاشا قادری	(جدہ، سعودی عرب)
۲۰	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	(لاہور، پاکستان)
۲۱	پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی	(اندور، بھارت)
۲۲	علامہ مفتی محمد احمد نعیمی	(ملیر، کراچی، پاکستان)
۲۳	صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری	(اسلام آباد، پاکستان)
۲۴	میاں فضل احمد حبیبی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲۵	علامہ محمد احمد اسد رضا	(بیلہ، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲۶	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی	(کراچی، پاکستان)
۲۷	مولانا جمیل احمد قادری	(لورالائی، بلوچستان، پاکستان)
۲۸	مولوی محب اللہ تراہی	(کوہاٹ، سرحد، پاکستان)
۲۹	مولوی جمیل احمد الوری نوحی	(دہلی، بھارت)
۳۰	مولانا محمد اقبال سعیدی	(سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۱	مفتی محمد نصیر الدین نصیر	(شورکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۲	مولانا احمد القادری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۳۳	مفتی محمد خالد مجددی	(گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)
۳۴	علامہ حافظ اللہ دتہ نقشبندی	(پاکپتن، پنجاب، پاکستان)
۳۵	مولانا حافظ سخی محمد مہربان سکندری	(سانگھڑ، سندھ، پاکستان)
۳۶	مولانا معاذ احمد صدیقی	(کراچی، پاکستان)
۳۷	مولانا محمد نجم الحسن نقشبندی مجددی	(ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان)
۳۸	مولانا مجاہد عبدالرسول خان	(لاہور، پاکستان)

❷ دانشوران

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	سردار علی احمد خان	(لاہور، پاکستان)
۲	سید انور علی ایڈووکیٹ	(کراچی، پاکستان)
۳	پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	(لاہور، پاکستان)
۴	محمد عالم مختار حق	(لاہور، پاکستان)
۵	شاہ انجم بخاری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۶	پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی	(کوئٹہ، پاکستان)
۷	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	(کراچی، پاکستان)
۸	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	(شکرگڑھ، پنجاب، پاکستان)
۹	پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۱۰	پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	(لاہور، پاکستان)
۱۱	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	(لاہور، پاکستان)
۱۲	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	(شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان)

❸ خواصِ اہلِ سنت

۱	محمد فیاض صدیقی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	(لیہ، پنجاب، پاکستان)
۳	محمد یونس نوشاہی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۴	محمد وسیم قادری	(لاہور، پاکستان)
۵	نوخیز انور صدیقی	(اسلام آباد، پاکستان)
۶	محمد زبیر اختر القادری	(کراچی، پاکستان)
۷	ڈاکٹر شیر محمد مسعودی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۸	منیر حسین مسعودی	(برمنگھم، یو۔ کے)
۹	شاہ ذوالفقار علی مسعودی	(ٹورنٹو، کینیڈا)
۱۰	فواد عرفان شیخ	(ابوظہبی)
۱۱	شہزاد احمد اعوان قادری	(بھکر، پنجاب، پاکستان)
۱۲	خلیل احمد رانا	(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)
۱۳	ملک محبوب الرسول قادری	(لاہور، پاکستان)

واستغفروا الله إن الله غفور رحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۴

روئداد محافلِ تشکّر

(جلد۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۴ —— روئدادِ محافلِ تشکر

❶ —— محفلِ تشکر بسلسلہ اجراء جہانِ امام ربانی، کراچی

(یکم ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/ ۱۰/ اپریل ۲۰۰۵ء)

● —— ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● —— خطبۂ صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● —— خطبۂ استقبالیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● —— تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● —— روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

❷ —— قومی جہانِ امام ربانی کانفرنس، لاہور

(۱۴/ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ/ ۲۴/ اپریل ۲۰۰۵ء)

● —— خطبۂ صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● —— خطبۂ استقبالیہ	جمیل اطہر سرہندی	یازدہم
● —— روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● —— اظہارِ خیال	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم

❸ —— حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی

(۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ء)

● —— روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۵

مخطوطات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۵ ــــــ مخطوطات

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	عکس مخطوط: شرح التعریف لمذہب التصوف		ہفتم	۴۸۳
۲	رسالہ در وحدۃ الوجود	خواجہ محمد فرخ شاہ مجددی	ہشتم	۴۹۵
۳	خزائن نبوت	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۴۹۸
۴	رسالہ اسرار الفقراء	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۵۰۱
۵	رسالہ مقاصد السالکین (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی (م ۵۷۵ھ)	دہم	۵۵۷،۸
۶	رسالہ جامع الکلم (صفحہ اول)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	دہم	۵۵۹
۷	رسالہ خواجہ عزیزاں	خواجہ علی رامتینی (م ۷۱۵ھ)	دہم	۵۶۰
۸	رسالہ قدسیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا (م ۸۰۲ھ)		۵۶۲
		(خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار)	دہم	۵۶۳
۹	رسالہ محبوبیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا	دہم	۵۶۴،۵
۱۰	رسالہ خواجہ عبیداللہ احرار (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبیداللہ احرار (م ۸۹۵ھ)	دہم	۵۶۶،۷
۱۱	جمال السلوک (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی مخزونہ کتب خانہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۲،۳
۱۲	لوامع الاسرار شرح عطویات الاسرار (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی	دہم	۵۸۴
۱۳	مخطوطہ مکتوبات امام ربانی	مخزونہ سید محمد عاشق حسین شاہ نقشبندی	دہم	۵۸۶
۱۴	نمونہ تحریر حضرت مجدد الف ثانی		دہم	۵۸۷
۱۵	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر اول: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۸۸،۹

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر دوم: صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۰،۱
۱۷	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر سوم: صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۲تا۵۹۷
۱۸	فہرست مخطوطات ورسائل سبع	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۸تا۶۰۰
۱۹	مخطوطہ مبداء معاد (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۱
۲۰	مخطوطہ معارف لدنیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۲
۲۱	مخطوطہ مکاشفات غیبیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۳
۲۲	مخطوطہ تحقیق در کلمہ طیبہ (رسالہ تہلیلیہ) (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۴
۲۳	مخطوطہ شرح بعض رباعیات (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۵
۲۴	مخطوطہ رسالہ ردِ روافض (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶
۲۵	مخطوطہ تحقیق النبوّت (اثبات النبوۃ) (صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶،۷
۲۶	مخطوطہ زبدۃ المقامات (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷۱ تا ۶۷۵
۲۷	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۸ ۶۶۹
۲۸	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط احمد علی نقشبندی (صفحہ اول، دوم، صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۳ تا ۶۶۷

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم تا	۶۷۶ ۶۷۹
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (تصحیح کردہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم تا	۶۸۰ ۶۸۷
۳۰	سرورق مکتوبات معصومیہ جلد دوم (صفحہ اول و آخر) قلمی، مکتوبہ ۱۱۱۰ھ	مخزونہ کتب خانہ پروفیسر پیر سید نثار احمد جان سرہندی، میر پور خاص (سندھ)	دہم	۷۷۳ ۷۷۴
۳۱	الفوائد الجلیلہ فی مسلسلات ابن عقیلہ	شیخ مصطفیٰ بیگ بن علی، مکتوبہ ۱۱۴۴ھ/تحقیق ڈاکٹر محمد رضا القہوجی مطبوعہ بیروت	دہم	۷۹۸
۳۲	سرورق سوانح مولانا خالد النقشبندی	تہران	دہم	۸۰۰
۳۳	سرورق مولانا الشیخ خالد النقشبندی محمد شریف الصواف	بیت الحکمہ، دمشق ۲۰۰۰ء	دہم	
۳۴	نمونہ تحریر مولانا خالد النقشبندی		دہم	۸۰۱
۳۵	مخطوطہ مجموعہ رسائل شیخ عبدالاحد: ● — رسالہ فیض العام ● — رسالہ الجنات الثمانیہ ● — رسالہ بدایع شرایع ● — رسالہ من الآثار فی قراۃ النبی المختار			

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
	● ــــ رسالہ برہان الجلی فی فضل الذکر الخفی ● ــــ رسالہ اسرار الجمعہ ● ــــ رسالہ نفی الاشارہ فی الصلوٰۃ		یازدہم	۲۷۴
۳۶	مخطوطہ رسالہ وثیقۃ الابرار (صفحہ اول و دوم و آخر)	مصنفہ: فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن الحنفی القرشی الہاشمی مؤلفہ ۱۱۶۵ھ، مکتوبہ فرید الدین محمد منگریو شکارپور، سندھ عطیہ: پروفیسر نثار احمد جان سرہندی میر پور خاص، سندھ	یازدہم	۲۷۴

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی
انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک فان مع العسر یسرًا
ان مع العسر یسرا فاذا فرغت فانصب والی
ربک فارغب

خط دیوانی

کتبہٗ گوہر قلم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۶

مرقعاتِ علمی

(علمی نوادر)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۶ ــــ مرقعاتِ علمی (علمی نوادر)

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	الاجلبۃ الربانیہ اور الاشارات السنیہ (ایک تعارف)	ڈاکٹر محمد ممتاز احمد سدیدی	پنجم	۳۳۱
۲	المکتوبات المجددیہ		ہفتم	۴۸۷
۳	دراستہ تحلیلیہ ونقدیہ لمکتوبات		ہفتم	۴۹۰،۲۹۶
۴	مکتوبات امام ربانی دفتر		ہفتم	۴۸۹،۴۸۸
۵	Analytical Indexes		ہفتم	۴۹۱
۶	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۴
۷	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۵
۸	مولانا الشیخ خالد النقشبندی (حیاۃ، منہجہ، آثارہ)	محمد شریف الصواف	ہشتم	۵۰۷
۹	تہذیب المواہب السرمدیہ		ہفتم	۴۹۲
۱۰	لوائح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات مدرسہ دیر)	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	نہم	۱۸
۱۱	مقاصد السالکین	خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی	نہم	۲۶
۱۲	جامع الاصول	ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ	نہم	۲۸
۱۳	شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی	نہم	۵۸
۱۴	الجنات الثمانیہ (سوانح مجدد پر ایک نادر عربی مخطوط) (تعارف)	پروفیسر عبد الباری، علی گڑھ	نہم	۵۹
۱۵	مجدد الف ثانی، کردار و افکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۷۲
۱۶	رسائل مجدد الف ثانی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۸۰
۱۷	ملفوظات نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	نہم	۹۶
۱۸	مکتوبات شیخ عبد الحق بنام حضرت مجدد الف ثانی		نہم	۴۳۶

مرقع علمی: اکابر مجددیہ

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	سرورق کلیات باقی باللہ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	دہم	۵۷۱
۲۰	سرورق: احوال وسخنان خواجہ عبید اللہ احرار میر عبدالاول نیشاپوری	تصحیح وتعلیقات: عارف نوشاہی	دہم	۵۷۲
۲۱	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ایڈیشن/سید زوار حسین شاہ	دہم	۵۷۳
۲۲	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	لاہور ایڈیشن/ترتیب جدید	دہم	۵۷۴
۲۳	سرورق: کشف الغین شرح الرباعیتین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	دہم	۵۷۵
۲۴	ستہ ضروریہ	(چھے رسالہ کا مجموعہ)	دہم	۵۷۶

مرقع علمی: امام ربانی کی تصانیف

۲۵	اشعار جالی شریف	مکتوبہ حضرت مجدد الف ثانی مخزونہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۱
۲۶	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ محمد سعید، خواجہ سیف الدین		دہم	۵۸۵
۲۷	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد دوم: نور الخلائق)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۰،۶۰۹
۲۸	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفت)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۱۱،۱۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مکتوبات شریف حصہ اول (سرورق: دُر المعرفت)	مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۲۸ھ	دہم	۶۱۳
۳۰	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفت)	امرتسر ۱۹۱۰ء	دہم	۶۱۴ تا ۶۱۷
۳۱	سرورق الدرر المکنونات (ترجمہ عربی مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (صفحہ نمبر ۲، ۳، ۱۳۹، ۱۱۸۶)	ہر سہ مجلدات معربہ محمد مراد منزلوی، مکہ معظمہ	دہم	۶۱۸ تا ۶۲۱
۳۲	اسرار المکنونات النفیسہ (جلد سوم وصفحہ ۱۸۷، خاتمۃ الطبع)		دہم	
۳۳	سرورق المکتوبات الربانیہ (ترجمہ وتخریج مکتوبات امام ربانی) (جز اوّل، ثانی، ثالث)	ترجمہ محمد مراد منزلوی تخریج: مصطفیٰ حنین عبد الهادی مطبوعہ بیروت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء	دہم	۶۲۲ تا ۶۲۴
۳۴	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (قدم وجدید — ہر سہ مجلدات)	قاضی عالم الدین نقشبندی، لاہور	دہم	۶۲۵ تا ۶۳۰
۳۵	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (ہر سہ مجلدات)	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۶۳۱ تا ۶۳۴
۳۶	سرورق درِّ لاثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (ہر سہ مجلدات)	ملخصہ محمد ہدایت علی نقشبندی حیدر آباد، سندھ	دہم	۶۳۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۴۷	سرورق تجلیاتِ ربانی (ترجمہ و تلخیص مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی)	نسیم احمد فریدی امروہوی، موسیٰ زئی	دہم	۶۳۶
۴۸	سرورق منتخبات مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	استانبول (ترکی)	دہم	۶۳۷
۴۹	سرورق انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر فضل الرحمٰن، کراچی	دہم	۶۳۸
۵۰	سرورق الشذرات الذھبیہ من المکتوبات المجددیہ	معربہ شیخ محمد مراد مکی، اسلام آباد	دہم	۶۳۹
۵۱	سرورق ارشادات، از: مکتوبات شریفہ امام ربانی	موسسۃ الافکار المجددیۃ العالمیہ پاکستان	دہم	۶۴۰
۵۲	سرورق فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی	ڈاکٹر آرتھر بیولر، لاہور	دہم	۶۴۱
۵۳	سرورق و مقدمہ شرح مکتوبات قدسی آیات (حصہ اول: سرورق و مقدمہ، صفحہ ۱۸۔۲۵)	شارح: علامہ نصر اللہ ہوتکی کراچی	دہم	۶۴۲
۵۴	سرورق معارف مکتوبات امام ربانی	محمد نعیم اللہ خاں خیالی شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۶۴۳
۵۵	سرورق البینات شرح مکتوبات (جلد اول)	ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ	دہم	۶۴۴،۵
۵۶	سرورق مکتوبات امام ربانی (ترجمہ و شرح انگریزی۔ جلد اول)	شیخ محمد وجیہ الدین نقشبندی لاہور	دہم	۶۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۴۷	سرورق المجموعۃ السنیۃ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۶۴۷
۴۸	سرورق رسائل مجددیہ	لاہور	دہم	۶۴۸
۴۹	سرورق رسائل تہلیلیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۴۹
۵۰	سرورق معارف لدنیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰،۱
۵۱	سرورق اثباۃ النبوۃ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۲
۵۲	سرورق مکاشفات غیبیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰
۵۳	سرورق مبداء ومعاد	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۴،۵،۶
۵۴	سرورق معارف لدنیہ	مدینہ پریس، بجنور ۱۳۵۱ھ	دہم	

مرقع علمی: امام ربانی پر تصانیف

۵۵	سرورق بشائر الحسنات فی الصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات	مرتبہ: مولانا عبدالسلام صدیقی، جہلم	دہم	۶۶۲
۵۶	سرورق ہدایۃ الطالبین	محمد صالح کولابی نقشبندی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۶۸۸
۵۷	سرورق زبدۃ المقامات	خواجہ محمد ہاشم کشمی، سیالکوٹ	دہم	۶۸۹
۵۸	سرورق حضرات القدس	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۰
۵۹	سرورق وصال احمدی	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۱
۶۰	اوراق شیخ آدم بنوری/ خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۳۷ھ/ ۱۶۲۷ء	دہم	۶۹۲ تا ۶۹۵
۶۱	اوراق بدرالدین سرہندی/ مجمع الاولیاء	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۴۳ھ/ ۱۶۳۳ء	دہم	۶۹۶ تا ۶۹۸
۶۲	اوراق محمد امین بدخشی/ مناقب الحضرات	مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن مکتوبہ ۱۱۴۰ھ/ ۱۷۳۱ء	دہم	۶۹۹ تا ۷۰۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۶۳	سرورق مناقب الحضرات	شیخ محمد امین بدخشی	دہم	۷۰۳
۶۴	سرورق عمدۃ المقامات	شاہ محمد فضل اللہ، لاہور	دہم	۷۰۴
۶۵	سرورق سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا شیخ قادر بخش، مطبع منشی فخر الدین، لاہور ۱۳۱۴ھ	دہم	۷۰۵
۶۶	سرورق احوال حضرت مجدد الف ثانی	نظام الدین مجددی توکلی، لاہور	دہم	۷۰۶
۶۷	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کے سیاسی مکتوبات	آباد شاہ پوری، مکتبہ چراغ اسلام، لاہور	دہم	۷۰۷
۶۸	سرورق مجموعہ حالات و مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا محمد عبد الاحد، مطبوعہ دہلی	دہم	۷۰۸
۶۹	سرورق ارتحال مجددی مع وصال احمدی	منشی محمد اعزاز الدین احمد، مکتبہ امجد علی، مراد آباد	دہم	۷۰۹
۷۰	سرورق ہدیہ احمدیہ	ابو الخیر مکی، کانپور ۱۳۱۳ھ	دہم	۷۱۰
۷۱	سرورق روضۃ القیومیہ	کمال الدین محمد احسان، سول اسٹیم پریس، لاہور	دہم	۷۱۱ ۷۱۲
۷۲	سرورق سوانح مجدد الف ثانی	محمد احسان عباس، ہمدرد کامریڈ پریس، دہلی	دہم	۷۱۳
۷۳	سرورق آفتاب شرف	شاہ محمد ابو اشرف مجددی مطبوعہ کلکتہ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء	دہم	۷۱۴
۷۴	سرورق کنز الہدایات	مفتی محمد باقر بن شرف الدین، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء	دہم	۷۱۵
۷۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — ایک تحقیقی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کراچی ۱۹۶۵ء	دہم	۷۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۷۶	حضرت مجدد کا تصور توحید (انگریزی) (مقالہ ڈاکٹریٹ)	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، بھارت	دہم	۷۱۷
۷۷	سرورق تذکرہ مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی، کراچی	دہم	۷۱۸
۷۸	سرورق مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت	ڈاکٹر سراج احمد، کراچی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۱۹
۷۹	سرورق مکتوبات مجدد الف ثانی — تخریج احادیث (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۰ ۷۲۱
۸۰	سرورق مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعیین (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر محمد انصار خاں (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۲
۸۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی تفسیری اور فقہی خدمات	ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۳
۸۲	سرورق ڈاکٹر محمد اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی — افکار و نظریات	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (غیر مطبوعہ)	دہم	۷۲۴ تا ۷۲۷
۸۳	سرورق حیات مجدد	پروفیسر محمد فرمان، لاہور	دہم	۷۲۸
۸۴	سرورق سیرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۲۹
۸۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — حیات، افکار و خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۰
۸۶	سرورق مجدد ہزارہ دوم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۱
۸۷	سرورق مقدمہ تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، لاہور	دہم	۷۳۲
۸۸	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۳

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۸۹	سرورق صراط مستقیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۴
۹۰	سرورق حضرت مجدد وفقہ کے اُفق پر	محمد معصوم، کوٹلی آزاد کشمیر	دہم	۷۳۵
۹۱	سرورق جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خاں، کراچی	دہم	۷۳۶
۹۲	سرورق تجلیات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۳۷
۹۳	سرورق عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	دہم	۷۳۸
۹۴	سرورق حضور امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانی	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۳۹
۹۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیّت	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۴۰
۹۶	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت وقیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی، شکر گڑھ	دہم	۷۴۱
۹۷	سرورق سلوک مجددیہ	سید عبداللہ محدث دکن، لاہور	دہم	۷۴۲
۹۸	سرورق حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، استانبول (ترکی)	دہم	۷۴۳
۹۹	سرورق حضرت امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۴۴
۱۰۰	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، لاہور	دہم	۷۴۵
۱۰۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی	دہم	۷۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۰۲	سرورق امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی		۷۴۷
۱۰۳	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	ابوالبرکات سید احمد قادری، کراچی	دہم	۷۴۸
۱۰۴	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری، شرقپور	دہم	۷۴۹
۱۰۵	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی (انتخاب مکتوبات امام ربانی)	محمود اشرف عثمانی، لاہور	دہم	۷۵۰
۱۰۶	سرورق فرمودات حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	دہم	۷۵۱
۱۰۷	سرورق مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	دہم	۷۵۲
۱۰۸	سرورق تائید اہل سنت	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	دہم	۷۵۳
۱۰۹	سرورق امام ربانی اور اتباع رسول گرامی	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدرآباد سندھ	دہم	۷۵۴
۱۱۰	سرورق لمعات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور	دہم	۷۵۵
۱۱۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وملی خدمات	صوفی غلام سرور نقشبندی، لاہور	دہم	۷۵۶
۱۱۲	سرورق حیات وتعلیمات مجدد الف ثانی	سرفراز احمد بھٹی، لاہور	دہم	۷۵۷
۱۱۳	سرورق یادگار مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی	دہم	۷۵۸
۱۱۴	سرورق تاجدار سرہند	معراج الدین مسعودی، کراچی	دہم	۷۵۹
۱۱۵	سرورق مجدد الف ثانی، کردار وافکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی دہم		
۱۱۶	سرورق شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی، لاہور دہم		
۱۱۷	سرورق آفتاب ولایت	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۰
۱۱۸	وصال حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۹	سرورق جہاں نما	ڈاکٹر عدنان خورشید، کراچی	دہم	۷۶۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۰	سرورق امام ربانی	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۳
۱۲۱	سرورق امام ربانی کی تحریک اصلاح تصوف	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۴
۱۲۲	سرورق ایک انمول ہیرا، سیرت حضرت عالی امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی	صوفی نثار الحق سیفی نقشبندی مجددی، کراچی ۲۰۰۴ء	دہم	۷۶۵
۱۲۳	جواہر علویہ	محمد اشرف احمد نقشبندی مجددی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۷۶۶
۱۲۴	سرورق انساب الانجاب	محمد حسن جان مجددی، لاہور	دہم	۷۶۷
۱۲۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۶۸
۱۲۶	افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر	شیر ربانی پبلیکیشنز، لاہور	دہم	۷۶۹

صاحبزادگان وخلفاء اوردیگر مشایخ
نقشبندیہ مجددیہ کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۷	سرورق مکتوباتِ معصومیہ (ہر سہ مجلدات)	خواجہ محمد معصوم/ سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۷۵تا ۷۷۷
۱۲۸	سرورق مقاماتِ معصومی (چہار مجلدات)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۷۸تا ۷۸۱
۱۲۹	سرورق مقاماتِ معصومی (انگریزی ترجمہ)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۸۲تا ۷۸۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
١٣٠	سرورق اذکار نبویہ (اردو ترجمہ)	خواجہ محمد معصوم، سیالکوٹ	دہم	٧٨٦
١٣١	سرورق حسنات الحرمین	پروفیسر محمد اقبال، موسیٰ زئی	دہم	٧٨٧
١٣٢	سرورق انوار معصومیہ	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	٧٨٨
١٣٣	سرورق گلشن وحدت	خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید	دہم	٧٨٩
١٣٤	سرورق مکتوبات شریفہ خواجہ سیف الدین بن خواجہ معصوم	کراچی	دہم	٧٩٠
١٣٥	سرورق جواہر معصومیہ	خواجہ احمد حسین، مشہور عالم پریس، لاہور	دہم	٧٩١
١٣٦	سرورق سوانح شیخ طاہر بندگی	خالد مجددی سلطانی، لاہور	دہم	٧٩٢

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق دیگر تصانیف

١٣٧	سرورق مقامات مظہری	شاہ غلام علی دہلوی/ ترجمہ و تعلیق: پروفیسر محمد اقبال، لاہور	دہم	٧٩٦
١٣٨	سرورق دار المعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی)	مرتبہ: شاہ رؤف احمد مجددی، لاہور	دہم	٧٩٧
١٣٩	سرورق الایمان والاسلام (صفحہ ١٠، ٦٤)	شیخ ضیاء الدین خالد البغدادی، استانبول (ترکی)	دہم	٨٠٣
١٤٠	سرورق سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی (صفحہ ٣٢٠، ٣٢٥)	علامہ ابن عابدین شامی، استانبول (ترکی)	دہم	٨٠٦ تا ٨١٣
١٤١	سرورق مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی	مطبوعہ لاہور	دہم	٨١٤
١٤٢	سرورق باقیات مظہری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	٨١٥
١٤٣	سرورق الحدائق الوردیہ فی حقائق اجلاء النقشبندیہ	(تالیف مابعد ١٣٠٦ھ) دمشق عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	٨١٦

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۴۴	سرورق سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر	محمد خلیل المرادی/تحقیق: اکرم حسن الحلبی، بیروت	دہم	۸۱۸
۱۴۵	التصوف الاسلامی الطریقۃ النقشبندیہ	الدکتور محمد احمد درنیقہ	دہم	۸۱۹
۱۴۶	واعلامہا الاجابۃ الربانیہ	نجم الدین محمد امین الکردی	دہم	۸۲۰
۱۴۷	سرورق مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسن نقشبندی مجددی، لاہور	دہم	۸۲۲
۱۴۸	سرورق سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ (دو مجلدات)	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، حیدرآباد سندھ (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۸۲۳ ۸۲۴
۱۴۹	تاریخ مشائخ نقشبندیہ (جماعتیہ)	محمد صادق قصوری، لاہور	دہم	۸۲۵
۱۵۰	سرورق انارۃ الاشارہ (۱۳۱۰ھ)	مطبع محمدی، لاہور	دہم	۸۲۶
۱۵۱	سرورق مجموعہ رسالہ خواجہ علی متقی و رسالہ ابوالمکارم وغیرہ	مطبع خادم الاسلام، دہلی	دہم	۸۲۶
۱۵۲	سرورق مشیدات دمشق وعناصرھا الجمالیہ ذوات الاضرحۃ	ڈاکٹر قتیبہ الشہابی، دمشق ۱۹۹۰ء	دہم	۸۲۸
۱۵۳	سرورق مسئلۃ الاشارۃ بالسبابۃ فی التشہد	فی الصلوٰۃ مؤلفہ سید احمد علی شاہ	دہم	۸۲۹
۱۵۴	سرورق کتاب البہجۃ السنیۃ فی آداب الطریقۃ العلیۃ الخالدیۃ النقشبندیہ	مؤلفہ شیخ محمد بن عبداللہ الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۰
۱۵۵	سرورق رشحات عین الحیات	شیخ علی بن حسین الواعظ الہروی/ ترجمہ: الشیخ محمد مراد بن عبد القزانی، مکتبۃ الاسلامیہ دیار بکر (ترکی)	دہم	۸۳۱

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۵۶	السعادۃ الابدیہ فیما جاء بہ النقشبندیہ	عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۲
۱۵۷	سرورق الحدیقۃ الندیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ	محمد بن سلیمان البغدادی حنفی النقشبندی قاہرہ ۱۳۱۳ھ۔ استانبول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء)	دہم	
۱۵۸	سرورق الاشارۃ السنیہ لسالکی الطریقۃ النقشبندیہ	ابوزہرہ اویس بن عبداللہ الحسینی، دار المصطفیٰ، مصر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۸۳۳
۱۵۹	سرورق تتمہ دیوان فارسی	مولانا خالد نقشبندی بیروت ۱۹۵۵ء	دہم	۸۳۶
۱۶۰	Sufi Heirs of the Prophet	آرتھر ایف۔ بیولر یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا	دہم	۸۳۷
۱۶۱	Islam in Indian Sub-Continent	این میری شمل، لیڈن ۱۹۸۰ء	دہم	۸۸۳
۱۶۲	The Influence of Shaykh Ahmed Sirhindi on Dr.Muhammad Iqbal	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی، ۱۹۹۶ء	دہم	۸۳۹
۱۶۳	The Naqshbandi's	سردار علی احمد خان، لاہور	دہم	۸۴۰

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶۴	Hazrat Mujaddid & His critics	ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۸۴۱
۱۶۵	نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر الجلد الثانی	از عبدالحئی، دار ابنِ حزم، بیروت ۱۹۹۹ء	یازدہم	۲۶۶
۱۶۶	رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام، الامام السرہندی، از ابوالحسن علی ندوی، (الجزء الثالث ۱۹۹۸ء)	دار ابن کثیر، دمشق	یازدہم	۲۶۶
	مرقع جرائد نقشبندیہ			
۱۶۷	ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف		دہم	۸۴۵
۱۶۸	مجلّہ المظہر، کراچی		دہم	۸۴۶
۱۶۹	ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ		دہم	۸۴۷
۱۷۰	مجلّہ المقصود، کراچی		دہم	۸۴۸
۱۷۱	ماہنامہ انوار لاثانی، لاہور		دہم	۸۴۹
۱۷۲	ماہنامہ فیض، شیر گڑھ		دہم	۸۵۰
۱۷۳	ماہنامہ مجلّہ الحقیقہ، شکر گڑھ		دہم	۸۵۱
۱۷۴	Sher-e-Rabbani Digest(Quarterly)Lahore		دہم	۸۵۲
۱۷۵	Sufi Illuminations,Boston(U.S.A)		دہم	۸۵۳
۱۷۶	مجلّہ رکن الاسلام، حیدر آباد سندھ		دہم	۸۵۴
۱۷۷	ماہنامہ مجلّہ فیضان کرم، کراچی		دہم	۸۵۵
۱۷۸	ماہنامہ نور العرفان، لاہور		دہم	۸۵۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۷۹	ماہنامہ الخیر، پشاور		دہم	۸۵۷
۱۸۰	ماہنامہ سیدھا راستہ، لاہور		دہم	۸۵۸
۱۸۱	ماہنامہ نوائے اسلام، پاکپتن شریف		دہم	۸۵۹
۱۸۲	ماہنامہ القول السدید، لاہور		دہم	۸۶۰
۱۸۳	پندرہ روزہ آواز نقشبند، شیخوپورہ		دہم	۸۶۱
۱۸۴	البعث ڈائجسٹ، لاہور		دہم	۸۶۲

نقشِ قرآن، بیرونی حاشیہ ستارے تیس پارے
اندرونی حاشیہ عظمتِ قرآن پر آیت، کرسی سادہ،
چاند کے باہر فاتحہ "چاروں قل، گرہ قلم،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲۷

مرقعاتِ عمومی

(مزارات و عمارات)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۷ —— مرقعاتِ عمومی (مزارات وعمارات)

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	اول	۶
۲	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۱۵۰
۳	مرکزی دروازہ درگاہ شریف امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۱۹۹
۴	مزارات حضرات خواجگان نقشبند علیہم الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۲۲۲
۵	قبر انور امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۲۶۸
۶	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۳۸۶
۷	خانقاہ عالیہ مجددیہ کے حجرے	سرہند شریف	اول	۳۸۸
۸	مزار مبارک خواجہ عبدالاحد قادری چشتی والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف (بستی پٹھاناں)	اول	۴۵۶
۹	مزار مبارک خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ	خرقان	اول	۴۶۷
۱۰	مقبرہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۶۸
۱۱	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا مرکزی دروازہ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۶۹
۱۲	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا اندرونی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۷۰
۱۳	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا عام فضائی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۷۱
۱۴	مزار مبارک خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	دہلی	اول	۴۷۲
۱۵	مرکزی دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۴۷۳
۱۶	خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۴۷۴
۱۷	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۴۷۵

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۸	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	دوم	۷۷۱
۱۹	روضہ مبارک، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف	سرہند شریف	دوم	۷۷۲
۲۰	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	دوم	۷۷۳
۲۱	مسجد معصومیہ (تعمیر کردہ خواجہ محمد عبید اللہ فرزند سوم خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمہ)	سرہند شریف	دوم	۷۷۴
۲۲	امرتسر روڈ — سرہند شریف کے قریب سنگ میل		سوم	۶۱۳
۲۳	روضہ مبارک، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی نوتعمیر شدہ عمارت	سرہند شریف	سوم	۶۱۵
۲۴	روضہ مبارک، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف، کا بیرونی منظر	سرہند شریف	سوم	۶۱۷
۲۵	قومی عجائب گھر، لاہور	لاہور	سوم	۶۱۹
۲۶	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۹۹
۲۷	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۱
۲۸	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۳
۲۹	مقبرہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	اورنگ آباد	چہارم	۳۹۸
۳۰	مرکزی دروازہ مقبرہ شریف خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۴
۳۱	قبر انور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۵
۳۲	مقبرہ شریف خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۶
۳۳	مقبرہ شریف شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۷
۳۴	مزار پر انوار خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۳۵	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۶۹
۳۶	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۷۰
۳۷	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم و فرزندان گرامی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۰
۳۸	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۱
۳۹	مزار مبارک خواجہ محمد نقشبند ثانی فرزند دوم خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۲
۴۰	مزار مبارک خواجہ محمد زبیر نبیرہ خواجہ محمد نقشبند ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۳
۴۱	مزار مبارک خواجہ سیف الدین نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ایک منظر	سرہند شریف	چہارم	۶۳۴
۴۲	مکتوبات شریف قلمی امام ربانی مجدد الف ثانی	شیخوپورہ	پنجم	۳۰
۴۳	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	پنجم	۵۱۸
۴۴	روضہ مبارک حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ	بغداد شریف	پنجم	۵۲۰
۴۵	صدر دروزاہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۵
۴۶	مسجد شریف و روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۶
۴۷	روضہ شریف خواجہ محمد صدیق نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۷
۴۸	مزار مبارک خواجہ محمد صادق و خواجہ محمد سعید (فرزند گرامی) اُمِ کلثوم (صاحبزادی حضرت مجدد الف ثانی علیہم الرحمہ)	سرہند شریف	پنجم	۵۸۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۴۹	روضہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ	دمشق، شام	ششم	۲۸
۵۰	مقبرہ مرادی کا گول گنبد	دمشق	ششم	۱۰۰
۵۱	خانقاہ مرادی کا جنوبی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۱
۵۲	مقبرہ مرادی کے اندر تین مزارات	دمشق	ششم	۱۰۲
۵۳	مقبرہ مرادی کا کتبہ	دمشق	ششم	۱۰۳
۵۴	مدرسہ مرادیہ کا غربی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۴
۵۵	مکتوب شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ		ششم	۱۷۲
۵۶	مزار شاہ افغانستان (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۱۷۴
۵۷	شاہانِ افغانستان کے مزارات (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۲۲۰
۵۹	مزار پُرانوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۸
۶۰	مزار پُرانوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۹
۶۱	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۰
۶۲	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۱
۶۳	مزارات: مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی، شاہ ابوسعید، شاہ ابوالخیر علیہم الرحمہ	دہلی	ششم	۲۸۲
۶۴	مزار مبارک مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۴
۶۵	مسجد شریف خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۵
۶۶	مسجد حضرت شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی	دہلی	ششم	۲۸۷
۶۷	مزار شریف حضرت شاہ ابواسعد سالم مجددی	کوئٹہ	ششم	۵۹۰
۶۸	مقبوضہ کشمیر		ششم	۷۰۶
۶۹	روضہ مبارک حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۷

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۷۰	آخری آرامگاہ حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۸
۷۱	مزار مبارک حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ	پانی پت	ہشتم	۵۰۶
۷۲	مزار شریف مولانا شیخ خالد النقشبندی		ہشتم	۵۰۷
۷۳	دربار عالیہ گھمکول شریف کی خوبصورت جامع مسجد		یازدہم	۲۷۸
۷۴	مزار شریف حضرت شاہ سید ابوالسعد سالم مجددی	سریاب، کوئٹہ	یازدہم	۳۶۴

● **مرقع مقامات مقدسہ:**

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	بیت اللہ شریف، مسجد حرام	مکہ معظمہ	نور علیٰ نور	۴۹
۲	بیت اللہ شریف مسجد حرام کی جالیوں سے	مکہ معظمہ	نور علیٰ نور	۵۰
۳	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۱
۴	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۲
۵	مسجد نبوی شریف کا اندرونی منظر	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۳
۶	مسجد نبوی شریف	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۴
۷	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۵
۸	شہر مدینہ منورہ کا فضائی منظر	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۶
۹	روضہ شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علیٰ نور	۵۷
۱۰	اندرونی منظر روضہ مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علیٰ نور	۵۸
۱۱	روضہ مبارک سراقدس حضرت سیدنا امام حسین ؓ		نور علیٰ نور	۵۹
۱۲	مسجد شریف حضرت سیدنا امام حسین ؓ		نور علیٰ نور	۶۰
۱۳	بیرونی منظر مزار مبارک حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا		نور علیٰ نور	۶۱
۱۴	مزار مبارک حضرت امام ابوحنیفہ ؓ		نور علیٰ نور	۶۲

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۵	مسجد شریف حضرت امام ابوحنیفہ ؓ		نورعلیٰ نور	۶۳
۱۶	جامع مسجد کوفہ		نورعلیٰ نور	۶۴
۱۷	مرقد حسین بن منصور الحلاج		نورعلیٰ نور	۶۵
۱۸	مرکزی دروازہ مرقد حسین بن منصور الحلاج		نورعلیٰ نور	۶۶
۱۸	مزار مبارک ومسجد شریف سید علی ہجویری ؓ	لاہور	نورعلیٰ نور	۶۷
۱۹	مینارہ مزار مبارک سیدنا غوث اعظم ؓ	بغداد	نورعلیٰ نور	۶۸
۲۰	مرکزی دروزاہ دربار حضرت غوث اعظم ؓ	بغداد	نورعلیٰ نور	۶۹
۲۱	حضرت غوث اعظم ؓ کے مزار اقدس کی جالیوں کا دروازہ	بغداد	نورعلیٰ نور	۷۰
۲۲	اندرونی منظر مزار مبارک حضرت غوث اعظم ؓ	بغداد	نورعلیٰ نور	۷۱
۲۳	مزار پُرانوار حضرت غوث اعظم ؓ	بغداد	نورعلیٰ نور	۷۲
۲۴	روضہ مبارک خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نورعلیٰ نور	۷۳
۲۵	دربار عالیہ خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نورعلیٰ نور	۷۴
۲۶	درگاہ شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نورعلیٰ نور	۷۵
۲۷	مرقد انور حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ		نورعلیٰ نور	۷۶
۲۸	شکستہ دیوار ایوانِ کسریٰ		نورعلیٰ نور	۷۷
۲۹	مزار مبارک شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ		نورعلیٰ نور	۷۸
●	**مرقع نقشبندی:**			
۱	سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مدینہ منورہ	نورعلیٰ نور	۸۱
۲	روضہ شریف حضرت سلمان فارسی ؓ کا بیرونی منظر		نورعلیٰ نور	۸۲
۳	مزار شریف حضرت سلمان فارسی ؓ		نورعلیٰ نور	۸۳

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۴	مرقد انور حضرت جنید بغدادیؓ		نورعلیٰ نور	۸۴
۵	مزار مبارک حضرت بایزید بسطامیؓ		نورعلیٰ نور	۸۵
۶	مزار مبارک حضرت بہاء الدین نقشبندؓ		نورعلیٰ نور	۸۶
۷	مزار مبارک حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؓ		نورعلیٰ نور	۸۷
۸	مزار مبارک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۸۸
۹	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہؓ	دہلی	نورعلیٰ نور	۸۹
۱۰	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہؓ	دہلی	نورعلیٰ نور	۹۰
۱۱	مزار مبارک خواجہ عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نورعلیٰ نور	۹۱
۱۲	مزار مبارک خواجہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نورعلیٰ نور	۹۲
●	**مرقع مجددی** (اول):			
۱	روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانیؓ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۹۵
۲	مسجد شریف وروضہ شریف حضرت مجدد الف ثانیؓ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۹۶
۳	مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد سعید، اور شجرہ شریف مکتوبہ خواجہ سیف الدین علیہما الرحمۃ		نورعلیٰ نور	۹۷
۴	مزار پُر انور ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۹۸
۵	مرکزی مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۹۹
۶	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نورعلیٰ نور	۱۰۰

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۷	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علیٰ نور	۱۰۱
۸	جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ		نور علیٰ نور	۱۰۲
۹	مرکزی دروازہ جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۳
۱۰	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۴
۱۱	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۵
۱۲	محراب شریف مسجد عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۶
۱۳	اندرونی منظر مسجد شریف علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۷
۱۴	نو تعمیر شدہ محراب شریف مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۸
۱۵	گنبد شریف مزار مبارک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۰۹
۱۶	مزار مبارک شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۱۰
۱۷	مسجد خیر المنازل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۱۱
۱۸	مزار مبارک خواجہ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۲
۱۹	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۳
۲۰	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۴
۲۱	مزار مبارک مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری		نور علیٰ نور	۱۱۵
۲۲	مقبوضہ کشمیر		نور علیٰ نور	۱۱۶
۲۳	مقبوضہ کشمیر		نور علیٰ نور	۱۱۷
۲۴	قلعہ کانگڑہ		نور علیٰ نور	۱۱۸

مرقع جہاں گیری:

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	قبر اکبر بادشاہ	سکندرا	نورعلیٰ نور	۱۲۱
۲	عبادت خانہ اکبر باشاہ	فتح پور سیکری	نورعلیٰ نور	۱۲۲
۳	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۳
۴	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۴
۵	مقبرہ جہاں گیر بادشاہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۵
۶	شیش محل	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۶
۷	دروازہ قلعہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۷
۸	لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۸
۹	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۹
۱۰	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۰
۱۱	دیوان خاص لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۱
۱۲	دیوان عام لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۲
۱۳	دیوان عام لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۳
۱۴	جامع مسجد شاہجہانی	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۴
۱۵	تاج محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۵
۱۶	مزارات شاہ جہاں بادشاہ، ملکہ ممتاز محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۶
۱۷	موتی مسجد عالمگیری، لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۷
۱۸	جامع مسجد عالمگیری	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۳۸

مرقع مجددی دوم:

۱	مزار مبارک خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۱

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۲	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علیٰ نور	۱۴۲
۳	مزار مبارک خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علیٰ نور	۱۴۳
۴	مزار مبارک خواجہ میر محمد نعمان علیہ الرحمۃ	آگرہ	نور علیٰ نور	۱۴۴
۵	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علیٰ نور	۱۴۵
۶	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علیٰ نور	۱۴۶
۷	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علیٰ نور	۱۴۷
۸	مزار مبارک شیخ نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۴۸
۹	خانقاہ مظہریہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۴۹
۱۰	مزارات مبارکہ مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی دہلوی، شاہ ابو الخیر، شاہ ابو سعید	دہلی	نور علیٰ نور	۱۵۰
۱۱	درگاہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۱
۱۲	مزار پرانوار شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۲
۱۳	مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۳
۱۴	کتبہ مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۴
۱۵	بیرونی منظر مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۵
۱۶	روضہ شریف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علیٰ نور	۱۵۶
۱۷	مزار پرانوار امام احمد رضا محدّث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علیٰ نور	۱۵۷
۱۸	مسجد جامع فتح پوری	دہلی	نور علیٰ نور	۱۵۸
۱۹	مسجد جامع فتح پوری کا ایک منظر	دہلی	نور علیٰ نور	۱۵۹
۲۰	مزار مبارک مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۶۰
۲۱	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	نور علیٰ نور	۱۶۱

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
٢٢	روضہ شریف حضرت سالم ابوسعید مجددی رحمہ اللہ	کوئٹہ	نورعلیٰ نور	١٦٢
٢٣	روضہ شریف حضرت مفتی محمد محمود الوری رحمہ اللہ	حیدرآباد	نورعلیٰ نور	١٦٣
٢٤	روضہ شریف حضرت حکیم مشتاق احمد رحمہ اللہ	کراچی	نورعلیٰ نور	١٦٤

الحمدللہ
خط کوفی چہار ضربی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲۸

کتابیات

(جلد ۱۰ تا ۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۸ —— کتابیات

● —— نقشبندیہ مآخذ ومراجع:

نمبر شمار	موضوع	مصنف/مرتب	جلد	صفحہ
١	یہ انگریزی مطبوعات کی فہرس ہے جو کہ درج ذیل عنوانات کے تحت مرتب کی گئی ہے: ❶General Histories اس کے تحت 47 کتابیں مذکور ہیں۔ ❷Historigraphy, Catalogues, اس عنوان کے تحت 63 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❸Secondary Sources, Before Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 16 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❹Secondary Sources, Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 20 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❺Historically or Geographically Periodicized works, by Region Eurasia (includes China): اس عنوان کے تحت 74 کتب و رسائل مذکور ہیں۔	ویکا گارڈنر (مرسلہ: منیر احمد مسعودی برمنگھم، یو۔کے)	یازدہم	٨٦٣ تا ٩٠٤

	⑥Turkey and the Othoman Empire (see also Balkans, Middle East) اس عنوان کے تحت 19 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ⑦India and Southeast Asia: اس عنوان کے تحت 34 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ⑧Balkans: اس عنوان کے تحت 7 کتب مذکور ہیں۔ ⑨Middle East (see also Ottoman Turkey) اس عنوان کے تحت 6 کتب مذکور ہیں۔ ⑩Other: اس عنوان کے تحت 8 کتب مذکور ہیں۔ 11-Working Bibliography General Works on the Naqshbandiyya: اس عنوان کے تحت 18 کتب مذکور ہیں۔			

● اشاریہ مآخذومراجع:

ا۔	(اردو، عربی، فارسی، انگریزی) یہ اشاریہ تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ کتب و رسائل پر مشتمل ہے، جن سے "جہانِ امام ربانی" میں محققین نے استفادہ کیا۔	صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی، صبا مسعودی، حنا مسعودی، شاہد احمد کمانڈر محمد ظفر۔	یازدہم	٣٢٧
٢۔	آئینۂ مجدد	شہزاد احمد مسعودی	یازدہم	٣١٩

فاصبحتم بنعمته اخوانا

مشق ج مع "بخط ثلث" [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۹

اشاریات

(جلد۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب نمبر ۲۹ —— اشاریات

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۱	**اشاریہ اسماء الرجال** (یہ تقریباً سات ہزار مصنفین و مؤلفین اور عوام و خواص کے ناموں کا اشاریہ ہے۔)	مولانا شجاع الرحمٰن، مولانا احمد صادق مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی مولانا نصیر احمد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ، حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد	یازدہم	۳۹۱
۲	**اشاریہ اسماء الکتب و رسائل جہان امام ربانی** (یہ تقریباً پانچ ہزار عربی، فارسی، اردو، انگریزی، کتب و رسائل کی فہرست کا اشاریہ ہے۔)	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی سید زبیر حسین جیلانی، حاجی محمود حاجی امجد افضل، محمد شریف اعوان صبا مسعودی، حنا مسعودی، بشریٰ، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، محمد سجاد مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید حافظ محمد انس، محمد اشفاق، اسامہ امجد حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد	یازدہم	٦١٧
۳	**اشاریہ اماکن جہان امام ربانی** (یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملکوں، شہروں، علاقوں کا اشاریہ ہے)	محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، بشریٰ حنا مسعودی، سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر شاہد احمد	یازدہم	۷۲۳

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۴	**جام جم** (جہانِ تبریک وتشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۵	**فهارس** **جهان امام ربانی** (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳

لفظ
بار الله
بصورت ستاره

إنّ الله لا يغيّر ما بقومٍ حتّٰى يغيّروا ما بأنفسهم (القرآن الحکیم) بخطِ ثلث جلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۳۰

نظائر خوشنویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۳۰ ——— نظائر خوشنویسی

خطاط: صوفی خورشید عالم گوہر رقم، لاہور

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴
۲	طغرٰی آیت قرآنی ربھافتقبلھا	اوّل	۵۸
۳	اللّٰہ نورالسموات والارض	اوّل	۶۸
۴	علمہ الانسان	اوّل	۱۱۵
۵	نصرمن اللّٰہ وفتح قریب	اوّل	۱۱۶
۶	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۷
۷	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۹
۸	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۲۰
۹	سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ	اوّل	۱۲۴
۱۰	فھو اللّٰہ علٰی حسبہٗ	اوّل	۱۲۶
۱۱	الم نشرح لک صدرک	اوّل	۱۴۳
۱۲	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۴۶
۱۳	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۴۸
۱۴	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴۹
۱۵	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۶۵
۱۶	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۶۶
۱۷	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۹۷
۱۸	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۹۸

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۹	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۰۲
۲۰	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۲۱
۲۱	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۵۷
۲۲	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۶۵
۲۳	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۶۶
۲۴	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۶۷
۲۵	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۹۲
۲۶	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۳۵۲
۲۷	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۳۶۴
۲۸	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۳۷۶
۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۴۰۴
۳۰	صلی اللہ علیہ وسلم	اوّل	۴۳۴
۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۴۴۰
۳۲	السلام قبل الکلام	اوّل	۴۵۴
۳۳	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	دوم	۴
۳۴	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۶
۳۵	طغرٰی اسم محمد (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم)	دوم	۱۷
۳۶	سبحان اللہ وبحمدہٖ	دوم	۲۰
۳۷	اسم ذات اللہ بصورت ستارہ	دوم	۲۶
۳۸	لفظ علی بصورت مربع	دوم	۳۱
۳۹	نصرمن اللہ وفتح قریب	دوم	۲۹۴

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۴۰	السلام قبل الکلام	دوم	۳۳۸
۴۱	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۳۹۲
۴۲	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۴۰۶
۴۳	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۴۲۴
۴۴	خط دیوانی میں سورہ الم نشرح	دوم	۴۳۰
۴۵	سورہ اخلاص مربع	دوم	۵۳۴
۴۶	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۵۵۶
۴۷	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۶۱۶
۴۸	طغرٰی	دوم	۶۵۰
۴۹	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۶۵۹
۵۰	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۷۱۴
۵۱	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۷۵۷
۵۲	الحمدللہ بصورت مربع	دوم	۷۸۴
۵۳	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سوم	۴
۵۴	بلغ العلیٰ بکمالہ (رباعی)	سوم	۶
۵۵	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۲۴
۵۶	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۱۹۶
۵۷	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۱۹۸
۵۸	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۳۰۳
۵۹	نقش قرآن (بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے ۳۰ پارے اندرونی حاشیہ عظمت قرآن پر آیت، کوفی ساد، چاند کے باہر ’’فاتحہ‘‘ چاروں قل)	سوم	۳۰۸

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۶۰	صلی اللہ علیہ وسلم	سوم	۳۵۲
۶۱	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۳۵۴
۶۲	طغرٰی آیت الکرسی	سوم	۳۵۶
۶۳	خط گلزار میں طغرٰی ولقد علموا لمن اشترہٗ ومالہ	سوم	۳۹۹
۶۴	اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	سوم	۴۵۲
۶۵	رباعی بلغ العلٰی بکمالہٖ	سوم	۴۶۰
۶۶	طغرٰی آیت الکرسی	سوم	۴۶۲
۶۷	طغرٰی آیت الکرسی	سوم	۵۰۶
۶۸	خط دیوانی میں الم نشرح	سوم	۵۳۷
۶۹	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۵۷۱
۷۰	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	سوم	۶۲۴
۷۱	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۸
۷۲	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۱۲
۷۳	نقش قرآن بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے تیس پارے	چہارم	۱۵۶
۷۴	لفظ اللہ بصورت ستارہ	چہارم	۱۸۳
۷۵	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۲۸۴
۷۶	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۱۲
۷۷	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۳۶
۷۸	طغرٰی لاحول ولاقوۃ الاباللہ	چہارم	۳۳۸
۷۹	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۵۱
۸۰	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۶۶

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۸۱	خط دیوانی میں الم نشرح	چہارم	۳۷۷
۸۲	نقش قرآن، ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	چہارم	۳۷۸
۸۳	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۵۴۹
۸۴	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۵۷۱
۸۵	طغرٰی آیت الکرسی	چہارم	۶۱۴
۸۶	طغرٰی بسم اللہ	چہارم	۶۲۷
۸۷	الحمدللہ خط کوفی چہار ضربی	چہارم	۶۴۰
۸۸	بسم اللہ الرحمن الرحیم	پنجم	۴
۸۹	صلی اللہ علیہ وسلم	پنجم	۶
۹۰	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۵
۹۱	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۳
۹۲	طغرٰی الحمدللہ	پنجم	۹۷
۹۳	طغرٰی علمہ الانسان	پنجم	۱۴۲
۹۴	طغرٰی والشمس	پنجم	۱۷۶
۹۵	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۰۴
۹۶	طغرٰی جلالہ	پنجم	۲۹۰
۹۷	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۹۶
۹۸	اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	پنجم	۳۳۴
۹۹	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۴۲
۱۰۰	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۸۶
۱۰۱	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۹۳

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۰۲	لفظ علی بصورت مربع	پنجم	۴۹۰
۱۰۳	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۴۵
۱۰۴	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۴۹
۱۰۵	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۶۶
۱۰۶	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	پنجم	۵۸۰
۱۰۷	اسم الحمدللہ بصورت مربع	پنجم	۵۹۲
۱۰۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ششم	۴
۱۰۹	رُباعی بلغ العلٰی بکمالہٖ	ششم	۶
۱۱۰	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۱۲
۱۱۱	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۱۶
۱۱۲	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۲۰
۱۱۳	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۱۴۹
۱۱۴	طغرٰی اللہ محمد	ششم	۱۵۴
۱۱۵	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۲۷۷
۱۱۶	طغرٰی کلمہ طیبہ	ششم	۲۹۴
۱۱۷	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۳۲۸
۱۱۸	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ششم	۵۶۱
۱۱۹	لفظ علی بصورت مربع	ششم	۶۳۴
۱۲۰	السلام قبل الکلام	ششم	۶۴۱
۱۲۱	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۶۵۸
۱۲۲	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۶۸۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۲۳	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۷۹۲
۱۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۸۰۶
۱۲۵	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۸۱۳
۱۲۶	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۸۱۷
۱۲۷	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ششم	۸۶۴
۱۲۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۴
۱۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۶
۱۳۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۴
۱۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۶
۱۳۲	طغرٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۲۶
۱۳۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۳۲
۱۳۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۵۲
۱۳۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۶۸
۱۳۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۰۰
۱۳۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۱۱۶
۱۳۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۱۸
۱۳۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۱
۱۴۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۲
۱۴۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۶
۱۴۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۸
۱۴۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۴۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۵
۱۴۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۶
۱۴۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۴۳۴
۱۴۷	صلی اللہ علیہ وسلم	ہفتم	۴۴۰
۱۴۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۴۴۲
۱۴۹	طغرٰی الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ہفتم	۴۴۷
۱۵۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۴۵۰
۱۵۱	طغرٰی کلمہ طیبہ	ہفتم	۴۶۴
۱۵۲	مختلف طغرے	ہفتم	۴۶۷
۱۵۳	اسم اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۴۷۹
۱۵۴	طغرٰی آیت قرآنی بخط ثلث	ہفتم	۴۸۰
۱۵۵	طغرٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۴۸۲
۱۵۶	طغرٰی سبحانہٗ وتعالیٰ	ہفتم	۴۹۶
۱۵۷	طغرٰی بسم اللہ	ہشتم	۴
۱۵۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۶
۱۵۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۱۰
۱۶۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۸
۱۶۱	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۱۴۶
۱۶۲	نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۱۶۸
۱۶۳	طغرٰی لاحول ولا	ہشتم	۱۷۴
۱۶۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۱۷۵

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۶۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۰
۱۶۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۲
۱۶۷	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۳۲
۱۶۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۸۴
۱۶۹	طغرٰی نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۳۰۸
۱۷۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۳۰
۱۷۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۴
۱۷۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۶
۱۷۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۷۲
۱۷۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۸۴
۱۷۵	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۳۹۲
۱۷۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۱۹
۱۷۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہشتم	۴۲۰
۱۷۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۰
۱۷۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۲
۱۸۰	طغرٰی لاحول ولاقوۃ	ہشتم	۴۳۶
۱۸۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۸
۱۸۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۷۶
۱۸۳	طغرٰی آیت قرآنی بخط دیوانی الجلّی	ہشتم	۴۹۱
۱۸۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۲
۱۸۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۴

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۸۶	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ہشتم	۵۱۲
۱۸۷	طغرٰی بسم اللہ	نہم	۴
۱۸۸	طغرٰی بسم اللہ	نہم	۶
۱۸۹	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۴۵
۱۹۰	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	نہم	۴۹
۱۹۱	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۵۷
۱۹۲	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۶۴
۱۹۳	طغرٰی لاحول ولا	نہم	۷۸
۱۹۴	طغرٰی سورہ القارعہ	نہم	۱۷۲
۱۹۵	ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ	نہم	۱۷۴
۱۹۶	طغرٰی اللہ محمد	نہم	۱۹۲
۱۹۷	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	نہم	۲۰۶
۱۹۸	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۲۱۵
۱۹۹	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۲۱۶
۲۰۰	طغرٰی آیت قرآنی بصورت تتلی	نہم	۲۳۰
۲۰۱	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۲۳۲
۲۰۲	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۳۹۳
۲۰۳	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۴۱۸
۲۰۴	برزمینی کہ نشانِ کفِ پائے تو بود	نہم	۴۶۸
۲۰۵	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۴۶۹
۲۰۶	طغرٰی علمہ الانسان	نہم	۴۷۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۰۷	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۴۷۴
۲۰۸	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۵۷۳
۲۰۹	طغریٰ تو غنی از ہر دو عالم من فقیر	نہم	۵۷۴
۲۱۰	طغریٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	دہم	۴
۲۱۱	طغریٰ آیت الکرسی	دہم	۶
۲۱۲	طغریٰ الرزق علی اللہ	دہم	۱۲
۲۱۳	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۱
۲۱۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۸
۲۱۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۳۴
۲۱۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۰
۲۱۷	طغریٰ اللہ نور السموات والارض	دہم	۴۸
۲۱۸	طغریٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	دہم	۱۰۳
۲۱۹	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	دہم	۱۰۴
۲۲۰	طغریٰ بسم اللہ بصورت مربع	دہم	۱۱۲
۲۲۱	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۱۴
۲۲۲	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۲۴
۲۲۳	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۳۸
۲۲۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۷۰
۲۲۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۸۰
۲۲۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۸۹
۲۲۷	طغریٰ کلمہ طیبہ	دہم	۱۹۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۲۸	طغرٰی شوکت وسنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود	دہم	۱۹۲
۲۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۲۷
۲۳۰	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۲۸
۲۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۳۵
۲۳۲	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۳۶
۲۳۳	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۶۰
۲۳۴	طغرٰی آیت قرآنی وحدیث پاک	دہم	۲۶۲
۲۳۵	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۶۶
۲۳۶	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۳۱۱
۲۳۷	طغرٰی آیت قرآنی خط دیوانی الجلی	دہم	۳۱۲
۲۳۸	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۳۱۸
۲۳۹	طغرٰی بسم اللہ	دہم	۳۲۴
۲۴۰	طغرٰی کل من علیھافان	دہم	۳۲۸
۲۳۶	طغرٰی یکچند پی دانش ودفتر گشتیم	دہم	۳۷۶
۲۳۷	طغرٰی سورہ اخلاص مربع	دہم	۳۸۴
۲۳۸	طغرٰی الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۴۱۰
۲۳۹	طغرٰی نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۴۱۹
۲۴۰	طغرٰی کلمہ طیبہ بخط کوفی بنائی متوسط	دہم	۴۲۳
۲۴۱	طغرٰی رباعی از رخت مست بزم احباب ست	دہم	۴۳۲
۲۴۲	طغرٰی آئینِ جواں مرداں حق گوئی وبے باکی	دہم	۴۴۸
۲۴۳	طغرٰی والشمس	دہم	۴۵۸

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۴۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۷۳
۲۴۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۷۴
۲۴۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۸۶
۲۴۷	السلام قبل الکلام	دہم	۴۹۰
۲۴۸	طغریٰ رباعی بلغ العلیٰ بکمالہٖ	دہم	۵۵۰
۲۴۹	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۵۵۲
۲۵۰	طغریٰ اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	دہم	۵۵۳
۲۵۱	طغریٰ اسم محمد	دہم	۵۸۰
۲۵۲	طغریٰ نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۷۷۰
۲۵۳	طغریٰ اللہ محمد	دہم	۸۱۲
۲۵۴	طغریٰ لاحول ولا	دہم	۸۴۲
۲۵۵	طغریٰ الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۹۰۴
۲۵۶	طغریٰ نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۹۱۲

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم...... باب پنجم

☆

الأمثال للناس والله بكل شيء عليم ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

کُتبات مزارات وغیرہ احاطۂ روضہ شریف، سرھند

اعجاز احمد نقشبندی اشرفی

☆☆

(ا)

گنبد شریف میں شمال مغربی جانب مندرجہ ذیل مزارات ہیں:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی...... قیوم اوّل

ولادت:۔ شب جمعہ ۱۴؍شوال ۹۷۱ھ/ بمطابق ۱۵۶۳ء

وصال:۔ شنبہ ۲۸؍صفر ۱۰۳۴ھ/ بمطابق ۱۶۲۴ء۔ قیوم اول

(ا) اکابرِ اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ فرزند اوّل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت: ۱۰۰۰ھ وصال: ۹؍ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ

(ب) خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت:۔ ۱۰۰۵ھ وصال:۔ ۲۷؍ربیع الثانی ۱۰۷۰ھ

(ج) اُمّ کلثوم بنت مجدد الف ثانی کی قبر مبارک خواجہ محمد سعیدؒ علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کے ساتھ چھوٹی قبر ہے۔ اُس وقت عمر مبارک ۱۴ سال تھی۔

(۲)

شمال کی جانب تھوڑے فاصلے پر ایک گنبد شریف میں مندرجہ ذیل مزارات ہیں

حضرت امام الہدیٰ سراج الاولیاء عروۃ الوثقیٰ قیوم زمانی فرزند ثالث خلیفہ اکمل امام ربانی خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ، قیوم ثانی

وصال:۔ ۹/ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ

(ا) حضرت قطب زماں خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ فرزند اکبر عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ

وصال:۔ ۴/ربیع الثانی ۱۱۲۲ھ

(ب) حضرت قیوم ثالث حزب اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہ فرزند دوم حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ (مزار باہر کھیتوں میں ہے)

وصال:۔ ۲۰/محرم الحرام ۱۱۱۰ھ …… حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کے دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(ج) حضرت خواجہ محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ فرزند ثالث عُروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۱۵/ربیع الاوّل ۱۰۸۳ھ

(د) حضرت قطب دوراں خواجہ محمد اشرف فرزند چہارم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۲۸/صفر المظفر ۱۱۱۸ھ

(۳)

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد سیف الدین فرزند پنجم عروۃ الوثقی علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۱۵/ جمادی الاوّل ۱۰۹۶ھ

گنبد میں دو بڑی اور ایک چھوٹی قبر مبارک اور بھی ہیں۔ حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کی دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(۴)

روضہ شریف کی مسجد کے عقب اور مزار پاک کے سامنے والے دروازے کے سامنے بڑی گنبد والے مزار میں بادشاہ زمان خان اور اس کی بیوی کی قبریں ہیں۔ حکمران افغانستان

(۵)

شمال کی جانب

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے گنبد شریف سے پہلے ایک گنبد میں حضرت قیوم رابع سلطان الاولیاء، ۔۔۔ قبلۂ عالم، مجدد العصر خواجہ محمد زبیر علیہما الرحمۃ نبیرۂ اکرم، خلیفۂ اعظم حجۃ اللہ علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے

وصال:۔ ۴/ ذیقعد ۱۱۵۲ھ

آپ پوتے ہیں خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ بن امام ربانی کے...... آپ کے والد صاحب کا نام ہے خواجہ ابو العلیٰ...... اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے کمرے میں

حضرت مولوی معصومی شاہ /محمد فرخ محدث فرزند سوم حضرت خازن الرحمۃ اکثر اولاد حضرت مجدد، جن کے شاگرد ہیں ان کی دو قبر مبارک ہیں

(۶)

مزار مبارک والدہ مرحومہ خواجہ محمد یحیٰ علیہ الرحمۃ سجادہ نشین روضہ شریف

حق نے بھیجا انہیں پیغام اجل   کر سکا نہ کچھ طبیب حاذق
چھوڑ دنیا کو گئیں سوئے جناں   جان دی پاتے ہی حکم خالق

اصطفا کو لکھو یہ تاریخ وفات ورے خاتون محمد صادق ۱۳۶۱ھ

(۷)

اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے بائیں جانب کمرے میں یہ مزار ہے

حضرت دلیل اللہ الصمد خواجہ عبدالاحد شاہ فرزند پنجم حضرت خازن علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۲۷/ذلحجہ ۱۱۲۶ھ

مسجد کے صحن کے باہر معبد کعبہ کے پہلو میں دو قبور ہیں

(۸)

۷۸۶

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
چراغ مسجد و محراب و منبر

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر

الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ

غریبم یا رسول اللہ ﷺ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

مرض دارم زعصیاں لادوائے
مگر الطاف تو یا شد طبیبم

بریں نازم کہ ہستم اُمت تو
گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

خدایا بحق بنی فاطمہ...... کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول...... من و دست و دامان آل رسول

محمد عربی کہ آبروئے ہر دو سرا است
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

(۹)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کے دروازے کے باہر لکھا ہوا ہے:

٧٨٦

سبحان اللہ ماشاء اللہ واہ چہ تعمیر نورانی
بعداز سہ صد سال بنا شد روضۂ محبوب رَبّانی
پر تو گنبد خضرا گویا
کاخِ مجدد الف ثانی

١٣٤٤ھ

محمد اصطفان خان اصطفا مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی، تاجران لکھنو محمد عبدالحمید حمید صدیقی لکھنوی

تحریر نمود ١٣٦٢ھ

(١٠)

مسجد روضہ شریف کے اندر برآمدے کے سامنے لکھا ہے:

گر درین عالم بجوئی منظر خُلدِ بریں
مسجد حضرت مجدد را بچشم دل ببیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
(بحضور رحمت للعٰلمین)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

بَلَغَ العُلٰی بکمالہ کشف الدُّجیٰ بجمالہ
حسنت جمیعُ خصِالہ صلوّا علیہ وآلہ
یا محمد یا محمد یا رسول گرچہ من نالائقم تو کن قبول

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۱)

رباعی شریف در مدح غوث الاعظم

از حضرت خواجہ بزرگ سید بہاء الدین نقشبند مشکل کشا

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا رب بکمالات شیر جیلانی
کا ندر کرم و لُطفش ندارد ثانی

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدام شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کن باطنی، صاف بیک جلوۂ او
آلودہ مسازیا غرض ہائے نفسانی

(۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مبارک کے باہر بائیں طرف آویزاں ہے

سیدنا سرکار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے گیارہ اسمائے گرامی

سیدمُحی الدین۔ غوث مُحی الدین۔ قطب مُحی الدین۔ شیخ مُحی الدین۔
فقیرمحی الدین۔ محبوب مُحی الدین۔ مخدوم مُحی الدین۔ معشوق مُحی الدین۔
مولینا مُحی الدین۔ سلطان مُحی الدین۔ ولی محی الدین

(۱۳)

قطعہ

بمدح حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی   ملائک صف بہ صف استادہ ایں جا بہرِ دربانی
چو دیدہ طوطیِ ہندوستان آں خواجۂ باقی   شکر دادہ بہ منقار ازاں شُد شیرِ یزدانی
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم الرُسل آمد دریں عالم   مجدد الف ثانی آمد از بہرِ نگہبانی
جہانگیرِ زماں بر دست تو بہ کرد درآخر   شُد آگاہ حقیقت دیگر از رازِ جہاں بانی
عیاں است نور ذات رحمت للعلمین اینجا   کہ تقلیدِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد احمد شیخ لاثانی
کہ ہستند پا چہ شان ہست، بس جائے ادب ایں است   مگوئی کلمۂ یسیارائے دل گر نمی دانی
شجاؔع ادنیٰ گدائے بر سرِ بازار می گوئم   گدائے ایں درِ دولت کُند ہر جا سلیمانی

(۱۴)

خواجہ محمد یحیٰی فرزندِ ہفتم امام ربانی

روضۂ اقدس کی مغرب کی جانب گیلری میں مع دو صاحبزادگان

خواجہ محمد یحیٰی سے مغرب کی جانب چھپر کے نیچے اہل خانہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ، اہلیہ امام ربانی اور بہو علیہم الرحمۃ، خواجہ محمد فرخ فرزند ششم امام ربانی اور خواجہ محمد عیسیٰ فرزند پنجم امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

(۱۵)

حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت مرّوج الشریعۃ علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۰؍ربیع الاوّل ۱۱۴۲ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے باہر کونے میں چھوٹے قبہ میں مزار شریف ہے

(۱۶)

دسواں نمبر خلافت سید یحیٰی صاحب

خلیفہ سید محمد صادق صاحب، والد سید محمد یحیٰی (دسویں خلیفہ)

دونوں طرف دو والدہ صاحبان......

باہر گیلری میں پردادی صاحبہ

خواجہ سیف الدین کی پوتی

دروازے کے دائیں طرف خلیفہ محمد صادق کے دادا صاحب میر شیر علی، پردادا محبوب علی شاہ صاحب ان کے والد سید فیض علی شاہ ان کے والد عبدالقادر صاحب ان کے والد شفیع اللہ صاحب ان کے والد میر لالہ صاحب سید عبدالرحیم صاحب ان کے والد سید میر حفیظ اللہ صاحب

(۱۷)

امیر محمد یعقوب خان صاحب بہادر امیر افغانستان و اہلیہ سردار محمد اکرم خان بندگان والد سردار محمد ایوب خاں صاحب ۱۳۲۷ھ

مرحومہ مغفورہ بنت جناب مرحمت، غفران پناہ علیین آرام
گاہ بندگان امجد والد جناب سردار محمد ایوب خاں صاحب اور اہلیہ سردار عبدالعلی خاں
صاحب بندگان امجد والد اعلیٰ حضرت سردار محمد یعقوب صاحب حکمران افغانستان ۲۹ر رمضان
المبارک ۱۳۳۲ھ

(۱۸)

احاطہ مبارک/لوح مزار

درگاہ حضرت شیخ امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہٗ
جدّ ششم
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہٗ الاقدس
پیش کردہ
خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

(۱۹)

حضرت خواجہ محمد ضیاء اللہ نقشبندی مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ حضرت قبلہء عالم خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ

وصال: ۔ ۱۴ر ربیع الاوّل ۱۲۰۰ھ

(۲۰)

لوحِ مزار

محترمہ والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ

خادمانِ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

۷۸٦

مرقد منور

والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

منجانب

خادم الفقراء میاں محمد امجد لاہور، پاکستان

(۲۱)

مزارِ پر انوار

حضرت شیخ مخدوم عبد الاحد قدس سرّہ اوالاقدس

والد ماجد

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ

وصال: ۱۲؍ رجب ۱۰۰۲ھ، عمر مبارک ۷۰ سال

آں شیخ کہ بود اَعلم اندر ہر فن
جانشیں گہر سرے ازل رامعدن
چوں شیخِ زمانہ بوددر علم وعمل
تاریخ وِصالِ آں بگو ''شیخِ زمن''

۱۰۰۷ھ

(۲۲)

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موھرویہ

اے خدارحم کر اپنی کبریائی کے لیے
اور رسول پاک کی خیر الورائی کے لیے
بخش دے سب خطائیں انبیاء کے واسطے
خواجگان نقشبنداں باخدا کے واسطے
گو نہیں ہم لائق دیار اے ربِ غفور
ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور
حضرت صدیق اکبر یار غار مصطفیٰ ﷺ
حضرت سلیمان فارس عاشقِ شاہِ ھدا
حضرت قاسم و حضرت جعفر صادق امام
با یزید برگزیدہ بو الحسن شاہِ امام
بو علی فارمدی اور یوسف ہمدانی
عبدالخالق غجدوانی عارف ریوگری
خواجۂ محمود فغناں شاہ عزیزاں شاہ کمال
حضرت بابا سماسی حضرت میر کلال
آفتابِ نقشبنداں شاہ بہاوالدین سخی
حضرتِ خواجہ علاء الدین عطّار ولی
شاہ یعقوب و عبید اللہ احرارِ زماں
شاہِ زاہد اور درویش محمد والا شان
خواجہ امکنگی، حضرت باقی باللہ باخبر
قطب سرہندی مجدد الف ثانی تاجور
خواجہ معصوم حضرت حُجۃ اللہ با صفا
شاہ زبیر و خواجۂ اشرف محمد پارسا

شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیاء　　خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باوفا
کرکرم با فقیر محمد صاحب جنت نشاں　　نور جن کا میرے مرشد کی جبیں میں تھا عیاں
وہ سخی ابن سخی وہ صاحبِ لطفِ عمیم　　ہادیٔ دارین حضرت حافظ عبدالکریم
رحم فرما از طفیل ہادیٔ دین مبیں　　صاحب نورِ بصیرت خواجہ نواب دین
ازطفیلِ حضرت خواجہ محمد معصوم سُن لے التجا　　منزلِ مقصود تک ہم سب کو پہنچا اے خدا
جان ہو میری تصدق کیسا پیارا نام ہے　　ہر طرف دنیا میں جاری جن کا فیض عام ہے
خواجگانِ نقشبندی کی محبت کر عطا　　حشر میں بھی ساتھ انہیں کے اے خداوندا اٹھا
یا الٰہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں　　جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

(۲۴)

زیاراتِ براس

سرہند شریف شہر سے باہر گاؤں براس میں نو ۹ انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ گاؤں کے درمیان ایک اونچے ٹیلے/ ٹبے پر ہر قبر کی لمبائی تقریباً ۹ گز ہے۔ ایک قبر کی چوڑائی تقریباً دو قبروں کے برابر ہے۔ باقی آٹھ قبروں کی چوڑائی نارمل ہے۔ قبروں کے احاطہ کے باہر قریب ہی بڑی شاندار مسجد ہے۔ مسجد کے باہر قریب ہی تین اور قبریں ہیں۔ جو صحابہ کرام کی ہیں۔ ان سب قبروں کی نشان دہی حضور قبلہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی رہنمائی میں کی گئی۔ سرکار نے نام ظاہر نہیں فرمائے۔

(۲۴)

۷۸۶

حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہما الرحمۃ

وصال: ۔ ۱۱۳۶ھ

(۲۵)

۷۸۶

حضرت قطب عالم حاجی شاہ غلام محمد معصوم

فرزند دوم حضرت شاہ محمد اسماعیل علیہما الرحمۃ

وصال: ۔ ۵/ذوالحجہ ۱۱۶۱ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے بڑے قبّے کے مغرب میں ساتھ ہی چھوٹا قبّہ (گنبد) ہے
خواجہ کے مزار (قبّے) کے پیچھے بڑی مسجد کے نیچے تہ خانہ میں دونوں طرف حجرہ عبادت گاہ

☆……☆……☆

۶۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مآخذ و مراجع

☆

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

۱۸۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتابیات باقیات جہان امام ربانی

(مآخذ و مراجع)

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

☆☆

کتب:

ا

القرآن الکریم

القرآن الکریم و ترجمة معانیها و تفسیر الی اللغة الاردویة ، مجمع الملك الفهد لطباعة المصحف الشریف ، المدینه المنوره

ابن حجر عسقلانی ، علامه : (شارحِ بخاری) ،الا صابة فی تمییز الصحابة ، طبع کردہ کلکتہ

ابن حجر مکی : فتاوٰی کبرٰی (بحواله نوادر الاصول للترمذی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

ابن همام (م۔ سنہ ٨٦١ھ) : فتح القدیر شرح الهدایة للمرغینانی ،لاہور ١٣٩٩ھ

ابو الحسن علی (م سنہ ٥٩٣ : الهدایة شرح البدایة، مطبوعہ دہلی

ابوالقاسم ہندوشاہ فرشتہ: تاریخ فرشتہ، ج:٢، مطبوع نولکشور، ١٢٨١ھ

ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مطبوعہ لاہور

ابو عمر صالح عبد الکریم بشیر بن صالح بن مبارك : اعلام العلم والادب فی مدینة مخطوطہ بخط مصنف کا عکس

ابو نعیم الا صفهانی : حلیة الاولیاء جلد۹، مطبوعہ قاہرہ

ابو بکر بن احمد حبشی علوی ، سید شیخ : الدلیل المشیر الی فلك اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی الله علیه وآله ذوی الفضل الشهیر وصحبه ذوی القدر الکبیر ، طبع اول ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧ء ، مکتبه مکیه ، مکه مکرمه

احمد الجدع ، شیخ : معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین ، طبع اول ١٤٢١ھ / ٢٠٠٠ء دارالضیاء ، عمان (اردن)

احمد بن محمد خضراوی هاشمی ، شیخ : نزهة الفکر فیما مضیٰ من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر ، تحقیق محمد المصری، طبع اول ۱۹۹۶ء وزارت ثقافت، دمشق

احمد حسن الحسنی ، صاحبزادہ: فیوضات حسنیہ، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: الکوکبة الشهابیه (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ اہل سنت برقی پریس، مرادآباد ۱۳۵۳ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: حدائقِ بخشش، مطبوعہ کراچی

احمد رضا خان بریلوی، امام: حیات الموات فی بیان سماع الاموات ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۰۵ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر ، رضا اکیڈمی بمبئی ۲۰۰۰ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ (مع تخریج وترجمہ)، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

احمد رضا خان بریلوی، امام: قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، لاہور

احمد رضا خان بریلوی، امام: نفی الفئی عمن استنار بنوره کل شئی ، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: هدی الحیران فی نفی الظل عن سید الاکوان ، ۱۲۹۹ھ

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): اثباة النبوة ، مطبوعہ کراچی

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مبداء ومعاد، مطبوعہ لاہور

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مکتوبات امام ربانی، اردو ترجمہ عالم الدین لاہور (اللہ والے کی قومی دکان)

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مکتوبات شریف، امرتسر ۱۳۳۳ھ، (تین مجلدات)

اخلاق احمد، میاں: تذکرہ حضرت ایشاں، مطبوعہ شاد باغ، لاہور

اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱، لاہور

اسماعیل دہلوی، مولوی: عبقات، مطبوعہ علمی مجلس، کراچی ۱۳۸۰ھ

اشرف جہانگیر سمنانی، مخدوم سید: لطائف اشرفی (۷۰۸ھ-۸۳۲ھ)، مطبوعہ کراچی

افتخار احمد قادری، مولانا : قصائد غوثیہ، مطبوعہ راولپنڈی ۲۰۰۲ء

اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: رسائل نقشبندیہ، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ۱۹۸۱ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: مقدمہ شواھد النبوۃ ملا عبدالرحمٰن جامی، مطبوعہ قادری بک ڈپو، بریلی ۱۹۸۷ء

اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی، سید: مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ۱۳۸۲ھ

انس یعقوب کتبی، شیخ: اعلام من ارض النبوة، جلد اول طبع اول ١٤١٤ه / ١٩٩٣ء جلد اول طبع دوم ١٤١٥ه / ١٩٩٤ء مطابع دار البلاد، جده

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (انگریزی)، مطبوعہ پیرس

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد اول، مطبوعہ لاہور

ب

بحر العلوم لکھنوی، علامہ: رسالہ وحدت الوجود، ترجمہ اردو مولانا ابوالحسن زید فاروقی، طبع کردہ ندوۃ المصنفین، دہلی

البخاری بشرح الکرمانی

بدرالدین سرہندی، شیخ: حضرات القدس۔ مطبوعہ، سیالکوٹ ۱۴۰۱ھ

بدرالدین سرہندی، شیخ: مجمع الاولیاء (۱۰۴۳ھ) انڈیا آفس لائبریری، لندن مخطوطہ نمبر ۱۴۵

بروکلمان: تاریخ ادب عربی، جلد ۱، تکملہ اول

بشارت بن یوسف الحادی، شیخ: علماء و ادباء البحرین فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول ١٤٢٦ه / ٢٠٠٥ء بیت البحرین للدراسات و التوثیق بحرین

ت

تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۶۴ھ

تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۱/۱۹۶

ج

الجامع الصحیح للبخاری، نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

الجامع لاحکام القران للقرطبی

الجواہر الغالیہ

جواہر نقشبندیہ، فیصل آباد ۱۹۹۰ء

جہانگیر، محمد نور الدین (بادشاہ): تزک جہانگیری، لاہور ۱۹۶۰ء

ح

حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی، اشیق، استنبول، ترکیہ

حبیب الرحمٰن گبول: خطبات غفاریہ، مطبوعہ درگاہ اللہ آباد کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز، سندھ

حسن رضا خان بریلوی مولانا: مراسلت اہل سنت وندوہ، مطبع نظامی، بریلی، ۱۳۱۳ھ

حسین بن محمد خطیب طیبانی، شیخ: الدرا للطیف فی فضائل الختم الشریف، طبع ١٣٤٢ه / ١٩٦٤ء مطبع فتی الشرق، حمص

حکیم ترمذی، منشورات مکتبۃ آیۃ اللہ، قم، ایران

حلیة الاولیاء، مطبوعة دارالکتب العربیة، بیروت

خ

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ ادارہ ادبیات، دہلی ۱۹۸۰ء

خیر الدین محمود زرکلی، شیخ : الاعلام، قاموس تراجم لاشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربین والمستشرقین، طبع ششم ۱۹۸٤ء، دارالعلم للملایین، بیروت

د

داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء، لکھنو ۱۸۷۸ء

الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار، جلد اوّل

دوست محمد قندھاری، حاجی: تحفۂ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات (مترجم صوفی محمد احمد)، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

ر

رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنو ۱۹۱۴ء

رد المحتار، عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

رؤف احمد شاہ مجددی: درالمعارف، مطبوعہ لاہور

ریاض احمد، مرزا: نجم الہدیٰ، مطبوعہ لاہور، اشاعت دوم ۲۰۰۳ء

ز

زادالمعاد، موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۹۹۶ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: انوار معصومی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: حضرت مجدد الف ثانی، کراچی

زوار حسین شاہ مجددی، سید: مقامات فضلیہ، مطبوعہ فیصل آباد، مارچ ۱۹۷۳ء

س

سماحۃ الفکر، مطبوعہ ہند

سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن

سیف الدین، خواجہ، مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدر آباد، سندھ

ش

شمۃ الاعلام، جلد۲

شرح صحیح مسلم نووی، نور محمد کتب خانہ، کراچی

شہاب الدین سہروردی، شیخ: عوارف المعارف (ترجمہ سید احمد علی چشتی)

شہزاد احمد: تذکرہ عاشق رسول، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

ص

صدیق حسن خاں، نواب: ابجد العلوم، جلد سوم، بھوپال، ۱۲۹۵ھ

صغیری شرح منیۃ المصلی

ع

عالم فقری، علامہ: تذکرہ اولیاء پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

عبدالاحد وحدت سرہندی، خواجہ: سبیل الرشاد، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدر آباد، سندھ، ۱۹۷۸ء

عبد الحفیظ بن محمد طاهر فاسی، شیخ: معجم الشیوخ، تحقیق شیخ عبد المجید خیالی، طبع اول
۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء دار الکتب العلمیة بیروت

عبدالحق دہلوی، محدث: تکمیل الایمان، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۸۰ء

عبدالحق دہلوی، محدث: مدارج النبوہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور

عبد الحی ابن العماد حنبلی، علامہ: شذرات الذهب، مطبوعه تجاریۂ کبریٰ، بیروت

عبدالدائم، قاضی: حیات صدریہ، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ۲۰۰۶ء

عبدالرحمٰن جامی، مولانا: نفحات الانس، مترجم از سید احمد علی چشتی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۲ء

عبد الرزاق بن حسن بیطار، شیخ: حلیة البشر فی تاریخ القرن الثالث عشره، تحقیق شیخ محمد بهجت

بن محمد بهاء الدين بيطار ، طبع اول ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء مجمع اللغة العربيه دمشق

عبدالستار ہمدانی، مولانا: امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر، انڈین اسلامک مشن، بمبئی، ۱۹۹۸ء

عبدالقادر بدایونی، ملا: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، لاہور ۱۹۶۲ء

عبدالقادر جیلانی، شیخ، غنیۃ الطالبین (ترجمہ اردو) علامہ شمس بریلوی، کراچی ۱۹۷۳ء

عبد الله بن عبد الرحمن معلمى ،شيخ: معجم مؤلفى مخطوطات مكتبة الحرم المكى الشريف ، طبع اول ١٤١٦ھ / ١٩٩٦ء مكتبه شاه فهد ، رياض

عبد الله بن محمد حبشى، شيخ : معجم الموضاعات المطروقة ، فى التاليف الاسلامى وبيان ماالف فيها، طبع ٢٠٠٠ء ، كلچرل فائونڈيشن، ابوظبى

عبد المجيد بن محمد خانى ، شيخ : الحدائق الوردية فى حقائق اجلاء النقشبنديه ، طبع ١٣٠٨ھ عبد الوكيل دروبى، جامع درويشيه، دمشق

عبدالجید بیانونی، ڈاکٹر شیخ: رسالة المسجد فى سورية (مقالہ ڈاکٹریٹ) کمپوز شدہ کا عکس

عبیداللہ، خواجہ: یاقوت احمر

عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

العروه لاهل الخلوه ، قلمی نسخہ، بانکی پور، نمبر ۹۰۵

علاء الدين على متقى ، علامه (م ٩٧٥ھ): كنز العمال فى سنن الاقوال و الاعمال

علماء و ادباء البحرين

على بن حسين واعظ كاشفى هروى ، شيخ : نفائس السانحات فى تذييل الباقيات الصالحات ، (فارسی سے عربی ترجمہ پر تکملہ از) شيخ محمد مراد بن عبد الله قازانى ، دار صادر ، بيروت

علی قاری (م ۱۰۱۴ھ): مرقاۃ شرح مشکوۃ

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تاریخ دعوت وعزیمت، جلد چہارم، مطبوعہ کراچی

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی شعبۂ طبع واشاعت ندوۃ العلماء لکھنو

علی ہجویری، سید: کشف المحجوب، لاہور ۱۹۷۷ء

عمر رضا کحالہ، شیخ : معجم المؤلفین تراجم مصنفی الکتب العربیة ، ، طبع اول ١٤١٤ھ / ١٩٩٣ء، مؤسسة الرسالة ، بیروت

عیسیٰ بن حسن بیانونی ، شیخ : فتح المجید فی مدح الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم ، طبع اول ١٤١٩ھ / ١٩٩٨ء ، دارطوق النجات ، بیروت

غ

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: پرواز خیال، ادارہ مسعودیہ، کراچی ۲۰۰۵ء

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا خاں بریلوی، (قلمی)

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: کلیات مکاتیب رضا، مکتبہ نبویہ، لاہور ۲۰۰۵ء

غلام دستگیر قصوری، مولانا: تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، نوری کتب خانہ، لاہور

غلام دستگیر نامی، مولانا پیر سید: بزرگان لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان ۱۳۰۳ھ

غلام علی دہلوی، شاہ: مقامات مظہری، اردو ترجمہ از محمد اقبال مجددی، طبع حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی ۲۰۰۵ء

غلام علی شاہ: ایضاح الطریقہ ، مطبوعہ لاہور

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، رضا، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۸ء

ف

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ، طبع مصر ١٣٢٤ھ

فواد بن سید عمارة ، شیخ : فہرست المخطوطات دارالکتب المصریة ، مصطلح الحدیث ، جلد اول ١٣٧٥ھ / ١٩٥٦ء ، دارالکتب المصریة ، قاہرہ

ک

کلیم اللہ جہان آبادی، شاہ: مکتوباتِ کلیمی، مرتبہ مولوی محمد قاسم کلیمی، مطبع یوسفی، دہلی ۱۳۰۱ھ

ل

لطائف اشرفی، مطبوعہ کراچی، پاکستان

م

مجید اللہ قادری، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۹۹ء

محبوب احمد نقشبندی، فقیر: ملفوظات سعیدیہ (قلمی)

محبوب الٰہی، مولانا: تحفہ سعدیہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی، ۱۹۷۹ء

محبوب عالم، خواجہ: ذکرِ خیر، مطبوعہ گجرات ۱۹۵۴ء

محسن فانی: دبستان مذاہب، مطبوعہ بمبئی ۱۸۲۶ء

محمد احسان مجددی، خواجہ: روضۃ القیومیہ، لاہور ۲۰۰۲ء

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطریقة النقشبندية واعلامها، (سن اشاعت درج نہیں جبکہ مقدمہ کتاب ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء کو لکھا گیا)، جروس پریس، طرابلس، لبنان

محمد احمد نقشبندی، صوفی (مترجم): تحفہ زاہدیہ مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۸ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: تجلیات دوستیہ، ناشر مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: کمالات عثمانیہ، مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

محمد افضل جالندھری، ڈاکٹر: کمالات فضلیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۶ء

محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، جلد اول، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۴ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: پیام مشرق مشمولہ کلیات اقبال، (فارسی)، لاہور ۱۹۷۳ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: ضرب کلیم مشمولہ کلیات اقبال: (اردو)، لاہور ۱۹۷۲ء

محمد اکرام، شیخ: عہد مغلیہ مع دستاویزات

محمد الدین فوق، منشی: تذکرہ علمائے لاہور، مطبوعہ لاہور

محمد الدین فوق، منشی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء

محمد الدین فوق، منشی: یادرفتگاں، مطبوعہ لاہور

محمد امین بدخشی: مناقب آدمیہ وحضرات احمدیہ (۱۰۷۰ھ) مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن

محمد بن احمد مطيع الرحمن و شيخ عادل بن جميل بن عبد الرحمن عيد ، شيخ : الفهرس المختصر
لمخطوطات، مكتبة الحرم المكی الشريف ، جلد اول تا سوم، طبع اول ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء جلد چہارم طبع اول
۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مكتبه شاه فهد ، رياض

محمد بن سعد، علامہ: طبقاتِ کبریٰ، طبع بیروت

محمد بن عبد الله الرشيد ، شيخ : امداد الفتاح باسانيد و مرويات الشيخ عبد الفتاح ، طبع اول ١٤١٩ھ
/ ١٩٩٩ء مكتبه امام شافعي، رياض

محمد بن عزوز ، شيخ : الرحلة السامية الى الاسكندرية ومصر والحجاز والبلاد الشامية ، طبع اول
١٤٢٦ھ / ٢٠٠٥ء دارابن حزم بيروت

محمد حسن نقشبندی، قادری رضوی، مولانا: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، کتب خانہ، لاہور ۲۰۰۳ء

محمد حسین بدر، حکیم: سات ستارے، مطبوعہ لاہور جمادی الاول ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

محمد خير رمضان يوسف ، شيخ : تتمة الاعلام للزركلی ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دارا بن حزم ، بيروت

محمد زكی بن محمد مجاهد ، شيخ : الاعلام الشرقية فی المائة الرابعة عشر الهجرية ، طبع دوم ۱۹۹۴ء
دارالغرب الاسلامی، بيروت

محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: مکتوبات امام ربانی (اردو ترجمہ)، دفتر سوم، حصہ دوم، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی

محمد صادق قصوری: تذکرۂ نقشبندیہ خیریہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

محمد صادق قصوری، ملفوظات نقشبندیہ، زاویہ پبلشرز گنج بخش روڈ، لاہور، ۱۹۹۸ء

محمد ظفر الدین، مولانا: حیات اعلیٰ حضرت، مکتبۂ رضویہ، آرام باغ، کراچی

محمد عارف ریوگری، خواجہ: عارف نامہ (اردو ترجمہ) مترجم، قدیر محمد قریشی اکبر آبادی، مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۹۷ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری، مولانا: الجواهر الغالية من الاسانيد العالية طبع دوم ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء مؤسسۃ الشرف، لاہور

محمد عبد الحی بن عبد الكبير كتانی، سید شیخ: فهرس الفهارس و معجم المعاجم والمشيخات والمسلسلات، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد عبد الرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبد الرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: ملفوظات نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبد الستار خان، ابو الخیرات، مولانا ڈاکٹر: تذکرہ حضرت محدث دکن، طبع اول ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

محمد عبد الستار طاہر: خلفائے مظہری، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۴ء

محمد عبد الغفار نقشبندی، خواجہ: مکتوبات غفاریہ (قلمی)

محمد عبد المالک صدیقی نقشبندی: تجلیات قریشی وصدیقی، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور

محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی، خواجہ: ملفوظات فضلیہ حصہ اول (لاڑکانہ) مطبوعہ جنوری ۱۹۸۸ء

محمد عبید اللہ: حسنات الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء (تحقیق وتعلیق پروفیسر محمد اقبال مجددی)

محمد عمر بیربلوی: انقلاب الحقیقت، مطبوعہ لاہور

محمد غزالی، امام: المنقذ من الضلال ترجمہ عبد الرسول ارشد

محمد غزالی، امام: کیمیائے سعادت، مطبوعہ لاہور

محمد غوثی شطاری: گلزار ابرار، فارسی قلمی، اردو ترجمہ مفید عام، مطبع آگرہ ۱۳۲۶ھ

محمد لطیف، ملک: اولیاء لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء

محمد مراد منزلوی: الدرر المكنونات النفيسه، جلد اول، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۸۹۸ء

محمد مسرور احمد ابو السرور، جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر، (مرتبین): جہان امام ربانی مجدد الف

ثانی، بارہ مجلدات ۲۰۰۵ء/ ۲۰۰۷ء کراچی

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: افتتاحیہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۲ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات (ترجمہ فارسی صاجزادہ محمد زبیر مجددی) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات، (ترجمہ انگریزی قاضی عبدالسنان)، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد اعظم مطبوعہ دہلی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد ہزارۂ دوم، ادارۂ معارف مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۹۷ء

محمد مطیع الحافظ، شیخ و شیخ نزار اباظه، تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول، جلد اول ودوم ١٤٠٦ه / ١٩٨٦ء جلد سوم ١٤١٢ه / ١٩٩١ء دارالفکر، دمشق

محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومی (سہ مجلدات)، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: شیخ احمد السرهندی حیاتهٔ و آثارهٔ، جہلم ۲۰۰۷ء

محمد نذیر رانجھا: تاریخ وتذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، مطبوعہ لاہور، جنوری ۲۰۰۵ء

محمد نذیر رانجھا: شرح دیباچہ مثنوی مولانا روم المعروف رسالہ نائیہ، مولانا یعقوب چرخی، ترجمہ جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۴ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): سہ رسائل حضرت مولانا یعقوب چرخی، میاں اخلاق اکیڈمی شاد باغ، لاہور ۱۹۹۷ء

محمد نصراللہ خان خاکوانی، حافظ (ناشر): مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ۱۳۸۳ھ

محمد نور بخش توکلی: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور

محمد ہاشم جان مجددی سرہندی: بیاض قلمی، کراچی

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، کانپور، ۱۳۰۷ھ

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، لاہور، ۱۹۶۹ء

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، مطبوعہ لکھنو

محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی، شیخ: اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، طبع دوم ١٤٠٦ه / ١٩٨٥ء دار البصائر، دمشق

محمد یوسف مجددی: جواہر نقشبندیہ، مکتبہ انوار مجددیہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

محمود آلوسی، علامہ: تفسیر روح المعانی، ملتان

محمود احمد قادری، علامہ: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی، لاہور ۱۹۹۲ء

محمود سعید ممدوح، شیخ: تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازۃ والسماع، طبع اول غالباً ۱۴۰۴ھ دار الشباب للطباعة، قاهره

محمود عمر سباعی و شیخ نعیم سلیم زهراوی، شیخ: حمص، دراسة و ثائقية، ، جلد اول طبع اول ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء مطبع الروضۃ، حمص

مصطفیٰ رضا خان مولینا: الطاری الداری، حسنی پریس، بریلی، ۱۹۲۱ء

معجم الادباء، جلد ۲

معجم المطبوعات العربیہ والمعربۃ، جلد ۲

معجم المؤلفين العراقيين فی القرن التاسع عشر و العشرين، کورکیس عواد، طبع اول ١٩٦٩ء مطبع ارشاد، بغداد

مکتوبات شاہ محب اللہ الہ آبادی، قلمی

ملفوظات غفاریہ، مطبوعہ سیٹھارجہ، ضلع خیرپور ۱۹۹۰ء

منير محمود وتری، ڈاکٹر: آثار آل الوتری العلمية، طبع ١٩٧٤ء مطبع الامة، بغداد

ن

ناصر الدين ابو الخير عبد اللّٰه بن عمر الشيرازی البيضاوی، الامام القاضی: انوار التنزيل و اسرار التاويل

المعروف بالتفسیر البیضاوی، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

نجم الدین فتحپوری شیخاوائی، حاجی: مناقب الحبوبین، مطبع محمد حسن، رام پور ۱۲۷۹ھ

نذیر احمد نقشبندی، حافظ: حضرات کرام نقشبندیہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی ۱۴۱۰ھ

نذیر احمد، میاں: وصیت نامہ حضرت مہر محمد صوبہ

نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، دار صادر، بیروت

نور احمد چشتی، مولوی: تحقیقات چشتی، مطبوعہ لاہور

نیل الاوطار، ۳/۳۲۵، الکلیات الاریۃ ۱۳۹۸ھ

و

ولی الدین خطیب (م ۷۲۰ھ): مشکوٰۃ المصابیح، مطبوعہ دھلی ۱۳۱۰ھ

ولی اللہ، شاہ: انفاس العارفین، مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء

ی

یافعی، امام: مرآۃ الجنان، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۳۷ھ

یعقوب چرخی، مولانا: ابدالیہ، مترجم محمد نذیر رانجھا، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور ۱۹۷۸ء

یعقوب چرخی، مولانا: انسیہ رسالہ فارسی، مترجم محمد نذیر رانجھا، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۴۰۴ھ

یعقوب چرخی، مولانا: تفسیر چرخی، مترجم محمد نذیر رانجھا، جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء

یوسف بن البادر سرکیس: معجم المطبوعات العربیۃ والمصریۃ، طبع جدید دار صادر، بیروت

رسائل:

الفرقان، ماہنامہ لکھنؤ، مجدد الف ثانی نمبر، مطبوعہ دھلی

اورینٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۳۵ء

سوئے حجاز، ماہنامہ، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۹ء

معارف رضا، ماہنامہ، کراچی، شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، شمارہ جون ۲۰۰۲ء، نومبر ۲۰۰۲ء

معارف ماہنامہ (اعظم گڑھ) شمارہ جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء

نعت، ماہنامہ، لاہور، شمارہ فروری ۲۰۰۵ء

نقوش، ماہنامہ، لاہور نمبر، لاہور

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، گولڈن جوبلی نمبر (حصہ دوم) ۲۰۰۰ء

نور الحبیب، ماہنامہ، بصیر پور، شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء

مکتوبات

آرتھر بیولر، ڈاکٹر: مکتوب محررہ ۲۰۰۶ء از نیوزی لینڈ

محمد کبیر احمد مظہر، پروفیسر: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از لاہور

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از دہلی

English Books:

Arthur Buehler, "The Naqshbandiyya in Timurid India: the Central Asian legacy, " JIS, 7 (1996)

I.H.Qureshi: History of Freedom Movement Karachi, 1957

Richard Foltz, the Central Asian Naqshbandi Connections of the Mughal Emperors." JIS, 7 (1996)

T.W.AArnold: The Preaching of Islam, Lahore, 1956

Tripathi: Rise And Fall of Mughal Eampire, 1956

V.G. Kiernan, ed., To the Punjab Pirs, Poem from Iqbal (London, 1958)

وضاحتی نوٹ: ہم نے بعض نا تمام حوالوں کو کتابیات میں شامل نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وقت کی کمی کی وجہ سے کتابیات کی تدوین کا کام بھی عجلت میں کیا گیا، ۲۵۰ سے زیادہ مآخذ و مراجع کے باوجود کام مکمل نہ ہو سکا کیوں کہ ۲ر مارچ ۲۰۰۸ء کی منعقدہ کانفرنس میں باقیات جہان امام ربانی کی تین جلدیں پیش کرنی تھیں اور کتابیات کی تدوین بھی فروری میں ہو رہی تھی۔ ان شاء اللہ یہ کمی آئندہ اڈیشن میں پوری کر دی جائے گی.. مرتبین (۲ر فروری ۲۰۰۸ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر

وإن تعدوا نعمة الله لا تحصوها إن الله لغفور رحيم
١٤٠٧

كلما سطرت سطرا ✿ ضاع من عمري سطر ✿

۶۷۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مرقعات

☆

۱۸۷۳

۶۷۳

IMAM RABBANI
AS FOLLOWER OF THE
HOLY PROPHET

By:
Abul Khair Dr. Muhammad Zubair

Translated by
Abdul Mannan Qureshi
Naqshbandi Mujaddadi
B.Com; LLB; DAIBP

۱۸۷۳

SIRAG AL-QULOUB

"LANTERN OF HEARTS"

BY

HADRAT SHAIKH
MUHAMMAD UTHMAN SIRAG AD-DEEN
AN-NAQSHBANDI AL-KADERI
(may his secret be sanctified)

All rights reserved.
Copyright © 1992 by Yehia Hakwik
ISBN 0-9696871-0-9

PUBLISHED AND PRINTED IN CANADA

١٨٧٥

THE CONCEPT OF BIDʿA
IN THE ISLAMIC SHARIʿA

Nuh Ha Mim Keller

THE M.A.T. PAPERS

NAQSHBANDIS IN WESTERN AND CENTRAL ASIA

CHANGE AND CONTINUITY

Papers Read at a Conference Held
at the Swedish Research Institute
in Istanbul June 9-11, 1997

Edited by Elisabeth Özdalga

SWEDISH RESEARCH INSTITUTE IN ISTANBUL
TRANSACTIONS VOL. 9

۶۷۸

الم یأن للذین آمنوا
ان تخشع قلوبهم لذکرالله ؟

حقیقت تصوف

و

بحثی ازطریقه نقشبندیه

مؤلف : شیخ امین علاءالدین نقشبندی

مترجم : بهأالدین «بهأ»

۱۸۷۸

«ألم يأن للذين آمنوا
أن تخشع قلوبهم لذكر الله؟»

ما هو التصوف

ما هي الطريقة النقشبندية

تأليف
الشيخ أمين الشيخ علاء الدين النقشبندي

ترجمة
الدكتور محمد شريف أحمد

تقديم
العلامة الشيخ عبد الكريم المدرس

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت

(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
(چیئرمین، امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

بتقریب محفلِ اظہارِ تشکر
بسلسلہ تکمیل جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی
۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

١٨٨٠

۶۸۱

ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

پچاس (۵۰) سالہ گولڈن جوبلی نمبر

جلد اول

مدیر اعلیٰ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

۱۸۸۱

٦٨٢

جشنِ امامِ ربّانی مجددِ الفِ ثانی قومی کانفرنس کا

پس منظر و پیش منظر

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:-

شیر ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

۱۸۸۲

۶۸۳

جہانِ امامِ ربانی مجدد الفِ ثانیؒ قومی کانفرنس کے موقع پر پڑھے جانے والے
علمی و تحقیقی مقالات پر مبنی

ارمغانِ امامِ ربانی

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:

شیر ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی، شیر ربانی روڈ، چوک شیر ربانی
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

۱۸۸۳

مجلہ سہ ماہی، عرفانی اور تحقیقی

الفیض

شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء

سرپرست

پیر سید حسین علی شاہ

قندھاری نقشبندی مجددی

جلد نمبر 7 | شمارہ نمبر 6

نگران

پیر سید رضا حسین

شاہ قندھاری

مدیر اعلیٰ

حضرت علامہ مولانا

محمد ہاشم سعیدی

مدیر مسئول

محمد احمد رضا

نقشبندی مجددی

مدیر منتظم

سید محمد عزیر شاہ

مجلس مشاورت

- ☆ سید پرویز شاہ قندھاری
- ☆ سید عبدالواحد شاہ قندھاری
- ☆ سید عبدالوحید شاہ قندھاری
- ☆ سید عامر شاہ قندھاری
- ☆ سید محمد عمیر شاہ قندھاری
- ☆ میاں معروف نقشبندی مجددی

مجلس معاونین

محمد احمد (راوی فلورملز)
حاجی فضل الٰہی
حافظ محمد افضال
ملک ظہیرالدین بابر
حاجی ملک نوازش علی
حاجی ملک محمد ریاض
ملک زاہد خان
ملک محمد مشتاق

حاجی کرم الٰہی
سید فصیح احمد جعفری
ملک محمد زبیر
حاجی ملک سخاوت علی
مولوی عبدالرشید
حاجی ملک پرنس علی
غلام مرتضیٰ آذری
رضی اللہ

زرِ تعاون

فی شمارہ	پاکستان سالانہ	یو کے	یو ایس اے (امریکا)	عرب امارات
15 روپے	140 روپے	18 پونڈ سالانہ	35 ڈالر سالانہ	60 درہم سالانہ

پتہ مجلہ الفیض چک نمبر 411 فیض آباد شریف

[illegible] فیصل آباد 0413-441211 نشرو اشاعت 122 ایرمال لاہور موبائل 0321-7540550

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہانِ تشکّر

ابوالسرور محمد مسرور احمد

(چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی)

☆☆

ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے وہ اسی وقت پر ہوتا ہے۔ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ سے پہلے کسی کو معلوم نہ تھا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے۔ ایک روز علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے، باتوں باتوں میں فرمایا ''کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی پر مقالات کا ایک وقیع مجموعہ مرتب کیا جائے'' فرمایا، کیوں ممکن نہیں۔ ہاتف غیبی نے بات سن لی۔ رب کریم کی بارگاہ سے فرمان جاری ہوا۔ یہی خیال مولانا جاوید اقبال مظہری کے دل میں بھی آیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی سے عرض کیا، اجازت ملتے ہی ۲۰۰۲ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل قائم کر دی گئی...... میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے ماہنامہ ''نور اسلام'' (شرقپور) کے ضخیم مجدد الف ثانی نمبر (مرتبہ صوفی غلام سرور نقشبندی) جو ۷۰ کی دہائی میں شائع ہوا تھا محرک ثابت ہوا...... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش ہونے لگی، احباب نے تعاون فرمایا، مقالہ نگاروں اور منقبت نگاروں کے مقالات کا اک تانتا بندھ گیا اور حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی، نگرانی اور رہنمائی میں اس عظیم منصوبہ پر کام شروع ہوا...... تعاون کرنے والے احباب میں وہ بھی ہیں جنھوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا، وہ بھی ہیں جنھوں نے مالی معاونت کی، وہ بھی ہیں جنھوں نے مواد کی فراہمی میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنھوں نے تاریخی آثار و مزارات کی تصاویر مہیا کیں، وہ بھی ہیں جنھوں نے پروف ریڈنگ میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین و تالیف میں بھرپور تعاون کیا، وہ بھی ہیں جنھوں نے

جہان امام ربانی کی پیسٹنگ، کاغذ کی فراہمی، پرنٹنگ اور جلد بندی میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کے ذخیرے کو محفوظ کرنے میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے ترسیل و تقسیم میں مدد کی، اور وہ بھی ہیں جنہوں نے عظیم ویب سائٹ بنا کر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام کو عالم گیر بنایا......

ان سب کی الگ الگ خدمات کا ذکر کرنا اور شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے...... اس لیے میں ان حضرات کے اسمائے گرامی کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں تا کہ اس مقدس جماعت کا تعارف ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا ایسے نیک لوگوں سے ابھی تک خالی نہیں ہوئی...... امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی ان سب حضرات کے تہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کی تدوین و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کے اخلاص و محبت کا شکریہ ادا کرنے لیے الفاظ نہیں پاتے۔ مولیٰ تعالیٰ سب حضرات کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور مشکلات آسان فرمائے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے کراں انعام و اکرام سے نوازے...... (آمین)

اب میں ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کرتا ہوں:

☆......حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی (کراچی)
☆......حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی)
☆......صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)
☆......مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (دہلی)
☆......قاری محمد ظفر احمد (کراچی)
☆......صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (حیدرآباد، سندھ)
☆......مفتی محمد جان نعیمی (کراچی)
☆......مفتی محمد معظم احمد (دہلی)
☆......صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (لاہور)
☆......علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی (کراچی)
☆......مولانا جاوید اقبال مظہری (کراچی)

☆......ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (کرچی)
☆......حاجی معراج الدین مسعودی (کراچی)
☆......حاجی محمد الیاس مسعودی (کراچی)
☆......شیخ صبور احمد محمودی (کراچی)
☆......ڈاکٹر صفی الدین مسعودی (کراچی)
☆......حاجی محمد اسلم مسعودی (کراچی)
☆......ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی (کراچی)
☆......سید محمد منصور شاہ مسعودی (کراچی)
☆......محمد عالم مختار حق (لاہور)
☆......صوفی محمد عبد الستار طاہر مسعودی (لاہور)
☆......ملک محمد سعید مجاہد آبادی (لاہور)
☆......شاہد احمد مسعودی (لاہور)
☆......کمانڈر محمد ظفر احمد (کراچی)
☆......پروفیسر قاری محمد رفیق احمد (لاہور)
☆......محمد معروف شرقپوری (لاہور)
☆......انیس احمد مسعودی (کراچی)
☆......شمیم احمد (کراچی)
☆......سید محمد انیس مسعودی (کراچی)
☆......محمد محسن خان (دہلی)
☆......نسیم حضرت جی (کراچی)
☆......اعجاز محمد حضرت جی (گوالیار)
☆......محمد عبد الواسع باقر (امریکہ)

☆......سید جلال الدین قادری	(امریکہ)
☆......نور احمد مسعودی	(کراچی)
☆......سید محمد شعیب افتخار	(کراچی)
☆......قاری محمد شریف کمبوہ	(ڈیرہ اسماعیل خان)
☆......خورشید عالم گوہر رقم	(لاہور)
☆......منیر حسین مسعودی	(برمنگھم)
☆......شہزاد مسعودی	(کراچی)
☆......محمد خالد	(کراچی)
☆......حاجی چراغ الدین مسعودی	(کراچی)
☆......محمد عامر مسعودی	(کراچی)
☆......محمد ابراہیم مسعودی	(کراچی)
☆......محمد عارف	(کراچی)
☆......عبدالراشد	(کراچی)
☆......مسعود احمد	(کراچی)
☆......محمد سہیل خان	(کراچی)
☆......اقبال الرحمٰن	(کراچی)
☆......وسیم الرحمٰن	(کراچی)
☆......مسعود عارف	(کراچی)
☆......سلیم سواتی	(کراچی)
☆......شوکت علی	(کراچی)

معاونین میں خواتین بھی شامل ہیں مثلاً

☆......حنا مسعودی	(حیدرآباد، سندھ)

☆......صبا مسعودی (کراچی)
☆......ربیعہ (کراچی)
☆......سمیعہ (کراچی)
☆......زیب النساء مسعودی (کراچی)
☆......روبی اقبال (کراچی)
☆......ڈاکٹر ثروت جہاں وغیرہ وغیرہ (بلیک برن، یو۔ کے)

جن حضرات نے جہان امام ربانی کے عظیم منصوبہ میں دل وجان سے مسلسل تعاون کیا اور کر رہے ہیں اگرچہ ان کے نام اوپر آ چکے ہیں مگر بطور تحدیث نعمت پھر ذکر کرنا چاہوں گا، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، حاجی معراج الدین مسعودی، شیخ صبور احمد، حاجی محمد الیاس، سید محمد منصور شاہ، نور احمد، چراغ الدین، اقبال الرحمٰن، وسیم الرحمٰن، محمد سہیل خان، ڈاکٹر صفی الدین صدیقی۔

”جہان امام ربانی“ کی تدوین میں جن محققین نے کھلے دل سے اپنی تصانیف اور تحقیقی مقالات سے ابواب وفصول مستعار لینے کی اجازت دی ان میں ڈاکٹر آرتھر بیولر (امریکہ)، پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدر آباد، سندھ)، وائس چانسلر آف پنجاب یونیورسٹی، لاہور، میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (لاہور)، ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (لاہور)، ڈاکٹر انصار (کراچی) وغیرہ قابل ذکر ہیں......

مقالہ نگار حضرات کے علاوہ محققین، دانشوروں، شاعروں اور نظر ثانی کرنے والوں کا الگ الگ شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کیوں کہ یہ ایک طویل فہرست ہے اس کے علاوہ ”جہان امام ربانی“ میں سب کے اسمائے گرامی اور کاوشوں کی تفصیل موجود ہے، امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے سرپرست اعلیٰ، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات گرامی نے جس خلوص ومحبت سے قلمی تعاون کیا، مولیٰ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے......آمین

○

اراکین امام ربانی فاؤنڈیشن کا یہ امتیاز ہے کہ جس نے جو کام کیا اللہ کے لیے کیا کوئی معاوضہ نہ

چاہا...... فاؤنڈیشن کے اس عظیم منصوبہ میں کوئی تنخواہ دار نہیں، کوئی افسر نہیں، کوئی ماتحت نہیں، سب خادم ہیں، سب مسعودِ ملت یا کسی نہ کسی بزرگ کے دامن سے وابستہ ہیں......

۲۰۰۲ء میں اس منصوبہ کا آغاز ہوا، ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' بشمول ''نورٌ علیٰ نور'' سات جلدیں شائع ہوئیں...... ۲۰۰۷ء میں مزید پانچ جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح ''جہان امام ربانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کی بارہ جلدیں شائع ہوئیں، پھر ۲۰۰۸ء میں ''باقیات جہان امام ربانی'' کے عنوان سے تین مزید جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح چھے سال کی مدت میں ۱۵ر جلدیں شائع ہوگئیں جو تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں...... ایک اہم کام یہ ہوا کہ محمد عبدالستار طاہر مسعودی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ مرتب کیا جو ۲۰۰۸ء میں کراچی سے شائع ہوچکا اور محققین و قلم کاروں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

○

ترسیل و تقسیم کے حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے کئی لاکھ روپیہ کے سیٹ زکوٰۃ اور کارِ خیر کی مدوں میں تقسیم کیے گئے اور ان ممالک میں بھیجے گئے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، دوبئی، افغانستان، امریکہ، برطانیہ، روس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس انسائیکلو پیڈیا میں بین الاقوامی معیار کے مقالات ہیں کوئی مقالہ معیار سے گرا ہوا نہیں، الا ماشاء اللہ...... عام قاری مقالہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا، اُن کی نظر میں کتاب کا ضخیم ہونا اس کی قدر و منزلت کی نشانی ہے حالانکہ چند صفحات کے مقالات پر دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی اور ڈی۔ لٹ کی ڈگریاں دی ہیں...... چنانچہ محمد تقی ایڈووکیٹ کو صرف چالیس صفحات پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت) سے ڈی۔ لٹ کی ڈگری ملی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کو صرف ایک سو صفحات کے مقالہ پر اسی یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی...... تحقیقی مقالات میں موضوع کی اہمیت، مستند حوالوں اور کام کی بنیادی نوعیت کو دیکھا جاتا ہے...... بہر کیف ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' اور ''باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی تدوین میں ہر قسم کے قارئین کا خیال رکھا

گیا ہے، جو کچھ پیش کیا گیا، سجا کر، سنوار کر تا کہ قارئین کی نظر میں دل پذیر ہو......

آخر میں رب کریم کا کروڑہا بار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی اور پردۂ غیب سے وہ مدد فرمائی جس کو دیکھ دیکھ کر ہم سب حیران ہیں......اصل میں بڑے کام علم وفضل سے نہیں ہوتے، مولیٰ تعالیٰ کی توفیق وتائید اور اس کے فضل وکرم سے ہوتے ہیں۔ وہ جس کو چاہے اپنے کرم سے نوازے، جس نے اس کی چاہت کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا......مولیٰ تعالیٰ ہم کو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت اور سب چاہنے والوں کی چاہت عطا فرمائے......(آمین)

۱۸؍محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۸؍جنوری ۲۰۰۸ء

ابوالسرور محمد مسرور احمد
کراچی، پاکستان

☆......☆......☆

فضل العالم
على العابد كفضلي على أدناكم
صدق رسول الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلام
بحضور شیخ احمد سرہندی مجددِ الفِ ثانی

خالد محمود خالدؔ نقشبندی مجددی

(بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت گو شاعر)

☆☆

وہ نورِ صدق و ہدایت شعور کا پیکر
ہر ادا ہے ادائے جمالِ پیغمبر
وہ سوزِ حضرتِ صدیق وہ جلالِ عمر
حیائے حضرتِ عثماں شجاعتِ حیدر
وہ جس کو رہبرِ اعظم نے خود کہا رہبر
رسوِ حق کی بشارت پہ بے شمار سلام
جلائے جس نے اندھیروں میں روشنی کے چراغ
وہ جس کے فیض نے مہکا دیے جہاں کے دماغ
وہ جس نے بھر دیے توحید سے دلوں کے ایاغ
ہرے بھرے کیے جس نے خزاں رسیدہ باغ
کسی نے پایا نہیں جس کی عظمتوں کا سراغ
اُس آفتابِ کرامت پہ بے شمار سلام

وہ جس نے توڑدیا جہلِ اکبری کا غرور
جہاں میں پھیل گیا دینِ مصطفیٰ ﷺ کا نور
بھٹکے ذہنوں کو بخشا ہے جس نے دیں کا شعور
ہوئی ہیں جس کے تدبر سے ظلمتیں کافور
دلوں کو بخشا ہے جس کی کرامتوں نے سرور
امینِ نور شریعت پہ بے شمار سلام

وہ الفِ ثانی مجدد معین دین مبیں
وہ پاسبانِ شریعت طریقتوں کا امیں
جمالِ سجدہ سے آراستہ تھی جس کی جبیں
وہ دستگیرِ زمانہ امیر اہلِ یقیں
ولایتِ ابدی آج بھی ہے زیرِ نگیں
سلام اس کی ولایت پہ بے شمار سلام

وہ جس کے قدموں میں بچھتی رہی جہانگیری
تھا جس کی ساری اداؤں میں عزمِ شبّیری
اسی کے در کی گدائی کا نام ہے میری
خدا نے بخشی ہے اس ذات کو ہمہ گیری
سجی ہے اس کے ہی سر پر کلاہِ توقیری
سلام اس کی بصیرت پہ بے شمار سلام

وہ بے مثال بھی ہے اور لاجواب بھی ہے
وہ روشنی کا ہے مینار ماہتاب بھی ہے
سراپا رُشد و ہدایت کا آفتاب بھی ہے
وہ خُلقِ مصطفوی رحمتوں کا باب بھی ہے
زمانہ اس کی عطاؤں سے فیضیاب بھی ہے
سلام اس کی وجاہت پہ بے شمار سلام
جھکا نہ پیشِ جہانگیر جس کا اونچا سر
وہ جس کے صدقے دعاؤں کو مل رہا ہے ثمر
مراد و مرکزِ فیضان ہے اسی کا در
مقدرات کا لکھا بدل دے جس کی نظر
وہ جس کی ذات ہے خالدؔ ہر ایک غم کی سِپر
سلام اس کی عنایت پہ بے شمار سلام

☆......☆......☆

وإنك لعلى خلق عظيم

صلى الله عليه وسلم

١٤٠٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات

قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مثمن فارسی بر کلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خواجہ محمد سعید قدس سرہٗ
(م۔ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۴ء)
(پنجم سجادہ نشین درگاہ لواری شریف، سندھ)

☆

ترجمہ اردو
علامہ حافظ عبد الرزاق مہران سکندری

☆

نظر ثانی
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات

مع

مثمن فارسی

☆☆

(۱)

ای صبا الحب بر خیز از من حیران ذلیل   تیز رو اندر حریمِ کعبہء ربِ جلیل
سبع اشواطِ طواف آور بجابی قال و قیل   نیز یک نفلِ طواف از عجز شوقِ بی بدیل
پس عرض بنما کہ آن عاشق رسول تو جمیل   گوید و آرد پناہِ آن شفیع بی عدیل

جُدْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیْ مَنْ لَّہٗ زَادٌ قَلِیْل
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَاجَلِیْل

(ترجمہ) اے صبا! مجھ جیسے حیران و سرگردان ذلیل بندہ کی طرف سے جلد اٹھ اور رب جلیل کے کعبہ شریف کے حرم شریف میں جا، اور بغیر قیل وقال کے کعبہ معظّمہ کے سات چکر لگا، نیز طواف کعبہ کے دوگانہ نفل عجز وشوق سے ادا کر لے، پھر یہ عرض کر کہ تیرے پیارے رسول کا یہ عاشق آ کر عرض کرتا ہے کہ ”اے میرے پروردگار اپنے لطف وکرم سے اس پر کرم کیجیے جس کے پاس آخرت کے سفر کا سامان کم ہے، اے رب جلیل! یہ مفلس تیرے دروازہ پر صدق دل سے آیا ہے“

(۲)

بازرو در مسجد نبوی طیبہ آن کریم   پس زتکریمش بیا پیش شفیعِ روز بیم
دست بستہ گو کہ رس فریادم ای شاہِ کریم   مذنبم پر جرم عاصی و تبہ کار و حریم
من ذمیم و مجرمم ای تو رؤفی و رحیم   درجناب پاک حق برگوئی حالم ذمیم

ذَنْبُہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِالذَّنْبُ الْعَظِیْم
اِنَّہٗ شخصٌ غریبٌ مُذنبٌ عبدٌ ذلیل

(ترجمہ) پھر مسجد نبوی شریف اور حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جا اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوئے ان کے دربار میں آجا، اور دست بستہ یہ عرض کر، اے شاہ کریم! میری فریاد سن لیجیے، میں گنہگار، پُر خطا اور تباہ کار مجرم ہوں، میں بہت خراب اور مجرم ہوں اور آپ رؤف ورحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری حالت زار بتادیجیے۔

"اس کے گناہ بہت بڑے ہیں تو ہی بڑے گناہوں کو بخش دے وہ غریب گنہگار شخص اور عبد ذلیل ہے"

(۳)

یاحبیب اللہ رسول اللہ ندارم بہرِ عفو   در جناب حق بجز تو ای شہِ اسرا وصحو
لطف فرماتا رہم از شرِّ نفس و لعب لہو   آیم اندر بارگاہِ روضہ ات در عشق محو
عقبہء بوسیدہَ گریان شوم از جرم بلو   تا تو از جرم بگوئی باخدا ز راہِ حنو

منہ عِصیانٌ و نسیانٌ وسھوٌ بعد سَھُو
مِنک احسانٌ و فضلٌ بعد اعطاءٍ جزیل

(ترجمہ) اے اللہ کے حبیب، اللہ کے رسول! آپ کے بغیر اللہ کے حضور میں میری معافی کا کوئی ذریعہ نہیں، اے شبِ اسراء کے دلہا لطف ومہربانی فرمایئے تا کہ میں لہو ولعب اور نفس کے شر سے رہائی حاصل کرسکوں، (اور) آپ کی بارگاہ میں روضہ ءکریم کے سامنے عشق میں محو ہوکر آؤں۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے رورو کر آپ کی چوکھٹ آکر چوم لوں، تا کہ میرے گناہوں کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں عرض کریں۔ ''اس گناہ گار بندے کی طرف سے گناہ، بھول اور سہو در سہو ہے (اور) میرے پروردگار تیری طرف سے بہت عطا کے بعد بھی فضل واحسان ہے''

(۴)

یاشفیع المذنبین از تو ہمی خواہم مدد   نیست بر حالِ درونم واقفِ جز تو احد
جرم و عصیان وگناہانم گذشتہ از عدد   بس سیہ شد لوح اعمالِ من از افعالِ بد
شو شفیعم نزد حق برگو دعایت نیست رد   کہ ای الٰہی بندہ ات باعجز افزون تر زحد

قَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَاتُعَد
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلُّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحِ الْجَمِیْل

(ترجمہ) اے شفیع المذنبین میں آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، میرے باطن کے احوال سے آپ کے سوا اور کوئی واقف نہیں، میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، میری بداعمالیوں سے نامہ اعمال سیاہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ میرے سفارشی بن جائیں (اور) آپ دعا مانگیں آپ کی دعا رد نہیں ہوتی، کہ اے میرے پروردگار تیرا بندہ حد سے زیادہ عجز وانکساری سے تیری بارگاہ میں آیا ہے۔

''کہہ رہا ہے کہ اے میرے پرودگار! میرے گناہ ریت کے ذروں سے زیادہ ہیں، میرے تمام گناہ معاف فرمادے اچھی طرح درگزر فرمادے''

(۵)

رحمۃ للعالمینی صاحب خلق عظیم   کی رسد اندر حریمت این گنہگار و اثیم
ای حریمِ روضہ ء تو معدنِ گنجِ فخیم   نیست چون مافی ضمیرم جز بعشقت ای رحیم
ازپی تحصیل این فضلِ تو چون کنز عمیم   روز و شب این وِرد دارم زبانِ دل صمیم

رَبِّ ھَبْ لِیْ کَنْز فَضْل اَنْتَ وَھَّابٌ کَرِیْم
اَعْطِنِیْ مَافِیْ ضَمِیْرِیْ دَلَّنِیْ خَیْرُ الدَّلِیْل

(ترجمہ) اے تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آنے والے، اے اعلیٰ اخلاق کے مالک، یہ گنہگار و عاصی آپ کے حرم شریف میں کیسے پہنچے، آپ کا حرم شریف اور روضہ مبارک ہر خیر کی کان ہے۔ اے رحیم (رسول) میرے دل میں بجز آپ کے عشق کے اور کچھ نہیں، یہ آپ کا فضل و کرم جو خزانے کی طرح عام ہے اس کے حصول کے لیے روز و شب زبان اور قلب صمیم سے یہ ورد کر رہا ہوں کہ

"اے میرے پروردگار! (اپنے) فضل و کرم کے خزانے سے مجھے عطا فرما تو بخشنے والا کریم ہے، میرے دل میں جو ارادہ ہے وہ چیز مجھے عطا فرما اچھائی کی دلالت کے ساتھ"

(۶)

بعد ازان ز مدعای اشتیاقم بی خلاف   دست بستہ عرض کن پیش شہِ صاحب عفاف
این چنین کی یار غارِ زبدۂ آلِ مناف   عمر من بگذشت در جرم و خطاوَ کذب لاف
عفوم از حق خواہ پیش شاہ فخر قافقاف   واین دعایت خواہ بہرِ من زحق از ایتلاف
ہَب لنا ملکاً کبیرًا نجّنا ممّا نخاف
رَبّنا اِذ انتَ قاضٍ والمنادی جبرئیل

(ترجمہ) اس کے بعد دست بستہ میرے دل کا مقصد شاہ پاک دامن کی خدمت میں عرض کر دے کہ آل مناف کی بزرگ ترین ہستی کے یار غار میری عمر جرم، خطا، کذب ولاف میں گزر گئی۔ تمام جہانوں کے بادشاہ کے آگے میرے لیے معافی مانگ اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا مانگ۔

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں عظیم ملک عطا فرما، ہر خوف سے ہمیں نجات عطا فرما، اے ہمارے پروردگار! (قیامت کے روز) جب تو اپنی شان کے مطابق عدالت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور جبرئیل امین منادی دے رہے ہوں گے"

(۷)

نیز پیشِ حضرتِ فاروق فیاض ھُدا   شو اعانت خواہ حالِ مجرم بخشا خطا
کہ آتش نفسِ لعینم سوختہ سرتا پا   جز زلال رحمتِ شاہِ رؤف و مجتبا

در حضور رحمتِ عالم زمن گو باخدا   سرد کی گردد شرارِ سینہء پرتاب ما

قُل لِنَا رابردی یارب فی حقی کما
قلت قلنا نارکونی برد فی حق الخلیل

(ترجمہ) نیز حضرت فاروق اعظم فیاض ھدٰی کی خدمت میں بھی میرے جرم وخطا کی بخشش کے لیے مدد مانگ کہ میرے نفس ملعون کی آگ نے مجھے سرتاپا جلادیا ہے، (اب) مہربان ومجتبیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چھینٹوں کے سوا میرے سینے میں سلگتی ہوئی آگ کو کون ٹھنڈا کرے گا؟ خدا کے واسطے میری جانب سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ عرض کردیجیے کہ:

''اے میرے پروردگار! آگ کو میرے حق میں حکم فرما کہ ٹھنڈی ہوجا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ اے آگ خلیل کے لیے ٹھنڈی ہوجا''

(٨)

خویش و یاران جملہ کو چیدند برکوسِ اجل   ہی سفر دور ست من بی زاد تنہا برکسل
کہ ای توئی قبول درگاہ پاک ولم یزل   دست زن در دامنِ خاتون زہرا بی مہل
نیستم در جرم یارب ہمسر و یاہم مثل   بہرِ بخشاءِ تو میگویم بحق ہم منفعل

کیف حالی یاالٰھی لیس لی خیر العمل
سوء اعمالی کثیر ازاد طاعاتی قلیل

(ترجمہ) سفر بعید ہے اور میں بے زادِ راہ، تنہا، ست، عزیز واقارب اور دوست تمام چلے گئے، خاتون جنت کا دامن مبارک تھام کر یہ عرض کردے کہ تم ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول بندی ہو، میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جرم وخطا میں میرا کوئی ہم سرو ہم مثل نہیں۔

''اے میرے خدا! میرا کیا حال ہوگا؟ میرے پاس کوئی بھی اچھا عمل نہیں ہے، میرے اعمال بد تو بہت ہیں، اطاعت وفرمانبرداری کم ہے''

(۹)

وَلِ وَجھَکَ لِلُبَقِیُع الغرقدِ ھو منیلتی   بِالتّاَدُّب وَالتَّخَشُّع نادمًا مِن ذِلَّتی
قُل اَغِثنی یا الٰھی نَجِّنِیُ عَن نِقمتی   لیس غیر الآل واصُحاب النَّبِی لی عُرُوَتِی
وانچہ گفتستی کہ وسعت کل شیءٍ رحمتی   ہم بذالنورین سبطین و علیٍ جنتی
عَافِنی من کُلّ دَاءٍ واقض عَنّی حاجَتِی
اِنَّ لی قَلبًا سَقِیُمًا انت تَشفِی لِلُعَلِیل

(ترجمہ) اپنا چہرہ بقیع الغرقد کی طرف کردے یہی میری آخری آرزو ہے۔ پھر نہایت خشوع وخضوع اور ادب سے پشیمان ہوکر یہ عرض کردے کہ مجھے ذلت سے امان ملے، (پھر) یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار مجھے انتقام سے نجات دے، میرے پاس آل رسول، اصحابِ رسول کے توسل کے سوا اور کچھ نہیں، (اے میرے پروردگار) جو تو نے فرمایا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ذوالنورین، حسن وحسین اور حضرت علی اہل جنت کے وسیلے سے۔

”مجھے ہر بیماری عافیت دے اور میری ہر حاجت کو پورا کردے میرا قلب بیمار ہے تو ہی بیمار کو شفا دینے والا ہے“

(۱۰)

پس توسّل جو بدرگاہِ شہ نور صدور   سیّد شہداء حمزہ گو کہ یارب یاشکور
بس ہراسانم زتابِ گور و از یومِ نشور   عمر دادم در ہواؤ حرص ولہو وفخر و زور
نیست ملجایم بجز لطف وکرم فضلِ وفور   عافنی مَاکان مِنّی اَنتَ عافِ یاغفور
اَنُتَ کافِی اَنُتَ شَافِی فِی مُھِمَّات الامُور
اَنُتَ رَبّی اَنتَ حَسُبِیُ اَنتَ لِی نِعُمَ الُوَکِیُل

(ترجمہ) پھر شاہ نور صدور سید الشہداء امیر حمزہ کی درگاہ کا توسل کرتے ہوئے یہ عرض کر کہ اے

ربِ شکور! میں قبر و حشر کے غم و اندوہ سے بہت ہراساں ہوں، میں نے تمام عمر لہو و لعب، حرص و ہوس میں کھو دی، تیرے لطف و کرم اور فضل کے سوا کوئی بھی پناہ کی جگہ نہیں، مجھ سے جو بھی خطا ہوئی ہے معاف کر دے اے بخشنے والے، تو ہی معاف کرنے والا ہے۔

''میری تمام مشکلات میں تو ہی کافی و شافی ہے تو ہی میرا پرودگار تو ہی مجھے کافی اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے''

(۱۱)

حَمدِ للہ باز آمد آن صبا باصد فتوح　　گفت رفتم عرض کردم حال دل پُر از جروح
وہ اشارت شد سعید از انس جانِ انس روح　　ہمچو منْ لا ذنب لہ شد تائب صاف و نصوح
غم مخور کن وِرد استغفار ہرِ شام و صبوح　　گفت بوبکر از فنای ء توبہ رمزی باوضوح
اَیُنَ مُوسٰی اَیُنَ عِیُسٰی اَیُنَ یَحُیٰی اَیُنَ نُوُح!
اَنت یا صدیّق عبدٌ تُب الی المولی الجلیل

(ترجمہ) الحمدللہ! باصبا سو (فیصد) فتوحات کر کے واپس لوٹ آئی، کہنے لگی کہ میں نے مجروح دل کا حال عرض کر دیا۔ اشارہ یہ ہوا کہ سعید جو صدق دل و جان اور روح سے توبہ تائب ہوا وہ اس کی طرح ہے جس نے یقینی اور کھلی توبہ کی گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں، غم مت کر و صبح و شام استغفار کا ورد کرتے رہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فنا سے توبہ کی رمز واضح ہوتی ہے۔

''حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ اور حضرت نوح علیہم السلام کہاں ہیں؟ اے صدیّق تو (خدا کا) بندہ ہے رب جلیل کے حضور توبہ کر (اور تائب ہو جا)''

☆……☆……☆

صدق اللہ العظیم